فتنۂ یوسف کذّاب

جھوٹے مدعی نبوت ابوالحسین یوسف علی کی تحریروں، تقریروں اور عینی شہادتوں کی روشنی میں عقائد و نظریات پر مشتمل کتاب

نقل کفر کفر نباشد

مرزا غلام احمد قادیانی کے بعد نیا فتنہ

ڈھوڑ کے محمد یوسف نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر دیا

جھوٹا نبی آزاد جنسی تعلقات کی ترغیب دیتا ہے۔ سینکڑوں گھر اجاڑ دیئے

میں محمد کا تسلسل ہوں

"ان کی پہلی شکل حضرت آدمؑ تھے، موجودہ شکل میں ہوں"

alive on physical. His first form was Adam and the current is Muhammed Yousuf Ali.

About the life and continuity of Muhammed.

المعارف گنج بخش روڈ لاہور

نقل کُفر کُفر نباشد

فتنۂ یوسف کذّاب

جھوٹے مدعی نبوت ابوالحسنین یوسف علی کے متعلق
جرائد واخبارات میں مطبوعہ حقائق پر مبنی کتاب؛

جلد دوم

تالیف : ارشد قریشی

المعارف ۰ گنج بخش روڈ ۰ لاہور
فون 042-7214662

نام کتاب	:	فتنہ یوسف کذاب (جلد دوم)
مولف	:	ارشد قریشی
اشاعت اول	:	دسمبر ۱۹۹۷ء (پانچ سو)
قیمت	:	۱۵۰ روپے
مطبع	:	زاہد بشیر پرنٹرز' لاہور
کمپوزنگ	:	فراز کمپوزنگ سنٹر' لاہور
ناشر	:	العاف' گنج بخش روڈ' لاہور (پاکستان)

فرنٹ ٹائٹل بشکریہ ہفت روزہ تکبیر کراچی' بیک ٹائٹل بشکریہ روزنامہ خبریں لاہور

انتساب

شہر قائد کے غیور مسلمانوں اور زندہ دلان لاہور کے نام
جنھوں نے یوسف کذاب کو بے نقاب کیا اور اب اسے
نیست و نابود کرنے میں کوشاں اور خوشنودی خدا و
رسولؐ کی لازوال نعمت سے سرشار ہیں

امتنان

یوسف کذاب کو بے نقاب کرنے کا سہرا ہفت روزہ "تکبیر" کراچی اور روزنامہ "خبریں" لاہور کے سر ہے، جس کیلئے امت مسلمہ ممنون احسان ہے جناب ثروت جمال اصمعی، جناب محمد طاہر، جناب ضیاء شاہد اور جناب میاں غفار نے اپنے قلم سے تلوار کا کام لیا اور یوسف کذاب کو تہ تیغ قلم کر کے جہاد بالقلم کا حق ادا کر دیا۔

فہرست

ابواب	جرائد و اخبارات	صفحات
☆	مقدمہ از مولف	۷ تا ۱۴
☆	یوسف کذاب کیس کا پس منظر محمد اسماعیل شجاع آبادی	۱۵ تا ۱۶
اول	ہفت روزہ "تکبیر" کراچی (متعلقہ شمارہ جات)	۱۷ تا ۶۲
دوم	روزنامہ "خبریں" سنڈے میگزین (اسپیشل رپورٹ)	۶۳ تا ۱۱۶
سوم	ماہنامہ "احوال و آثار" و "مومن ڈائجسٹ" لاہور	۱۱۷ تا ۱۲۸
چہارم	روزنامہ "خبریں" "کالم، مضمون، اداراتی نوٹ	۱۲۹ تا ۱۵۲
پنجم	روزنامہ "خبریں" "لاہور (متعلقہ شمارہ جات)	۱۵۳ تا ۳۴۲
ششم	روزنامہ "امت" کراچی (متعلقہ شمارہ جات)	۳۴۳ تا ۳۷۲
ہفتم	روزنامہ "جنگ" "نوائے وقت" و دیگر اخبارات	۳۷۳ تا ۴۰۰
☆	ضمیمہ، متفرق جرائد و اخبارات	۴۰۳ تا آخر

توہین رسالت پہ اے مسلم تیری خاموشی
کیا محبت شاہ لولاک کا معیار یہی ہے

مقدمہ

○

فتنہ یوسف کذاب : نبوت کے جھوٹے دعویدار ابوالحسنین یوسف علی کو بے نقاب کرنے کا سہرا ہفت روزہ "تکبیر" کراچی اور روزنامہ "خبریں" لاہور کے سر ہے۔ ان دونوں اداروں نے جس مجاہدانہ انداز میں یہ تاریخی کارنامہ سرانجام دیا ہے وہ ہمیشہ یادگار رہے گا۔ یوسف کذاب کے عقائد و نظریات اور طریقہ واردات پر مجرمانہ اخفاء کی ایک دبیز چادر تھی جسے ہفت روزہ "تکبیر" اور روزنامہ "خبریں" نے بڑی چابکدستی سے تار تار کر دیا اور تمام حقائق کو مکمل شواہد کے ساتھ واشگاف الفاظ میں صفحہ قرطاس پر روز روشن کی طرح عیاں کر دیا، گذشتہ چھ ماہ میں قومی پریس نے فتنہ یوسف کذاب کے بارے میں جو حقائق بیان کئے ہیں زیر نظر کتاب میں ان کو من و عن، سرخیوں، ذیلی سرخیوں، متن اور حوالوں کے ساتھ اصل شکل میں محفوظ کر دیا گیا ہے تاکہ اس کتاب کو اصل معلومات کا مستقل ماخذ قرار دیا جا سکے۔

یوسف کذاب کی نظربندی : پریس، علماء اور عوام کی مربوط جدوجہد کا نتیجہ تھا کہ یوسف کذاب کے خلاف خیبر سے کراچی تک پوری قوم سراپا احتجاج بن گئی اس کا ایک ہی مطالبہ تھا کہ یوسف کذاب کو توہین رسالت کے جرم میں پھانسی دی جائے، اور اس گستاخ رسول کو نشان عبرت بنا دیا جائے تاکہ آئندہ کوئی دریدہ دہن ایسی ناپاک جسارت کی جرات نہ کر سکے۔ اور دو ہفتے بعد ہی ۲۶ مارچ ۱۹۹۷ء کو عوام کے مشتعل جذبات کو بنیاد بنا کر حکومت نے ۱۶ ایم پی او کے تحت یوسف کذاب کو نظربند کر دیا۔

باقاعدہ مقدمہ اور گرفتاری : اس نظربندی کے دوران ہی ۲۹ مارچ ۱۹۹۷ء کو ابوالحسنین یوسف علی کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے جنرل

سیکرٹری مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کی درخواست پر تھانہ ملت پارک لاہور میں مقدمہ نمبر۹۷/۰۷ درج ہوگیا۔ یوسف کذاب کے خلاف یہ مقدمہ توہین رسالت' مذہب کے خلاف بھڑکانے' عبادت گاہ کو نقصان' شرانگیزی' دھوکہ دہی اور ملکی سالمیت کے خلاف پراپیگنڈہ کرنے کے الزام میں درج کیا گیا اور ملزم پر ۲۹۵'۲۹۵ اے' ۲۹۵بی' ۲۹۵ سی' ۲۹۸' ۲۹۸اے' ضمن ۲/۵۰۵'۵۰۸'۴۲۰'۴۰۶ پی پی سی اور ۱۶ ایم پی او دفعات لگائی گئیں۔ ۸ اپریل ۱۹۹۷ء کو ایم پی او کی واپسی کے فوراً بعد ہی اس مقدمہ کے تحت یوسف کذاب کی باقاعدہ گرفتاری عمل میں آگئی ورنہ خدشہ تھا کہ حکومت کے ایم پی او واپس لینے کے بعد وہ ملک سے فرار ہوجاتا۔

قانون توہین رسالت : تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵ (سی) کے تحت پیغمبر اسلام کی شان میں توہین آمیز الفاظ وغیرہ استعمال کرنا سنگین جرم ہے اور "جو کوئی الفاظ کے ذریعے خواہ زبانی ہوں یا تحریری یا مرئی نقوش کے ذریعے یا کسی تہمت' کنایہ یا درپردہ تعریض کے ذریعے بلاواسطہ یا بالواسطہ رسول پاک حضرت محمد ﷺ کے پاک نام کی توہین کرے گا تو اسے موت یا عمر قید کی سزا دی جائے گی اور وہ جرمانے کی سزا کا بھی مستوجب ہوگا۔"

قانون توہین صحابہ : تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸ (اے) کے تحت، مقدس شخصیات کے بارے میں توہین آمیز الفاظ وغیرہ کا استعمال بھی جرم ہے اور "جو کوئی الفاظ کے ذریعے خواہ زبانی ہوں یا تحریری یا مرئی نقوش کے ذریعے یا کسی تہمت کنایہ یا درپردہ تعریض کے ذریعے بلاواسطہ یا بالواسطہ رسول پاک حضرت محمد ﷺ کی کسی زوجہ مطہرہؓ (ام المومنینؓ) یا رسول پاک ﷺ کے خاندان کے کسی فرد (اہل بیتؓ) یا رسول پاک ﷺ کے خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم یا ساتھیوں (صحابہ کرامؓ) میں سے کسی متبرک نام کی توہین کرے گا تو اسے کسی ایک قسم کی سزائے قید اتنی مدت کے لئے دی جائے گی جو تین سال تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔"

ایڈیشنل سیشن جج لاہور کا تاریخی فیصلہ : ۱۴ جولائی ۱۹۹۷ء کو جناب غلام مصطفی شہزاد ایڈیشنل سیشن جج لاہور نے ملزم یوسف کذاب کی درخواست ضمانت

مسترد کرتے ہوئے' حسب ذیل تاریخی فیصلہ سنایا:

> "The perusal of video cassetts and other documentry evidence, makes it crystal clear that the petioner has claimed himself to be Prophet termed his family members as Ahl-e-Bait his house as Ghar-e-Hira and followers as Sahab-e-Karam. Thus he has committed heinous offense therefore is not entitled for the relief claimed for."

روزنامہ "جنگ" لاہور نے اپنے ۱۰ جولائی ۱۹۹۷ء کے شمارہ میں اس فیصلے کی یوں رپورٹنگ کی:

> "ایڈیشنل سیشن جج لاہور غلام مصطفے شہزاد نے توہین رسالت کے ملزم یوسف کذاب کی درخواست ضمانت خارج کر دی۔ عدالت نے اپنے فیصلے میں کہا ہے کہ کیونکہ اس نے اپنے آپ کو نبی اپنے گھر کو غار حرا اپنے گھر والوں کو اہل بیت اور اپنے ماننے والوں کو صحابہ کرام کہا ہے اس لئے ایسے شخص کی ضمانت منظور نہیں کی جاسکتی۔"

ہائی کورٹ سے درخواست ضمانت مسترد : ملزم یوسف علی نے اس فیصلے کے خلاف لاہور ہائی کورٹ میں اپیل دائر کی' ہائی کورٹ نے یہ اپیل بھی ۱۹ ستمبر ۱۹۹۷ء کو مسترد کر دی' روزنامہ "جنگ" لاہور نے اپنے ۲۰ ستمبر ۱۹۹۷ء کے شمارہ میں اس فیصلہ کی یوں رپورٹنگ کی:

> "لاہور ہائی کورٹ نے توہین رسالت کے مقدمہ میں ملوث ابوالحسنین یوسف علی کی درخواست ضمانت مسترد کر دی اور قرار دیا کہ نئے قانون کے تحت اس قسم کے مقدمات کی سماعت کا اختیار خصوصی عدالت کو ہے۔ حکومت کی طرف سے عدالت کو بتایا گیا کہ یہ مقدمہ انسداد دہشت گردی کی خصوصی

عدالت کو منتقل کیا جارہا ہے لہٰذا ضمانت کا اختیار بھی خصوصی عدالت کو ہی ہے۔ مقدمہ کے مدعی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا اسماعیل شجاع آبادی کے وکیل اسماعیل قریشی نے عدالت کے دائرہ اختیار کو چیلنج کرتے ہوئے موقف اختیار کیا کہ توہین رسالت ان جرائم کے زمرہ میں آتی ہے جس کی سماعت دہشت گردی ایکٹ ۱۹۹۷ء کے تحت صرف خصوصی عدالت کرسکتی ہے اور ہائی کورٹ کو درخواست ضمانت کی سماعت کا اختیار نہیں ہے، حکومت کے لاء آفیسر نے عدالت کو بتایا کہ یہ مقدمہ خصوصی عدالت میں بھیجا جارہا ہے۔ دلائل کے بعد عدالت نے درخواست ضمانت مسترد کردی۔"

۲۴ ستمبر ۱۹۹۷ء کو اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی کہ یوسف کذاب کا مقدمہ انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت میں بھجوا دیا گیا ہے جلد سماعت ہوگی۔

مقدمہ کی پیروی : اب تک حکومت کی طرف سے سرکاری وکیل اور مدعی مولانا اسماعیل شجاع آبادی کی طرف سے جناب محمد اسماعیل قریشی سینئر ایڈووکیٹ مقدمہ کی پیروی کر رہے ہیں۔ یہ پاکستان کے تمام مسلمانوں بلکہ پوری امت مسلمہ کا مقدمہ ہے، ضرورت اس امر کی ہے کہ وکلاء کی پیشہ ورانہ تنظیمیں اجتماعی طور پر اس مقدمہ کی پیروی کریں اور ماہر وکلاء رضاکارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کریں، اسی طرح تمام دینی جماعتوں پر مشتمل مجلس عمل کی تشکیل ہونی چاہیے جو مقدمہ کی موثر پیروی کرے بلکہ عوام الناس کو بھی اس مقدمہ میں فریق بن کر تن من اور دھن سے پیروی کرنی چاہیے۔ کیونکہ عقیدہ ختم نبوت ہر مسلمان کا جز و ایمان ہے اور دفاع عصمت رسول باعث شفاعت رسول ہے۔

قانون شریعت : تعزیرات پاکستان کے تحت توہین رسالت کی سزا موت ہے یہ سزا قانون شریعت کے عین مطابق ہے۔ شریعت میں شاتم رسول کے قتل پر اجماع ہے۔ علامہ ابن تیمیہ نے شتم رسول کے موضوع پر ایک مستقل کتاب " الصارم المسلول علی شاتم الرسول" لکھی ہے، ان کے زمانے میں ایک بدبخت عیسائی

توہین رسالت کا مجرم ہوا تو انہوں نے مسلمانوں کو لے کر اس کے گھر کا محاصرہ بھی کیا۔ اس طرح توہین رسالت کے مجرم کا گھیراؤ کرنا اس کے خلاف تحریک چلانا اور ایجی ٹیشن کرنا بھی صریحاً جائز ہے۔

فقہ حنفیہ : فقہ حنفی کی ممتاز شخصیت امام سرخسی نے شاتم رسول کے قتل پر اجماع نقل کیا ہے اور یہ لکھا ہے کہ وہ کہیں بھی ہو اسے قتل کیا جائے گا اور اس کی توبہ بھی قبول نہ ہوگی وہ فرماتے ہیں:

من شتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اھانہ اوعابہ فی امورادینہ او فی شخصہ او فی وصف من اوصاف ذاتہ سواء کان الشتم من امتہ او غیرھا و سواء کان من اھل الکتاب و غیرہ ذمیاً کان او حربیاً سواء کان الشتم او لاھانۃ ام العیب صادراً عنہ عمداً او سہواً او غفلۃ او جداً او ھذلاً فقد کفر خلوداً بحیث ان تاب لم یقبل توبتہ ابداً لا عنداللہ ولا عندالناس و حکمہ فی الشریعۃ المطھرہ عند متاخری المجتھدین اجماعاً والمتقدمین القتل قطعاً" (الخلاصۃ الفتاوی الجلد الثالث)

"جس شخص نے رسول اللہ ﷺ پر شتم کیا۔ آپ کی توہین کی، دین یا شخصی اعتبار سے آپ پر عیب لگایا، آپ کی صفات میں کسی صفت پر نکتہ چینی کی تو چاہے یہ شاتم رسول مسلمان ہو یا غیر مسلم یہودی ہو یا عیسائی یا غیر اہل کتاب ذمی ہو یا حربی خواہ یہ شتم و اہانت عمداً ہو یا سہواً سنجیدگی سے ہو یا بطور مذاق وہ دائمی طور پر کافر ہوا۔ اس طرح پر کہ اگر وہ توبہ بھی کرلے تو اس کی توبہ نہ عنداللہ قبول ہوگی نہ عندالناس اور شریعت مطہرہ میں متاخر و متقدم تمام مجتہدین کے نزدیک اس کی سزا اجماعاً قتل ہے۔" (خلاصۃ الفتاوی جلد ۳)

فقہ جعفریہ : فقہ جعفریہ میں ہے کہ جس شخص نے شاتم رسول کی زبان سے رسول کی شان میں گستاخی کی باتیں سنیں اس کے لئے جائز ہے کہ وہ خود اسے قتل کر دے۔

"عن الا مام جعفر الصادق کل مسلم من المسلمین ارتد عن الاسلام و جحد محمدا صلی اللہ علیہ وسلم فان دمہ مباح لکل من سمع ذالک وکذا من سب النبی صلی اللہ علیہ وسلم جازلسامعہ ان یقتلہ" (الشرائع الاسلام)

"امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ اگر مسلمانوں میں سے کوئی شخص مرتد ہو جائے اور رسول اللہؐ سے سرکش ہو تو اس کا خون ہر اس شخص کے لئے مباح ہے جو اس کو سنے اور ایسا ہی حکم ہے کہ اگر کسی شخص نے رسول اللہؐ پر سب و شتم کی تو جائز ہے اس کے سننے والے کے لئے کہ اسے قتل کر دے۔" (شرائع الاسلام)

ملی یکجہتی کونسل : روزنامہ "امت" کراچی نے اپنی ۱۸ مارچ ۱۹۹۷ء کی اشاعت میں یہ خبر شائع کی ہے کہ خواجہ خان محمدؒ مولانا فضل الرحمٰن، مولانا سمیع الحق، مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا عبدالستار خان نیازی، لیاقت بلوچ، حافظ حسین احمد، عبدالقادر روپڑی، پروفیسر شاہ فرید الحق اور مولانا عبدالغفور حیدری نے ایک مشترکہ بیان میں لاہور کے جھوٹے مدعی نبوت یوسف علی کو دعویٰ نبوت اور خود کو محمد (ﷺ) کہنے کے باعث مرتد، دائرہ اسلام سے خارج اور قانون توہین رسالت کے تحت سزائے موت کا مستحق قرار دیا ہے۔ یہ بات خوش آئند ہے کہ مختلف مکاتب فکر کے مرکزی رہنماؤں نے اس سنگین مسئلہ کا فوری نوٹس لیا اور مشترکہ موقف اختیار کیا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس سنگین مسئلہ کو ملی یکجہتی کونسل کے ایجنڈا میں رکھا جائے، اور دینی جماعتوں کی ہائی کمان ایک طرف تو حکومت اور پارلیمنٹ کی سطح پر اس اہم مسئلہ کو طے کرنے کے اقدامات کرے دوسری طرف علماء اور عوام کی رہنمائی کرے تاکہ یہ قومی مسئلہ قومی انداز میں موثر طور پر حل ہوسکے۔

قومی و ملکی سلامتی : روزنامہ خبریں میں میجر(ر) محمد سعید ٹوانہ اپنے کالم طبل

جنگ میں توحید کا منکر۔ یوسف علی کے عنوان سے لکھتے ہیں: "یہ کیپٹن یوسف علی اسلام کو مشرف بہ ہندوازم کر رہا ہے یہ کسی ہندو سنیاسی کا چیلہ ہے اس کی تعلیم دینی نہیں۔ کسی ہندو سنیاسی نے نہایت غور سے اسلام کا توڑ سوچا ہے کہ مسلمانوں سے ان کا تصور توحید چھین لو، تصور رسول چھین لو اور پھر انہیں فتح کر کے چھوڑ دو وہ کچھ نہ کرسکیں گے اور پھر کبھی دوبارہ آزاد نہ ہوسکیں گے۔" روزنامہ خبریں لاہور نے ۲۸ مارچ ۱۹۹۷ء کے شمارہ میں یہ بات بھی لکھی ہے "معلوم ہوا ہے کہ کذاب یوسف علی کے بارے میں یہ شبہ ظاہر کیا جارہا ہے کہ کہیں وہ بھارتی ایجنٹ تو نہیں اس سے ان خطوط پر بھی پوچھ گچھ جاری ہے۔" پھر یہ خبر بھی اخبارات میں چھپی ہے کہ یوسف علی نے امریکی قونصلیٹ سے رابطہ کیا ہے اور اس کے دو خاص آدمی دستاویزات لے کر امریکی قونصلیٹ گئے اور کافی دیر تک وہاں موجود رہے۔ (بحوالہ روزنامہ خبریں ۶ مئی ۱۹۹۷ء) اور اس کے چند روز بعد جب امریکہ نے اس بات پر زور دیا کہ پاکستان توہین رسالت کا قانون ختم کرے تو ورلڈ مسلم جیورسٹس پاکستان کے سربراہ اسماعیل قریشی نے اس پر کہا کہ امریکی لابی کے ایک آدمی پر توہین رسالت کا ٹرائل ہو رہا ہے امریکہ اسے بچانے کے لئے واویلا کر رہا ہے (بحوالہ روزنامہ جنگ ۲۵ جولائی ۱۹۹۷ء) ایک اور اہم بات بھی منظر عام پر آچکی ہے کہ وزارت خارجہ نے یوسف علی کو وی۔ آئی۔ پی کا سٹیٹس دے رکھا ہے اور اس کے پاس سرکاری پاسپورٹ ہے۔ وی۔ آئی۔ پی سٹیٹس ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی کے ڈائریکٹر جنرل کی حیثیت سے دیا گیا ہے اب جبکہ یہ بات سامنے آچکی ہے کہ ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی کا کوئی وجود نہیں ہے محض فراڈ ہے۔ یہ کاغذی تنظیم ہے اور یہ اکیلا ہی اس کا کرتا دھرتا ہے تو وزارت خارجہ کی طرف سے وی۔ آئی۔ پی سٹیٹس بھی محل نظر اور مشکوک ہو جاتا ہے۔ یہ صورت حال تشویشناک بھی ہوسکتی ہے۔ حکومت کو اس معاملے کا اس پہلو سے بھی جائزہ لینا چاہیے کیونکہ یہ قومی اور ملکی سلامتی کا مسئلہ ہے۔

فریضہ اسلامی جمہوریہ پاکستان : اس سلسلے میں مدیر "تکبیر" نے بالکل صحیح لکھا ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی حکومت کو اس معاملے میں خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی حکومت کا اسوہ پیش نظر رکھنا چاہیے نبی اکرم ﷺ کی وفات کے

بعد بظاہر متعدد زیادہ سنگین مسائل سے صرف نظر کرتے ہوئے، جانشین رسولؐ نے اولین اہمیت مسیلمہ کذاب سے نمٹنے کو دی جو نبوت کا جھوٹا دعویدار بن کر اٹھا تھا۔ حالانکہ وہ معاشرہ صحابہؓ کا معاشرہ تھا اور سوچا جاسکتا تھا کہ ایک جھوٹے شخص کے مضحکہ خیز دعووں کو معاشرہ کا دینی شعور خود ہی مسترد کر دے گا لیکن مدرسہ رسولؐ سے تربیت پانے والے صدیق اکبرؓ نے اسے سراسر خلاف حکمت جانا اور اس فتنے کا قلع قمع کرنے کو اپنی ترجیحات میں سرفہرست رکھا۔ خلیفہ اول کا یہ طرز عمل واضح کرتا ہے کہ یہ کوئی ایسا معاملہ نہیں جسے سرسری انداز میں لیا جائے یہ ایک نہایت سنگین اور سنجیدہ صورت حال ہے اور حکومت کو عوام کی جانب سے اجتماعی جلسوں، جلوسوں اور مظاہروں وغیرہ کا انتظار کئے بغیر اس معاملے میں از خود پیش رفت کرنی چاہیے۔

اظہار تشکر : آخر میں ان تمام اہل قلم حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی تحریروں اور رپورٹوں سے یہ کتاب مرتب کی گئی ہے، ان کی نگارشات ان کے شکریے کے ساتھ شامل کتاب ہیں، ان تمام احباب کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کتاب کی تدوین و اشاعت میں کسی طرح سے بھی مدد کی ہے، اللہ تعالیٰ تمام حضرات کو اجر عظیم عطا فرمائیں اور رسول کریم ﷺ اپنی شفاعت نصیب فرمائیں۔
(آمین)

خاکپائے محمدؐ
ارشد قریشی

المعارف، گنج بخش روڈ، لاہور
۱۶ دسمبر ۱۹۹۷ء

یوسف کذاب کیس کا پس منظر

بندہ ایک روز اپنے دفتر میں بیٹھا ہوا تھا کہ کراچی سے ایک نوجوان وارد ہوا اور اپنا تعارف کراتے ہی آمد کا مقصد بیان کیا کہ ڈیفنس کے علاقہ کے یوسف علی نامی ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور اپنے خطابات میں اہانت رسولؐ اہانت قرآن اور توہین اصحابؓ رسول کا ارتکاب کیا ہے۔ آپ نے اس سلسلہ میں کیا کیا؟ تو بندہ نے عرض کیا کہ اس کا ثبوت کیا ہے؟ تو اس نے ہفت روزہ تکبیر اور روزنامہ امت کراچی کے کچھ شمارے دکھلائے اور ساتھ ہی اپنے سامان سے ریوالور نکال کر سامنے رکھ دیا کہ میں آج اس کا کام تمام کر دوں گا۔ میں نے کہا کہ بلا تحقیق کسی کو قتل کرنا شرعاً" ناجائز اور حرام ہے۔ پہلے آپ تحقیق کریں اگر ثابت ہو جائے تو پھر اس کے خلاف قانونی پہلو اختیار کریں گے۔ اس کے بعد بندہ نے روزنامہ خبریں کے چیف رپورٹر اور حال ریذیڈنٹ ایڈیٹر روزنامہ خبریں ملتان میاں عبدالغفار کو صورت حال سے مطلع کیا۔ تو موصوف نے دو گھنٹے تک اس سے ملاقات کی اور اس کے نظریات معلوم کئے۔ جو واقعتاً" قابل اعتراض تھے۔

اتنے میں کراچی اور لاہور کے کچھ احباب بندہ کے پاس آئے اور اس کی آڈیو اور ویڈیو کیسٹ دیں جنہیں دیکھنے اور سننے کے بعد معلوم ہوا کہ واقعتاً موصوف نبوت کے دعویٰ دار ہیں۔ نیز اپنی تقاریر اور خطابات میں توہین آمیز جملے بھی استعمال کئے ہیں۔ چنانچہ اس کی آڈیو اور ویڈیو کیسٹیں وکیل ختم نبوت جناب محمد اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ کو پیش کیں۔ جنہوں نے رات بھر ویڈیو اور آڈیو کیسٹیں سنی اور دیکھیں۔ جس پر انہوں نے ایک درخواست مرتب کر کے دی جو ایس۔ ایس۔ پی لاہور اور ڈی۔ ایس۔ پی لیگل سے مارک ہو کر تھانہ ملت پارک میں ایف۔ آئی۔ آر کے اندراج کے لئے منظور ہوئی جس پر مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۹۷ء کو مذکورہ شخص یوسف علی کے خلاف ایف۔ آئی۔ آر نمبر ۹۷/۷۰ درج کرلی گئی۔

ایف۔ آئی۔ آر کے اندراج کے بعد پولیس نے ملزم کو گرفتار کر کے تفتیش شروع کی ایف۔ آئی۔ آر کے ساتھ ویڈیو اور آڈیو کیسٹیں، مذکور کی

ڈائری کا ورق بھی فائل کا حصہ ہیں۔ پولیس نے ویڈیو اور آڈیو کیسٹیں کاغذ پر اتروائیں۔ اس دوران مذکور کی بیگم کی طرف سے توہین عدالت وغیرہ کی درخواستیں دی گئیں۔ مجاہد ختم نبوت جناب محمد اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ نے بلامعاوضہ اپنی خدمات پیش کیں جو تاہنوز کیس کی پیروی کر رہے ہیں۔

اس کیس میں روزنامہ خبریں اور اس کے ایڈیٹر جناب ضیاء شاہد اور ریذیڈنٹ ایڈیٹر روزنامہ خبریں ملتان میاں عبدالغفار نے ذاتی دلچسپی لے کر یوسف علی کے کیس کو اپنے اخبار میں بڑھ چڑھ کر کوریج دی میں ان کا شکر گذار ہوں جبکہ دیگر قومی اخبارات نے سرد مہری کا مظاہرہ کیا۔ خداوند قدوس انہیں بھی ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے ہمت و توفیق نصیب فرمائیں۔ یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی کہ جناب ارشد قریشی مالک و مدیر "المعارف" گنج بخش روڈ لاہور یوسف مذکور کے غلط عقائد، خیالات اور تصوف کے نام پر الحاد و بے دینی پر مشتمل اس کے نظریات کا تعاقب کر کے اس کے بارے میں کتاب شائع کر رہے ہیں۔ چنانچہ کتاب کے لئے چند سطور تحریر کر دی ہیں تاکہ ریکارڈ رہے۔

محمد اسماعیل شجاع آبادی
مرکزی ناظم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلم ٹاؤن لاہور
(مدعی یوسف کذاب کیس) ۱۵-۹-۹۷

○

باب اول

ہفت روزہ "تکبیر" کراچی

○

(۱) جعلی نبوت کا نیا فتنہ:
شرعی عدالت میں مقدمہ چلا کر یوسف علی کو بلاتاخیر کیفر کردار کو پہنچایا جائے۔ جائزہ: جناب ثروت جمال اصمعی مدیر "تکبیر"
(جلد ۲۰ شمارہ ۱۳: اشاعت ۲۳ تا ۲۹ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۲) "میں محمدؐ کا تسلسل ہوں":
"ہر دور میں محمدؐ جسمانی طور پر موجود رہے ہیں پہلی شکل حضرت آدم تھے موجودہ شکل میں ہوں۔" نبوت کے چھوٹے مدعی کی ہرزہ سرائی۔
رپورٹ: جناب محمد طاہر
(جلد ۲۰ شمارہ ۱۲: اشاعت ۱۴ تا ۲۲ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۳) تکبیر کی رپورٹ میری پبلسٹی اور من جانب اللہ ہے:
نبوت کے چھوٹے مدعی کی ڈھٹائی۔ رپورٹ جناب محمد طاہر
(جلد ۲۰ شمارہ ۱۳: اشاعت ۲۳ مارچ تا ۲۹ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۴) ابھی علانیہ تبلیغ کا وقت نہیں آیا، اذن ملا ہے کہ مکر کر کے مکر جاؤ:
ملعون یوسف کی مریدوں کو تسلی۔ رپورٹ: جناب محمد طاہر
(جلد ۲۰ شمارہ ۱۴: اشاعت ۳۰ مارچ ۵ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۵) ملعون یوسف کے چیلے گرو کے دفاع کے لئے سرگرم ہو گئے: کاذب اعظم کے خلاف لاہور میں مقدمہ درج، علماء کا قرار واقعی سزا تک احتجاجی مہم چلانے کا اعلان: رپورٹ جناب محمد طاہر
(جلد ۲۰ شمارہ ۱۵: اشاعت ۶ تا ۱۲ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۶) ملعون یوسف کو بیرون ملک فرار کرانے کا منصوبہ۔ غیر ملکی سفارت خانوں سے رابطہ۔ رپورٹ: جناب محمد طاہر

(جلد ۲۰ شمارہ ۲۰: اشاعت ۱۱ تا ۱۷ مئی ۱۹۹۷ء)

(۷) ہمارے حق میں وضاحت جاری کرو: ملعون یوسف علی کے نمائندے کی تکبیر کو دھمکی۔ رپورٹ: جناب محمد طاہر

(جلد ۲۰ شمارہ ۳۷: اشاعت ۵ تا ۱۱ ستمبر ۱۹۹۷ء)

(۸) دستاویزات مشمولہ "تکبیر" کراچی

○

جائزہ: ثروت جمال اصمعی مدیر "تکبیر"

(۱)

جعلی نبوت کا نیا فتنہ

شرعی عدالت میں مقدمہ چلا کر یوسف علی کو بلا تاخیر کیفر کردار کو پہنچایا جانا چاہیے

فلسفہ تاریخ غلط نہ ہوتا تو کہا جاسکتا تھا کہ لاہور کے یوسف علی کی شکل میں قادیان کے مرزا غلام احمد نے دوسرا جنم لیا ہے۔ دونوں کے طریق واردات میں حیرت انگیز مماثلت ہے۔ دونوں نے اپنی ابتدائی شکار گاہ کے طور پر اس علاقے کا انتخاب کیا جو اپنے مکینوں کی سادہ طبیعت کی وجہ سے ان کے مقاصد کے لئے موزوں ترین تھا اور جن کے بارے میں خود حکیم الامت کی رائے یہ ہے کہ:

مذہب میں بہت تازہ پسند اس کی طبیعت
کرلے کہیں منزل تو گزرتا ہے بہت جلد
تحقیق کی بازی ہو تو شرکت نہیں کرتا
ہو کھیل مریدی کا تو ہرتا ہے بہت جلد
تاویل کا پھندا کوئی صیاد لگا دے
یہ شاخ نشیمن سے اترتا ہے بہت جلد

تاویل کے اسی پھندے سے مرزا غلام احمد نے کم و بیش سو سال پہلے پنجاب کے ہزاروں مسلمانوں کے دین و ایمان پر، انہیں بتدریج اپنے مصلح، مجدد، مہدی موعود، مسیح موعود، ظلی نبی، بروزی نبی اور بالاخر مکمل نبی ہونے کا یقین دلا کر ڈاکہ ڈالا اور یہی کچھ گزشتہ کئی برس سے یوسف علی نامی وہ شخص کر رہا ہے جس کی کچھ سیاہ کاریوں پر سے "تکبیر" میں پردہ اٹھایا گیا اور روزنامہ "امت" میں بھی

اس بارے میں مسلسل خبریں شائع ہوتی رہی ہیں۔

مرزا غلام احمد نے سادہ لوح مسلمانوں کو شکار کرنے کے لئے تاویل کے اس پھندے کو جس بھونڈے اور مضحکہ خیز انداز میں استعمال کیا' وہی کچھ یوسف علی کے ہاں بھی نظر آتا ہے۔ اسلام کا صحیح شعور رکھنے والا کوئی شخص ان نامعقول' غیر منطقی اور بے بنیاد دعوؤں سے گمراہ نہیں ہو سکتا البتہ دین سے لوگوں کی ناواقفیت ایسے دجالوں اور کذابوں کا کام آسان کر دیتی ہے۔ اس قسم کے شیطان صفت لوگ پہلے محض مبلغ و مصلح' حامی دین اور خادم اسلام کی حیثیت سے سامنے آتے ہیں' پھر اپنی پیچ دار باتوں اور پرفریب حربوں سے لوگوں کو اپنی عقیدت کے جال میں گرفتار کرتے ہیں' اس کے بعد بتدریج دعوؤں کے میدان میں قدم بقدم آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں خوش عقیدگی ایسی چیز ہے جس کی موجودگی میں عقیدت مندوں کے لئے ہر بات قابل قبول ہوتی چلی جاتی ہے تاہم اگر کسی مرحلے پر ان کی آنکھیں کھل بھی جائیں تو اس وقت تک وہ بالعموم خود مختلف قسم کے غلط معاملات میں اس طرح ملوث ہو چکے ہوتے ہیں یا خوف و دہشت کا ایسا جال ان کے گرد بنا جا چکا ہوتا ہے کہ ان کے پاس ان پیران تسمہ پا کے ہاتھوں بلیک میل ہوتے رہنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوتا جن کو انہوں نے کبھی اپنا نجات دہندہ سمجھا تھا۔

مرزا غلام احمد نے نبوت کے دعوے تک پہنچنے کے لئے جس طرح کی تاویلات کیں' اس کے چند نمونے ملاحظہ فرمایئے' اپنی کتاب "کشتی نوح" میں لکھتے ہیں:

"اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) براہین احمدیہ کے تیسرے حصے میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے' دو برس تک صفت مریمیت میں' میں نے پرورش پائی..... پھر..... مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارے کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا' اور آخر کئی مہینے کے بعد' جو دس مہینے سے زیادہ نہیں' بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر' براہین احمدیہ کے حصہ چہارم میں درج ہے' مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا' پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔"

مرزا غلام احمد کے اس انکشاف پر تبصرہ کرتے ہوئے مولانا مودودیؒ اپنی کتاب "ختم نبوت" میں لکھتے ہیں:

"یعنی پہلے مریم بنے' پھر خود ہی حاملہ ہوئے' پھر اپنے پیٹ سے آپ عیسیٰ ابن مریم بن کر تولد ہو گئے' اس کے بعد یہ مشکل پیش آئی کہ عیسیٰ ابن مریم کا نزول تو احادیث کی رو سے دمشق میں ہونا تھا جو کئی ہزار برس سے شام کا ایک مشہور و معروف مقام ہے اور آج بھی دنیا کے نقشے پر اسی نام سے موجود ہے۔ یہ مشکل ایک دوسری پرلطف تاویل سے رفع کی گئی۔"

یہ پرلطف تاویل مرزا صاحب کی کتاب "حاشیہ ازالہ اوہام" میں یوں موجود ہے: "واضح ہو کہ دمشق کے لفظ کی تعبیر میں میرے پر منجانب اللہ یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اس جگہ ایسے قصبے کا نام دمشق رکھا گیا ہے جس میں ایسے لوگ رہتے ہیں جو یزیدی الطبع اور یزید پلید کے عادات و خیالات کے پیرو ہیں..... یہ قصبہ قادیان بوجہ اس کے کہ اکثر یزیدی الطبع لوگ اس میں سکونت رکھتے ہیں' دمشق سے ایک مشابہت اور مناسبت رکھتا ہے۔"

اس سے بھی زیادہ دلچسپ تاویل موجودہ اسرائیل کے لد نامی شہر کے بارے میں مرزا غلام احمد کے ہاں ملتی ہے۔ احادیث کے مطابق حضرت عیسیٰ' دجال کو لد کے مقام پر قتل کریں گے۔ اب مسئلہ یہ تھا کہ مرزا صاحب مشرقی پنجاب میں شہر لد کہاں سے لائیں۔ انہوں نے اس کا حل بڑی آسانی سے تلاش کر لیا اور کہہ دیا کہ "لد سے مراد لدھیانہ ہے۔" (الہدیٰ۔ ۹۱)

یوسف علی بھی اسی قسم کی تاویلات سے نبوت کے دعوے تک پہنچا ہے۔ اس نے ابتدا میں خود کو صرف مرشد و راہبر قرار دیا بعد میں مرد کامل' امام وقت اور نائب خدا اور رسول کے دعوے کئے اور بالآخر خود کو محمد ﷺ کا تسلسل قرار دے ڈالا۔ اپنی ذاتی ڈائری میں وہ لکھتا ہے:

"محمد ہمیشہ جسمانی طور سے موجود رہے ہیں۔ اپنے جسمانی وجود کی ظاہری وفات کے بعد وہ واپس محمد مصطفےٰ کے حقیقی جسم میں چلے گئے۔ اس طرح نور اپنی اصل کی طرف لوٹ گیا۔ اس کے فوراً بعد محمد + جسمانی وجود کا نور چند منتخب بندوں پر نازل ہوتا

رہا جو اپنے وقت کے نبی، رسول اور مرد کامل کہلائے۔۔۔۔
اس طرح یہ کہا جاسکتا ہے کہ محمد جسمانی طور پر اب تک زندہ ہیں۔ ان کی پہلی شکل خود آدم تھے اور موجودہ شکل محمد یوسف علی ہے۔"

تکبیر میں شائع ہونے والی تفصیلات سے واضح ہے کہ یوسف علی نے لوگوں کی عقیدت یا مجبوریوں کو اپنے مادی مفادات اور نفسانی خواہشات کی تکمیل کے لئے بے دریغ استعمال کیا اور یہ سلسلہ بدستور جاری ہے۔ اسے مخبوط الحواس، دیوانہ یا نفسیاتی مریض قرار نہیں دیا جاسکتا کیونکہ وہ دنیوی پیمانوں کے لحاظ سے کہیں اپنے لئے گھاٹے کا سودا نہیں کرتا۔ برسوں سے اپنی سرگرمیوں کو خفیہ اور اپنے جال میں پھنس جانے والوں کو اپنے عقائد کی تشہیر سے روکے رکھ کر، اس نے خود ثابت کر دیا ہے کہ وہ اپنی نگاہوں میں آپ مجرم ہے۔ اگر وہ کسی دماغی خلل کی بنا پر اپنے آپ کو فی الواقع اللہ کا نبی تصور کرتا اور اسے خود اپنی سچائی پر یقین ہوتا تو وہ کھلے بندوں اس کا اعلان کرتا۔ لیکن اس کے بجائے اس نے چوری چھپے اور درجہ بدرجہ نبوت کے دعوے کی طرف پیش قدمی کرکے اپنی مجرمانہ ذہنیت خود ہی پوری طرح بے نقاب کردی ہے۔ یہ سارا ناٹک اس نے جس مقصد کے لئے رچایا، وہ اس کی شب و روز کی سرگرمیوں سے واضح ہے۔ جو لوگ اس کی عقیدت یا بلیک میلنگ کا شکار ہو جاتے ہیں وہ ان کا ہر طرح سے استحصال کرتا ہے۔ آج ان میں سے بہت سے لوگ اخفاء کی اس چادر کے چاک ہو جانے کے بعد جس کی آڑ میں اس نے اپنی مکروہ سرگرمیوں کا جال پھیلا رکھا تھا، اس کی دہشت کے اثر سے بڑی حد تک آزاد ہو گئے ہیں اور اپنے تجربات و مشاہدات کی روشنی میں اس کے خلاف گواہی دینے اور حقائق منظر عام پر لانے کو تیار ہیں۔

ان دنوں ملک میں وزیراعظم سے عام آدمی تک قومی خزانہ لوٹنے والوں کے کڑے احتساب کی ضرورت کا اظہار کر رہا ہے، اس مقصد کے لئے سخت قوانین بنائے جارہے ہیں اور جلد ہی عملی کاروائی کا آغاز متوقع ہے۔ اس سمت میں فوری پیش قدمی یقیناً وقت کا تقاضا ہے لیکن کیا یہ حقیقت نہیں کہ مادی دولت سے کہیں زیادہ قیمتی، دین و ایمان کی دولت ہے اور اس پر ڈاکہ ڈالنے والا عام ڈاکوؤں اور لٹیروں سے کہیں زیادہ بڑا مجرم ہے۔ کوئی صاحب ایمان اس حقیقت کو تسلیم کرنے

سے انکار نہیں کرسکتا۔ ان حقائق کی بنیاد پر حکومت وقت کو بلاتاخیر اس معاملے میں اپنی ذمہ داریاں پوری کرنی چاہئیں۔ ختم نبوت کے مسئلے کو ہم اپنے دستور میں قرآن و سنت کی تعلیمات کے مطابق حل کرچکے ہیں۔ لہٰذا اس کے لئے کسی نئی قانون سازی کی ضرورت نہیں۔ اور قرآن و سنت کی رو سے محمد ﷺ پر نبوت و رسالت کا سلسلہ مکمل ہو چکا ہے لہٰذا اب جو کوئی بھی نبوت کا دعویٰ کرے وہ یقینی طور پر جھوٹا ہے اور اگر وہ مخبوط الحواس اور فاترالعقل نہیں بلکہ ہوش و حواس کے ساتھ کسی دباؤ اور مجبوری کے بغیر یہ دعویٰ کر رہا ہے تو کسی اشتباہ کے بغیر نہ صرف مرتد اور کافر بلکہ لوگوں کے دین و ایمان کو لوٹنے والا دجال اور کذاب بھی ہے، اس لئے عقل کا تقاضا ہے کہ اس کی سزا بھی عام مرتد کے مقابلے میں زیادہ سنگین اور عبرتناک ہونی چاہیے۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان کی حکومت کو اس معاملے میں خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حکومت کا اسوہ پیش نظر رکھنا چاہیے نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد بظاہر متعدد زیادہ سنگین مسائل سے صرف نظر کرتے ہوئے، جانشین رسولؐ نے اولین اہمیت مسیلمہ کذاب سے نمٹنے کو دی جو نبوت کا جھوٹا دعویدار بن کر اٹھا تھا۔ حالانکہ وہ معاشرہ صحابہؓ کا معاشرہ تھا اور سوچا جاسکتا تھا کہ ایک جھوٹے شخص کے مضحکہ خیز دعوؤں کو معاشرے کا دینی شعور خود ہی مسترد کر دے گا لیکن مدرسہ رسولؐ سے تربیت پانے والے صدیق اکبرؓ نے اسے سراسر خلاف حکمت جانا اور اس فتنے کا قلع قمع کرنے کو اپنی ترجیحات میں سرفہرست رکھا۔ خلیفہ اول کا یہ طرز عمل واضح کرتا ہے کہ یہ کوئی ایسا معاملہ نہیں جسے سرسری انداز میں لیا جائے۔ یہ ایک نہایت سنگین اور سنجیدہ صورت حال ہے اور حکومت کو عوام کی جانب سے احتجاجی جلسوں، جلوسوں اور مظاہروں وغیرہ کا انتظار کئے بغیر اس معاملے میں از خود پیش رفت کرنی چاہیے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ تحقیق اور انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے لئے حکومت کو فوری طور پر یوسف علی کے خلاف مقدمہ درج کرکے معاملہ وفاقی شرعی عدالت میں لے جانا چاہیے اور یہاں اس کی تحریروں اور گواہوں کے بیانات کی روشنی میں پورے معاملے کی چھان بین ہونی چاہیے۔ یوسف علی کو بھی اپنی صفائی کا پورا موقع فراہم کیا جانا چاہیے۔ اگر وہ اپنی بریت ثابت کرنے میں کامیاب ہو جائے

تو کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔ اگر وہ اپنا جرم تسلیم کرکے تائب ہونا چاہے اور شریعت میں اس کی گنجائش ہو تو اسے یہ موقع دیا جانا چاہیے لیکن اگر نوبت اس مرحلے تک آجانے کے بعد شریعت یہ گنجائش نہ دیتی ہو یا وہ اپنے دعوائے نبوت پر قائم رہے تو اس صورت میں اسے اسلامی احکامات کے مطابق سزا دی جانی چاہیے۔ اس کے پیروؤں کو بھی تائب ہونے کا موقع اور بصورت دیگر ارتداد کے جرم میں سزا ملنی چاہیے۔ اس پورے عمل کی تکمیل کے لئے جائز طور پر جو وقت درکار ہے، وہ بہرحال دیا جانا چاہیے لیکن غیر ضروری تاخیر بالکل نہیں ہونی چاہیے۔ جہاں تک حکومت کی طرف سے مقدمہ کے اندراج اور وفاقی شرعی عدالت سے رجوع کرنے کا تعلق ہے اس کی کاروائی تو فی الفور شروع ہو جانی چاہیے۔

علمائے کرام، دینی جماعتوں اور تنظیموں کے لئے اس معاملے کا جو پہلو خاص طور پر قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ یوسف علی کا شکار ہونے والے مردوں اور عورتوں میں سے بیشتر کا تعلق جدید تعلیم یافتہ اور دولت مند طبقوں سے ہے۔ کراچی میں اس کے اکثر معتقدین ڈیفنس اور کلفٹن جیسی فیشن ایبل بستیوں کے مکین ہیں بلاشبہ یہ لوگ دین کے نام پر ایک جعلساز سے دھوکہ کھا رہے ہیں، لیکن اس تصویر کا دوسرا رخ یہ بھی تو ہے کہ ہمارے دولت مند اور الٹرا ماڈرن طبقوں میں بھی دین کی طلب پائی جاتی ہے، اگر اس طلب کو ایک دھوکہ باز اپنے مفادات کے لئے استعمال کرسکتا ہے تو آخر ان لوگوں تک دین کو جدید دور کے تقاضوں کے مطابق اس کی اصل شکل میں جو یقیناً نہایت دلکش اور متاثر کن ہے، پیش کرکے انہیں اچھا اور عملی مسلمان کیوں نہیں بنایا جاسکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ جدید تعلیم یافتہ اور ماڈرن طبقے ان دنوں اس قسم کے جعلسازوں کی خصوصی شکار گاہ بنے ہوئے ہیں اور انہیں اللہ اور رسولؐ کے نام پر گمراہ کیا جا رہا ہے۔ ہمارے خیال میں یہ صورت حال ملک کے تمام دینی مکاتب فکر کی توجہ کا اصل مرکز سیاست کے بن جانے کے سبب رونما ہوئی ہے۔ دین کی دعوت اور اشاعت کا جو کام اسلامی تاریخ کے ہر دور میں علماء کرام کرتے رہے ہیں، سیاست میں ضرورت سے زیادہ الجھ جانے کے سبب ہمارے ہاں علماء کا وہ کردار باقی نہیں رہ سکا ہے، اس خلاء نے دین کے نام پر دھوکہ دینے والوں کا کام آسان کر دیا ہے۔ دینی طاقتوں کو اس معاملے میں بالآخر توازن

اور اعتدال کی راہ اختیار کرنی چاہیے اور معاشرے کے تمام طبقوں تک دین کو اس کی اصل صورت میں پہنچانے کے لئے سرگرم ہو جانا چاہیے۔ دینی طاقتیں پوری ذمہ داری کے ساتھ اپنے اس فرض کی ادائیگی شروع کردیں تو انشاء اللہ کوئی فتنہ پنپ ہی نہ سکے گا کیونکہ اندھیرے کو ہزار بار برا کہہ کر نہیں بلکہ شمع روشن کرکے ہی دور کیا جاسکتا ہے۔

(ہفت روزہ تکبیر کراچی: جلد ۲۰ شمارہ ۱۳: اشاعت ۲۳ تا ۲۹ مارچ ۱۹۹۷ء)

رپورٹ: محمد طاہر

(۲)

"میں محمد کا تسلسل ہوں"

"ہر دور میں محمد جسمانی طور پر موجود رہے ہیں، پہلی شکل حضرت آدم تھے، موجودہ شکل میں ہوں" نبوت کے جھوٹے مدعی کی ہرزہ سرائی

"زیر نظر رپورٹ "ابوالحسنین محمد یوسف علی" کے گمراہ کن عقائد اور اس کے جھوٹے دعوؤں کو عوام الناس تک پہنچانے کے لئے پیش کی جارہی ہے تاکہ گمراہی وضلالت کی راہ پر چلنے والے اس بے دین کے شکنجے سے عوام الناس اور مخلص مسلمان محفوظ رہیں۔ اس سلسلے میں جو حوالے درج ذیل ہیں وہ اس کی ذاتی تقریروں کی مختلف ویڈیو کیسٹوں، اس کی کتابوں، اور ذاتی ڈائری میں اس کی اپنی تحریر سے لئے گئے ہیں۔ مذکورہ حوالے اس مواد سے کہیں کم ہیں جو تکبیر کے پاس محفوظ ہیں۔ جسے علماء کرام اور کسی بھی مذہبی جماعت کو مزید تحقیقات و تشفی کے لئے پیش کیا جاسکتا ہے رپورٹ میں

پیش کردہ حوالے امت مسلمہ کے عمومی عقائد سے مختلف اور نہایت دل آزار و گمراہ کن ہیں۔ جسے "نقل کفر کفر نہ باشد" کے مصداق محض اس لئے شائع کیا جارہا ہے کہ ان دعووں کی سنگینی کا بروقت ادراک کیا جاسکے۔"

فتنہ قادیانت کے بعد مختلف لوگوں کی طرف سے ہونے والے نبوت کے دعوے اس لئے زیادہ نتیجہ خیز ثابت نہیں ہو سکے کہ امت مسلمہ نے اس فتنے کی یورش و یلغار کا مقابلہ نہایت ولولہ خیزی سے کیا تھا۔ لیکن موجودہ دور میں اسلامی اقدار اور مسلم شناخت کے حوالے سے مجموعی طور پر پیدا ہونے والے اضمحلال کا فائدہ اٹھاتے ہوئے دین فروش نئے سرے سے سر ابھار رہے ہیں۔ ان میں سے ایک ابو الحسنین محمد یوسف علی ہے۔ جس نے ابتداء میں خود کو مرشد کامل' مرد کامل' حضرت امام وقت' اللہ تعالیٰ اور خاتم النبین حضرت محمد ﷺ کا نائب و سفیر بنا کر پیش کیا اور اب برسرعام خود کو حضرت محمد ﷺ کا تسلسل قرار دے رہا ہے۔ اس کے ابتدائی حالات اور اٹھان کے بارے میں دستیاب معلومات کے مطابق ۱۹۷۰ء سے قبل وہ پاک آرمی میں تھا۔ لیکن کسی نامعلوم سبب کے باعث آرمی سے علیحدگی کے بعد جدہ چلا گیا۔ جہاں تقریباً دو سال قیام کے بعد وہ لاہور آگیا اور سرکاری رہائش گاہ واقع شادمان کالونی میں رہنے لگا۔ یہ گھر اس کی بیوی (جسے وہ اپنی ظاہری بیوی کہتا ہے) کو ملا تھا جو کسی کالج میں لیکچرار تھی۔ لیکن اب عرصہ ڈیڑھ سال سے یوسف علی ڈیفنس لاہور کینٹ میں ڈیفنس پبلک اسکول کے قریب کیو ۲۱۸ اسٹریٹ ۱۶ فیز ٹو میں رہائش پذیر ہے۔

محمد یوسف علی نے اپنی ذاتی ڈائری میں خود کو مرد کامل اور حضرت محمد ﷺ کا تسلسل قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"محمد ہمیشہ جسمانی طور سے موجود رہے ہیں ان کے جسمانی وجود کی ظاہری وفات کے بعد یہ واپس محمد مصطفیٰ کے حقیقی جسم میں چلے گئے۔ اس طرح نور واپس اپنی اصل کی طرف لوٹ گیا۔ اس کے فوراً بعد محمد+ جسمانی وجود کا نور چند منتخب بندوں پر نازل ہوتا رہا جو اپنے وقت کے نبی' رسول اور مرد کامل کہلائے..... اس طرح یہ کہا جاسکتا ہے کہ محمد جسمانی طور پر

اب تک زندہ ہیں۔ جن کی پہلی شکل خود آدم تھے اور موجودہ شکل محمد یوسف علی ہے۔"

اس ناپاک دعوے سے قبل یوسف علی نے اپنے معتقدین کے حلقے میں خود کو مرد کامل اور رسول کا نائب و سفیر باور کرایا تھا۔ اس سلسلے میں اس نے ایک کتاب "مرد کامل کا وصیت نامہ" تحریر کی لیکن اس کتاب کے مندرجات پر ممکنہ اعتراض اور شدید رد عمل کے خوف سے اس نے بطور مصنف اپنا نام تحریر کرنے کے بجائے صرف "صاحب تحریر مرد کامل" لکھ دیا ظاہر ہے کہ یہ صرف یوسف علی کے مخصوص عقیدت مندوں کے علم میں تھا کہ مرد کامل سے مراد کون ہے؟ اور یہ کتاب کس نے تحریر کی ہے؟ اس کے علاوہ وہ لوگ بھی اس سے باخبر تھے جو لاہور سے شائع ہونے والے ایک روزنامے میں شائع ہونیوالا کالم "تعمیر ملت" پڑھتے ہیں۔ اس کالم میں یوسف علی' ابوالحسنین کے نام سے لکھتا ہے دراصل حسنین اس کے ایک بیٹے کا نام ہے جس کی مناسبت سے وہ اپنا پورا نام "ابوالحسنین محمد یوسف علی" تحریر کرتا ہے۔ اس نے یہی نام اپنی ایک کتاب "خلافت علی منہاج النبوۃ" میں بھی بطور مصنف تحریر کیا ہے۔

الغرض محمد یوسف علی نے "مرد کامل کا وصیت نامہ" نامی اپنی ایک کتاب میں خود کو ایک "مرد کامل" کے طور پر پیش کیا ہے۔ وہ وصیت نامے میں "قرآن پاک اور مرد کامل" کے عنوان کے تحت لکھتا ہے کہ:

"قرآن پاک پوری انسانیت کے لئے ہدایت ہے کوئی بھی انسان اس سے ہدایت حاصل کرسکتا ہے اس ہدایت کی شرط اول رجوع الی اللہ ہے جس کا وسیلہ مبارک حضور رحمتہ العالمین سیدنا رسول اللہ ﷺ کے صدقے مرد کامل ہیں۔ قرآن حکیم کا واضح اعلان ہے کہ میں جس پاک ہستی کا کلام ہوں اور جن کی زبان مبارک کے ذریعے ان کے لئے وجود کا تعارف بن کر آیا ہوں پہلے ان سے تعلق قائم کروں پھر میں راز کھولوں گا مرد کامل زندہ قرآن' نور قرآن سرتاپا قرآن ہوتے ہیں ان کے ذریعے آپ ﷺ سے نسبت ہوگی تو قرآن

حکیم کا نور و حقیقت اور عمل عطا ہو گا۔"

کم و بیش ایسے ہی لغو خیالات سے آلودہ پوری کتاب دراصل مرد کامل کی مکمل پیروی کا ترغیب نامہ ہے جو وصیت نامہ کے نام سے شائع کرائی گئی۔ اس دوران یوسف علی اپنے مخصوص حلقے اور عقیدت مندوں کو پوری شدت کے ساتھ اپنی پیروی اور اتباع پر راغب کرتا رہا یہاں تک کہ اس نے اپنے لئے وہ مطلوبہ فضا تیار کر لی جس کے بعد اس کے لئے یہ دعویٰ بھی نہایت آسان ہو گیا کہ وہ حضرت محمد کا نائب ہے۔ یوسف علی عام طور پر ملتان روڈ چوک یتیم خانہ سے مڑنے والی اگلی گلی کے بائیں طرف واقع "بیت الرضا مسجد" میں چنیدہ لوگوں کی محفل سے خطاب کرتا ہے۔ اس خطاب کی باقاعدہ ویڈیو فلمیں بنائی جاتی ہیں۔ ایسی ہی ایک محفل میں اس نے اپنے مذکورہ دعوے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ:

"ہر دور میں اعلیٰ ترین ولی کو محمد کا نائب بنا دیا گیا۔ نائب کو وہ تمام "اختیارات" اور "سہولتیں" ہوتی ہیں جو آقا کو ہوتی ہے آقا نے اپنے تمام اختیارات تمام سہولتیں جو کچھ قرآن میں موجود ہیں۔ وہ اپنے نائب کو دے دیں اور انہیں کے صدقے یہ فرمان عالی شان ہے کہ ایک مرشد اپنے حلقے میں ایسے ہی ہوتا ہے جیسے ایک نبی اپنی امت میں ہوتا ہے جو اختیار ایک نبی کو اپنی امت میں حاصل ہے وہی اختیار ایک حضرت کو اپنے حلقے میں حاصل ہے۔"

اس کے بعد یوسف علی نے تمام ارکان اسلام کی اہمیت کو کم درجہ قرار دیتے ہوئے اپنی عظمت اور تکریم کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ:

"اللہ کو ارکان اسلام کی پابندی کی کوئی پرواہ نہیں نمازوں کی کوئی پرواہ نہیں۔ روزوں کی کوئی پرواہ نہیں ،نائب کی تکریم کرلی، سبحان اللہ نائب کی تکریم نہیں کی ، کچھ بھی نہیں۔"

ایک دوسری تقریر میں وہ نہایت واضح لفظوں میں اپنی "حیثیت" اور "مقام" کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ:

"ہماری منزہ شان کو مان لو، ہماری مشبہ شان کو بھی مان لو مشبہ شان میں آؤں تو خاندان کی مخالفت کرنا پڑے، بیوی کی مخالفت

کرنا پڑے، بچوں کو چھوڑنا پڑے، بچوں کو قتل کرنا پڑے، بدر دہرانا پڑے، حنین دہرانا پڑے، کربلا دہرانا پڑے، ہماری مشبہ شان کی حمایت کرو، ہمارا ادب کرو۔ مشبہ شان کی حیثیت میں ادب کرو اور منزہ شان کی حیثیت سے صبح و شام ہماری تسبیح کرو۔"

یوسف علی "وحدۃ الوجود" کے قدیم فلسفے سے بھی آگے بڑھ کر اللہ اور انسان کے درمیان واقع فرق کو بھی ختم کر دیتا ہے اس سلسلے میں وہ قرآن کی آیات کا بھی من پسند ترجمہ کرتا ہے یہاں تک کہ اس نے اپنی تقاریر میں نعوذ باللہ بعض آیات کو "شرارتی" بھی کہا ہے۔ اسی طرح وہ قرآن پاک کے مفہوم کی بھی درجہ بندی کرتا ہے اس کے خیال میں ایک قرآن پاک کا ظاہری مفہوم ہے اور دوسرا باطنی۔ جو اس کے ذریعے وقت اور موقع کی مناسبت سے اللہ کھول رہا ہے۔ سورۃ الفتح کی آیت انا فتحنالک فتحا" مبینا پر گفتگو کرتے ہوئے ابتدا میں اس کا ظاہری مفہوم بیان کرتا ہے کہ "بے شک ہم نے آپ کے لئے روشن فتح فرما دی تاکہ اللہ آپ کے سبب سے گناہ بخش دے۔"

یوسف علی کے مطابق ہر دور کے حساب سے ایک ترجمہ ہوتا ہے اس لئے اس دور کے حساب سے یہی ترجمہ ٹھیک تھا وہ اپنی تقریر میں کہتا ہے کہ:

"یہ ترجمہ اپنے وقت میں اس ولی نے ٹھیک کیا کیونکہ اس وقت راز یہی کھولنا تھا۔ لیکن آج آپ پیار کرنے والوں کے لئے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے، آپ کے آقا نے اور راز کھولا ہے۔ یہ ترجمہ اس وقت ٹھیک تھا آج پہلی دفعہ انہوں نے بتایا کہ "سبب" کا تو عربی لفظ ہی کوئی نہیں اور ترجمہ یہ ظاہر کر رہا ہے کہ اللہ اور ہم کوئی اور ہے جب دو نہیں تو سبب کون اور بخشنے والا کون۔"

اس سلسلے میں وہ مزید وضاحت کرتے ہوئے کہتا ہے کہ:

"ناموں سے کوئی فرق نہیں پڑتا، پانی پہاڑوں سے گزرا وہ چشمہ ہے، وہی چشمہ بہنا شروع ہو گیا۔ تو نالہ ہے، وہی آگے ندی میں شامل ہو گیا تو ندی ہے وہی دریا میں شامل ہو گیا تو دریا

ہے وہی سمندر میں شامل ہوگیا تو سمندر ہے اب غور سے سنیں پانی تو پانی ہی رہا نہ۔ ذات حق سبحانہ تعالیٰ کی اپنی جلوہ گری ہے کہیں وہ مشرک کہلائی، کہیں پیر کہلائی، کہیں فقیر کہلائی، کہیں قطب کہلائی، کہیں نبی کہلائی، کہیں رسول اللہ کہلائی، اور کہیں محمدؐ رسول اللہ کہلائی۔"

"عالم عمل کے مطابق ہے اور عمل کی انتہا یہ ہے کہ وہ بشر دکھائی دے بشر ہو نہ، محبت صرف ذات حق سبحانہ و تعالیٰ سے ہونی چاہیے لیکن محبت کا پتہ اس وقت چلتا ہے جب اللہ خود آجائے، میرے سامنے میرے جیسا بن کر میرے سامنے میرے جیسا بن کر آئے تو پھر میں اپنی بکریوں کا دودھ اس کو پلاؤں پھر اس کے جوتے سیدھے کروں پھر اس کی قدم قدم خدمت کروں اور میرے ذہن میں ایک لمحے کے لئے یہ نہ آئے کہ میرے جیسا ہے نہیں میں، میں ہوں اور وہ، وہ ہے۔ جب اللہ میرے سامنے میرے جیسا بن کر آجاتا ہے تو پھر بات ہوئی۔"

ابو الحسنین یوسف علی اپنے معتقدین کو مخاطب کرتے ہوئے ایک موقع پر کہتا ہے کہ:

"یاد رکھئے گا انشاء اللہ آپ کو یاد بھی کرواتے رہیں گے ہماری تمام باتوں کا، ہماری محبت کا، آپ سے ملنے کا آپ کے لئے دعا کرنے کا، آپ کی خدمت کرنے کا ایک ہی مقصد ہے کہ آپ کے وجود میں جو محمد ہے وہ پیدا ہو جائے۔"

اس سلسلے میں اس نے یہاں تک کہہ دیا کہ:

"آپ بہت مبارک لوگ ہیں، محمد کی جلوہ گری جو فی زمانہ ہے وہ نہ کبھی تھی اور نہ کبھی ہوگی یہ نہایت اپنے عروج پر ہے ہم سب خوش قسمت ہیں کہ اس دور میں پیدا ہوئے انسانی معراج اپنی انتہا پر چل رہی ہے۔"

یوسف علی اپنے معتقدین سامعین کو ایک تقریر میں یہ خوشخبری سناتا ہے کہ:

"جب تک حضور ﷺ کو آپ ان کھلی آنکھوں سے نہیں دیکھ لیں گے انشاء اللہ تعالیٰ آپ انتقال نہیں کریں گے۔"

اس کے بعد وہ تمام سامعین کو اپنی جماعت میں شامل ہونے کی ترغیب دیتے ہوئے کہتا ہے کہ:

"نہ پاکستان کا درد کریں، نہ ملت اسلامیہ کا درد کریں نہ کسی اور چیز کا درد کریں ایک محبوب کو چاہیں محبوب مل گیا سب کچھ ٹھیک کرلیں گے سب سے بڑی جماعت میں شامل ہو جائیں۔ ہماری جماعت میں تین ممبر ہوتے ہیں۔ وہ تین ممبر یہ ہیں۔ انسان، حضور سید محمد اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ۔"

مذکورہ بالا خیالات کا انتہائی کھلا اظہار ابوالحسنین یوسف علی کی طرف سے ۲۸ فروری بروز جمعہ کو لاہور میں منعقدہ ایک "ورلڈ اسمبلی" کے اجلاس میں بھی ہوا۔ جس میں "بیت الرضا" کے امام یوسف رضا نے سپاسنامہ پڑھتے ہوئے یہ اعلان کیا کہ ابو الحسنین یوسف علی ہی وہ ذات ہے جو اللہ اور محمد ہے بعد ازاں یوسف علی کی طرف سے یوسف رضا کو "صدیق" کا لقب تحفتاً دیا گیا۔ جس کے بعد جوابی تحفے میں یوسف رضا نے وہاں موجود تمام معتقدین کو ظہرانہ دیا۔ "ورلڈ اسمبلی" کے اس اجلاس میں یوسف علی نے اپنے خطاب میں کہا کہ سو سے زائد صحابہ کرام اس محفل میں بیٹھے ہوئے ہیں جو پوری دنیا سے آئے ہوئے ہیں۔ اس نے کراچی سے خصوصی طور پر شریک ہونے والے "عبدالواحد" کو منبر پر بلا کر اس کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ یہ صحابی ہے۔ اور ان کی پوری فیملی حقیقت تک پہنچ گئی ہے۔ اس اجلاس میں کسی سرفراز صاحب نامی آدمی کو صاحب معراج کہا گیا، کراچی کے ایک صاحب "زید زماں" کو "مجاہد" کا لقب ملا۔

یوسف علی اپنے مذکورہ بالا خیالات و عقائد کا اظہار "بیت الرضا مسجد" میں بھی بر سر عام کرتا رہا ہے۔ ان خیالات پر مشتمل تقاریر کی ویڈیو کیسٹیں تکبیر کے پاس محفوظ ہیں۔ لیکن یوسف علی کے معتقدین سے حاصل کی گئی معلومات مذکورہ بالا تفصیلات سے کہیں زیادہ بھیانک ہیں۔

ذرائع کے مطابق یوسف علی کا طریقہ کار یہ ہے کہ ابتدا میں وہ اپنی تقاریر کے ذریعے معتقدین کو "نبی کے دیدار" اور "محبوب سے ملنے" کی ترغیبیں دیتا ہے۔ اس دوران وہ اپنے ایک ایک معتقد کی انفرادی طور پر چھان پھٹک کرتا ہے۔ پھر ایک روز یہ خوشخبری دیتا ہے کہ ہم فلاں دن تمہیں ایک "تحفہ" دیں گے اور تم

بھی ہمیں کچھ "تحفہ" دینا۔ بعد ازاں مقررہ دن کو وہ اپنے مخصوص معتقد کے سامنے یہ انکشاف کرتا ہے کہ دراصل وہی نبی، وہی مرشد اور وہی سب کچھ ہے۔ یہ انکشاف ہی دراصل متعلقہ معتقد کے لئے یوسف علی کی طرف سے ایک "تحفہ" ہوتا ہے۔ جسے اس کے مخصوص حلقے میں بالفاظ دیگر "حقیقت پانا" بھی کہتے ہیں۔ اس عمل کے بعد معتقد لازماً جوابی "تحفہ" اپنے اس "مرشد" کو دینے کے لئے پابند ہوتا ہے۔ لیکن معتقد کی طرف سے یہ تحفہ صرف ایک بھاری رقم کی صورت میں وصولا جاتا ہے۔ مال بٹورنے اور رقم اینٹھنے کے لئے وہ ہر روز نئے نئے پینترے بدلتا ہے یہاں تک کہ اپنی ایک تقریر میں اس نے ظلمت سے نکلنے کے لئے دو راستوں کی نشاندہی کرتے ہوئے کہا ہے کہ:

"ظلمت سے نکلنے کے لئے دو راستے ہیں اللہ کو دینا اور اللہ کی راہ میں دینا۔ مرشد کو دیں گے تو اللہ کو دیں گے اور ادھر ادھر دیں گے تو اللہ کی راہ میں دیں گے۔"

ذرائع کے مطابق ابوالحسنین یوسف علی نے لاہور اور کراچی میں اپنے معتقدین و مقربین سے اس طریقے پر کروڑوں روپے اینٹھ لئے ہیں۔ جس کا طریقہ کار اب تک یہ ہے کہ "حقیقت پانے" یعنی اپنے خاص مقرب پر خود کو نبی ظاہر کرنے کے بعد مذکورہ شخص بطور تحفہ ایک بھاری رقم وصول کرتا ہے جو لاکھوں میں ہوتی ہے اس کے علاوہ اس سے وابستہ بے شمار لوگ ماہانہ ایک بڑی رقم پہنچانے کے بھی پابند ہوتے ہیں۔ تکبیر کے پاس ایک قابل ذکر تعداد میں ان ناموں کی فہرست ہے جو اب تک یوسف علی کو کروڑوں روپے دے چکے ہیں۔ یہ نام اور ان کے کوائف تکبیر کے پاس امانت ہے جسے بوجوہ شائع نہیں کیا جاسکتا لیکن ان سے وابستہ واقعات کا ذکر کرنا نہایت ضروری ہے۔

ڈیفنس کراچی میں مقیم "ص" یوسف علی کے ہاتھوں پر ۱۹۹۱ء میں بیعت ہوئے۔ تقریباً ۲ سال بعد انہیں "حقیقت" سے نوازا گیا۔ جس کا طریقہ کار یہ تھا کہ "ص" سے کہہ دیا گیا کہ آپ آنکھیں بند کرلیں اور جب آپ آنکھیں کھولیں گے تو "رسول اللہ" آپ کے سامنے ہوں گے (نعوذ باللہ) جب انہوں نے آنکھیں کھولیں۔ تو ان کے سامنے ابوالحسنین یوسف علی کھڑا تھا۔ "حقیقت پانے" کے بعد ان سے پانچ لاکھ روپے کا مطالبہ کیا گیا۔ جب "ص" کئی ماہ گزرنے کے بعد بھی یہ

رقم ادا نہ کرسکا تو اس سے اس کی ذاتی کار ہتھیالی گئی تقریباً ایک ہفتے تک "ص" کی کار ابوالحسنین کے پاس رہی۔ بالآخر "ص" نے تنگ آکر یوسف علی سے کہا کہ آپ کار واپس کردیں میں دو لاکھ روپے کا انتظام کرسکتا ہوں۔ چنانچہ اس رقم کی وصولی کے بعد کار واپس کی گئی۔ اسی طرح ایک "ع" نامی شخص سے تقریباً تیس لاکھ سے زائد رقم ہتھیالی گئی۔ باوثوق ذرائع کے مطابق ان سے وصول کی جانے والی رقم اس سے بھی زائد تھی۔ لیکن بعد ازاں کچھ رقم ایک چیک کی صورت میں انہیں واپس کی گئی لیکن تاحال ان کی تیس لاکھ سے زائد رقم یوسف علی پر واجب الادا ہے۔ اسی طرح ڈیفنس میں مقیم "م" صاحب، نارتھ ناظم آباد میں مقیم "الف" صاحب سے بھی لاکھوں روپے بٹور لئے گئے ہیں جن میں سے "م" صاحب نے رقوم کی واپسی کا مطالبہ کیا ہوا ہے۔ ان کے علاوہ افتخار نامی ایک کسٹم آفیسر سے ۷ لاکھ روپے لئے تھے۔ لیکن جب وہ اس جعلی مرشد سے بیزار ہوگئے تو رقم کی واپسی کا مطالبہ کیا جس کے بعد معاملہ دبانے کے لئے انہیں ۵ لاکھ روپے واپس دے دیئے گئے۔ اسی طرح ابرار نامی ایک صاحب سے (جو ڈیوٹی فری شاپ میں کام کرتے رہے لیکن اب انگلینڈ میں ہیں) لاکھوں روپے بٹور لئے گئے ہیں۔

اس کے علاوہ جو لوگ تاحال اس کے معتقدین میں شامل ہیں اور اسے بھاری رقوم دیتے رہے اور اب تک دے رہے ہیں ان میں سرفہرست کراچی کے عبدالواحد ہیں اور ان کی پوری فیملی ہے اطلاعات کے مطابق عبدالواحد صاحب اور ان کی بیگم سمیت یوسف علی کا سب سے بڑا معتقد اس کا بیٹا شاہد ہے اور اس کی بیگم ہے۔ ان کے علاوہ عبدالواحد کی دو بیٹیاں بھی اس کی معتقدین اور خاص لوگوں میں شامل ہیں یہاں تک کہ یوسف علی کراچی میں جب بھی آتا ہے تو ان کے گھر میں ہی رہتا ہے اور وہیں پر مختلف محافل کا اہتمام ہوتا ہے۔ مصدقہ ذرائع کے مطابق یوسف علی اب مستقل طور پر کراچی میں عبدالواحد کے گھر منتقل ہو رہا ہے ۲۸ فروری کو اس کی بیٹی فاطمہ کی شادی اور ورلڈ اسمبلی کے اجلاس میں اس نے برسر عام کہا ہے کہ وہ اب اپنی دعوت کو زیادہ کھلے لفظوں میں لوگوں تک پہنچائے گا۔ ذرائع کے مطابق اپریل کے آغاز یا ماہ رواں کے آخر میں وہ کراچی منتقل ہو جائے گا۔

عبدالواحد اور ان کی پوری فیملی کے علاوہ جو لوگ تاحال کراچی میں اس

کے معتقدین میں شامل ہیں ان میں کاشف، عارف اسلام، شاہد کا دوست، تاجر کلیم، نارتھ ناظم آباد کا فاروق اور گلشن کے فیصل شامل ہیں۔ اطلاعات کے مطابق ان تمام حضرات کے علاوہ بے شمار لوگوں سے ماہانہ ایک بھاری رقم وصول کرلی جاتی ہے۔ اس سلسلے میں معتبر ذرائع کے مطابق ٹورنٹو اور وینگ اوور میں بھی اس نے اپنا جال پھیلایا تھا۔ یوسف علی کی ایک بہن ٹورنٹو میں رہتی ہے جہاں وہ لاہور میں مقیم کسی بٹ صاحب کے توسط سے ان کے خرچے اور ٹکٹ پر چند سال پیشتر گیا۔ ان ریاستوں میں اس نے اپنے عقیدت مند بنانا شروع کئے لیکن جلد ہی لوگ اس سے بیزار ہوگئے اسی دوران یوسف علی کی بعض "اخلاقی حرکتوں" کا انکشاف ہوا تو ان تمام لوگوں نے اس سے ناتا توڑ لیا۔

انتہائی معتبر ذرائع کے مطابق یوسف علی انتہائی گھناؤنی اخلاقی حرکات کا مرتکب ہوا ہے۔ چونکہ وہ خود کو امام وقت کہتا ہے اس لئے کسی "نکاح" کو اپنے لئے لازم نہیں کرتا۔ کراچی، سعودی عرب اور کینیڈا میں اس کی ان اخلاقی حرکتوں کے باعث کئی لوگوں نے بیزار ہو کر اس سے اپنا ناتا توڑ لیا۔ ان سے اپنا ناتا توڑنے والوں میں ایک صاحب بریگیڈئر سلیم ہیں جو انہیں عمرے پر لے کر گئے تھے لیکن وہاں جس گھر میں ان کا قیام تھا اس گھر میں بھی اس جعلی مرشد نے کچھ اخلاقی حرکتوں کا ارتکاب کیا۔ جعلی مرشد کے اس قسم کے تیور دیکھ کر انہوں نے ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ دی۔ اس سلسلے میں اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ وہ زبان سے صرف یہ کہہ دیتا ہے کہ فلاں لڑکی آج سے اس کی "بیوی" ہے چنانچہ معتقدین اور عشاق دیوانہ وار اپنی "بیٹی" اور "بہن" کو ان پر نچھاور کر دیتے ہیں۔ ذرائع کے مطابق اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یوسف علی بعض عملیات کا ماہر ہے اور لوگوں کو اپنے سحر میں لے لیتا ہے انتہائی معتبر ذرائع کیمطابق یوسف علی نے شبانہ کاشف کی بہن انیلا علی کو اپنی "بیوی" بنایا تھا، لیکن اس کی انتہائی خراب حالت ہو جانے کے بعد اسے ہسپتال میں داخل کرانا پڑا، ہسپتال میں انیلا کو یوسف علی کے نام کی مناسبت سے "انیلا علی" کے نام سے داخل کرایا گیا۔ مہران ہوٹل کے قریب واقع کراچی ہسپتال کی رپورٹ یوسف علی کی اخلاقی حالت کا پورا حال سناتی ہے۔

پاکستان میں جس کا بھی دماغ خراب ہوتا ہے وہ خود کو ایک "مقدس ہستی" کے روپ میں پیش کرنے لگتا ہے۔

لیکن نہ تو مذہبی جماعتیں ان فتنوں کے سدباب کے لئے کوئی موثر قدم اٹھاتی ہیں اور نہ ہی اسلامی جمہوریہ پاکستان کی آتی جاتی حکومتوں کو اس بات کی توفیق ہوتی ہے کہ وہ اسلامی عقائد کے ساتھ سنگین مذاق کرنے والے ان نبوت کے دعویداروں کو کیفر کردار تک پہنچائیں۔

(ہفت روزہ تکبیر کراچی: جلد ٢٠ شمارہ ١٢: اشاعت ١٤ تا ٢٢ مارچ ١٩٩٧ء)

رپورٹ: محمد طاہر

(٣)

تکبیر کی رپورٹ میری پبلسٹی اور من جانب اللہ ہے

نبوت کے جھوٹے مدعی کی ڈھٹائی محمدؐ کی حیثیت سے یوسف علی کا اپنے مریدوں کو خط، بیویوں کی قربانی دینے کا مطالبہ نبوت کے جھوٹے دعویدار کو وزارت خارجہ پاکستان نے وی آئی پی کا درجہ دے رکھا ہے

نبوت کے جھوٹے دعویدار ملعون یوسف علی کے عقائد اور اس کی اخلاقی حرکتوں پر مشتمل ایک مفصل رپورٹ "تکبیر" کی گزشتہ اشاعت میں شامل تھی۔ اس بے دین ملحد و زندیق کے عقائد بے نقاب ہونے کے بعد تمام مکاتب فکر کے علماء دین و مفتیان کرام نے نہایت واضح طور پر اپنے فتاویٰ جات میں اسے دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔ یہاں تک کہ بعض علمائے دین نے اسے واجب القتل بھی قرار دیا۔ ادھر ملعون یوسف علی سے جب "تکبیر" کی رپورٹ پر اس کے خاص الخاص معتقدین نے رابطہ کیا تو اس نے اسے ابتدا میں اپنی پبلسٹی قرار دیتے ہوئے اسے من جانب اللہ قرار دیا مزید برآں اس نے اپنے معتقدین کو یہ تاکید بھی کی کہ میں فی الحال مشکل میں ہوں اس لئے مجھ پر درود بھیجا جائے۔ نسبتاً ڈھیلے ڈھالے

مریدوں کو اس نے ٹیلی فون پر سورہ الدھر کی آخری آیات پڑھنے کی تلقین کی ملعون یوسف علی کی اس دیدہ دلیری کے پیچھے کون سی طاقت ہے اس حوالے سے سردست یہ عرض کر دینا کافی ہو گا کہ اسے وزارت خارجہ پاکستان سے وی آئی پی کا درجہ بھی حاصل ہے اور وہ او آئی سی میں ایک اعلیٰ عہدے پر بھی فائز رہ چکا ہے

ادھر راقم السطور کو ایک خاتون نے ٹیلی فون پر توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ میں ابھی کچھ دیر قبل ہی وزیراعظم کو اس شیطان کے عقائد پر "تکبیر" کی اشاعت کے حوالے سے توجہ دلا چکی ہوں جس پر نواز شریف نے اس خاتون کو یہ جواب دیا کہ مجھے اس واقعے کا علم ہے۔

اس دریدہ دہن ملعون کے خلاف تمام مسلمان سراپا احتجاج بن گئے ہیں اور تمام مکاتب فکر کے علماء دین اور مذہبی جماعتوں سمیت مسلمانوں کا انتہائی رد عمل دیکھنے میں آرہا ہے جبکہ دوسری جانب یہ بے دین شان بے نیازی سے اپنے عقائد کو ملفوف طریقے سے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اسی طمطراق سے بیان کر رہا ہے۔ ملعون یوسف علی نے ۱۸ مارچ ۱۹۹۷ء کو لاہور سے شائع ہونے والے اخبار "پاکستان" میں اپنے ایک کالم "تعمیر ملت" میں لکھا ہے کہ:

"کوئی اس وقت تک کسی اور سے بیعت نہ لے جب تک خود حضور علیہ الصلوۃ والسلام اجازت نہ دیں۔"

اس شیطان کے عقائد اور بھیانک اخلاقی جرائم سامنے آنے کے بعد معاصر اخبار کو یہ مستقل کالم شائع کرنا بھی چاہیے یا نہیں۔ اس سے قطع نظر مذکورہ بالا جملے کی سنگینی کا اندازہ وہی لوگ لگا سکتے ہیں جو اس کا کما حقہ ادراک رکھتے ہیں کہ اس تحریر میں "حضور علیہ الصلوۃ والسلام کون ہے؟ اور وہ آج بھی کسی کو بیعت کئے جانے کی "اجازت" کس طرح دیں گے؟"

اس نکتے کی وضاحت کے لئے دریدہ دہن ملعون کے ایک خط کی طرف رجوع کرنا ہو گا جو اس نے کراچی میں اپنے عقیدت مندوں کے نام لکھا ہے مذکورہ خط میں ملعون یوسف علی رقم طراز ہے کہ:

"انشاء اللہ ربیع الاول یوم میلاد سیدنا محمد بن عبداللہ ﷺ کو کراچی میں ایک خوش نصیب کی آپ ﷺ سے ملاقات ہونی ہے۔"

ملعون آگے ایک نوجوان شادی شدہ لڑکی کے حوالے سے لکھتا ہے جس کا نام بوجوہ "غ" فرض کیا جاتا ہے۔ "غ" نے تیزی، شدت اور استقامت دکھائی آپ کے رب نے اسے امتحان میں ڈال دیا۔ حضور سے "ز" کی محبت اس پر استقامت پر ہم صد آفرین کہتے ہیں۔ "غ" کا جسم بیمار و کمزور نہ ہو جاتا تو وہ مزید استقامت دکھاتیں۔ آزاد ہو جاتیں تو اسی دنیا میں ان کی زندگی حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ہمرکابی میں گزرتی۔ ظاہرا "ن" (غ کا شوہر) کے لئے یہ ایک قربانی تھی اسی لئے اس کا انعام آپ علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ ملاقات تھی۔

"ن" (شوہر) نے یہ قربانی نہیں دی اب وہ جانیں اور ان کے مرشد۔" غ" (بیوی) سے ہم خوش ہیں۔ انشاء اللہ جب آزاد ہوں گی (یعنی اپنے شوہر سے طلاق لے لیں گی) حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس ہوں گی۔ یہ آزادی (طلاق) انتقال سے پہلے ہوئی تو پہلے۔ اگر انتقال کے بعد ہوئی تو انتقال کے بعد قرب رسول کریم عطا ہو گا جس کے بعد دیدار ذات حق اور معراج عطا ہو گا۔"

مذکورہ بالا الفاظ سے صاف ظاہر ہے کہ ملعون یوسف علی ایک لڑکی کو اس کے شوہر سے طلاق لینے کی ترغیب دے رہا ہے اور ایک شوہر کو اپنی بیوی چھوڑنے کی۔ ستم بالائے ستم یہ کہ وہ اس مذموم عمل کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ٹیسٹ بھی قرار دے رہا ہے۔ اس سلسلے میں وہ قرآن پاک کی آیات کو بھی اسی مقصد کے لئے بروئے استعمال لاتے ہوئے کہتا ہے:

"یہ ٹیسٹ قرآن حکیم سورہ بقرہ کی آیات ۱۵۱ تا ۱۵۷، سورہ التوبہ کی آیت ۲۴، ۱۲۸، ۱۲۹ اور سورہ العنکبوت کی آیت ۲ کے تحت لیا گیا۔ وہ کہتا ہے ایسا امتحان پہلی مرتبہ نہیں ہمیشہ سے لیا جاتا رہا ہے۔ سیدنا اسماعیلؑ نے حکم ملنے پر اپنی بیوی کو چھوڑا۔ حضرت زیدؓ نے حکم ملنے پر اپنی بیوی حضرت زینب کو چھوڑا۔ آپ کے اپنے کراچی میں ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ شخص نے اپنے بابا جی کے حکم پر نوبیاہتا بیوی کو چھوڑا..... کون سی نئی بات ہے۔"

کراچی میں اپنے بعض معتقدین کے نام لکھے گئے اس مشترکہ خط کے اختتامی الفاظ یہ ہیں:

"ہمیں آپ سے بہت پیار ہے یہ وہ پیار نہیں جو بشر کو بشر کے
ساتھ ہوتا ہے یہ وہ ہے جو نور کو نور سے اللہ کو بندے سے
رسول کو غلام سے ہوتا ہے۔"

اس طرح مذکورہ سطروں میں اس ملعون نے خود کو (نعوذ باللہ) "اللہ اور رسول" کے بلند مقام پر لا بٹھایا ہے۔ دراصل ملعون یوسف علی نے اپنے "عقائد" کی یہ پوری عمارت ہوبہو قادیانی عقائد کی ابتدائی اٹھان کے مطابق تعمیر کی ہے۔ ملعون یوسف علی نے اپنی تمام ویڈیو کیسٹوں بلکہ "پاکستان" اخبار کے بیشتر کالموں میں بھی اپنے جن عقائد کا اظہار کیا ہے۔ اس کے مطابق وہ سب سے پہلے اللہ اور رسول کے درمیان فرق کو ختم کرتا ہے اور بعد میں رسول اور بندے کے درمیان بھی کسی فرق کو باقی نہیں رہنے دیتا اس کے بعد وہ "اللہ' رسول اور بندے" کو اس طرح ملا دیتا ہے کہ یہ امتیاز مشکل ہو جاتا ہے کہ اس کی گفتگو میں اللہ' رسول اور بندہ کون ہے۔

اسی تناظر میں ملعون یوسف علی اپنی ایک تقریر میں یہ سوال پیدا کرتا ہے کہ:

"ولی اللہ کیا ہوتا ہے؟ اور اللہ ولی کیا ہوتا ہے؟"

اس سوال کے بعد وہ اپنی تقریر میں کہتا ہے کہ:

"وہ ولی اللہ کیا جو اللہ سے ہم کلام نہ ہو' وہ ولی اللہ کیا جو اللہ
کو نہ دیکھے' وہ ولی اللہ کیا جو اللہ تک نہ پہنچے اگر بندے کے
لئے ضروری ہے کہ وہ جب تک اللہ تک نہ پہنچے وہ ولی نہیں تو
کیا اللہ نے اپنے لئے ضروری رکھا کہ جب تک وہ بندے تک
نہ پہنچے وہ اللہ ولی نہیں ہے۔"

اس خرافات میں وہ لفظوں کے ذریعے جو شیطانی شعبدہ بازی کر رہا تھا اس کی سنگینی اس طرح ظاہر ہوتی ہے کہ وہ خود مذکورہ الفاظ کے فوراً بعد کہتا ہے کہ:

"بزم میں اہل نظر بھی ہوتے ہیں اور تماشائی بھی ہوتے ہیں
لیکن مجھے یہ بزم اہل نظر کی لگ رہی ہے اس لئے گھر کی بات
گھر میں ہی رکھنی ہے اور پیار سے ساری حقیقت کھولنی
ہے۔"

ملعون یوسف علی اس کے بعد یہ حقیقت کھولتا ہے کہ:

"اللہ لوگوں کو بلاتا ہے محمد کی طرف اور محمد بلاتے ہیں اللہ کی
طرف عاشق کا کمال یہی ہے کہ وہ تمام کا تمام حساب محبوب کے
کھاتے میں ڈال دے۔ وہ عاشق جب اللہ ہوتا ہے تو محبوب محمد
ہے۔ وہ (یعنی اللہ) محمد کی طرف بلاتے ہیں اور جب محبوب
اللہ ہوتے ہیں اور عاشق محمد ہوتے ہیں تو وہ اللہ کی طرف
بلاتے ہیں۔"

اللہ اور رسول کے درمیان فرق کو مزید ختم کرنے کے لئے وہ آگے کہتا ہے کہ:

اللہ کیا کرتا ہے؟ ظلمت سے نکال کر نور کی طرف لے جاتے
ہیں۔ ظلمت سے نکال کر نور کی طرف لے جانے والا کون ہے؟
"اللہ"

"رسول کیا کرتے ہیں؟ ظلمت سے نکال کر نور کی طرف لاتے ہیں۔" اس کے بعد ملعون یوسف علی آخری جھٹکا یہ لگاتا ہے کہ جب اللہ اور رسول کا ایک ہی کام ہے تو اللہ اور رسول میں کوئی فرق بھی نہیں۔ یہاں تک کہ وہ خود ہی نکتہ آفرینی کرتا ہے کہ:

"اللہ کون ہے؟ اللہ "ہو" ہے اور؟ "ہو" کیا ہے؟ "ہو" ذکر
ہے اور "ذکر" کیا ہے؟ ذکر "رسول" ہے۔"

الغرض اللہ اور رسول کے درمیان اس فرق کو ختم کرنے کے بعد وہ عام آدمی کو بھی اسی "مقام" پر لے جاتا ہے اور خود "محمد" ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔

ملعون یوسف علی نے اللہ اور رسول کے درمیان فرق کو ختم کر کے خود کو محمد باور کرانے کا یہ کھیل محض دولت کمانے اور تکمیل ہوس کے لئے کھیلا۔ اس حوالے سے اس کے دامن تزویر میں زیادہ تر خواتین گرفتار ہوئیں۔ ان خواتین کو وہ یہ باور کرا دیتا تھا کہ وہ خود ہی دراصل محمد ہے۔ اس سلسلے میں ہر خاتون کے ساتھ وہ ایک مختلف طریقہ کار اختیار کرتا تھا۔ مثلاً بعض خواتین کو وہ کلفٹن کے ایک پامسٹ سراج کے پاس لے جاتا تھا جس سے اس کا درون خانہ اتحاد تھا اس پامسٹ کو وہ پہلے سے اپنی ہدف شدہ لڑکی کے بارے میں بعض اہم معلومات فراہم کرتا اور پھر اس لڑکی کو ایک دن سراج کے پاس لے جاتا سراج پہلے سے معلوم حقائق خواتین کے ہاتھ کی لکیریں دیکھتے ہوئے پراسرار طریقے سے بیان کرتا جب خو

اپنے ماضی سے متعلق پامسٹ کے انکشافات سے متاثر ہونے لگتیں تو وہ اچانک انہیں کسی "بزرگ" ہستی سے "ملاقات" کی خوشخبری سناتا اور اس کے ساتھ موجود اس ملعون شخص کے ذریعے محمد تک پہنچنے کی ضمانت دیتا۔ اس طرح خواتین ملعون یوسف علی کے پھیلائے ہوئے جال میں پھنستی چلی جاتیں۔ یہاں تک کہ ایک ایسا مقام آتا جب وہ شیطان ان خواتین کے سامنے اپنے محمد ہونے کا انکشاف کرتا اور انہیں کہتا کہ وہ دراصل محمد کی بیویاں ہیں۔ اس سلسلے میں وہ دو طریقے اختیار کرتا تھا۔ اولاً" شادی شدہ خواتین کو اپنی "دلہنیں" کہتا ثانیاً" غیر شادی شدہ خواتین کو اپنے "نکاح" میں لیتا۔

شادی شدہ خواتین کو وہ اپنی "دلہن" اس طرح بناتا کہ وہ اپنے شوہر کے علاوہ اس کی بد اخلاقی کا بھی نشانہ بنتیں۔ رفتہ رفتہ اس صورت میں وہ مقام بھی آتا جب خواتین اپنے اصل شوہروں کو کمتر اور فرومایہ سمجھتیں اور ملعون یوسف علی کو نعوذ باللہ محمد قرار دے کر خود کو مقدس قرار دیتیں۔ اس طرح وہ اپنے اصل شوہروں سے ازدواجی تعلقات تک منقطع کر لیتی تھیں۔ اس حوالے سے "تکبیر" کے پاس کراچی لاہور اور راولپنڈی کی قابل ذکر تعداد میں خواتین کے نام و کوائف اور ضروری ثبوت موجود ہیں۔ جو بوقت ضرورت عدالت میں پیش کئے جاسکتے ہیں۔ علاوہ ازیں دوسری صورت کے تحت وہ غیر شادی شدہ خواتین کو اپنے "نکاح" میں لیتا۔ یہ نکاح مروجہ طریقہ کار کے بجائے محض اس کے صرف یہ کہنے پر ہو جاتا کہ "آج سے فلاں لڑکی میرے نکاح میں ہے" مذکورہ جملے کے بعد وہ لڑکی اس کے لئے ایک "مکمل" بیوی کے "فرائض" ادا کرنے پر مجبور کر دی جاتی۔ اس المناک طریقے کا نشانہ بننے والی بعض خواتین نے راقم السطور کو بتایا کہ ملعون یوسف علی اکثر یہ کہا کرتا تھا کہ مجھے ننانوے شادیوں کا حکم ہوا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ بھی ننانوے ہیں۔

شیطان نے ان خواتین سے یہ بھی کہا کہ اس کی یہ بیویاں ۱۶ سے ۲۵ سال عمر کی ہوں گی۔ وہ اکثر خواتین کو یہ بھی کہتا کہ میری پیٹھ پر مہر نبوت ہے اور اپنے ہاتھ میں پہنی ہوئی چار انگوٹھیوں کے متعلق وضاحت کرتے ہوئے کہتا کہ دائیں ہاتھ کے درمیان انگلی میں موجود انگوٹھی دراصل اسے رسالت ملنے پر عطا ہوئی تھی۔ ملعون یوسف علی اپنے حلقہ اثر میں شامل خواتین کو خاص طور پر تاکید کرتا کہ نماز

میں اللہ کے بجائے میرا تصور کریں۔ یہاں تک کہ جب خانہ کعبہ کو دیکھیں تو بھی میرا ہی تصور کریں۔ مزید برآں ایک خاتون معتقد نے حج پر جاتے ہوئے اپنے اس ملعون مرشد سے دعا کی درخواست کی تو اس ملعون نے کہا کہ آپ حج پر کیوں جا رہی ہیں کعبہ تو خود آپ کا طواف کر رہا ہے۔ نیز مکیں تو یہاں موجود ہے مکاں کے پاس جانے کی کیا ضرورت ہے۔

اس شیطان نے معصوم اور بے گناہ معتقدین کی اللہ رب العزت اور خاتم النبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے والہانہ عقیدت و محبت کو اپنے مذموم اخلاقی و جنسی مقاصد کے علاوہ حصول زر کے لئے استعمال کیا اور لوگوں کی اس عقیدت پر ڈاکہ ڈالتے ہوئے اپنی داستان ہوس کو طول دیا۔ جس طرح دنیا کی تاریخ میں یہ "ڈاکہ" ایک منفرد واقعہ ہے اسی طرح اس پر ارباب اختیار کی بے حسی بھی سانحہ سے کم نہیں۔

(ہفت روزہ تکبیر کراچی: جلد ۲۰ شمارہ ۱۳: اشاعت ۲۳ مارچ تا ۲۹ مارچ ۱۹۹۷ء)

رپورٹ: محمد طاہر

(۴)

ابھی علانیہ تبلیغ کا وقت نہیں آیا

اذان ملا ہے کہ مکر کرکے مکر جاؤ، ملعون یوسف کی مریدوں کو تسلی زیر زمین تنظیم ورلڈ اسمبلی کی خفیہ سرگرمیاں بے نقاب

جب روزنامہ امت اور تکبیر میں ملعون یوسف علی کے کفریہ عقائد و نظریات کا انکشاف ہوا تو اس نے چپ سادھ لی اور اپنے مخصوص مریدوں کو یہ تسلی دی کہ عنقریب سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا اور انہیں یہ ہدایت بھی کی کہ وہ ان رپورٹوں کا مطالعہ قطعاً" نہ کریں۔ منحرفین سے کوئی رابطہ نہ رکھیں خواہ مرید و منحرف کے درمیان کوئی خونی رشتہ ہی کیوں نہ ہو دریں اثناء جب لاہور میں کچھ

لوگوں نے ملعون سے ان رپورٹوں پر تردید چاہی تو اس نے تردید سے منع کرتے ہوئے کہا "پھر میری زندگی کا مقصد ہی کیا باقی رہ جائے گا۔" یہ گفتگو خاص ان لوگوں کے درمیان ہوئی تھی جو اس انتہائی برے وقت میں بھی اس ملعون کا ساتھ دینے کے لئے تیار تھے۔ اس طرح ملعون نے تردید سے دانستہ گریز کا راستہ اختیار کیا۔ جس کی واحد وجہ مریدین کا یہ اعتقاد تھا کہ وہ واقعی محمد ہے اور اگر وہ خود ہی اس کی تردید کر دیں تو پھر مریدین کا اعتقاد کیسے برقرار رہ پائے گا لیکن چند ہی روز میں جب پورا پاکستان سراپا احتجاج بن گیا تو ملعون یوسف علی کو ڈیفنس لاہور کی پولیس نے گرفتار کرلیا تقریباً ایک گھنٹے کی گرفتاری کے دوران اس سے ایک تحریر لکھوائی گئی جس کے مطابق ملعون نے نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں کیا۔ ملعون نے صورت حال کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے روزنامہ پاکستان لاہور میں پہلی تردید ۲۵ مارچ کو جاری کی۔ امت اور تکبیر میں ملعون یوسف کے عقائد و نظریات کے خلاف ۱۳ مارچ سے رپورٹیں آنا شروع ہوگئی تھیں لیکن اس کی پہلی تردید بارہ روز بعد کیوں جاری ہوئی؟ نیز اس دوران ملعون نے اپنے مریدوں کے درمیان جو تماشے برپا کئے اس کی تفصیلات بھی قارئین کے پیش نظر رہنی چاہیے۔ ملعون کے عقائد و خیالات منظرعام پر آنے کے بعد اس نے اپنے حق میں فضا سازگار بنانے کے لئے سب سے پہلے ایک مضمون روزنامہ پاکستان میں شائع کرایا یہ مضمون ملعون کے کفریہ عقائد سامنے آنے کے ٹھیک ایک ہفتے بعد شائع ہوا جس کا عنوان "شاہین شہ لولاک المحبوب الوحید محمد یوسف علی" تھا۔ مذکورہ مضمون کی تھیم بھی ملعون کو "ایک انتہائی بزرگ ہستی" باور کرانے پر تیار کی گئی۔ یہاں تک کہ اس ملعون کو مذکورہ مضمون میں "انسان کامل" کا "مکمل پرتو" بھی تحریر کر دیا گیا لیکن مذکورہ مضمون سے بھی مخالف فضا کو موافق نہیں بنایا جاسکا تو ملعون نے اپنے انتہائی اہم مقربین کو لاہور ڈیفنس کینٹ میں واقع اپنی پر آسائش قیام گاہ میں طلب کرلیا جن میں راولپنڈی سے زید زمان کے علاوہ کراچی سے سہیل نامی ایک شخص بھی شامل ہیں۔ اپنے انتہائی اہم مقربین کی لاہور طلبی کے بعد ملعون یوسف علی نے مذکورہ تردید جاری کرنے سے قبل سہیل اور زید زمان کے ذریعے ملک بھر کے تمام مریدوں سے ٹیلی فونک رابطے کئے اور انہیں یہ ہدایت جاری کی کہ ابھی علانیہ تبلیغ کا وقت نہیں آیا اور نہ ہی حضرت کا ظہور کا وقت آیا' وہ پانچ سال بعد خود کو ظاہر کریں گے اس دوران اذن یہ ملا ہے

کہ "مکر کرکے مکر جاؤ" ملعون یوسف کے معتقدین کے مطابق اس نے اپنے مخصوص حلقے میں "مکر" کو ایک دینی اصطلاح کے طور پر رائج کیا تھا جس کے مطابق اگر کوئی غیر متعلق شخص ان بے ہودہ عقائد کی بابت دریافت کرے تو اسے چھپالینا چاہیے جو ملعون کی اصطلاح کے مطابق "مکر" کہلاتا ہے۔ اطلاعات کے مطابق ملعون نے مریدوں کو یہ ہدایت بھی جاری کی کہ کوئی مرید کسی بھی اخباری نمائندے کو کوئی جواب نہ دے۔ مذکورہ ہدایات کے بعد ملعون نے ایک اخباری تردید جاری کی جس کے مطابق وہ ختم نبوت پر یقین رکھتا ہے۔ ملعون یوسف کے تمام عقائد کے مطابق وہ خود کو محمد کا تسلسل قرار دیتا ہے اگر محمد کو آخری نبی وہ تسلیم بھی کرتا ہو تو اس سے یہ قطعاً ثابت نہیں ہوتا کہ اس نے نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں کیا کیونکہ ملعون کے عقائد کے مطابق "محمد بن عبداللہ" ایک لباس کا نام تھا اور ان کے اندر موجود روح محمدؐ کے بعد اب مجھ میں آگئی ہے۔ جسے وہ "النفس" قرار دیتا ہے۔ چنانچہ وہ خود کو "یوسف علی" کے بجائے "محمد" یوسف علی قرار دیتا ہے اور اس محمد سے مراد وہ ہمیشہ محمدؐ لیتا ہے۔ چنانچہ ملعون نے ۲۸ فروری کے ورلڈ اسمبلی اجلاس کے لئے اپنے مخصوص مریدوں کو جو انگریزی دعوت نامہ دیا اس دعوت نامے میں بھی اپنا نام صرف (Muhammad) تحریر کیا۔ عام طور پر "صلی اللہ علیہ وسلم" کی جگہ "ؐ" لکھنے کا رواج ہے چنانچہ "ؐ" کا لفظ وہ ہمیشہ اپنے نام کے ساتھ لکھتا ہے لیکن مذکورہ دعوت نامے میں تو اس ملعون نے حد کردی اور اپنا نام صرف و محض محمد ہی لکھا اور اس کے اوپر "ؐ" بھی تحریر کر دیا۔ اس طرح ملعون یوسف علی نے اپنے عقائد کے تحت تردید کے ذریعے "مکر" کیا ہے۔ تاہم ادارہ تکبیر کے پاس اس کے دعویٰ نبوت سے متعلق تمام دستاویزی ثبوتوں کے علاوہ ایک قابل ذکر تعداد میں گواہان موجود ہیں جنہیں بوقت ضرورت عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔ اس سلسلے میں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ کوئی چور' یا مجرم اپنے عمل کا اعتراف نہیں کرتا یہ "الزام" صرف "تردید" کرنے سے دور نہیں ہو جاتے بلکہ اس سلسلے میں کچھ متعین وظائف انجام دینے پڑتے ہیں۔ چنانچہ کسی بھی مجرم پر عائد کئے گئے الزامات کو دستاویزی ثبوتوں اور گواہوں کے ساتھ کٹہرے میں کھڑا کر دیا جاتا ہے۔ اور ثبوت و شواہد کی روشنی میں کسی بھی ملزم کا فیصلہ عدالت کرتی ہے۔ اس سلسلے میں کبھی بھی مجرم یا ملزم کی "تردید" کو کافی سمجھ کر قبول نہیں کرلیا جاتا چنانچہ اس تردید کے باوجود

حکومت نے ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہوئے ملعون یوسف علی کو ایم پی او ۳ اور ایم پی او ۱۶ کے تحت تین ماہ کے لئے ملتان روڈ پر واقع چوہنگ سینٹر میں نظربند کر دیا ہے۔ قبل ازیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ملک کے چاروں صوبوں میں اس ملعون کے خلاف مقدمات دائر کرنے کے لئے درخواستیں بھی دے دی ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صوبائی کنوینر احمد میاں حمادی نے ڈپٹی کمشنر سانگھڑ کے نام جبکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات جمعیت علمائے اسلام مفتی جمیل خان اور مرکزی مبلغ مولانا نذیر احمد تونسوی نے تھانہ بریگیڈ میں ملعون کے خلاف مقدمہ درج کرنے کی درخواست دائر کر دی ہیں۔ مذکورہ رہنماؤں نے ملعون کے خلاف ۲۹۵ اے، ۲۹۵ بی اور ۲۹۵ سی کے تحت مقدمہ درج کرنے کی درخواستیں دی ہیں۔ ملعون یوسف کے تمام عقائد و نظریات سے قرآن کی بے حرمتی مسلمانوں کے مذہبی جذبات کی دل آزادی اور توہین رسالت ہوتی ہے۔

اسی حوالے سے ایک اہم پہلو ملعون یوسف علی کا طریقہ واردات ہے۔

ملعون یوسف علی نے خود کو ورلڈ اسمبلی کے مکروہ پردے میں چھپا رکھا ہے۔ ورلڈ اسمبلی خالصتاً" زیر زمین تنظیموں کے طور پر قائم کی گئی ہے۔ جس کے مقاصد خبیثہ پردۂ راز میں ہیں۔ مذکورہ تنظیم کو جو لوگ چلا رہے ہیں ان میں عبدالواحد خان (صدر) امجد شریف قاضی (ڈائریکٹر ورلڈ اسمبلی پاکستان)، ڈاکٹر محمد ناصر اختر (ڈائریکٹر ورلڈ اسمبلی یو ایس اے) ڈاکٹر اختر حسین (ڈائریکٹر ورلڈ اسمبلی برطانیہ)، سید زید زمان (ڈائریکٹر ورلڈ اسمبلی پنجاب اور خصوصی نمائندے برائے پاکستان فوج)، سہیل احمد خان (ڈائریکٹر ورلڈ اسمبلی سندھ اور خصوصی نمائندہ برائے تجار)، سید جنید زمان (نمائندہ خصوصی، سید مسعود رضا، سیدۃ ام حبا (ڈائریکٹر برائے خواتین)، ڈاکٹر نعیم احمد ارشد قریشی (خصوصی نمائندہ برائے بیورو کریسی) اور ڈاکٹر سہیل صابر (سیکرٹری جنرل) شامل ہیں۔ مذکورہ تمام لوگ ملعون یوسف علی کے دست و بازو ہیں اور اس کی سرگرمیوں میں شریک کار رہے ہیں۔ یہ تمام لوگ ملعون یوسف علی کے عقاید و نظریات کے پرچار کے لئے ممکنہ مواقع فراہم کرتے ہیں اس حوالے سے سب سے زیادہ کام کراچی اور لاہور میں ہوا ہے۔ کراچی میں اس ملعون کے خاص الخاص معتقدین میں کاشف، عبدالواحد، سہیل خان، عارف، رضوان طیب، سروش، شاہد، فیصل اور فاروق کے علاوہ کئی لوگ شامل ہیں اس حوالے سے

کراچی میں بعض خواتین بھی نہایت فعال ہیں جن کے نام بوجوہ شائع نہیں کئے جا رہے ہیں۔ خواتین ملعون یوسف علی کی دیگر خواتین سے ملاقاتیں کراتی تھیں اور اسے مختلف طریقوں سے رابطوں میں مدد دیتی تھیں---- ملعون یوسف علی کے عقاء و نظریات کے منظر عام پر آنے کے بعد حکومت وقت کو چاہیے کہ وہ ورلڈ اسمبلی کی خفیہ سرگرمیوں کا بھی کھوج لگائے۔ جس سے کئی پردہ نشینوں کے نام اور چہرے بے نقاب ہوں گے۔ ملعون یوسف علی کی ایم پی او کے تحت تین ماہ کی نظر بندی حکومت کا ایک امتحان ثابت ہوگی اس سلسلے میں تمام ضروری قانونی تقاضوں کو بلا تاخیر پورا کر کے اس ملعون کو کیفر کردار تک پہنچایا جانا چاہیے۔

(ہفت روزہ تکبیر کراچی: جلد ۲۰ شمارہ ۱۴: اشاعت ۳۰ مارچ ۵ اپریل ۱۹۹۷ء)

رپورٹ: محمد طاہر

(۵)

ملعون یوسف کے چیلے، گرو کے دفاع کے لئے سرگرم ہو گئے

سہیل احمد اور عبدالواحد نامی مقربین خاص کے مریدوں سے رابطے، بھاری فنڈ جمع کئے جا رہے ہیں کاذب اعظم کے خلاف لاہور میں مقدمہ درج، علماء کا قرار واقعی سزا تک مہم چلانے کا اعلان

ملعون یوسف علی کے عقاید و نظریات پر مشتمل انکشافاتی رپورٹوں کے منظر عام پر آنے کے بعد ایک طویل وقفہ محض اس انتظار میں گزر گیا کہ اس سنگین اور ناقابل معافی جرم پر حکومت کی طرف سے کیا کاروائی کی جاتی ہے۔ ملعون کے خلاف کسی بھی کاروائی میں تاخیر کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ پاکستان جیسے ملک میں کوئی یہ تصور بھی نہیں کر سکتا کہ ایک شخص محض جنسی جنون اور ہوس زر میں مبتلا

ہو کر اللہ رب العزت اور اس کے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ علیہ کے ناموں پر دکانداری سجا کر دنیا و آخرت میں سراسر گھاٹے کا سودا کرنے کی حماقت بھی کر سکتا ہے۔ لیکن حقائق یہی ہیں کہ ایک ملعون نے اپنے خبث باطن کو چھپانے اور اپنے اندر کی نجاست سے معاشرہ کی فضا آلودہ کرنے کے لئے انتہائی پاکیزہ کرداروں کی آڑ لی۔ مگر مکرو فریب کے پردے جلد چاک ہوگئے۔ تکبیر اور امت نے ملعون یوسف علی کا مکروہ چہرہ اور اس کے سیاہ کرتوت عوام کے سامنے بے نقاب کر دیئے اور حقائق کے منظرعام پر آنے کے سولہ روز بعد بالاخر ملعون کے خلاف ایک مقدمہ درج کرلیا گیا۔

تفصیلات کے مطابق ملعون یوسف علی کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری جنرل محمد اسماعیل شجاع آبادی کی درخواست پر تھانہ ملت پارک لاہور میں ۲۹ مارچ کی رات پونے دس بجے مقدمہ درج کیا گیا۔ ذرائع کے مطابق یہ مقدمہ ۹۷/۰۷ ایس ایس پی لاہور طارق سلیم ڈوگر کے حکم پر درج کیا گیا تھا۔ ملعون یوسف علی کے خلاف یہ مقدمہ ۲۹۵ اے، ۲۹۵ بی، ۲۹۵ سی، ۲۹۸، ۲۹۸ اے ۵۰۵(۲)۸۰۵، ۴۲۰، ۴۰۶ پی پی سی اور ۱۶ ایم پی او کے تحت درج کیا گیا۔

مذکورہ مقدمہ کے اندراج کے بعد ملعون یوسف علی کے مرید اور انتہائی خاص معتقدین اس کے دفاع میں فعال ہوگئے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلے میں سب سے پہلے ایک تردید جاری کی گئی۔ ملعون کی طرف سے جاری ہونے والی یہ تردید محض ایک دھوکہ تھی کیونکہ اس میں ملعون نے اپنے نظریات سے نہ تو تائب ہونے کا اعلان کیا تھا اور نہ ہی اس امر کی کوئی وضاحت کی تھی کہ "وہ خود کو محمد قرار دے کر خاتم النبین حضرت محمد پر ایمان رکھنے کا اقرار کرے تو اس کا بالاخر کیا مطلب نکلتا ہے؟" چنانچہ ملعون کا یہ مکر بھی ناکام ہوا اور اس کے خاص مریدوں سہیل احمد خان اور عبدالواحد کی جانب سے اخبارات میں چھپوائی گئی تردیدوں کے حسب دل خواہ نتائج حاصل نہ ہوسکے۔

اسی دوران لاہور میں ایک اجتماع کا اہتمام کیا گیا جسمیں مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام کو، ملعون کے عقاید و نظریات پر مشتمل ویڈیو اور آڈیو دکھائی گئی اور سنائی گئی۔ اس فورم میں جماعت اسلامی کے امیر حافظ محمد ادریس، ملی یکجہتی کونسل پنجاب کے صدر لیاقت بلوچ، جنرل ایم ایچ انصاری، رحمت ٹاؤن شپ کے مولانا محمد

شفیع جوش، جامعہ منصورہ کے مولانا عبدالمالک، مرکزی جماعت اہل حدیث کے امیر زبیر احمد ظہیر، سیکرٹری جنرل میاں محمد جمیل، مولانا حبیب الرحمان فاروقی، مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا ظفر اللہ شفیق، وفاقی شرعی عدالت کے سابق مشیر ریاض الحسن گیلانی، جامعہ نعیمیہ کے ڈاکٹر سرفراز نعیمی، سعودی عرب یونیورسٹی (واقع ریاض) کے مولانا محمد رفیق، جامعہ المنتظر کے حافظ کاظم رضا نقوی، وفاق علماء شیعہ کے مرکزی سیکرٹری جنرل مولانا محمد افضل حیدری اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی کے پرنسپل ڈاکٹر ظہور احمد اظہر، جامعہ منصورہ کے حافظ علی سرور، جمعیت اہل حدیث کے مرکزی سیکرٹری جنرل حافظ محمد نعیم بٹ، جماعت اسلامی کے پریس سیکرٹری مقصود حسین طاہر، اہلحدیث فورم کے حاجی عبدالقیوم، جمعیت اتحاد علماء کے سیکرٹری اطلاعات مولانا ضیاء اللہ قصوری، تنظیم اسلامی کے نائب ناظم نشرو اشاعت نعیم اختر عدنان اور جماعت اسلامی سے تعلق رکھنے والے وکیل اسماعیل قریشی شامل تھے۔

مذکورہ تمام جماعتوں کے نمائندوں اور علماء کرام نے دستیاب ثبوتوں اور شہادتوں کی روشنی میں یہ متفقہ فیصلہ کیا کہ ملعون یوسف علی پر لگائے گئے الزامات درست ہیں اور توہین رسالت کے مجرم ملعون یوسف علی کے خلاف ہر ہفتے ایک آل پارٹیز کانفرنس طلب کی جائے گی۔ تاوقتیکہ ملعون کو قرار واقعی سزا نہ مل جائے۔ انہوں نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ جمعہ ۴ اپریل ملعون کے خلاف یوم احتجاج کے طور پر منایا جائے گا۔ ملعون کے اشتعال آمیز بیہودہ عقائد پر علماء کرام کے اس سخت ردعمل کے باوجود ملعون کے انتہائی مقرب مرید تاحال ہٹ دھرمی کا رویہ اختیار کئے ہوئے ہیں ان مریدوں نے ملعون کو بچانے کے لئے دیگر مریدوں سے رابطہ شروع کر دیا ہے اور بھاری فنڈز جمع کئے جا رہے ہیں۔ اس حوالے سے کراچی میں سب سے زیادہ فعال سہیل احمد خان اور عبدالواحد ہیں۔ سہیل ٹیکنو سوفٹ کے نام سے ایک پرائیویٹ فرم چلا رہا ہے اور کراچی میں پی ای سی ایچ سوسائٹی کے بلاک ۶ میں واقع مکان بی ۴ میں رہائش پذیر ہے۔ ملعون یوسف علی نے سہیل کو اپنی نام نہاد تنظیم ورلڈ اسمبلی کا ڈائریکٹر سندھ مقرر کر رکھا ہے۔ اطلاعات کے مطابق ملعون نے سہیل کو "خلافت" بھی عطا کر رکھی ہے۔ یہ ملعون کا انتہائی مقرب مرید ہے جسے ملعون نے گرفتاری سے قبل کراچی سے لاہور طلب کیا تھا۔ ملعون کی گرفتاری کے بعد سہیل واپس کراچی آگیا ملعون کو بچانے کے لئے مختلف ذرائع سے رقوم جمع کرنے لگا ملعون

نے اپنی زندگی میں کبھی کوئی گھاٹے کا سودا نہیں کیا تاہم یہ "اعزاز" صرف اسی مرید کو حاصل ہے کہ اسے ملعون نے ایک گاڑی سبارو ۹۲۳۱ ایل ایچ ایم "تحفتاً" دی تھی۔ یہ اور بات ہے کہ اس کے عوض ملعون نے اپنے اس فدوی سے بے اندازہ رقوم اور دیگر فوائد سمیٹے چنانچہ ملعون کی طرف سے یہ مختلف تاجروں سے رقوم ہتھیانے کا "مذہبی فریضہ" بھی سرانجام دیتا ہے۔ باوثوق ذرائع کے مطابق سہیل احمد ملعون کی بیشتر کالی راتوں کا عینی شاہد ہے جبکہ تکبیر اور امت میں ملعون کے خلاف رپورٹیں سامنے آئیں تو ملعون کی طرف سے سہیل کو اس کام پر مامور کیا گیا کہ تمام "ثبوت" اپنے قبضے میں لے لے جو مختلف خواتین کے ساتھ ملعون کی انتہائی قابل اعتراض تصاویر اور ویڈیو سے ہے۔ کیسٹوں اور مختلف تحریروں اور لٹریچر وغیرہ کی صورت میں متعدد مریدوں کے پاس موجود ہیں چنانچہ سہیل احمد خان نے فوری عملدرآمد شروع کر دیا اور اکثر مریدوں کے پاس موجود ثبوتوں کو اپنے قبضہ میں لے لیا۔ سہیل کے اس اعتقاد بلکہ بے اعتقادی اور فدویانہ مزاج کا ملعون اور اس کے ایک اور مرید مقرب عبدالواحد نے نہایت غلط استعمال کیا اور خوب ناجائز فائدے سمیٹے عبدالواحد کلفٹن بلاک نو میں واقع مکان ڈی تین میں رہائش پذیر ہے۔ ملعون نے اپنے اس مرید کا نام، (نعوذ باللہ) "حضرت عمرؓ" رکھا تھا۔ چنانچہ ملعون کے اس مرید کو آج بھی کراچی جمخانہ (جس کا یہ ایک مستقل ممبر ہے) میں مختلف لوگ طنزاً "صحابیؓ" کہہ کر پکارتے ہیں۔ ملعون کراچی آمد پر اسی کے گھر قیام کرتا تھا جس کا ایک پر آسائش حصہ اس کے لئے مخصوص کر دیا گیا تھا۔ ملعون یوسف علی نے عبدالواحد کے ایک بیٹے سے "باڈی بلڈنگ" کا سامان بھی ہتھیا لیا تھا۔ جس میں سے وہ کچھ لاہور لے گیا ہے۔ عبدالواحد کا پورا گھرانہ ملعون پر "ایمان" لاچکا ہے۔ جن میں عبدالواحد کے تمام بیٹے، بیٹیاں، بہو اور داماد شامل ہیں۔ عبدالواحد نے ملعون یوسف کے اعزاز میں کراچی جم خانہ میں بھی ایک پروگرام ترتیب دیا تھا جہاں ملعون نے تمام حاضرین کو یہ "خوشخبری" بھی دی تھی کہ آپ میں سے کوئی اس وقت تک انتقال نہیں کرے گا جب تک کہ وہ حضرت محمد کا جسمانی طور پر دیدار نہ کر لے۔ عبدالواحد کا ایک داماد ائیر کموڈور اورنگ زیب پشاور میں مقیم ہے یہ بھی ملعون کا انتہائی مقرب مرید ہے۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ ملعون یوسف علی پر اعتقاد رکھنے والا یہ انتہائی بے ہودہ مرید انتہائی حساس نوعیت کے اداروں میں مختلف موضوعات پر لیکچر

دینے کے لئے مدعو کیا جاتا ہے۔ "ہیومن ایکسیلنس" نامی ایک ادارے کے پردہ میں ملعون کا یہ مرید جوائنٹ اسٹاف کالج چک لالہ، پاکستان ملٹری اکیڈمی کاکول، نیشنل ڈیفنس کالج اور نیوی اسٹاف کالج سمیت فوج کے کئی اہم اداروں میں لیکچر دیتا رہا ہے۔ لیکن اس کے فکری افلاس کا یہ عالم ہے کہ اس کی بہو خود کو ملعون کی "بیوی" قرار دیتی رہی اور اس کے ساتھ تنہا لاہور تک کا سفر کرتی رہی لیکن عبدالواحد کی عقیدت کا پہاڑ نہیں پگھل سکا۔ مزید برآں عبدالواحد نے فیصل آباد میں اپنی تقریباً چھ کروڑ کی زمین ملعون کے کہنے پر اونے پونے بیچ دی کیونکہ ملعون اس رقم سے ایک بڑا حصہ بٹورنا چاہتا تھا۔ چنانچہ عبدالواحد سے ملعون نے یہ زمین اس طرح بکوائی کہ وہ وقت قریب ہے جب فیصل آباد میں کوئی بھی نہیں رہ سکے گا اس لئے "اذن" یہی ہے کہ اپنی زمینوں کو فوراً بیچ دو۔ چنانچہ عبدالواحد نے ان زمینوں کو ملعون کے کہنے پر ٹھکانے لگا دیا۔

ملعون کا آخر دم تک ساتھ نبھانے کے دعویدار عبدالواحد اور سہیل احمد خان اب میدان عمل میں انتہائی سرگرم ہیں۔ اس سلسلے میں ان کا ملعون کی بیگم طیبہ سے بھی رابطہ ہے۔ اطلاعات کے مطابق طیبہ ہی کے حکم پر سہیل نے مختلف اخبارات کو اپنے اور ملعون کے نام سے تردیدی اشتہارات جاری کئے ہیں۔ اس سلسلے میں چیئرمین سراب گروپ آف انڈسٹریز امجد قاضی بھی ان کے ساتھ فعال ہے اور امجد قاضی بھی ملعون کا انتہائی عقیدت مند مرید ہے۔ ریکارڈ کے مطابق ملعون نے اسے حضرت عثمانؓ کا خطاب دیا تھا۔

(ہفت روزہ تکبیر کراچی: جلد ۲۰ شمارہ ۱۵: اشاعت ۶ تا ۱۲ اپریل ۱۹۹۷ء)

رپورٹ: محمد طاہر

(۶)

ملعون یوسف کو بیرون ملک فرار کرنے کا منصوبہ

غیر ملکی سفارت خانوں سے رابطے پروگرام کو عملی جامعہ پہنانے کی ذمہ داری افغان جہاد میں شریک رہنے والے ایک مرید کے سپرد کی

گئی ہے

نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف علی کے عقائد و نظریات اب کوئی راز نہیں رہے۔ تکبیر اور روزنامہ امت میں ملعون کی بے ہودہ گوئی بے نقاب ہونے کے بعد امت مسلمہ کے مشتعل جذبات کو "۱۶ ایم پی او" کی بنیاد بنا کر لاہور انتظامیہ نے ۲۶ مارچ کو اسے نظر بند کر دیا تھا۔ قبل ازیں ۲۴ مارچ کو لاہور کے ڈیفنس تھانے نے اسے دو گھنٹے کے لیے گرفتار کیا تھا۔ یہ گرفتاری پولیس کے کمانڈو ایکشن کے بعد روبعمل آئی تھی کیونکہ یوسف علی اپنے گھر سے باہر آنے کو تیار نہ تھا۔ چنانچہ پولیس اہلکار دیواریں پھلانگ کر گھر میں داخل ہوئے اور "مزاحمت" کے متوقع خطرے کی پوری تیاریوں کے ساتھ پولیس نے ملعون کے گھر میں جا کر اسے گرفتار کیا۔ لیکن چونکہ اس وقت تک ملعون کے خلاف پورے پاکستان میں کوئی مقدمہ درج نہیں ہو سکا تھا اس لیے صرف دو گھنٹے بعد یوسف علی کو رہا کر دیا گیا۔ تاہم دو دن بعد ۱۶ ایم پی او کے تحت اس کی نظربندی کا دورانیہ ۸ اپریل تک رہا۔ تقریباً تیرہ دنوں تک جاری اس نظربندی کے دوران ہی ۲۹ مارچ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا اسماعیل شجاع آبادی کی مدعیت میں تھانہ ملت پارک لاہور میں ایک مقدمہ درج ہو گیا۔ چنانچہ ۸ اپریل کو ۱۶ ایم پی او کی واپسی کے فوراً ہی بعد مذکورہ مقدمے کے تحت ملعون کی باقاعدہ گرفتاری عمل میں آگئی لیکن ملعون کو تھانہ ملت پارک لاہور میں رکھنے کے بجائے مسلم ٹاؤن تھانے میں رکھا گیا دراصل ملت پارک تھانہ اس خطرناک ملزم کے لئے حفاظتی نقطہ نظر سے اس لئے غیر تسلی بخش تھا کہ یہ تھانہ چند دکانوں کو کرائے پر لے کر قائم کر دیا گیا ہے۔ اس طرح اس خطرناک ملزم کو اگرچہ تھانہ مسلم ٹاؤن میں رکھا گیا تاہم قاعدے کے مطابق اس کی تحقیقات ملت پارک تھانے کے ایس ایچ او خوشی محمد کے ذمہ تھی۔ تشویشناک بات یہ تھی کہ اس مقدمے کا تفتیشی افسر ملت پارک تھانے کا ایس ایچ او خوشی محمد مقدمہ درج ہونے کے ۳۸ دن بعد تادم تحریر اس مقدمے کی ضمنیاں تک تیار نہیں کر سکا۔ یہ ایک حیرت انگیز بات تھی کہ ۲۸ اپریل کو ملعون کی بیگم طیبہ یوسف کی رٹ کی سماعت کے دوران خوشی محمد نے جسٹس خواجہ پال کے روبرو عدالت عالیہ کو یہ عندیہ دیا تھا کہ وہ ایک دو دنوں میں اس مقدمے کا چالان پیش کر دے گا لیکن اس

مقدمے کی سنگینی کے باوجود انتظامیہ کی دلچسپی کا یہ عالم ہے کہ خوشی محمد اس عندیے کے نو روز بعد تک چالان پیش کرنے میں ناکام رہا بلکہ ایک اطلاع کے مطابق اس نے اس مقدمے کی تفتیش سے بچنے کے لیے چھٹیاں لے لی ہیں۔ اب ایک سب انسپکٹر ریاض کو اس مقدمے کی ضمنیاں تیار کرنے پر مامور کر دیا گیا ہے۔ اس مقدمے کی اہمیت کے پیش نظر ایس پی لاہور مجر مبشر اور ڈی ایس پی عمر ورک نے مختلف مذہبی جماعتوں کو اس مقدمے کی براہ راست نگرانی کی یقین دہانی کرائی تھی لیکن مقدمے پر کارروائی اور اس کے بنیادی تقاضوں کی کماحقہ تکمیل میں ایک عام مقدمے سے بھی زیادہ سست رفتاری کا مظاہرہ ہو رہا ہے جس سے ملعون کی بیگم طیبہ یوسف کی ملعون کے مریدین کو کی جانے والی یہ یقین دہانی خاصی معنی خیز ہو گئی ہے کہ "تمام مرید چار ماہ تک صبر کریں سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔" موثق ذرائع کے مطابق ملعون کی گرفتاری کے بعد اس کی بیگم طیبہ یوسف نے تمام ذمہ داریاں سنبھال لی ہیں اور وہ اب تمام مریدوں سے نہ صرف رابطے میں ہے بلکہ انہیں براہ راست ہدایات بھی دیتی ہے۔ اس کے زیر استعمال موبائل نمبر ۰۳۳۲-۳۲۸۹۹۲ کے ذریعے اس نے ملعون کے انتہائی قریبی مریدوں کو بعض خصوصی ہدایات دی ہیں جس پر کراچی سے سہیل احمد خان اور رضوان طیب نامی دو مرید لاہور پہنچ گئے ہیں اطلاعات کے مطابق ان مریدوں کے لاہور پہنچنے سے قبل ہی وہاں زید زمان نامی ملعون کا ایک مرید پہلے سے موجود تھا۔ مصدقہ اطلاعات کے مطابق ملعون کے خاص الخاص مریدوں سے طیبہ یوسف کے صلاح مشوروں کے بعد ایک واضح اور دوٹوک منصوبہ تیار کیا گیا ہے جس کے مطابق سب سے پہلے مرحلے میں یوسف علی کو ملک سے فرار کرانے کی کوشش کی جائے گی۔ ملعون کو ملک سے فرار کرانے کے اس منصوبے کی راہ میں بے شمار قانونی اور عملی دشواریاں ہیں۔ جس پر ان مریدوں نے غور شروع کر دیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق ایسے کسی بھی منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کی ذمہ داری زید زمان کو سپرد کی جائے گی جو افغانستان کی جنگ میں براہ راست شریک ہونے کے باعث ایک کمانڈو کی شہرت رکھتا ہے۔ اس سلسلے میں زید زمان اور سہیل احمد خان نے کچھ سفارت خانوں سے بھی رابطہ کیا ہے۔ منصوبے کے دوسرے مرحلے میں مقدمے کی کارروائی کو کمزور کرنے کے لیے کچھ "طریقے" اختیار کئے جائیں گے۔ اطلاعات کے مطابق اس حوالے سے طیبہ یوسف نے

مریدوں سے ایک بھاری رقم فوری طور پر فراہم کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ ذرائع کے مطابق ملعون کے خلاف دائر مقدمے میں جو منحرفین ممکنہ طور پر گواہ ہو سکتے ہیں انہیں ہراساں کرنے کے لیے بھی بعض مخصوص لوگوں کو ذمہ داریاں سونپ دی گئی ہیں۔ اس سلسلے میں ٹیپو سلطان تھانے کی حدود میں ملعون کے ایک انتہائی اہم مرید نے لاہور سے کراچی واپسی کے بعد مشکوک سرگرمیاں شروع کر دی ہیں ایک اہم ذریعے کے مطابق اس انتہائی مقرب مرید کے گھر بڑی تعداد میں اسلحہ بھی موجود ہے۔ جبکہ ٹیپو سلطان تھانے کے انچارج کے ساتھ اس کے خصوصی مراسم ہیں۔ جس کے باعث لوگ ان سے خاصے خوفزدہ رہتے ہیں۔ لاہور سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق اس مرید کو منحرفین کے خلاف فعال کیا جائے گا۔ جو قبل ازیں تھانہ ملت پارک کے ایس ایچ او کے روبرو اپنی گواہیوں میں واضح طور پر کہہ چکے ہیں کہ ملعون نے ان کے سامنے براہ راست حضرت محمدؐ ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور ایک طویل عرصے تک ہماری محمدؐ سے مجسم ملاقات کرانے کے وعدے پر بھاری رقوم اینٹھتے رہے۔ یہ تمام منحرفین اب بھی ملعون یوسف پر مجموعی طور پر تقریباً ایک کروڑ روپے کا دعویٰ رکھتے ہیں جسے ادا کرنے کے لیے پچھلے دنوں خود طیبہ یوسف نے ان سے رابطہ کیا تھا مگر یہ طفل تسلی محض وقت گزاری تھی۔

تکمیل ہوس اور حصول زر کے لیے رسول پاکباز، خاتم النبی حضرت محمد ﷺ کے مقدس نام کو استعمال کرنے والے اس ملعون کے خلاف کوئی کارروائی ہوگی یا نہیں؟

پوری قوم اس سوال کے جواب کی منتظر ہے جبکہ دوسری طرف ملعون کو ملک سے فرار کرنے کے لیے ابتدائی تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں اس سلسلے میں سب سے پہلے ملعون کا ڈیفنس میں واقع گھر کیو۔ ۲۱۸ اسٹریٹ ۱۶ فیز ٹو کو بیچنے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں اطلاعات کے مطابق مذکورہ گھر کے دو ایئر کنڈیشنز اتار لیے گئے ہیں جبکہ ایک ایئر کنڈیشنر ابھی تک نصب ہے۔ اس کے علاوہ گھر کی چھت پر نصب دو ڈش انٹینا بھی اتار لیے گئے ہیں۔ ملعون کا پورا گھر آٹومیٹک تالوں اور ویڈیو کیمروں سے مزین تھا جس کے ذریعے پورے گھر اور اس کی حدود میں ہونے والی آمدورفت کو وہ اپنے گھر کے ایک کمرے میں بیٹھ کر دیکھتا رہتا تھا۔ مذکورہ تمام سامان اتار کر گھر کو فروخت کرنے کے لیے ابتدائی تیاریاں مکمل ہو گئی ہیں جس کے بعد ملعون کا پورا

گھرانہ منظر سے غائب ہو جائے گا۔

دیکھنا یہ ہے کہ ملعون اور اس کے حواری اپنے مقاصد میں کامیاب ہوتے ہیں یا انہیں کیفر کردار تک پہنچانے کے لیے ہمارا قانون اپنا کردار ادا کرتا ہے۔

(ہفت روزہ تکبیر کراچی: جلد ۲۰ شمارہ ۲۰: اشاعت ۱۱ تا ۱۷ مئی ۱۹۹۷ء)

رپورٹ: محمد طاہر

(۷)

ہمارے حق میں وضاحت جاری کرو

ملعون یوسف علی کے نمائندے کی "تکبیر" کو دھمکی

ورلڈ اسمبلی سندھ کے ڈائریکٹر سہیل احمد خان نے تکبیر کو دھمکی آمیز لہجے میں خبردار کرتے ہوئے کہا ہے کہ نبوت کے دعویدار ابوالحسنین محمد یوسف علی کے حق میں مولانا عبدالستار خان نیازی کا بیان آچکا ہے اور اب واضح ہو چکا ہے کہ وہ بے قصور ہے لہٰذا تکبیر فی الفور وضاحت شائع کرے۔ اگرچہ یوسف علی کا معاملہ اب عدالت کے سپرد ہے اور عدالتی فیصلے تک مولانا عبدالستار نیازی سمیت کسی بھی شخص کے بیان پر یہ حکم نہیں لگایا جاسکتا کہ عدالتی فیصلہ بھی یہی ہوگا جو ممتاز عالم دین کے بیان سے مترشح ہے۔ مگر سہیل احمد خان کا اصرار یہی ہے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ "میں اتمام حجت کے لیے آپ کو وضاحت کے لیے کہہ رہا ہوں۔" اس اتمام حجت کے بعد آپ کا "اقدام" کیا ہوگا؟ اس سوال پر وہ جھنجلا گئے اور "دوسرا راستہ" اختیار کرنے کی دھمکی دی۔ مقطع میں آپڑنے والی اس سخن گسترانہ بات سے قطع نظر نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف علی کے عقائد و نظریات اب کوئی راز نہیں۔ اس سلسلے میں مکمل تفصیلات تکبیر کے صفحات پر شائع ہو چکی ہیں۔ تاہم اس پر عدالتی کارروائی اور تاحال معاملے کے تازہ ترین پہلوؤں سے قارئین کو باخبر کرنا نہایت ضروری ہے۔ تکبیر میں یوسف علی کے گمراہ کن عقائد کی اشاعت کے بعد حکومت

نے ۱۶ ایم پی او کے تحت اسے گرفتار کرلیا تھا۔ دریں اثناء لاہور میں علمائے دین اور مذہبی جماعتوں کے اہم رہنماؤں پر مشتمل ایک اجلاس میں یوسف علی کے گمراہ کن عقائد پر صاد کرتے ہوئے قانونی چارہ جوئی کا فیصلہ کیا گیا۔ چنانچہ ملعون کے خلاف ۲۹ مارچ کی رات پونے دس بجے عالمی مجلس ختم نبوت کے سیکرٹری جنرل محمد اسماعیل شجاع آبادی کی مدعیت میں تھانہ ملت پارک لاہور میں ایک مقدمہ درج کیا گیا۔ یہ مقدمہ ۲۹۵ اے، ۲۹۵ بی، ۲۹۵ سی، ۲۹۸، ۲۹۸ اے، ۵۰۵(۲)، ۴۲۰، ۸۰۵ پی پی سی اور ۱۶ ایم پی او کے تحت درج ہوا تھا ابھی اس مقدمے کی تفتیش جاری تھی کہ کذاب یوسف کی بیوی طیبہ یوسف نے ۲ اپریل کو لاہور ہائی کورٹ میں ایک رٹ دائر کی جس میں درخواست کی گئی کہ ملعون کے خلاف توہین رسالت کا فوجداری مقدمہ خارج کیا جائے۔ مذکورہ رٹ جسٹس خالد پال خواجہ نے برائے سماعت منظور کی جو تاحال زیر سماعت ہے۔ اس دوران ملعون کی طرف سے سیشن کورٹ میں ایک درخواست ضمانت دائر کی گئی جو خارج کر دی گئی۔ چنانچہ ۶ مئی کو لاہور ہائی کورٹ میں جسٹس احسان الحق چوہدری کی عدالت میں درخواست ضمانت دوبارہ دائر کی گئی مگر ملعون کی طرف سے بوجوہ یہ درخواست واپس لے لی گئی۔ اس دوران یوسف کذاب نے اپنے وکیل اقبال محمود اعوان کو بھی تبدیل کرکے دو نئے وکلاء سلیم اے رحمان اور ایس ایم زمان مقرر کئے۔ ادھر پولیس نے اپنی تفتیش مکمل کرکے عدالت میں چالان پیش کر دیا جس کے بعد نئے وکلاء نے از سر نو درخواست ضمانت سیشن کورٹ میں دائر کی۔ جسے عدالت نے خارج کر دیا۔ مذکورہ وکلاء نے درخواست ضمانت سیشن سے نامنظور ہونے کے بعد ایک بار پھر عدالت عالیہ لاہور سے ضمانت کے لیے رجوع کیا۔ چنانچہ چیف جسٹس کے حکم سے درخواست ضمانت جسٹس احسان الحق چوہدری کی عدالت میں سماعت کے لیے پیش ہوئی۔ جسے ۲۲ اگست کی تاریخ کو بحث کے لیے منظور کیا گیا۔ چنانچہ ۲۲ اور ۲۳ اگست جمعہ اور ہفتہ دو دن بحث جاری رہی۔ بحث کے پہلے دن ملعون کے وکلاء پیش ہوئے اور انہوں نے اپنے دلائل پیش کئے۔ اسی روز سرکار کی طرف سے ایڈووکیٹ جنرل کی عدم موجودگی کے باعث ان کی اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل مسز سہگل نے ضمانت کی مخالفت کی۔ اگلے روز سینئر ایڈووکیٹ اسماعیل قریشی نے استغاثہ کی جانب سے بحث کا آغاز کیا۔ اپنے دلائل میں انہوں نے فاضل عدالت کو بتایا کہ ملزم نے قرآنی آیات کو "

شرارتی آیات" کہہ کر قرآن مجید کی اہانت اور تحقیر کی ہے۔ ملزم نے مذہب کا لبادہ اوڑھ کر فریب اور دھوکہ دہی سے دین سے ناواقف حضرات اور تاجر پیشہ طبقہ کو خوب لوٹا ہے اس کے علاوہ ملعون کے سنگین جرائم کے خلاف سات گواہ پیش ہوئے۔ جن کے سامنے ملعون نے خود کو "نبی آخر الزمان" ظاہر کیا تھا۔ استغاثہ کی طرف سے اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ نے اپنے دلائل جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ملزم کے خطبات کے آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں کو پولیس نے اپنے قبضے میں لے کر ان کو تحریری شکل دی ہے جس میں اس نے اپنے مریدوں کو صحابی اور اصحاب رسول کہا ہے۔ یہ تمام شہادتیں ملزم کے خلاف اس کے سنگین جرائم کے منہ بولتے ثبوت ہیں۔

بحث کے دوران یہ نکتہ مرکزی حیثیت کا حامل رہا کہ ملزم کا اصرار ہے کہ اس کے ہاتھ میں رعشہ اور تشنج ہے جس کی وجہ سے وہ سال ۱۹۹۳ء سے لکھنے کے قابل نہیں۔ ملعون کے وکلاء نے اس نکتے کو خاص اہمیت دے کر بیان کیا اور ایک میڈیکل سرٹیفکیٹ کے ذریعے ملزم کے سیدھے ہاتھ میں رعشہ اور تشنج ثابت کرنے کی کوشش کی گئی۔ اس کے برعکس حقائق یہ ہیں کہ ملعون یوسف علی کی ۱۹۹۳ء کے بعد بھی لکھی گئی ایک سے زائد تحریریں ہیں جس میں نہ صرف وہ واضح اور دو ٹوک الفاظ میں اپنے مریدین کو حضور اکرمؐ سے بالمشافہ ملاقات کی "نوید" دیتا ہے بلکہ ایک عورت کو جسمانی طور پر "قرب رسول کریم" کی "بشارت" بھی دیتا ہے (نقل کفر کفر نباشد) ذیل میں خواتین و حضرات کے ناموں کے بجائے بوجوہ ان کے ناموں کے ابتدائی حروف کے حوالے کے ساتھ پورا خط من و عن شائع کیا جارہا ہے جو ملعون یوسف علی نے اپنے مریدین کے نام ۱۵ جولائی ۱۹۹۴ کو اپنے ہاتھ سے تحریر کیا۔

۱۵ جولائی ۱۹۹۴ء

ہمارے بہت ہی پیارو!

السلام علیکم و رحمتہ اللہ

"Test Debriefing" آپ کے جائزے کی خاطر حاضر ہے۔

۱۔ پیش منظر۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے ایک عبد خاص کو اس قابل بنا دیا ہوا ہے کہ وہ "اہل" کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے ملوا سکتا ہے۔ حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کے بعد ہی انسانی معراج کی ابتدا ہوئی ہے۔ انشاء اللہ

ربیع الاول یوم میلاد سیدنا محمد بن عبداللہ ﷺ کو کراچی میں ایک خوش نصیب کی آپ ﷺ سے ملاقات ہوتی ہے۔ آپ کا خاندان اچھا لگا اس میں سے ۱۔ الف صاحب ۲۔ (غ۔ صاحبہ) ۳۔ ت۔ صاحبہ اور ۴۔ ن کا انتخاب ہوا (مشروط)

۲۔ غ نے تیزی، شدت اور استقامت دکھائی آپ کے رب نے اسے ٹیسٹ میں ڈال دیا۔ حضورؐ سے غ کی محبت اس پر استقامت پر ہم صد آفریں لکھتے ہیں۔ (غ) کا جسم بیمار و کمزور نہ ہو جاتا تو وہ مزید استقامت دکھاتیں۔ (غ) آزاد ہو جاتیں تو اسی دنیا میں ان کی زندگی حضور ﷺ کی ہمرکابی میں گزرتی۔ ظاہرا ان (غ کے شوہر) کے لیے یہ ایک قربانی تھی اسی لیے اس کا انعام آپ علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ ملاقات تھی۔ (ن) نے قربانی نہیں دی اب وہ جانیں اور ان کے مرشد۔ (غ) سے ہم خوش ہیں انشاء اللہ جب آزاد ہو نگی حضور ﷺ کے پاس ہوں گی۔ یہ آزادی انتقال سے پہلے ہوئی تو پہلے اگر انتقال کے بعد ہوئی تو انتقال کے بعد قرب رسول کریمؐ عطا ہو گا جس کے بعد دیدار ذات حق اور معراج عطا ہو گا انشاء اللہ۔

ہے وہی تیرے زمانے کا امام برحق
جو تجھے حاضر و موجود سے بیزار کرے

یہ ٹیسٹ قرآن حکیم سورۃ بقرہ کی آیات ۱۵۱ تا ۱۵۷ سورہ التوبہ کی آیت نمبر ۲۴، ۲۸، ۲۷ اور سورہ العنکبوت کی آیت نمبر ۲ کے تحت لیا گیا۔ ایسا ٹیسٹ پہلی مرتبہ نہیں ہمیشہ سے لیا جاتا رہا ہے۔ سیدنا اسماعیلؑ نے حکم ملنے پر اپنی بیوی کو چھوڑا۔ حضرت زیدؓ نے حکم ملنے پر اپنی بیوی حضرت زینب کو چھوڑا آپ کے اپنے کراچی میں ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ شخص نے اپنے باباجی کے حکم پر اپنی نوبیاہتا بیوی کو چھوڑا..... کون سی نئی بات ہے۔ سمندر میں لاکھوں کروڑوں قطرے ہوتے ہیں لیکن کوئی کوئی قطرہ موتی بنتا ہے پہاڑوں میں کتنے پتھر ہوتے ہیں لیکن چند ایک ہیرا بنتے ہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے محبت اللہ کے رسولؐ سے محبت اور مصلحت دو متضاد باتیں ہیں۔ کراچی سے روانگی والے دن صبح حضرت (الف) کے گھر پر ناشتہ کرتے وقت آپ کو یہ سب کچھ واضح کیا تھا۔

اپنے اطمینان قلب کے لیے ساری انسانیت سارے عالم اسلام سے قرآن کی حقیقت معلوم کریں۔ یہ معلوم کریں کہ سیدنا محمدؐ بن عبداللہ اس وقت کہاں ہیں؟ سیدنا محمدؐ رسول اللہ کہاں ہیں؟ غزوۂ ہند کی حقیقت کیا ہے؟ بے شمار سوالات

ہیں جس سے کسی کا مقام جانچا جا سکتا ہے۔ رکوع و سجود میں سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی الاعلیٰ کی بجائے سبحان اللہ کیوں نہیں؟ درود ابراہیمی میں "سیدنا" کیوں نہیں؟ پورے عالم اسلام میں پوری کائنات میں حضور علیہ والصلوۃ والسلام کے نائب خاص نائب اعلیٰ کون ہیں؟ جو بھی ہیں انہیں پورا قرآن تو عطا ہوا ہی ہو گا تا اس سے آپ کو اپنے حضرت کا اندازہ ہو گا۔ ہم سے وابستہ ہوں اور کمال پر نہ پہنچیں یہ کیسا ہو سکتا ہے؟ الحمد اللہ کیا اس جہاں میں کوئی ہے جو آپ کی ملاقات حضور علیہ والصلوۃ سے شروع کروا کر آپ کو انتہائی کمال پر پہنچا دے؟ ہمیں تو آپ سارے جہاں سے پیارے ہیں کیا ہم آپ کو پیارے ہیں ہمیں آپ سے بے انتہا محبت ہے رشتہ داری کی محبت اس دنیا تک محدود ہے ہماری محبت ابدی ہے۔ اجازت دیں آپ کو مرتبہ کمال تک پہنچانے کی خدمت انجام دیں دنیا میں بہت بڑی تبدیلی آنے والی ہے۔ غزوۂ ہند بھی دور نہیں ہے۔ اس ساری دنیا میں زیادہ سے زیادہ ۳۱۳ صاحبان نصیب ہیں جنہوں نے آپ علیہ الصلوۃ والسلام سے ملنا ہے پہچاننا ہے قدر کرنی ہے وارفتہ ہونا ہے لوگ جذباتی مکالمہ تو بولتے ہیں کہ ہماری جان مال اللہ رسولؐ اللہ پر قربان لیکن ان کا نمائندہ خاص جب کوئی بات کہتا ہے تو مصلحت میں پڑ جاتے ہیں الف صاحب اور ت اگر آپ اعلیٰ مدارج تک چلنا چاہتے ہیں تو سوا لاکھ درود شریف کے ساتھ ٹیسٹ آف یور چوائس Test of your Choice کے لیے تیار رہیں۔ آپ نے گریز کیا تو آپ کی مرضی۔ ہمیں آپ سب سے محبت تو ہے لیکن کوئی گریز کرے تو یاد رکھے کہ ہمارے لیے ہمارا اللہ کافی ہے ہم اس کے ساتھ ہیں دید میں ہیں عید میں ہیں۔ وہی ہمارا مطلوب ہے صرف وہی ہمارا مقصود ہے صرف وہی ہمارا محبوب ہے ہمیں اس سے اور کچھ بھی نہیں چاہیے۔ شیطان نے آپ پر بہت حملے کیے پھر بھی کامیاب نہیں ہیں۔ ہم آپ کو دیکھتے رہے ہیں جیسے آپ کو کہا تھا کہ ہمارا عہد تعلق کبھی بھی نہیں ٹوٹ سکتا (۲:۲۵۶) یہ کوئی پیر کے ساتھ بیعت نہیں وہ بھی توڑی جائے تو اس کا وبال اپنے نفس پر ہوتا ہے (۴۸:۱۰) آپ سب ہمارے ہم آپ کے ہیں۔ غلط فہمی کو ترک کر دیں۔ اعلیٰ منازل کے لیے اعلیٰ امتحان ہوتے ہیں۔ ارے یہاں تو کالج میں داخلہ میٹرک کے بعد ملتا ہے اور میرٹ کے مطابق ہوتا ہے۔ حضورؐ تک پہنچنے کے لیے کوئی امتحان نہ ہو؟ اس میں آپ کی بہتری ہے۔ جو کچھ آپ کے خاندان میں ہوتا رہا اسی کے پس منظر میں جو

کالم لکھے ان کی نقل پیش خدمت ہے ہمیں آپ سے بہت پیار ہے یہ وہ پیار نہیں جو بشر کو بشر کے ساتھ ہوتا ہے یہ وہ ہے جو نور کو نور سے اللہ کو بندے سے رسولؐ کو غلام سے ہوتا ہے۔ اس پیار کی قدر کریں! کوئی وضاحت ہو تو انشاء اللہ ملاقات پر۔

والسلام مع الدعا

آپ کا حضرت

آپ کا نور

مذکورہ خط کی عبارتیں ملعون کے گمراہ کن عقائد کا پوری طرح پردہ چاک کرتی ہیں۔ ملعون کے ہاتھ کی لکھی گئی یہ تحریر بھی ٹھیک وہی ہے جو ملعون نے اپنی کسی "کوثر بہنا" کے نام ایک خط میں استعمال کی۔ کوثر بہنا کے نام پر یہ خط ۱۹۹۵ء کے بعد لکھا گیا اس کے علاوہ ان خطوط کی تحریر ملعون یوسف کے مئی ۱۹۹۰ء کے لکھے گئے اس خط کے بالکل مشابہ ہے جو لاہور کے اس وقت کے کونسلر میاں محمد عثمان کو دوسری شادی کی اجازت حاصل کرنے کے لئے لکھا گیا تھا۔ الغرض ۱۹۹۰ء سے ۱۹۹۵ء تک کی تحریروں سے یہ ظاہر ہے کہ یہ خطوط ایک ہی ہاتھ کے لکھے ہوئے ہیں ان واضح حقائق اور ثبوتوں کی روشنی میں اس دعوے کی اہمیت کیا رہ جاتی ہے کہ ملعون ۱۹۹۳ء کے بعد سے رعشے اور تشنج کے باعث لکھنے کے قابل نہیں رہا۔ اطلاعات کے مطابق ملعون کے مقدمے سے متعلق اگلی سماعت کے لیے ۹ ستمبر کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ اس دوران ملعون کے مریدین ہر اس حلقے سے رابطہ کر رہے ہیں جہاں سے کسی طرح مقدمے پر اثر انداز ہوا جاسکے۔ اسی مہم کے سلسلے میں سہیل احمد خان نے تکبیر سے رابطہ کر کے نہ صرف وضاحت کے لیے دھمکی دی بلکہ اس ڈائری کو بھی طلب کیا جس میں واضح طور پر ملعون کو حضور اکرمؐ سے بھی زیادہ قابل تقدس و تکریم تحریر کیا گیا ہے۔

(ہفت روزہ "تکبیر" کراچی: جلد ۲۰ شمارہ ۳۷: اشاعت ۵ تا ۱۱ ستمبر ۱۹۹۷ء)

(۸)

دستاویزات مشمولہ "تکبیر" کراچی

Easter Monday 8 Tuesday 9 Wednesday 10 April Week 1 1996

Rasul ul Allah or Nabi or Mard e Kamil, is the complete manifestation of Allah Subha aho wa taala and Muhammad Alihe Salat o Wasalam. He is the physical perfect personification of transcendent Allah and Muhammad. All the physical beings has been created due to him. He is always present in the world. His apparent name may be different but his real name is always Muhammad. Adam,... Noah,... Moses,... Abraham,... Jesus.... were the names of dresses but in reality each and everyone of them

is Muhammad. Then came Muhammad bin Abdullah. That was the first time that the real and apparent name became one. Then came Abu bakr, Umar, Usman, Ali, Twelve Imams, Ilme Haki, Abdul Qadir, Mueenud din, Fareed ud din,.... Mujadad Alf Sani.... and Muhammad Yousuf Ali. The name of Mard e Kamil may vary but in actual He is the glorified form of Muhammad.

These are one lack twenty four thousand Rasuls and Nabis but the name of only thirty three are known. That is why, always in the world one lack twenty four thousand Auliās are present but only thirty three of them are Murshide Kamils and known. Each one of them is on the model of one prophet. The one who is by all means on the model of Muhammad Rasul ul allah is the Marde Kamil of his times. His name may be different but in real and apparent, He is the most splended form of Muhammad.

محمد یوسف علی کی ڈائری میں خود اس کے ہاتھ سے تحریر کردہ عقائد

Muhammad has been always present in physical. After the apparent death of the physical body, it gets back into the real body of Muhammad Mustafa. Thus Noor goes back to its origin. Immediately, the trascendent Muhammad + Noor of physical Muhammad descends on the most chosen individual, Who became Nabi/Rasool/Marde kamil of his times. Thus the next form of Muhammad is similar (rather glorified) to the previous form, in apparent and in real. [redacted] in physical. His first form was Adam and the present is Muhammad [redacted].

About the life and continuity of Muhammad.

یوسف علی کی ڈائری کا ورق جس پر اس نے خود کو محمدؐ کا تسلسل قرار دیا ہے

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

"World Assembly" consists of the distinguished lovers of Zaat - i - Haq Suphanahu wa ta'Ala (Transcendant and Immanent).

You are one of us. Al hamdolillah, under the leadership of our Beloved Imam-i-Waqt we are beginning our universal sessions and role at different places around the world.

Please join us according to the program personally communicated.

ﷺ
(Muhammed)

ورلڈ اسمبلی کا دعوت نامہ جس میں ملعون نے اپنا نام صرف محمد ﷺ لکھا ہے

ازراہِ کرم از روئے شریعت وضاحت فرمائیں کہ مذکورہ شخص اور اس کے عقائد کی شرعی حیثیت کیا ہے نیز

- کیا اس کے عقائد سے ختم نبوت کے عقیدے پر کوئی زد پڑتی ہے؟
- کیا اس شخص نے بالواسطہ یا بلاواسطہ نبوت کا دعویٰ تو نہیں کیا؟

ج: [illegible]

[illegible]

والله اعلم

مولانا نذیر احمد تونسوی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نبوت کے جھوٹے مدعی کے خلاف دارالافتاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے فتوے کا عکس

ملعون کے کرتوت

"تکبیر" میں ملعون یوسف علی کے کرتوتوں کے بارے میں انکشافات کے بعد عوامی حلقوں میں شدید بے چینی پھیل گئی۔ قارئین نے بے شمار ٹیلی فون کالوں اور خطوط کے ذریعے یہ استفسار بھی کیا ہے کہ کیا شائع شدہ رپورٹ کا کوئی دستاویزی ثبوت بھی موجود ہے۔ ہم اپنے قارئین سے پوری یکسوئی کے ساتھ یہ عرض کرتے ہیں کہ ہم اپنے شائع شدہ ایک ایک حرف کی مکمل ذمہ داری قبول کرتے ہیں اور اسے بوقت ضرورت عدالت میں ثابت کرنے کی مضبوط پوزیشن میں ہیں۔ ملعون یوسف علی کے خلاف ہمارے پاس بہت سے دستاویزی ثبوت ہیں۔

ہم اپنے قارئین سے انتہائی معذرت کے ساتھ یہ تصویریں پیش کر رہے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ملعون کا اپنی عقیدت مند خواتین سے کس طرح کا تعلق رہا ہے۔

تصویر میں ملعون جائے نماز پر کھڑا ہے اور اس میں لاہور سے تعلق رکھنے والی ایک عقیدت مند لڑکی انیلا کو اپنے قریب کر رکھا ہے۔ واضح رہے کہ یہ وہی انیلا ہے جو ملعون کے غیر اخلاقی رویے کے سبب کراچی کے ایک اسپتال میں بھی داخل کی گئی تھی انیلا ان بے شمار خواتین میں سے ایک ہے جنہیں ملعون نے زبانی طور پر اپنی یعنی (نعوذ باللہ) نبی کی بیوی قرار دے کر انہیں تمام "حقوق" کی ادائیگی کا حکم دیا تھا۔

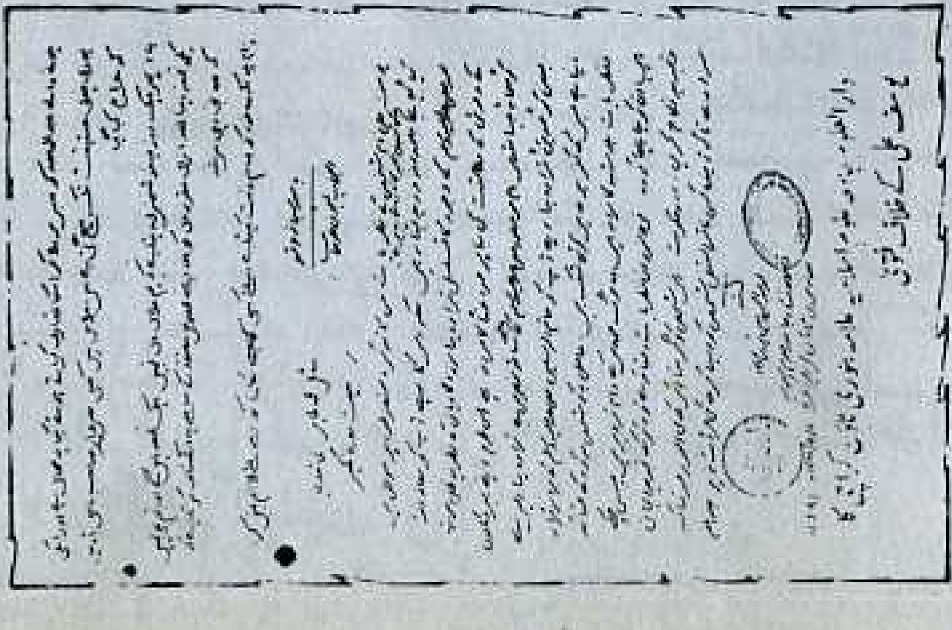

11-JAN-1998

پولیس فارم نمبر

ابتدائی اطلاعی رپورٹ نسبت جرم قابل دست اندازی پولیس رپورٹ شدہ زیر دفعہ ۱۵۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری

نمبر 70/97 — تھانہ ملت پارک — 243510

1	تاریخ و وقت رپورٹ	[illegible]
2	نام و سکونت اطلاع دہندہ و مستغیث	[illegible] سیکرٹری جنرل عالمی مجلس ختم [illegible]
3	مختصر کیفیت جرم	جرم 295A، 295C، 298A، 298، 295B، 505، 420، 506، PPC، 16 MPO
4	جائے وقوعہ	[illegible]
5	[illegible]	[illegible]

دستخط ریاض احمد

[illegible]

... 25 فروری 1997ء ...

Subject: Application of Mohammad Ismail Shujabadi. The applicant vide his application has reported that one Abul Husnain Yousaf Ali R/o 31 E Block Phase III Defence Lahore a fraudulent type of person has been carrying out his nefarious activities under the disguise of pious and noble person. He claimed to be prophet ...

تھانہ ملت پارک لاہور میں ملعون یوسف علی کے خلاف
درج کرائی گئی ایف آئی آر

باب دوم

روزنامہ "خبریں" سنڈے میگزین ۱۵ جون ۱۹۹۷ء

سپیشل رپورٹ: جناب میاں غفار ریذیڈنٹ ایڈیٹر' سابقہ ڈپٹی ایڈیٹر (رپورٹنگ)

○

(۹) نقل کفر کفر نباشد' مرزا غلام احمد قادیانی کے بعد مسلمانوں کے لئے ایک نیا فتنہ کھڑا ہوگیا۔ ایمان کے لٹیرے یوسف نے سینکڑوں گھر اجاڑ دیئے۔ نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف کے بارے میں تفصیلی رپورٹ۔

(۱۰) یوسف کذاب ہے' اسے پھانسی دی جائے: علماء
یوسف کو سزا نہ دی گئی تو عوام قانون ہاتھ میں لے لیں گے۔

(۱۱) ہمیں مان لو' حمایت کرو اور سب کچھ قربان کر دو۔
یوسف کی ویڈیو کیسٹ سے چند اقتباسات۔

(۱۲) یوسف علی کا اپنے مریدوں کے نام لکھے گئے خط کا مکمل متن۔

(۱۳) مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ نعوذ باللہ خالی مکان ہیں۔
یوسف علی کے بارے میں لوگوں کے بیانات۔

(۱۴) کذاب یوسف کون ہے؟

(۱۵) ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی کیا ہے؟

(۱۶) دستاویزات مشمولہ "خبریں" سنڈے ایڈیشن۔

○

سپیشل رپورٹ: میاں غفار

(۹)

ایمان کے لٹیرے یوسف نے سینکڑوں گھر اجاڑ دیئے

نقل کفر کفر نباشد، مرزا غلام احمد قادیانی کے بعد مسلمانوں کے لئے ایک نیا فتنہ کھڑا ہو گیا نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف کے بارے میں تفصیلی رپورٹ

مارچ ۱۹۹۷ء کے دوسرے عشرے میں لاہور کے چند معزز شہریوں کا ایک وفد روزنامہ "خبریں" کے دفتر میں میرے پاس آیا اور مجھے بتایا کہ لاہور ہی کا ایک رہائشی محمد یوسف علی جو ابوالحسنین کے قلمی نام سے مقامی روزنامہ میں تعمیر ملت کے نام سے کالم لکھتا ہے اپنی انفرادی ملاقاتوں میں مختلف افراد کو بتاتا ہے کہ وہ ہی (نعوذ باللہ) محمد رسول اللہؐ ہیں اور پھر اپنے آپ پر درود بھیجنے کے لئے ان لوگوں کو کہتا ہے اور ان لوگوں کو جنہیں دیدار ہو چکا ہوتا ہے صحابی کا درجہ دیتا ہے۔ پھر اس سے بھی آگے جاکر قرآن پاک کی توہین کرتے ہوئے کہتا ہے، غلط تراجم کرتا ہے اور پھر اپنی تقریر میں یہ فقرہ کہتا ہے "یہ آیات بہت شرارتی ہیں" پھر کہیں وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور بھی گستاخی کرتا ہوا نظر آتا ہے۔

ان لوگوں نے بتایا کہ نبی آخرالزماں حضرت محمدؐ کے دیدار کے نام پر یہ شخص اپنا دیدار کرواتے ہوئے کہتا ہے انا محمد اور پھر کہتا ہے کہ میں محمد (نعوذ باللہ) ہوں مگر میں نے خود کو چھپا رکھا ہے پھر سامنے بیٹھا ہوا شخص کنفیوژ ہو جاتا ہے اور بعض لوگ اس کو محمدؐ مان بھی لیتے ہیں۔ ان شہریوں نے مجھے آڈیو اور ویڈیو کیسٹ بھی فراہم کیں جو یوسف علی کی ملتان روڈ پر واقع ایک مسجد بیت الرضا میں ریکارڈ کی گئی تھیں۔ میں نے ان افراد کی طرف سے فراہم کردہ کیسٹوں اور تحریری مواد کو چیف ایڈیٹر روزنامہ "خبریں" ضیاء شاہد کو فراہم کیا اور ان افراد کی ملاقات

کروائی۔ اس دوران کراچی کا ایک روزنامہ امت اور ہفتہ روزہ تکبیر یوسف علی کے بارے میں بہت کچھ شائع کرچکا تھا کہ یوسف علی خود کو محمدؐ (نعوذ اللہ) کہتا ہے اور خود کو محمدؐ ظاہر کرکے اپنے مریدوں سے لاکھوں روپیہ وصول کرچکا ہے۔ بعض نوجوان اور خوبرو لڑکیوں سے روحانی نکاح کرچکا ہے اور ان خواتین کو ازواج مطہرات اور امہات المومنین کا درجہ دیتا ہے اور پھر ان میں سے بعض کو جنسی تشدد کا نشانہ بھی بناچکا ہے۔

میں نے جب ان افراد کی طرف سے فراہم کی جانے والی آڈیو ویڈیو کیسٹوں کو سنا تو تمام الزامات بہت حد تک درست پائے گئے۔ اس صورت حال پر میں نے ٹیلی فون پر ابوالحسنین محمد یوسف علی سے رابطہ کیا اور اسے بتایا کہ بعض لوگ اس پر نبوت کے دعوے کا الزام عائد کر رہے ہیں۔ آپ کا موقف کیا ہے تو خاصی لیت و لعل کے بعد یوسف علی نے مجھے ملاقات کا وقت دے دیا چنانچہ طے شدہ وقت کے مطابق میں ڈیفنس میں واقع اس کی رہائش گاہ ۲۱۸ کیو میں گیا جہاں میری یوسف علی سے مفصل گفتگو ہوئی جس کی چند باتیں اس طرح سے ہیں۔

خبریں: کیا آپ نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔

یوسف علی: میں نے کبھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا البتہ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خلافت عظمیٰ عطا ہوئی ہے اور جب سے یہ عطا ہوئی ہے ہمیں حضرت کہا جانے لگا ہے اور یہ خلافت اس وقت تک عطا نہیں ہوتی جب تک انسانی جسم سے (Sex) کا عنصر ختم نہ ہو جائے اور مجھ سے Sex کے عنصر سمیت تمام جسمانی قوتیں تین سال قبل چھین لی گئی تھیں۔ میں ہر انسان کے اندر اللہ اور محمدؐ کے نور کو موجود سمجھتا ہوں۔

خبریں: کراچی اور لاہور کی بعض کنواری اور شادی شدہ خواتین جنہوں نے (نعوذ باللہ) محمدؐ کی حیثیت سے آپ کا دیدار کیا اور آپ کے اعلان کے بعد آپ کے روحانی نکاح میں بھی آئیں اور پھر آپ اپنی محفلوں میں انہیں اپنی روحانی بیویاں اور ازواج مطہرات قرار دیتے ہیں اور بعض تو ابھی تک آپ کے سحر میں مبتلا ہیں اور اپنے ناموں کے ساتھ آپ کی نسبت سے یوسف علی یا مصطفیٰ لکھتی ہیں۔ آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟

یوسف علی: میری ایک ہی بیوی ہے طیبہ یوسف علی۔ میں ان تمام خواتین کو نہیں ملا مگر یہ خواتین بھی اپنی جگہ پر سچی ہیں ہوسکتا ہے کہ یہ خواتین مجھ سے ملی ہوں یا پھر

میرا کوئی ہم شکل ان سے ملتا ہو۔ ویسے میں آپ کو ایک بات بتادوں کہ یہ خواتین اس لئے بھی سچی ہوسکتی ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ بھی اپنے پیاروں اور نیک بندوں کی شکل میں لوگوں سے آکر ملتے ہیں۔ اللہ پاک کسی بھی انسانی شکل میں دنیا میں آسکتے ہیں اور یہ اللہ کی مرضی ہے کہ وہ کس شکل میں دنیا پر آنا پسند کرتے ہیں۔

خبریں: آپ نے ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی نامی ادارہ بنا رکھا ہے اس کا ہیڈ آفس کہاں ہے۔ ممبران کون ہیں' ایڈریس کیا ہے اور اس کا وجود کب ہوا؟

یوسف علی: ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی کا ڈائریکٹر جنرل میں خود ہوں۔ عملی طور پر ورلڈ اسمبلی کا صدر دفتر پاکستان میں ہے مگر روحانی طور پر مدینہ شریف میں۔ اس کا فی الحال ایڈریس تو میرے گھر ہی کا ہے اور میرے علاوہ فی الحال اس کا کوئی عہدیدار نہیں اور یہ دس سال قبل قائم ہوئی تھی۔

خبریں: آپ نے محمدؐ کی حیثیت سے اپنا دیدار کروا کر لوگوں سے لاکھوں' کروڑوں روپے لوٹے ہیں؟

یوسف علی: جس کسی نے مجھ سے پیسے لینے ہیں وہ آئیں اور ثبوت دکھا کر مجھ سے رقم واپس لے لیں۔ میں رقم واپس کرنے کو تیار ہوں۔

خبریں: جو خواتین اور حضرات آپ کو محمدؐ رسول اللہ سمجھتے ہیں کیا وہ غلطی پر ہیں؟

یوسف علی: خاموش رہے اور جواب نہ دیا۔ پھر انہوں نے اپنی میز کی دراز میں سے ایک فائل نکال کر دکھائی جس میں انہوں نے کراچی اور لاہور کے بعض سینئر ڈاکٹروں کے لیٹر پیڈ پر لکھوا رکھا تھا کہ وہ جنسی طور پر مفلوج ہیں۔

یوسف علی کے اس انٹرویو کے بعد میں نے روزنامہ خبریں اور عالمی تحریک تحفظ ختم نبوت کے اشتراک سے ٹمپل روڈ پر واقع لاہور پیلس میں مختلف دینی جماعتوں کے نمائندوں کو اکٹھا کیا۔ وکلاء اور دانشوروں کو بلایا اور ابوالحسنین یوسف علی کی آڈیو اور ویڈیو کیسٹ دکھائی۔ اس موقع پر موجود تمام افراد نے متفقہ طور پر یوسف علی کو مرتد' گستاخ رسول اور کذاب قرار دیتے ہوئے توہین رسالت کا ملزم قرار دیا۔ اس موقع پر متفقہ طور پر قرارداد منظور ہوئی جس پر مندرجہ ذیل افراد نے دستخط کئے۔

۱۔ مولانا زبیر احمد ظہیر مرکزی امیر جماعت اہل حدیث لاہور۔

۲۔ ریاض الحسن گیلانی سینئر ایڈووکیٹ سابق مشیر وفاقی شرعی عدالت۔

٣۔ مولانا محمد شفیع جوش۔

٤۔ جنرل (ر) محمد حسین انصاری۔

٥۔ مولانا عبدالمالک جامعہ منصورہ لاہور۔

٦۔ مولانا حبیب الرحمٰن فاروقی خطیب رحمانیہ مسجد اہل حدیث گڑھی شاہو۔

٧۔ مفتی سرفراز نعیمی جامعہ نعیمیہ لاہور۔

٨۔ مولانا محمد رفیق ربانی کنگ سعود یونیورسٹی سعودی عرب۔

٩۔ میاں محمد جمیل سیکرٹری جنرل جمعیت اہل حدیث۔

١٠۔ مولانا ضیاء اللہ قصوری جمعیت اتحاد علماء پاکستان۔

١١۔ مولانا ظفراللہ شفیق عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔

١٢۔ حافظ محمد ادریس جماعت اسلامی۔

١٣۔ لیاقت بلوچ امیر جماعت اسلامی لاہور۔

اس قرارداد میں تمام مندرجہ بالا افراد نے آڈیو فلم سننے اور ویڈیو فلم دیکھنے کے بعد فیصلہ دیا کہ یوسف علی توہین رسالتؐ کا مرتکب ہوا ہے اور اس دریدہ دہن نے اللہ تعالیٰ اور قرآن مجید کی اہانت کرتے ہوئے اس گستاخی کی بھی جسارت کی ہے کہ حضور رسالت مآبؐ کا ظہور پورے آب و تاب سے اس ناپاک شخص میں ہوا ہے۔ اس نے بنت رسول حضرت فاطمہؓ اور صحابہ کرامؓ کی بھی توہین کی ہے۔ اس لئے اسے قرار واقعی سزا دی جائے۔ یوسف علی سے ملنے والوں اور اس کے حلقہ اثر میں عرصہ تک رہنے والوں سے میں نے انفرادی طور پر ملاقاتیں کیں تو ان تمام افراد نے بتایا کہ وہ ایک مخصوص عرصہ تک جو ہر فرد کے لئے مختلف ہے یوسف علی کو اس کے دعوے کے مطابق رسول خدا اور محمدؐ سمجھتے رہے ہیں۔ ان افراد کے مطابق یوسف علی دعویٰ کرتا تھا کہ رسول کریم حضرت محمدؐ دنیا میں ٩٩ مرتبہ بشری حیثیت سے تشریف لائیں گے اور اس میں سے ٩٢ ویں مرتبہ اب تشریف لاچکے ہیں اور اس مرتبہ میری یعنی یوسف علی کی شکل میں دنیا پر آئے ہیں اور پھر جس شان و شوکت کے ساتھ نبی کریمؐ اب دنیا میں جلوہ گر ہیں پہلے وہ شان و شوکت بھی نہ تھی۔ ١٤٠٠ سال پہلے رسولؐ سادہ زندگی میں تھے مگر اب شاہانہ زندگی میں ہیں۔ مسجد نبوی اس وقت کیا تھی اب اس کی شان و شوکت کیا ہے۔

کذاب یوسف کے بارے میں روزنامہ "خبریں" کو جب یہ معلومات ملیں تو راقم الحروف نے کذاب یوسف سے اس کے گھر واقع ٢١٨ کیو ڈیفنس سوسائٹی لاہور میں رابطہ کیا اور کذاب یوسف کسی بھی سوال کا ٹھیک طریقے سے جواب نہ دے سکا۔ روزنامہ "خبریں" نے اس کے کالے کرتوت اور گستاخی رسولؐ کی تفصیلات باقاعدگی سے شائع کرنا شروع کر دیں تو کراچی سے خیبر تک ایک طوفان آگیا۔ سب سے پہلے لاہور کے تاجر سہیل ضیاء، صنعتکار اطہر اقبال اور کراچی کے فارماسسٹ محمد اکرم رانا نے اس بارے میں آگاہ کیا ان کی طرف سے دی جانے والی معلومات کی روشنی میں ٢٣ مارچ ١٩٩٧ء کو پہلا تفصیلی فیچر شائع کیا گیا جس میں ملعون کی ڈائری اور آڈیو، ویڈیو کی تقاریر، طریقہ واردات اور عزائم کو بے نقاب کیا گیا۔ ٤٩ سالہ یوسف علی نے اپنے مریدوں سے یہ بھی کہہ رکھا تھا کہ اس کی کمر پر (نعوذ باللہ) وہی مہر نبوت موجود ہے جو ١٤ سو سال پہلے نبیؐ کی کمر پر تھی اور اس نے کہا جس طرح حضرت محمدؐ کو ابتدائی دنوں میں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اور لوگوں نے انہیں تسلیم نہیں کیا تھا اسی قسم کی صورتحال میرے ساتھ ہے اور تو اور میری اپنی بیوی طیبہ یوسف بھی گستاخ تھی اور میرے نور کو ماننے سے انکاری تھیں پھر میں نے قادر مطلق کو اس صورت حال سے آگاہ کیا اور اپنی بیوی کی گستاخی کے بارے میں بتایا تو قادر مطلق کی طرف سے ایک انوکھا معجزہ ہوگیا۔ ہوا یوں کہ ایک دن رات کے وقت لائٹ چلی گئی تو میں جو کہ مہر نبوت کے حوالے سے سخت احتیاط کرتا تھا اندھیرے کا فائدہ اٹھا کر قمیض بدلنے لگا میں نے قمیض اتاری کہ اچانک لائٹ واپس آگئی اور میری بیوی نے میری کمر پر مہر نبوت دیکھ لی بس پھر کیا تھا کہ وہ میرے قدموں میں گر گئی اور معافی مانگنے لگی۔ قادر مطلق نے حکم دیا کہ اسے معاف کردو چنانچہ میں نے اسے معاف کر دیا۔ لاہور میں اس کے سننے والوں اور اس سے متاثر ہونے والوں میں زیادہ تر مرد تھے اور خواتین بہت کم اس کی محفلوں میں جاتی تھیں اگر جاتی تو عمر رسیدہ خواتین جاتی تھیں۔ ملعون یوسف علی کو لاہور میں اپنا ٹارگٹ پورا ہوتا نظر نہ آیا تو اس نے کراچی کے ایک شخص عبدالواحد خان سے رابطہ کیا جو پاکستان ٹوبیکو کمپنی میں ایک اہم عہدے پر فائز تھا۔ اس کے گھر جانا شروع کیا۔ اپنے کالے کرتوتوں کا دائرہ کار وسیع کرتے ہوئے عبدالواحد خاں کی بیٹی اور بہو کو بھی اپنے اثر میں لے لیا عبدالواحد خاں جو کراچی جم خانہ کا مستقل ممبر اور کراچی

کے بااثر حلقوں میں خاصی جان پہچان رکھتا ہے' یوسف کے حلقہ تصرف میں آیا تو اپنا سب کچھ اس کے ہاتھوں میں گنوا کر اس کا باقاعدہ کارندہ بن گیا اور اہم جگہوں پر اس کے لیکچر دلوانے لگا۔ عبدالواحد خاں کے گھر سب سے پہلے اس نے اپنے لئے ایک خصوصی کمرہ تیار کروایا جسے اس نے غار حرا قرار دیا اور یہیں پر اس نے لڑکیوں کو اپنی ہوس کا نشانہ بنانے کا سلسلہ شروع کی۔ عبدالواحد خاں کی بہو (ش) اس کی خاص مریدنی بن گئی اور اس نے اپنی رشتہ دار خواتین کو بھی اس کی محفلوں میں لاکھڑا کیا اور اس کے جال میں پھنسا دیا۔

کذاب یوسف کا طریقہ واردات یہ تھا کہ وہ خواتین کو متاثر کرتا' جس گھر میں بھی جاتا اس گھر کے تمام افراد سے ملنے کے فوراً بعد گھر کے کسی باتھ روم میں چلا جاتا ۴۵ سے ۵۰ منٹ باتھ روم میں موجود رہتا پھر جب باتھ روم سے باہر نکلتا تو اس کے چہرے پر "جلال" ہوتا' باہر آکر وہ اپنی گفتگو شروع کر دیتا اور حاضرین محفل اس کی ایک ایک بات پر آمین اور سبحان اللہ کہتے اور اس پر فدا ہوتے جاتے۔ اپنی انہی محفلوں میں وہ کسی ایک خاتون کا انتخاب کرتا پھر اپنے بارے میں سب لوگوں کو ایک ہی کہانی سناتا کہ تین سال قبل اس کی جسمانی طور پر موت واقع ہو چکی ہے۔ اب وہ روحانی طور پر زندہ ہے اس میں دنیاوی خواہشات ختم ہو چکی ہیں' اب اس میں لالچ اور غصہ نہیں رہا اور نہ ہی منفی سوچ اور کسی کے خلاف نفرت رہی ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس میں جنسی صلاحیتیں نہیں رہیں قادر مطلق نے اس سے تمام منفی قوتیں چھین لی ہیں اب وہ روحانی طور پر زندہ ہے چونکہ اس میں سیکس کا عنصر نہیں لہٰذا اس کے لئے لڑکی' لڑکا' عورت' آدمی کی کوئی تفریق نہیں۔ پھر وہ اپنی محفلوں میں بعض اوقات ایک فائل لوگوں کو دکھاتا جس میں کراچی اور لاہور کے کچھ ڈاکٹروں کے نسخے لکھے ہوتے اور کسی مرض کی تشخیص ہوتی وہ فائل لہرا کر اعلان کرتا اس کو وہ پڑھ لے جسے میری بات کا یقین نہیں کہ ہم طبعی طور پر مر چکے ہیں' روحانی طور پر زندہ ہیں اور ہم میں نبی کریم حضرت محمدؐ کی روح سرایت کر چکی ہے اور پھر وہ مختلف کتابوں کا حوالہ دے کر کہتا کہ حضورؐ پوری آب و تاب اور شان و شوکت سے دنیا میں موجود ہیں۔ وہ اپنے بیانات میں کہتا کہ حضرت آدمؑ اور حضرت عیسیٰؑ میں بھی حضرت محمدؐ کی روح تھی اور اب حضرت محمدؐ کی روح ۹۲ ویں مرتبہ دنیا میں آئی ہے اور وہ میرے جسم کے اندر آئی ہے۔ یہ تین سال

قبل اس وقت آئی جب میری طبعی موت ہو گئی مگر اس وقت کے حضور کریمؐ اور چودہ سو سال پہلے والے حضور کریم میں زمین و آسمان کا فرق ہے ایک دن ہم نے قادر مطلق سے سوال کیا کہ چودہ سو سال پہلے تو ہم بہت سادہ تھے اب یہ شان و شوکت کیوں' تو قادر مطلق نے کہا کہ چودہ سو سال پہلے مسجد نبوی بھی تو بہت سادہ تھی' مدینے کا شہر بھی بہت سادہ تھا' مسجد نبوی کی چھتیں ٹپکتی تھیں' کھجور کے پتوں سے چھت بنائی گئی تھی' آج مسجد نبوی کی شان دیکھو دنیا بھر کی خوبصورت ترین مسجد ہے۔ آج حضور کی شان بھی س کے مطابق ہی ہو گی پھر یہ ملعون مزید بکواس کرتے ہوئے کہتا کہ قادر مطلق نے ہمیں اچھا پہننے' اچھا کھانے اور عیش و عشرت کی زندگی گزارنے کی اجازت دے رکھی ہے کیونکہ اس وقت اور آج میں زمین و آسمان کا فرق ہے اس وقت حضور ڈیوٹی پر تھے اور س وقت حضور بیوٹی پر ہیں۔ (نعوذ باللہ)

یہی لعنتی جب بار بار اپنے جسم میں سیکس کا عنصر ختم ہونے کا ذکر کرتا تو لوگ اس کی باتوں پر یقین کرتے ہوئے بے دھڑک رات گئے تک اپنی جوان بچیوں کو اس کی صحبت میں بیٹھے رہنے کی اجازت دے دیتے۔ یہ اپنی محفلوں میں کسی ایک لڑکی کا نام لے کر اشارہ کر کے کہتا کہ حاضرین مجلس میں اعلان کرتا ہوں کہ آج سے یہ بچی ہمارے نکاح میں ہے اور ہمارا ان کا نکاح روحانی نکاح ہے ان کی دنیوی شادی ہو سکتی ہے دنیاوی تعلق کسی بھی دنیادار سے ہو سکتا ہے مگر روحانی تعلق ہمارے ساتھ ہے اور نہ صرف اس زندگی میں بلکہ اس زندگی کے بعد بھی رہے گا۔ پھر وہ اس لڑکی کو اعلانیہ اپنے نکاح میں لے لیتا اسے درود شریف پڑھنے کے لئے کہتا پھر ان لڑکیوں کو یہ بھی حکم تھا کہ وہ جب اس بدبخت سے ملیں تو الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہیں۔ لڑکیاں جب یہ کہتیں تو ملعون جواب میں آیت کریمہ پڑھتا' لڑکیوں کو یہ بھی حکم تھا کہ ٹیلیفون بھی کریں تو اسلام علیکم کی بجائے الصلوۃ والسلام علیکم یا رسول اللہ کہیں۔

کراچی کے مختلف گھروں میں جہاں یہ قیام کرتا ان میں سے ایک شخص محمد علی اور دوسرا اکرم کا گھر تھا۔ جبکہ تیسرا بریگیڈیئر سلیم کا گھر تھا۔ عبدالواحد خاں اور محمد علی کے گھر پر اس نے اپنے لئے جو خصوصی کمرے تیار کروا رکھے تھے انہیں یہ غار حرا کہتا انہیں کمروں میں یہ لڑکیوں سے انفرادی ملاقاتیں کرتا جو رات گئے جاری رہتیں پہلے پہل جب محفل کے دوران کسی نماز کا وقت آجاتا تو یہ اپنا بیان جاری

رکھتا اور کہتا کہ ہماری موجودگی میں نماز کی قضا کوئی قضا نہیں نماز تو عام لوگوں کے لئے ہے مصطفوی خاندان کے لئے نہیں اور وہ تمام حاضرین مجلس کو مصطفوی خاندان سے منسوب کرتے ہوئے کہتا کہ آپ سب اعلیٰ پائے کے لوگ ہیں اور روز قیامت جب تمام لوگ اپنے اعمال نامے ہاتھوں میں لئے ادھر ادھر بھاگ رہے ہوں گے تو آپ لوگ ہمارے ساتھ جنت کے سب سے اعلیٰ مقام وارء الورا میں اللہ تعالیٰ کے سامنے بیٹھے کافی پی رہے ہوں گے۔ اگر حاضرین مجلس میں سے کوئی شخص اس ملعون کی توجہ نماز کی طرف زیادہ دلاتا تو یہ اسی کمرے میں خواتین اور مردوں کی اکٹھی نماز پڑھا دیتا۔ ملتان روڈ پر بیت الرضا میں نماز جمعہ کے بعد جو خصوصی نماز ہوا کرتی تھی اس میں بھی یہ ایک ہی کمرے میں خواتین اور مردوں کو اکٹھی نماز پڑھاتا اگر کوئی اعتراض کرتا تو یوسف علی اسے جھاڑ پلاتے ہوئے کہتا کہ تمہارے اندر کہیں نہ کہیں گند موجود ہے پھر حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا کہ یہاں اعلیٰ درجے کے مسلمان امتی موجود ہیں اور یہ صرف امتی ہیں ان میں کوئی مرد یا عورت نہیں۔ یہاں سیکس کا عنصر ختم ہو جاتا ہے اور روحانی محفل میں روحیں موجود ہوتی ہیں' اس کے متاثرین نے بتایا کہ یہ نمازیں کافی دیر کرکے پڑھاتا بعض اوقات عصر کی نماز مغرب کے قریب ہوتی۔ نماز کھڑے ہونے سے قبل کوئی شخص وضو کی اجازت مانگتا تو اسے اجازت تو مل جاتی مگر اسے کہتا کہ آپ وضو کرلیں مگر وضو کی ضرورت انہیں ہوتی ہے جو پلید ہوں یا جنہیں نجاست لگی ہو آپ تو پاک لوگ ہو اگر دامن نچوڑ دو تو فرشتے وضو کریں۔ اس ملعون کی انہی چکنی چپڑی باتوں سے لوگوں کا مورال خاصہ بلند ہو جاتا اور وہ دیوانہ وار اس کی طرف لپکتے۔

ایک دن ایک شخص نے مہر رسالت دیکھنے کی خواہش کا اظہار کیا تو ملعون نے کہا منظور ہم ابھی کمرے میں تمہیں مہر رسالت دکھائے دیتے ہیں۔ مگر تمہیں اس کے لئے قربانی دینا ہو گی۔ اس شخص نے کہا تیار ہوں پھر محفل میں بیٹھی اس کی بیوی کی طرف دیکھا اور کہا کہ مہر رسالت دیکھنے کی قیمت ہے کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دو۔ جس پر وہ شخص خاموش ہو گیا پھر ملعون نے عبدالواحد خاں کی بہو کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ تو مہر رسالت دیکھ چکی ہیں بتائیں آپ پر کیا بیتی تو وہ خاتون بھری محفل میں سبحان اللہ سبحان اللہ کہنے لگی اس کی 'انہی چکنی چپڑی باتوں سے خواتین میں اس کا دائرہ اثر بڑھنے لگا۔ اس طرح اس نے کراچی اور لاہور کی' ۱۳

خواتین کو اپنے نکاح میں لے لیا پھر اس نے اپنے مریدوں کی آپس میں شادیاں کروانے کا سلسلہ بھی شروع کیا۔ ایک نوجوان سروش کی شادی اس کے والدین کے علم میں لائے بغیر ایک لڑکی سیمیں سے محض تین چار لڑکیوں کی موجودگی میں زبانی اعلان کرکے کروا دی اور پھر اسے اپنے نکاح میں بھی لے لیا۔ ان دونوں لڑکے اور لڑکی کی عمر ۲۰ سال سے زائد نہ ہو گی۔ ان کے والدین کو کوئی علم نہیں تھا۔ کوئی نکاح نہیں پڑھایا گیا نہ کوئی ایجاب و قبول ہوا بس اس لعنتی نے اعلان کر دیا اور وہ رشتہ ازدواج میں بندھ گئے۔ اب وہ دونوں کراچی میں ہی ایک دوسرے سے رابطے پر ہیں۔

اس طرح ایک نوجوان جنید کی اسی قسم کی شادی ایک نوجوان سکول کی طالبہ عتیقہ سے کروا دی اور ان دونوں کے والدین کو بھی علم نہیں اور ان کا بھی نہ کوئی نکاح نامہ ہے نہ کوئی ایجاب و قبول۔ ایک دفعہ ایک نوجوان جو کراچی کے ایک کالج میں سال اول کا طالب علم تھا کراچی کے ایک امیر کبیر خاندان کی لڑکی کو لے کر ملعون کے پاس آگیا اور کہا کہ ہماری شادی کروا دو اس لعنتی نے خوبرو لڑکی کو دیکھ کر کہا کہ اب یہ ہمارے نکاح میں آگئی ہے گرمیوں کی چھٹیوں میں تمہاری شادی کرا دی جائے گی اور گرمیوں کی چھٹیوں سے قبل یہ شخص جیل میں چلا گیا۔

لاہور کے ایک شخص مسعود کی اہلیہ سے بھی اس شخص نے اسی قسم کا نکاح کر رکھا تھا۔ کراچی میں اس نے ایک نوجوان کمپیوٹر انجینئر سہیل کو اپنا خلیفہ بنا رکھا ہے اور سہیل اس کی تمام تر سیاہ کاریوں کا شریک کار ہے۔ سہیل کا والد احمد دین خاں جو اکنامک افیئرز کا ایک ریٹائر سینئر آفیسر رہا' کے پاس یوسف علی کی گستاخیوں کا خاصا طویل ریکارڈ ہے اور یوسف علی کی جائے نماز پر ایک خوبرو لڑکی کو اپنی بانہوں میں لے کر بنوائی جانے والی تصویر بھی احمد دین نے ہی "خبریں" کو فراہم کی۔ احمد دین کا بیٹا سہیل اس کا چیف چیلا ہے اور اس کی تمام سیاہ کاریوں میں شریک ہونے کی وجہ سے اس نے دیگر لڑکیوں کے ساتھ کذاب یوسف کی ملاقاتیں کروانے کا سلسلہ جاری رکھا مگر ایک مرتبہ اس کی والدہ اور بہن یوسف علی کی محفل میں آئیں تو سہیل سیخ پا ہو گیا اور اس نے اپنی ہمشیرہ کو فوری طور پر وہاں سے چلے جانے کا حکم دیا۔

کراچی کے عبدالواحد خاں کو اس بدبخت نے حضرت عمر فاروق کا درجہ

دے رکھا تھا اور اس کا باقاعدہ اعلان اس نے ملتان روڈ لاہور کی مسجد بیت الرضا میں کیا تھا۔ کراچی کا خلیفہ سہیل راولپنڈی کا خلیفہ زید زمان پشاور کا خلیفہ سابق ایئر کموڈور اورنگزیب تھا۔

کراچی ہی کے ایک میاں بیوی دونوں کو ایک محفل میں اعلان کر کے اپنے نکاح میں لیا اور کہا چونکہ میرے لئے مرد اور عورت ایک ہی چیز ہیں میرا نکاح روحانی ہے اس لئے کسی سے بھی ہو سکتا ہے۔ اسی قسم کی چکنی چپڑی باتوں میں کچے ذہن کی خوب رو لڑکیاں اس کے چکر میں لٹتی رہیں اور اس سے بے آبرو ہوتی رہیں۔ پہلے پہل وہ کراچی کی لڑکیوں کو متاثر کرنے کے لئے لاہور کی ایک لڑکی کو اپنے ساتھ کراچی لے گیا۔ وہ ایک گھر میں کئی دن تک اسی کے کمرے میں ٹھہری اور اس نے دوسری تمام لڑکیوں کو اکثر اوقات اس لعنتی کے کرشمے اور کرامات اس طرح سنانے کا سلسلہ شروع کیا کہ تمام لڑکیوں میں اس کے ساتھ وقت گزارنے کا شوق پیدا ہوا۔ لاہور سے جانے والی لڑکی دیگر لڑکیوں کو بتاتی کہ رات دو بجے کے بعد جب حضور عبادت شروع کرتے ہیں تو کمرے میں نور ہی نور ہوتا ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے چاند کمرے میں اتر گیا ہے۔ فرشتے رحمتیں لے کر آتے ہیں اور اس کیفیت میں حضور جو کچھ بھی کہتے ہیں امر ہو جاتا ہے۔ لڑکیاں اس کی باتوں میں آتی رہیں اور تباہ ہوتی رہیں۔

گزشتہ رمضان المبارک میں کراچی کے ایک گھر میں ایک محفل میں ایک میاں بیوی نے جب یوسف علی سے اجازت طلب کی کہ وہ عمرے کے لئے جانا چاہتے ہیں تو یوسف علی نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا معلوم نہیں لوگ عمرے پر کیا لینے جاتے ہیں، کیوں اخراجات کرتے ہیں، مکین کو ادھر چھوڑ جاتے ہیں اور مکان کے پاس چلے جاتے ہیں، مکین کو نظر انداز کرتے ہیں اور در و دیوار کے بوسے لیتے ہیں، پھر وہ اس کی وضاحت کرتے ہوئے کہتا کہ مکین تو پاکستان میں موجود ہے وہاں تو اب صرف خالی در و دیوار ہے۔ سعودی عرب کے لوگوں نے در و دیوار مانگے انہیں مل گئے۔ پاکستان کے لوگوں نے نبی کو مانگا سو انہیں یہ مل رہا ہے۔ وہ پھر حاضرین سے مزید پوچھتا کہ آج بتا ہی دیں کہ آپ کو حضور چاہیے یا حضوری اگر آپ حضور چاہتے ہیں تو رک جائیں حضور تو پاکستان میں ہی ہیں جب حضور ملیں گے تو حضوری خود بخود ہو جائے گی۔

کراچی کے ایک شخص شاہد خاں نے "خبریں" کو بتایا کہ یہ انگریزی فلم "دی میسج" لوگوں کو بار بار دیکھنے کی تلقین کرتا۔ ایک مرتبہ اس نے یہ فلم اپنے مداحین میں بیٹھ کر دیکھی اور اس فلم کے ایک سین کو بار بار دہراتے ہوئے کہا کہ اسے دیکھیں وہ سین کچھ اس طرح سے تھا کہ ایک شیطانی جسم ختم ہوتا ہے تو اس کی روح کسی اور شخص کے جسم میں منتقل ہو جاتی ہے پھر وہ کہتا کہ جس طرح اس فلم میں روح منتقل ہوئی ہے اسی طرح ۱۹۹۴ء میں اس کے جسم میں حضورؐ کی روح (نعوذ باللہ) منتقل ہوئی تھی۔ شاہد خاں نے مزید بتایا کہ اس کی اہلیہ کو اس نے بھری محفل میں بشارت دی کہ اس کے ہاں بیٹا پیدا ہو رہا ہے اس کی اہلیہ جس لیڈی ڈاکٹر کے پاس زیر علاج تھی اس کا شوہر ڈاکٹر کمال کذاب یوسف کا دوست اور چیلا تھا شاہد خاں کی اہلیہ کا الٹرا ساؤنڈ اس لیڈی ڈاکٹر نے کیا جس کی رپورٹ اس لیڈی ڈاکٹر کے شوہر کے ذریعے کذاب یوسف کو مل گئی اور اس نے بیٹے کی پیدائش سے ایک ماہ پہلے ہی اعلان کر دیا کہ آپ کے ہاں بیٹا ہوگا۔ شاہد خاں نے بتایا کہ جب بیٹا ہوا تو اس کی اہلیہ اسے بہت پہنچی ہوئی ہستی ماننے لگی۔ پھر اس نے اس کی اہلیہ کو بھی بچے کی ولادت کے تین ماہ بعد رسول کی حیثیت سے اپنا دیدار کرایا۔ جس پر اس کی اہلیہ اس کے دائرہ اثر میں بہت زیادہ آگئی حتی کہ اپنا گھر بھی تباہ کرنے پر تل گئی۔ پھر کوئٹہ کے ایک عالم دین مولانا عبدالرحمٰن سے رابطہ کیا گیا جنہوں نے اس خاتون کا علاج کیا اور ۱۱ گھنٹے کے مسلسل قرآنی عمل کے بعد جب ان کی اہلیہ بے ہوش ہو کر گر پڑی تو مولانا عبدالرحمان نے کہا کہ اب تھوڑی دیر بعد انہیں ہوش آجائے گا اور یہ ٹھیک ہو جائیں گی۔ اس تمام قرآنی عمل کے دوران مولانا عبدالرحمان ڈرائنگ روم میں بیٹھے قرآن مجید اور قرآنی وظائف پڑھتے رہے جبکہ اس کی اہلیہ مسلسل مختلف اشیاء سے ڈرائنگ روم کا دروازہ توڑنے میں مصروف رہی مگر جب اس کا اثر ختم ہوگیا تو وہ اپنی اصلی حالت پر آگئی شاہد خاں نے بتایا کہ یوسف علی مختلف سفلی علوم اور جادو جاننے کے علاوہ حروف مقطعات کو الٹا پڑھنے کے عمل کو بھی جانتا ہے اور مختلف عملوں کے ذریعے لوگوں کو اپنے سحر میں اور اپنے حصار میں جکڑے رکھتا تھا۔

روزنامہ "خبریں" نے اس قابل نفرت بدکردار اور گستاخ شخص کو ۲۳ مارچ ۱۹۹۷ء کے شمارے میں سب سے پہلے بے نقاب کیا پھر ۲۴ مارچ کو مزید

تفصیلات شائع کیں تو پورے ملک کے طول و عرض سے لوگوں نے "خبریں" سے رابطہ کیا۔ متعدد متاثرہ خواتین و حضرات نے اپنے نام صیغہ راز میں رکھنے کی شرط پر "خبریں" کو ملعون کے بارے میں خوفناک تفصیلات فراہم کیں اور ۲۵ مارچ کو پولیس نے کذاب یوسف کو اس کے گھر سے گرفتار کیا اور تھانے لے جا کر اس کا وضاحتی بیان لیا اور اپنی کاروائی مکمل کرکے اسے گھر جانے کی اجازت دے دی اس دوران اس کے خاص کارندے زید زمان نے جو راولپنڈی میں برنکس نامی ایک سیکورٹی فرم میں آفیسر ہے نے کذاب یوسف کے گھر پر سیکورٹی کا عملہ تعینات کر دیا۔ "خبریں" نے چوتھے روز بھی اس کے کرتوت شائع کئے تو متعدد لوگ ڈیفنس میں اس کے گھر پہنچ گئے اور اس ملعون کی جان کو خطرہ ہوا تو حکومت پنجاب نے ڈپٹی کمشنر لاہور کے ذریعے ایم پی او کے تحت اس کو اس کے گھر واقع ڈیفنس سے سرکاری مہمان بنایا اور ملتان روڈ پر چوہنگ کے انسداد دہشت گردی کے سیل میں تین ماہ کے لئے نظربند کر دیا اس دوران شہریوں کی بڑی تعداد روزنامہ "خبریں" سے ملعون کے آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں پر مشتمل تقاریر کی کاپیاں حاصل کرتے رہے۔

پھر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور روزنامہ "خبریں" نے مشترکہ طور پر ٹمپل روڈ لاہور پر مختلف مکاتیب فکر کے مذہبی جماعتوں کے نمائندوں کو دعوت دی کہ وہ آکر کذاب یوسف کی آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں کو دیکھیں' اس کی ڈائری کا مطالعہ کریں اور آزادانہ رائے دیں۔ لاہور پیلس میں ۵ گھنٹے تک علمائے کرام نے ملعون کی آڈیو اور ویڈیو کیسٹ سنیں اور دیکھی۔ پھر متفقہ طور پر یوسف علی کو گستاخ رسولؐ قرار دیا اور اس کی پھانسی کا مطالبہ کیا۔ تمام مکاتیب فکر کے علماء نے اس رائے کا اظہار کیا کہ ملعون گستاخی رسولؐ کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی شان میں بھی گستاخی کرتا رہا ہے اور قرآن مجید کی آیات کو نہ صرف توڑ مروڑ کر پیش کرتا رہا ہے بلکہ اس کے ترجمے بھی غلط کرتا رہا ہے۔ علمائے کرام نے آل پارٹیز کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا اور کذاب یوسف کو اپنے انجام تک پہنچانے کے لئے عدالتی جنگ لڑنے کا فیصلہ کیا پھر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے ایس ایس پی لاہور کو تحریری طور پر درخواست دی گئی کہ یوسف علی توہین رسالت کا مرتکب ہوا ہے اسے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے مطابق تعزیرات پاکستان کا جائزہ لے کر اس کے خلاف مقدمہ درج کرکے اسے سخت سزا دی جائے۔ سابق ایس ایس پی لاہور طارق سلیم

ڈوگر نے اس درخواست پر لیگل برانچ سے رائے لی۔ آڈیو اور ویڈیو کیسٹ کو سنا گیا اور پھر تھانہ ملت پارک میں ۲۹ مارچ ۱۹۹۷ء کو مولانا اسماعیل شجاع آبادی کی درخواست پر نبوت کے جھوٹے دعوئی دار اور گستاخ رسولؐ محمد یوسف علی کے خلاف اے۔۲۹۵' سی۔۲۹۵' بی۔۲۹۵' ۲۹۸' اے۔۲۹۸' ۵۰۵' ۵۰۸' ۴۲۰' ۴۰۶ اور ۱۶ ایم پی او کے تحت فوجداری کیس رجسٹرڈ کیا گیا۔ اس دوران ملعون یوسف علی کی اہلیہ طیبہ یوسف کی جانب سے لاہور ہائی کورٹ میں اس ملعون کی غیر قانونی گرفتاری کو چیلنج کرتے ہوئے اس کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔ ڈپٹی کمشنر لاہور نے ہائی کورٹ میں تحریری طور پر اپنے نظربندی کے احکامات واپس لے لئے مگر اس دوران مقدمہ درج ہونے کی بنا پر ملت ٹاؤن پولیس نے اس کی رہائی کے فوراً بعد اسے اپنی حراست میں لے لیا اور اس کا ۱۴ روزہ ریمانڈ لیا گیا۔ اس عرصے کے دوران ملک بھر سے اس ملعون کے بارے میں روزنامہ "خبریں" کو ٹیلیفون اور خطوط کے ذریعے اس کے نت نئے کرتوتوں سے آگاہی ہوتی رہی اور اخبار میں روزانہ اس کی بداعمالیاں شائع ہوتی رہیں۔ پولیس نے ۱۴ دن تک اسے جسمانی ریمانڈ پر رکھا اس دوران اس نے پولیس اور مختلف علماء کے سامنے تسلیم کیا کہ وہ گستاخ رسولؐ نہیں اس طرح وہ اپنی جان بچانے کے لئے صاف مکر گیا اور اس نے کہا کہ اس نے ۲۸ فروری کو بیت الرضا میں جذب کی کیفیت میں یہ بات کہہ دی تھی کہ اس محفل میں ۱۰۰ صحابہ کرام موجود ہیں پھر اسی محفل میں میں نے دو افراد عبدالواحد خاں اور زید زمان کا بطور صحابی تعارف کروا دیا مجھ سے یہ گستاخی ہوئی یہ درست ہے کہ صحابی تو دور کی بات صحابی کے برابر بھی کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ اس طرح یوسف علی اپنے بیان سے مکر گیا۔ حوالات میں یوسف علی کے داماد کا ایک عزیز ڈاکٹر ندیم قریشی مسلسل یوسف علی کے رابطے میں رہا اور وہ اس کے لئے مختلف قسم کے کھانے پکا کر لاتا رہا۔ ۱۴ دن کے جسمانی ریمانڈ کے بعد پولیس نے اپنی تفتیش مکمل کرلی اور اسے گستاخ رسولؐ قرار دیا پھر علاقہ مجسٹریٹ نے اسے جوڈیشل ریمانڈ پر کوٹ لکھپت جیل بھیج دیا مگر کوٹ لکھپت جیل کی انتظامیہ نے اس ملعون کو وصول کرنے سے انکار کر دیا اور موقف اختیار کیا کہ کوٹ لکھپت جیل میں درجنوں عاشق رسولؐ تیار بیٹھے ہیں کہ یہ جیل میں آئے اور کوئی غازی علم الدین شہید کا رتبہ حاصل کرے۔ اس پر اسے راہداری پر واپس تھانہ مسلم ٹاؤن میں بند کر دیا

گیا۔

یہاں ایک اور واقع پیش آیا جب پولیس نے اسے کوٹ لکھپت جیل میں لے جانے کے لئے گاڑی میں سوار کیا تو اسی گاڑی میں قحبہ خانہ سے پکڑی جانے والی ایک نائکہ اور دو طوائفیں بھی سوار تھیں نائکہ نے اپنے پاس بیٹھے کذاب یوسف سے پوچھا کہ آپ کس کیس میں جیل جارہے ہیں جس پر کذاب یوسف خاموش رہا مگر پولیس کے سپاہیوں نے بتایا کہ یہ گستاخ رسول ہے اور اس نے خود کو جھوٹا نبی ظاہر کرکے درجنوں لڑکیوں کو بے آبرو کیا تو طوائفیں اور نائکہ گاڑی میں ہی اس پر لعنتیں بھیجنے لگیں۔ نائکہ نے کہا ہم تو برے ہیں ہی مگر ہم سے غلیظ لوگ بھی اس دنیا میں موجود ہیں اور کذاب یوسف پر لعنت ملامت شروع کردی۔

دوسرے روز کذاب یوسف کو کیمپ جیل لے جایا گیا مگر یہاں بھی اسے کسی نے قبول نہ کیا جس پر آئی جی جیل خانہ جات نے ساہیوال جیل منتقل کر دیا جہاں پر قید تنہائی میں اذیت ناک وقت گزار رہا ہے۔ اس کی جیل جانے کی خبر کے بعد کراچی کی ایک خاتون نے روتے ہوئے روزنامہ "خبریں" کو بتایا کہ اس بدبخت نے درجنوں گھر تباہ کئے ہیں اور یہ اول نمبر کا بدمعاش ہے۔ اس لڑکی نے اپنا نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو بھری عدالت میں اسے بے نقاب کرے گی اور عدالت کو بتائے گی کہ اس کا کردار کیا ہے۔ اس نے روتے ہوئے بتایا کہ وہ لڑکیوں سے کہتا کہ آپ خدا کا نور ہیں اور میں محمد ہوں۔ جس طرح نعوذ باللہ نعوذ باللہ اللہ، محمدؐ عرش پر پیار کرتے ہیں ہم اسی طرح فرش پر کریں گے۔ وہ انتہائی بے غیرت ہے وہ بیٹی کہہ کر بھی ڈسنے سے باز نہیں آتا اور میں تو ایسی لڑکی ہوں جس نے اعلیٰ دنیاوی تعلیم تو حاصل کرلی مگر اس کے چکر میں بڑے بڑے ڈاکٹر، عالم دین اور ریٹائرڈ جرنیل پھنسے ہوئے ہیں۔ وہ جس کمرے میں غلیظ حرکتیں کرتا اسے غار حرا کہتا تھا۔ اس خاتون نے قسمیں اٹھاتے ہوئے روزنامہ "خبریں" کو کہا کہ کوئی خاتون اپنے کیریکٹر پر الزام نہیں لگاتی مگر یہ حرمت رسولؐ کا معاملہ ہے ہم کم عقل تھے دین سے دوری تھی یا رسول کی محبت، کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ ہم کس طرح اس کے چکر میں پھنس گئے اور کراچی کی کم از کم ۱۵ لڑکیوں کو نکاح کی آڑ میں خراب کرچکا ہے۔ آغا خاں یونیورسٹی کی لڑکی عاصمہ کو بھی نکاح میں لے رکھا ہے میں اور میری ساتھی لڑکیاں یہ سمجھتی رہیں کہ یہ نکاح آسمانوں پر ہوئے

ہیں پتہ نہیں یہ کونسا عمل کرتا تھا کہ ذہن اس بڈھے کی طرف کھنچتا ہی چلا جاتا تھا وہ اکثر یہ کہتا تھا کہ اس نے ۹۹ شادیاں کرنی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ۹۹ نام ہیں۔ حضرت محمدؐ کی دنیا میں آمد بھی ۹۹ مرتبہ ہونی ہے۔ ہمارے سارے گھر والے اس کے چکر میں پڑ گئے تھے۔ اس نے کلفٹن میں عبدالواحد خاں کے گھر اپنا اڈا بنا رکھا تھا اور عبدالواحد خاں کی بہو اور بیٹیاں بھی دن رات اس کی تعریفیں کرکے ہمیں اس ملعون کے چکر میں پھنساتی تھیں میں شرمندہ ہوں اللہ مجھے معاف کرے میں بھی اسے الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہتی رہی۔ اللہ مجھے معاف کرے۔

کراچی ہی کی ایک اور خاتون (ر) نے "خبریں" کو بتایا کہ اس نے ہم پر جادو کر رکھا تھا اور اس نے اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ایک نام پر میرا نام رکھ دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ایک مرتبہ وہ لعنتی میرے سامنے آئے تو میں اپنے ہاتھوں سے اس کی ناک، کان، ٹانگیں کاٹوں گی۔ اس نے بتایا کہ اس کو پھنسانے والا کراچی کا سہیل ہے جو کذاب یوسف کا ایجنٹ اور میرے بھائی کا دوست ہے۔ سہیل یوسف کی تمام سیاہ کاریوں میں شریک ہے اور جادو جانتا ہے ہم نے تو اس بے غیرت کو لاکھوں روپے بھی دئے۔

ایک خاتون نے بتایا کہ ہم سب نمازی اور پرہیز گار تھے۔ کراچی کی لڑکی "ش" اس لعنتی کے ساتھ بیویوں کی طرح رہتی رہی ہے اور اس نے اپنے شوہر سے واشگاف الفاظ میں کہہ رکھا تھا کہ وہ حضور کی بیوی ہے۔ اس لئے اسے طلاق دے دو کیونکہ وہ پاک عورت بن چکی ہے۔ اس خاتون نے بتایا کہ اس ملعون کی بیوی طیبہ یوسف جو کسی جسمانی عارضہ میں مبتلا ہے، اس لعنتی کی تمام حرکتوں سے آگاہ ہے اور وہ جانتی تھی کہ وہ خواتین کے ساتھ زیادتی کرتا ہے اور اس نے یہ بھی کہا تھا کہ اس کے شوہر کو شادیاں کرنے کا شوق ہے۔ میں کیا کروں، اس خاتون نے مزید بتایا کہ اس لعنتی نے جو فائل بنا رکھی ہے اور جسے لہرا کر وہ لوگوں کو بتاتا ہے کہ اس کی جسمانی قوتیں ختم ہیں اور محمدؐ کی روح (نعوذ باللہ) اس میں حلول کر جانے کے بعد اس میں لالچ اور جسمانی طاقتیں اس میں نہیں رہیں یہ سب بکواس ہے۔ اسے پکڑ کر ڈاکٹروں کے پاس لے جائیں دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا اور اس کا جھوٹ پکڑا جائے گا۔ ایک شخص نے بتایا کہ وہ ملعون کو لے کر اپنے خرچ پر عمرے کے لئے گئے، اس نے خانہ کعبہ کا طواف نہ کیا اور مدینے میں بھی ۴۰ نمازیں

نہ پڑھیں بلکہ مدینہ شریف میں عجیب و غریب حرکتیں کرتا رہا جس پر اس نے پاکستان واپس آتے ہی اس لعنتی سے تعلق ختم کرلیا۔ ایک خاتون (ش) نے "خبریں" کو بتایا کہ کذاب یوسف ہمیں بارہا یہ بات کہا کرتا تھا کہ اسے کسی بھی وقت کسی آزمائش سے دو چار ہونا پڑے گا تو وہ مکر کر جائے گا اور آپ بھی مکر جایئے گا۔ اگر کوئی پوچھے تو مت بتایئے گا، مصلحت اس میں ہوتی ہے کہ مشکل وقت عقلمندی سے گزار لیا جائے۔ اس خاتون نے بتایا کہ وہ یہ بات کہتا تھا کہ جو مجھے رقم دے گا وہ براہ راست اللہ تعالیٰ کو دے گا اور جو دوسروں کو رقم دے گا وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے گا۔ اب یہ آپ نے فیصلہ کرنا ہے کہ آپ نے یہ رقوم اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینی ہیں یا اللہ تعالیٰ کو، فیصلہ خود کریں۔

اب یہ باتیں کوئی نفسیاتی مریض یا دیوانہ تو نہیں کرسکتا۔ اس خاتون نے بتایا کہ ایک مرتبہ میں نے طیبہ یوسف سے لاہور میں فون پر بات کی اور پوچھا کہ آپ نے یوسف علی کی مہر نبوت دیکھی ہے تو طیبہ یوسف نے کہا آپ پڑھے لکھے ہیں آپ کو خود ہی پتہ چل جائے گا کہ حقیقت کیا ہے۔ اس خاتون نے بتایا کہ ایک مرتبہ اس نے عشق حقیقی پر تفصیلی لیکچر دیا اور پھر "ہیر رانجھا" فلم دیکھنے کی تلقین کی۔

جہلم کے ایک شخص ملک اعجاز نے روزنامہ "خبریں" کو بتایا کہ وہ اپنے ایک دوست کے توسط سے کذاب یوسف سے ملا اور چار ماہ تک اس کے چنگل میں پھنسا رہا پھر ایک مرتبہ کراچی گیا جہاں عبدالواحد خاں کے گھر قیام کیا۔ اس نے رات کے وقت کوئی عمل کیا پھر دو لڑکیاں اسماء اور عالیہ ملنے کے لئے آگئیں، اسماء اس کے ایک مرید مسعود کی منگیتر تھی مگر اس سے شادی سے انکاری تھی۔ میرے سامنے اس نے یوسف علی سے کہا ہم کہیں بھاگ جاتے ہیں۔ اس لڑکی کے یوسف کے ساتھ دوستانہ تعلقات تھے، یہ ان دونوں لڑکیوں کے ساتھ کافی دیر تک ذو معنی گفتگو کرتا رہا پھر میں ملحقہ کمرے میں سوگیا۔ رات دو بجے میں اٹھا تو میں نے یوسف علی کو ان دونوں لڑکیوں کے کمرے میں داخل ہوتے دیکھا پھر ان کے درمیان مزاحیہ گفتگو ہوئی جو میں نے سننے کے بعد کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا تو یوسف مجھے باہر کھڑا دیکھ کر پریشان ہوگیا۔ میں نے اسے واضح طور پر کہا کہ تو مجھے حضورؐ سے ملاقات کی بشارت دیتا ہے، اپنا کردار دیکھ۔ میں نے اگلے روز عبدالواحد خاں کو تمام صورت حال سے آگاہ کیا تو اس نے بات کاٹتے ہوئے کہا حضورؐ روحانی طور پر تو موجود ہیں

جسمانی طور پر نہیں، روحانی لوگوں پر الزام تراشی نہیں کرتے۔

لاہور میں متاثرین سے تفصیلی رابطوں کے بعد راقم الحروف چیف ایڈیٹر "خبریں" کی ہدایت پر کراچی گیا جہاں پہلی ملاقات کذاب یوسف کے متاثرین سے ہوئی پھر اس کے حصار میں ابھی تک گرفتار کراچی کے عبدالواحد خاں اور اس کے چیف چیلے کمپیوٹر انجینئر سہیل سے رابطہ کیا تو عبدالواحد خاں نے ملاقات کے لئے جم خانہ کراچی کا وقت دیا، طے شدہ پروگرام کے مطابق ۷۰ سالہ دراز قد کے عبدالواحد خان سے ملاقات ہوئی جہاں چھوٹی چھوٹی داڑھی والا ایک ۴۵ سالہ شخص ہاتھ میں تسبیح لئے موجود تھا جس نے تعارف پر اپنا نام سہیل بتایا۔ دوران گفتگو عبدالواحد خاں نے کہا کہ بعض لوگوں کو حضور کے بارے میں غلط فہمی ہوئی ہے وہ تو سراپا نور ہیں پھر انہوں نے سہیل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اس نوجوان کی عمر دیکھیں، حضور محمد یوسف کی خاص عنایت سے قرآن و سنت کے بارے میں جتنی معلومات اس نوجوان کو ہیں شاید دنیا کے کسی عالم دین کو نہ ہوں۔ عبدالواحد خان نے کہا کہ میں پاکستان کے علماء کو چیلنج کرتا ہوں جنہوں نے قرآن مجید حفظ تو کر رکھے ہیں لیکن سمجھ نہیں سکتے۔ آئیں اور اس نوجوان سے ملیں، اگر پانچ منٹ میں قرآن و حدیث پر گفتگو کے حوالے سے بڑے بڑے نامی گرامی ملاؤں کو ہمارا یہ نوجوان فارغ نہ کردے اور ان کی کم علمی کا پول نہ کھول دے تو ہم تسلیم کریں گے کہ حضور کی تربیت میں کمی ہے۔ یہ ابوالحسنین یوسف علی ہی کی محبت کا نتیجہ ہے کہ ہمیں دین اور قرآن کا مفہوم سمجھ آیا، جاہل مولوی نے تو اسے مذاق بنا دیا تھا۔ عبدالواحد خان نے مزید کہا کہ یوسف علی تو سراپا نور ہے، ان میں تو سیکس کا عنصر موجود ہی نہیں، لڑکیاں کسی اور کا الزام شاید حضرت جی پر تھوپ رہی ہیں۔ اس موقع پر سہیل نے کہا میرے مرشد، میرے حضرت اور میرے آقا دنیاوی آزمائشوں میں ہیں۔ حضرت کہتے تھے کہ جس راستے پر ہم چل رہے ہیں جاہل مولویوں کی وجہ سے شاید ہمیں جیل جانا پڑے، کم علم عالموں کی وجہ سے شاید ہماری زندگیوں کو خطرہ ہو مگر یہ خطرات عارضی ہوں گے اور حکومتی سطح پر بعد میں قرآن و سنت کے بارے میں ہمارے موقف اور علم کو تسلیم کرلیا جائے گا۔ جن خواتین نے آپ سے رابطہ کرکے حضرت جی پر الزامات عائد کئے ہیں ان کے بارے میں ہم اس لئے کچھ نہیں کہتے کہ ہمیں حضور نے منع کر رکھا ہے۔ سہیل نے بتایا کہ حضور کے صدقے

وہ قرآن مجید کے بارے میں جو آگاہی حاصل کر چکے ہیں شاید بڑے بڑے مفتیان کرام پر بھی اس آگاہی کے دروازے نہ کھلے ہوں قرآن مجید کے ۳۰ پارے تو دور کی بات میں چیلنج کرتا ہوں کہ یہ مفتیان تو سورہ فاتحہ کی روح سے بھی آگاہ نہیں۔ ہمارے حضرت جی اب رہا ہوں گے تو ہم کسی انٹرنیشنل ٹی وی نیٹ ورک پر اوپن چیلنج کریں گے' آئیں اور دین کی تعلیمات پر ہم سے بات کریں۔ عبدالواحد خان نے کہا کہ اسی جم خانہ کراچی میں بعض اہم ترین افراد نے حضور کی محفل میں شرکت کی اور حضور سے تو بعض نے یہاں تک کہا کہ پاکستان میں نفاذ اسلام کے بارے میں رپورٹ تیار کریں۔ حضرت جب بات کرتے ہیں تو بڑے بڑے سخت گیر موم ہو جاتے ہیں۔ ذرا عدالت میں مقدمہ تو شروع ہونے دیں پھر عدالت میں ہم ثابت کریں گے کہ حضرت جی کی تعلیمات کیا ہیں اور حضرت جی کے جذب کے عالم میں کہے گئے بعض جملوں کو لوگوں نے کس انداز میں پیش کیا۔ عبدالواحد خان نے مزید کہا کہ لوگ انہیں کیا رقوم دیں گے' لاکھوں روپیہ تو ان کے قدموں میں میں نچھاور کر چکا ہوں۔ یہی خواتین اور حضرات جو آج الزام لگا رہے ہیں کل جب دن رات حضور کی خدمت کرتے تھے اور کراچی سے لاہور جاتے ہوئے حضور کا بریف کیس' زیورات اور نوٹوں سے بھر دیتے تھے اس وقت انہیں کچھ معلوم نہیں تھا۔

قارئین ابوالحسنین علی کی تمام کذب بیانایاں کرتوت آپ کے سامنے ہیں' ابھی صرف چند چیدہ چیدہ لوگوں کے بیان شائع کئے جا رہے ہیں اور صرف وہ کچھ شائع کیا جا رہا ہے جو قابل اشاعت ہے' ابھی تو اس کی ڈائری پر بھی تفصیلی بحث نہیں کی گئی جس میں یہ اللہ پاک کی توہین کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ (نعوذ باللہ) طبعی جسم رکھتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ بولتا ہے' سنتا ہے' حکم دیتا ہے' چلتا ہے' یہ تمام خواص طبعی ہیں اس لئے اللہ تبارک تعالیٰ طبعی جسم رکھتے ہیں۔

جب تک سورج مشرق کی بجائے مغرب سے طلوع نہیں ہوتا اور سورج سوا نیزے پر نہیں آئے گا' توبہ کا دروازہ کھلا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں معافی ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تو جذب کی کیفیت میں بات ہو سکتی ہے مگر اس روئے زمین پر کون ہے جو نبی کریمؐ کی طرف سے گستاخ رسولؐ کو معاف کر سکے امام ربانی مجدد الف ثانی واضح طور پر کہتے ہیں:

"باخدا دیوانہ باشد با محمدؐ ہوشیار"

اللہ تعالیٰ سے تو پیار کی بات اور جذب کی کیفیت میں بات ہو سکتی ہے مگر مقام مصطفیٰؐ کی طرف آؤ تو ذرا ہوشیاری سے قدم رکھنا کیونکہ مقام مصطفیٰؐ کے بارے میں دیوانگی کی اجازت نہیں۔

کیا خبر کتنے تارے کھلے اور چھپ گئے مگر حضورؐ کا ستارہ ڈوبا ہے نہ ڈوبے گا۔ حضور نبی کریمؐ نے واضح طور پر یہ کہہ رکھا ہے "جس نے مجھ پر جھوٹ بولا' کوئی غلط بات مجھ سے منسوب کی' میرے حوالے سے کوئی فرضی بات کی اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔"

"خبریں" نے اپنا کیس پیش کر دیا' معاملہ کسی شخص' کسی ذات' کسی فرد' کسی ادارے' یا کسی قوم کی اہانت کا نہیں یہ توہین رسالت کا معاملہ ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ عدالت کیا فیصلہ کرتی ہے یا کسی غازی علم الدین شہید ثانی کے ذریعے اللہ تبارک تعالیٰ اس کا فیصلہ کرواتا ہے۔

سپیشل رپورٹ: (جاری)

(۱۰)

یوسف کذاب ہے' اسے پھانسی دی جائے: علماء

یوسف کو سزا نہ دی گئی تو عوام قانون ہاتھ میں لے لیں گے

تمام اسلامی دینی جماعتوں اور دانشوران قانون کا نمائندہ اجتماع جو لاہور پلیس میں ادارہ روزنامہ "خبریں" اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوتؐ کی دعوت پر منعقد ہوا ہے۔ اس نے بدبخت یوسف علی مرتد کذاب کی ڈائری کے اوراق کی تحریروں کا بغور ملاحظہ کیا اس کی آڈیو اور ویڈیو کیسٹیں بھی بغور دیکھیں اور توجہ سے سنیں جس نے ہمارے دینی جذبات کو انتہائی مجروح کیا۔ ان سے صاف اور صریحاً" توہین رسالتؐ کا ارتکاب ہوا ہے۔ اس دریدہ دہن نے اللہ سبحانہ تعالیٰ اور قرآن مجید کی اہانت کرتے ہوئے اس گستاخی کی بھی جسارت کی ہے کہ حضورؐ رسالت مآبؐ کا ظہور

پورے آب و تاب سے اس ناپاک شخص میں ہوا ہے۔ اس نے بنت رسولؐ حضرت فاطمہ، صحابہ کرام، علمائے عظام، اولیائے کرام کی بھی اہانت کی ہے۔ اس کے لئے پاکستان میں توہین رسالتؐ کے ۲۹۵ سی کا قانون موجود ہے۔ صحابہ کرام، ائمہ عظام امہات المومنین کی اہانت کے جرم کے لئے ۲۹۸ اے کا قانون موجود ہے۔ اس لئے ہمارا حکومت کے ساتھ پوری قوت سے مطالبہ ہے کہ وہ متعلقہ قوانین پاکستان کے تحت ان جرائم کے علاوہ جن دیگر گھناؤنے جرائم کا اس بدبخت نے ارتکاب کیا ہے اس کے بارے میں دائر شدہ کیس کی سماعت کے لئے ہائی کورٹ کے جج صاحبان پر مشتمل فل بنچ تشکیل دیا جائے جو اس سنگین مقدمے کی سماعت کرکے اس مردود کو فوری قرار واقعی سزا دے ورنہ ہمیں اندیشہ ہے کہ عوام قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر اس بدبخت کو کیفر کردار تک پہنچا دیں گے۔ اس کے تمام شریک جرم ساتھیوں کو فوری طور پر گرفتار کرلیا جائے اور انہیں بھی قرار واقعی سزا دی جائے۔ یہ اجتماع حکومت پر واضح کرتا ہے کہ اگر کسی بھی صورت میں یہ بدبخت شخص اور اس کے ساتھی ملک سے فرار ہوگئے تو اس کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر ہوگی کیونکہ یہ اندیشہ بھی موجود ہے کہ اس کے بااثر پیروکار اس کو ملک سے باہر بھگانے کی کوشش کریں گے۔

جے یو پی اور ورلڈ اسلامی مشن کے صدر مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی نے کہا ہے کہ ابوالحسنین یوسف علی نے جو کچھ کہا، آڈیو کیسٹ میں جس طرح صحابہ کرامؓ کو پیش کیا اور جس طرح اس کے گواہان بتاتے ہیں وہ گستاخ رسولؐ اور واجب القتل ہے۔ اس کے لئے کسی فتوے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس کا فتویٰ ۱۴۰۰ سال پہلے نبی کریمؐ کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے دے دیا تھا اور اندرونی اور بیرونی طور پر مملکت کے حالات خراب ہونے کے باوجود بڑے بڑے سپہ سالاروں کو واپس بلا لیا تھا اور سب سے پہلے مسیلمہ کذاب اور اس کے فتنے کا خاتمہ کیا تھا جب حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس مسیلمہ کذاب کے دو آدمی پیغام لے کر آئے تھے تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان سے پوچھا تھا کہ کیا آپ بھی اس کے ماننے والوں میں سے ہیں، پیغام لانے والوں نے اثبات میں سرہلایا جس پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہا اگر پیغام لانے والے کو قتل کرنے کی حضرت محمدؐ نے اجازت دی ہوتی تو آپ کی گردنیں کاٹ دیتا۔ کذاب یوسف خود ہی نہیں بلکہ اس کے ماننے

والے بھی واجب القتل ہیں، حضرت ابوبکر صدیقؓ کے فتوے کے بعد اب کسی فتوے کی گنجائش نہیں، یہ جتنا عرصہ زندہ رہا حکمرانوں پر عذاب آتا رہے گا۔ خانہ کعبہ میں جو شخص بھی داخل ہوگیا اسے امن مل گیا، یہ بات ہے مگر گستاخ رسولؐ کو خانہ کعبہ کے پردوں نے بھی پناہ نہیں دی تھی اور اسے خانہ کعبہ کے اندر ہی قتل کر دیا گیا تھا۔ حضور اکرمؐ کے ناموس کے تحفظ کے لئے جو شخص بھی کام کرتا ہے اسے دنیا اور آخرت میں اس کا صلہ ملتا ہے۔

سابق رکن قومی اسمبلی اور جماعت اہلسنت کراچی کے صدر شاہ تراب الحق نے "خبریں" کو بتایا کہ انہوں نے کذاب یوسف کی آڈیو اور ویڈیو کیسٹ سنی، اس کا کفر واضح ہے، وہ توہین رسالتؐ بھی کرتا ہے اور توہین اللہ بھی۔ وہ قرآنی آیات کو غلط پڑھتا ہے اور ان کا غلط ترجمہ کرتا ہے، وہ اپنی زبان سے کہتا ہے کہ "الصلوۃ والسلام علیک یا انسان کامل" اب دیکھیں الصلوۃ والسلام علیک تو عربی کا لفظ ہوگئے اور انسان کامل فارسی کا لفظ ہے، اس سے وہ اپنی ذات مراد لیتا ہے اور یہاں بھی اس کی گستاخی واضح ہو جاتی ہے اگر حکومت نے اسے مہلت دی یا کسی عدالت نے اسے ضمانت پر رہا کیا تو اس فتنے کا مقابلہ کرنا فتنہ قادیانیت سے بھی زیادہ مشکل ہوگا۔

ابوالحسنین محمد یوسف گستاخ رسول اور موجودہ صدی کا سب سے بدبخت انسان ہے۔ آج تک کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ وہ (نعوذ باللہ) محمدؐ ہے اور نہ ہی کسی نے دعویٰ کیا ہے کہ اس میں رسولؐ اللہ کی روح حلول کرگئی ہے۔ یہ اپنے جھوٹے دعویٰ کی وجہ سے واجب القتل ہے اور اس کے ساتھ کسی بھی قسم کی رعایت کرنا امت مسلمہ کے ساتھ زیادتی ہوگی۔ میں اس ملعون کو پندرہ سال سے جانتا ہوں۔ یہ اول درجے کا مکار، جھوٹا اور گمراہ ہے۔ ان خیالات کا اظہار معروف عالم دین اور عالمی شہرت یافتہ سکالر ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک نے "خبریں" سے کیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ متعدد ایسی خواتین کو جانتے ہیں جنہیں یہ ملعون (نعوذ باللہ) ازواج مطہرات بنا چکا ہے اور کئی ایسے حضرات کو جانتا ہوں جنہیں وہ حضور نبی اکرمؐ کا دیدار کروانے کا کہہ کر اپنا دیدار کرواتا ہے اور اگر کوئی وضاحت مانگے تو کہتا ہے کہ اندھے ہو آنکھیں نہیں ہیں۔ اب تک رسولؐ اللہ کو نہیں پہچانتے۔ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک نے کہا کہ ہم اسے کیپٹن یوسف کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ فوج سے نکالا گیا تھا۔ جب میں سعودی عرب میں تھا تو یہ اکثر میرے پاس آتا اور کئی کئی دن

میرے گھر قیام کرتا۔ میں اس کی مصروفیات کا خیال نہ کرتا۔ اس دوران اس نے میرے گھر آنے جانے والے افراد سے روابط بڑھائے اور ایڈریس لے لئے اور پھر مجھے پتا چلا کہ اس نے ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی بنا رکھی ہے اور میرے کئی جاننے والوں سے ہزاروں لاکھوں بٹور چکا ہے۔ میں نے اپنے گھر میں اس کا داخلہ بند کر دیا۔ پھر مجھے پتا چلا کہ اس نے میرے دیرینہ دوست خواجہ غفور احمد کی بیٹی اور داماد سے ۳۵ ہزار ریال ورلڈ اسمبلی کے نام پر بٹور لئے ہیں۔ پھر مجھے لندن سے میرے جاننے والوں کا فون آیا کہ یہ ان سے دس ہزار پاؤنڈ ورلڈ اسمبلی کے نام پر بٹور چکا ہے۔ سعودی عرب' انگلینڈ' امریکہ اور کینیڈا سے یہ ہزاروں ڈالر' پاؤنڈ اور ریال اکٹھے کر کے پاکستان آگیا اور شادمان میں ڈیرے ڈال لیے۔ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک نے بتایا کہ اس دوران وہ پاکستان آئے تو اس کذاب نے مجھ سے فرمائش کی کہ میں شادمان میں جمعہ پڑھاؤں۔ میں مسجد پہنچا تو اس نے میرا تعارف ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی کے سرپرست کے طور منبر رسول ؐ پر کھڑے ہو کر کروایا میں خاموش ہو گیا اور خطبہ جمعہ کے بعد میں نے اس سے پوچھا کہ تم نے منبر رسول ؐ پر کھڑے ہو کر جھوٹ کیوں بولا تو وہاں بھی جھوٹ بول گیا کہ میں نے صرف آپ کی عزت کے لئے ایسا کہا۔ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک نے مزید بتایا کہ ۱۹۸۸ء میں میں مدینہ منورہ میں روضہ اقدس میں بیٹھا ہوا تھا کہ یہ ملعون میرے پاس آیا اور اس نے کہا کہ ابھی تھوڑی دیر قبل حضور نبی کریم ؐ میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے کہا کہ تم اپنی کوشش تیز کر دو کیونکہ ۱۹۹۲ء تک پاکستان میں اسلام پوری طرح نافذ ہو جانا ہے' جس پر میں اور میرے ساتھی طیش میں آگئے مگر روضہ رسول ؐ کی حرمت کا تقاضا مجھے خاموش رہنے پر مجبور کر گیا۔ میں نے اتنا کہا کہ بدبخت انسان میں اتنا گونگا بہرا نہیں کہ حضور اکرم ؐ کے مبارک قدموں کی چاپ نہ سن سکوں اور اس لعنت ملامت کے بعد اسے چلے جانے کو کہا۔ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک نے کہا کہ اس سے زیادہ لعنتی آدمی تو کوئی ہو ہی نہیں سکتا جو حضور ؐ کے قدموں میں روضہ اقدس پر بیٹھ کر حضور ؐ کے حوالے سے اتنا بڑا جھوٹ بولے۔ میں نے یہ الفاظ سننے کے بعد اس غلیظ آدمی سے ملنا ترک کر دیا۔ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک نے کہا کہ جو لوگ اس کے جال میں پھنسے رہے اب ان کی آنکھیں کھل جانی چاہیں کیونکہ حقیقت ان کے سامنے آچکی ہے۔ اس لئے انہیں کلمہ طیبہ پڑھ کر تجدید ایمان کرنا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کا شکر بھی

ادا کرنا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں صراط مستقیم کی طرف لوٹا دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یوسف کذاب جیسے شخص کے لئے طاغوت اور مرتد سے بھی بڑھ کر الفاظ استعمال کئے جانے چاہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے کراچی کے ایک دوست نے انہیں ایک فائل بھیجی ہے جس میں اس مردود کی غلاظت کے بہت سے ثبوت ہیں اور ایسی تصاویر ہیں جن میں خواتین کے ساتھ یہ قابل اعتراض حالت میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر اس مردود کو پھانسی نہ دی گئی تو ایسی حرکتیں کرنیوالوں کا سیلاب آجائے گا اور ہم پر عذاب الٰہی نازل ہوگا کہ ایسے مردود کو ہم نے کھلی چھٹی دے دی۔ انہوں نے بتایا کہ اس بدبخت نے ان کا نام پوری دنیا میں استعمال کیا۔ ایک وقت وہ بھی تھا کہ یہ بدبخت میرے ساتھ ۲۴ گھنٹے چمٹا رہتا' پھر اپنی بیٹی کی شادی میرے بیٹے جنید سے کرنا چاہتا تھا۔ میں نے جنید سے اس بارے میں بات کی تو جنید نے انکشاف کیا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس کی بیٹی کے دو نام ہیں۔ ایک عائشہ اور دوسرا فاطمہ میرے علم میں اس وقت تک اس کی بیٹی کا ایک ہی نام تھا جو عائشہ تھا اور گھر میں یہ اس کو عائشہ ہی کے نام سے پکارتا تھا۔ بعد میں میں نے پوچھا کیپٹن یوسف تمہاری بیٹی کے دو نام ہیں تو اس نے کہا کہ کبھی کبھار اسے فاطمہ بھی کہتے ہیں۔ میرے بیٹے نے کہا یہ اول نمبر کا جھوٹا ہے اور مجھے بھی ورلڈ اسمبلی کا نمائندہ کہتا ہے' جس پر مجھے اسے انکار کرنا پڑا۔ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک نے بتایا کہ بعض مقامات پر اس نے یہ بکواس بھی کی ہے کہ نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کی ذات اس مردود میں حلول کر گئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ کراچی میں اور لاہور میں اس نے شادیاں کر رکھی ہیں اور یہ عورتوں کی محفل میں بہت غلیظ باتیں کرتا ہے۔ انہوں نے اس کا طریقہ واردات بتاتے ہوئے کہا کہ یہ لوگوں سے کہتا تھا کہ کثرت سے رسول ؐ پر درود و سلام بھیجو پھر انہیں علیحدہ کمرے میں لے جاتا اور وجد کی حالت میں سلام بار بار تیزی سے پڑھنے کو کہتا' پھر آنکھیں بند کرواتا اور پھر کہتا آنکھیں کھولو اور سامنے خود بیٹھا ہوتا پھر پوچھتا دیدار ہوا تو کمرے میں اسے اکیلا پاکر نبی کریم ؐ کے دیدار کا خواہشمند سوالیہ انداز میں پوچھتا حضور ؐ کہاں ہیں تو یہ غصے میں آجاتا اور کہتا آنکھیں رکھتے ہوئے بھی اندھے ہو حضور ؐ کا دیدار اب بھی نہیں ہوا' اجی ہم ہی ہیں۔ اب بتاؤ دیدار ہوگیا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اس مردود کو سزائے موت دی جائے تاکہ اس کی کذب بیانی سے امت مسلمہ محفوظ رہ سکے۔

سپیشل رپورٹ: (جاری)

(۱۱)

ہمیں مان لو، حمایت کرو اور سب کچھ قربان کردو

یوسف کی ویڈیو کیسٹ سے چند اقتباسات

ملعون کی آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں میں کی گئی تقریروں میں کوئی ربط نہیں۔ ایک فقرہ بھی مکمل نہیں ہوتا اور کہتے ہیں کہ جھوٹی بات میں ربط نہیں ہوتا۔ قارئین خود فیصلہ کریں۔

بڑی اعلیٰ محفل تھی ملائے اعلیٰ میں جو مجلس نبی کریمؐ ہوتی ہے۔ کسی عاشق نے رب کریم کو ایک بات کہہ دی کہ رب کریم یہ عجیب بات نہیں ہے کہ مسجد نبوی کتنی شاندار بنائی جارہی ہے، کتنی شاندار بن رہی ہے۔ لاکھوں کروڑوں روپے اس پر خرچ ہوگئے ہیں اس کے برعکس خود رسول اللہ جاکر کہیں تو ان کی بات یہ لوگ نہ مانیں تو آپ نے اتنا اختیار سعودی حکومت کو کیوں دیا ہوا ہے۔ رب کریم آگے سے جواب دیتے ہیں جو مالک ہوتے ہیں ان کی خدمت کے لئے خادم کام کرتے ہیں میں نے سعودی حکومت کو مالک نہیں بنایا، خادم بنایا ہے، یہ خادم ہیں حرمین شریفین کے۔ کسی کے لئے حرمین شریفین کو بنایا سجایا جارہا ہے۔ بارات سجائی جاتی ہے۔ دولہا بعد میں آتے ہیں دولہا کام نہیں کیا کرتے۔ دولہا کام نہیں کیا کرتے۔ اللہ ہو اکبر بہت خوبصورت مشاہدہ ایک سناتے ہیں۔ اسلام آباد ہے۔ جم غفیر ہے ایک نورانی صورت بیٹھی ہوئی ہے اوپر لوگ پوچھتے ہیں کون ہیں آپ لوگ پوچھتے ہیں کون ہیں، آپ ہاتھوں میں کنکریاں لے کر کہتے ہیں ہم وہ ہیں جن کے ہاتھوں میں کنکریاں کلمہ پڑھتی ہیں اور اونچا اونچا لا الہ الا اللہ کی آواز آنی شروع ہو جاتی ہے۔ کیا جہاں ہم ٹھوکر ماردیں وہاں چشمے ابل پڑیں ہر طرف پانی بہنا شروع ہو جاتا ہے۔ یہ پرانی باتیں تھیں۔ استغفر اللہ میری مجال نہیں ہے کہ سیرت پاک کا ذکر کرسکوں۔ میری مجال نہیں ہے میں نے تو رب کریم سے

درخواست کی تھی کہ یہ زبان حاضر ہے۔ اس زبان پر آپ اپنے محبوب کی باتیں خود کریں بھئی سیرت تو ان کی لکھی جاتی ہے جو ایک خاص وقت تک آئے ہوں اور چلے گئے ہوں جن کا ہر لمحہ ایک نئی جلوہ گری دکھا رہا ہو۔ میں ان کی سیرت کیسے لکھوں۔ آپ مجھے بتائیں میں سپرسونک کی تصویر لینا چاہتا ہوں۔ میں کیمرہ لے کر کھڑا ہوگیا ہوں ابھی میرا کیمرہ سیٹ نہیں ہوا وہ آگے نکل گیا ہے۔ کل یوم ہوفی شان ہر ہر لمحہ وہ نئی جلوہ گری سے جلوہ گر ہو رہے ہیں۔ اس مسکین نے تو ان کو دیکھ کر یہی اعتراف کیا ہے۔ جب سے آپ کو دیکھا ہے عالم نو دیکھا ہے مرحلہ طے نہ ہوا آپ کی شناسائی کا یاد رکھئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم نے چلے جانا تھا یہاں سے ایک دو دن کے بعد لیکن اپنے پیاروں کے لئے پروگرام بدلا ہے۔ اگلا جمعہ ۹ ربیع الاول ہے۔ یہ کائنات کا خاص ترین دن ہے۔ ہماری تحقیق کے مطابق ۱۲ ربیع الاول نہیں ہے، ۹ ربیع الاول ہے۔ سرکاری طور پر جو مرضی کریں ہمارے لئے تو ہر لمحہ ہیں اور ۹ ربیع الاول اس لئے اہم ہے کہ پہلی دفعہ ذات حق نے فیصلہ کیا زمین پر ہمیشہ کے لئے آنے کا یہ نقطہ آغاز کس کا ہے۔ ذات حق سبحانہ ہو و تعالیٰ کا اپنی توفیق کے مطابق ۹ ربیع الاول کو لڈو تقسیم کیجئے گا۔ کسی کا بیٹا ہو جاتا ہے تو وہ خوشی مناتا ہے۔ ہم انشاء اللہ یہاں بیٹھ کر خوشی منائیں گے اور ہمیشہ کی طرح ہماری بھی درخواست ہوگی کہ نہ تو ہمیں لڈوؤں سے غرض ہے نہ تقریر سے غرض ہے وہ تو خود پھول بن کر آئیں گے اور ہر طرف پھول ہی پھول بکھیر دیں گے۔ پر رب کریم آپ خود موجود ہوں۔ یہاں پہ ذات حق آپ خود موجود ہوں۔ آقا کہہ لیں یا کچھ کہہ لیں خود ہماری اس مسکین کی محفل میں موجود ہوں۔

اذقال ربک للملائکتہ انی جاعل فی الارض خلیفہ

یہ آیات آقائے دو جہاںؐ سنا رہے ہیں۔ حضور سیدنا محمد مصطفیٰ الصلوۃ والسلام کے صدقے آیئے آپ کو Observe کریں۔ آپ ہیں ملائکہ میں آتا ہوں کہتا ہوں پولیس اس منہ سے وہ بولے۔

اذقال رب للملائکتہ انی جاعل فی الارض خلیفہ

آپ کے رب نے کہا ملائکہ سے۔ کس نے کہا، جو سامنے بیٹھا ہے اسی نے تو کہا۔ میں اس زمین میں خلیفہ بن کر جانے والا ہوں۔ میں بہ نفس نفیس اس دنیا میں خلیفہ بن کر جانے والا ہوں۔ اسی طریقے سے جب مشبہ شکل بنا کر ملائکہ کو

دکھا کر ملائکہ سے کہا کہ میں زمین پہ بہ نفس نفیس خلیفہ بن کر جانے والا ہوں۔ انہوں نے آگے سے کہا کہ زمین پر انسان فتنہ فساد مچاتا ہے آگے سے جواب دیا۔ آپ نے جواب دیا جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔ سین بدلا اپنے آپ پر ایک لباس پہن ملائکہ آدم سمجھتے رہے حقیقت میں خود رہے کہا بتاؤ سب کچھ کیا ہے چیزوں کی انتہا بتاؤ چیزوں کی ماہیت بتاؤ۔ ساری ماہیت بتائی اپنی حقیقت چھپائی' ساری ماہیت بتائی اپنی حقیقت چھپائی حتیٰ کہ اللہ کو کہنا پڑا۔ سورۂ مائدہ کہ اے رسول کریمؐ جو کچھ آپ ہیں بتائیں ان کو آپ کے رب نے آپ کو جو نعمت دی ہے اس کو بتائیں کہ آپ کیا ہیں۔ کس طرح بتایا پھر کوئی جواب نہیں۔ کوئی جواب نہیں۔ ظاہری طور پر آپ کی بیوی ہیں سیدہ عائشہ آتی ہیں' السلام علیکم' السلام علیکم کوئی جواب نہیں۔ السلام علیکم الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کوئی جواب نہیں۔ آپ جب الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہتے ہیں بعض اوقات جواب نہیں آتا کیونکہ راز یہ ہے۔ ظاہری طور پر جھنجھوڑتی ہیں کہتے ہیں من انتا ڈر جاتی ہیں کہ عربی زبان میں تو عورت کو من انتِ کہا جاتا ہے تو آپ کون ہیں۔ یہ من انتا کیوں کہہ رہے ہیں وہ بھی عربی کے اتنے ماہر زبر زیر کی جہاں غلطی ہو وہاں مستی ہوتی ہے غلطی نہیں ہوتی ڈر گئیں کہتی ہیں عائشہ' کہتے ہیں کون عائشہ کہتی ہیں عائشہ' بن ابی بکر کہتے ہیں کون ابی بکر' ذرا دل تھام کر بیٹھئے گا عائشہ زوجہ محمد کہتے ہیں کون محمدؐ' ظاہری ظاہر انداز بھی ہیں اور ظاہری رشتہ دار بھی ہیں۔ داماد ہیں علی سسر ہیں ابوبکر دونوں کو لے آتی ہیں وہ کہتے ہیں ہمراہ رہیں تھوڑے من انتا آپ کون ہیں۔ اب وہ انا احمد بلا انا احمد بلا آگے بولنے والی بات نہیں ہے۔ یارو دیکھو تو سہی کہاں کہاں اشارے ہیں۔ اگر تو محمد رسول اللہ غیر ہیں تو اللہ ان کا انعام بتائیں۔ اگر انعام نہیں دے رہے ان کو تو وہ کون ہیں یا اللہ دلیل دے نہیں سکتے۔ ہم رمز ہے اپنے پیاروں کو ہم نے دینی ہے یہ چیز تحفہ یہ ہمارا چیلنج ہے۔ کس کی وجہ سے رب کریم کی عطا کی وجہ سے کسی کو کوئی حق نہیں ہے کہ رسول اللہ کہلائے۔ اللہ نے یہ نہیں کہا تھا کہ ہم جانے والے ہیں کہا تھا میں ایک ایک خلیفہ ہے اللہ کا خلیفہ ایک ہے وہ خلیفہ کیا وہ جن کا خلیفہ ہے ان جیسا نہ ہو۔ علماء کرام بتائیں مجھے کوئی دلیل کہ سورۃ اشراق کی آیت ۱۱ میں جواب لکھا ہے۔

یاد رکھئے آپ مبارک لوگ ہیں آپ بہت مبارک لوگ ہیں۔ محمد مصطفیٰؐ کی جلوہ گری جو فی زمانہ ہے کبھی تھی نہ کبھی ہوگی۔ یہ نہایت اپنے عروج پر ہے ہم سب خوش نصیب ہیں کہ اس دور میں پیدا ہوئے انسانی معراج انتہا پر چل رہی ہے۔ ایک بات یاد رہے لطف بہت آتا ہے ایک آپ سب سے میں درخواست کروں گا کوئی پیچھے نہ ہو میرے اس مسکین کی بات آپ اس لئے نہ مانیں کہ اس مسکین سے آپ کو محبت ہے۔ آج ہم نے بات وہ ماننی ہے یہ فیصلہ کرلیں جو قرآن کہہ رہا ہے اور القرآن کے صدقہ کہہ رہا ہے اور القرآن کی برکت سے کہہ رہا ہے۔ رب کریم سے دعا ہے اے رب کریم برنگ رسالت کی زبان پر بولیں اور برنگ صحابہ یہ سب پیارے ہیں کوئی غلط نہ میں کہوں نہ یہ سنیں۔

بہترین و مہترین انبیاء جز محمدؐ نیست در ارض و سماں انبیاء اور تمام میں ان کے سردار بھی ہیں اور بہترین بھی ہیں۔ آسمان کھنگھال کر دیکھ لو' زمین و آسمان کھنگال کر دیکھ لو محمدؐ کے سوا کچھ نہیں ہے۔ سمجھ آئی۔ پانی پانی رہا نا' یہ اللہ سبحان و تعالیٰ کی اپنی جلوہ گری ہے۔ کہیں وہ مرشد کہلائی کہیں پیر کہلائی' کہیں قطب کہلائی کہیں نبی کہلائی' کہیں محمدؐ کہلائی ذات حق سبحان و تعالیٰ سے محبت کب ہوگی اے اللہ مجھے آپ سے بڑا پیار ہے' اے اللہ مجھے آپ سے بڑا پیار ہے' اے اللہ میں آپ پر نثار ہوں' اے اللہ میں آپ پر قربان ہوں' اے اللہ میں آپ پر واری ہوں' کون نہیں کہہ سکتا بھئی محبت کا پتہ اس وقت چلتا ہے۔ اللہ خود آجائے میرے سامنے میرے جیسا بن کر میرے سامنے میرے جیسا بن کر آئے میں اپنی بکریوں کا دودھ اس کو پلاؤں پھر اس کے جوتے سیدھے کروں ایک لمحے کے لئے میرے ذمے یہ بات آئے میں ہوں وہ وہ ہے جب اللہ میرے سامنے میرے جیسا بن کر آجائے تو پھر بات ہوتی ہے میں چھوٹے سے بچے پر جو نزول ہوا آپ کو سناتا ہوں۔ اس بچہ کی عمر بمشکل پانچ سال ہوگی۔ وہ پوچھتا ہے اپنی ماں سے اللہ کدھر ہے۔ میں اس سے پیار کرنا چاہتا ہوں۔ ذرا غور سے سنئے گا چھوٹے سے بچہ کی معرفت اللہ کدھر ہے میں اس سے پیار کرنا چاہتا ہوں۔ ماں نے کہا اللہ ہر جگہ ہے' ہر طرف ہے تو اس نے ایک قدم آگے بڑھایا۔ بولا میری اللہ سے ٹکر ہوگئی ہے ہوئی نہیں ہے' تو کدھر ہے اللہ مجھے محسوس کروا' ارے چھوٹے سے بچہ کی زبان سے نکلا اللہ کدھر ہے میں پیار کرنا چاہتا ہوں' ظاہری طور پر' وہ والدہ ہم سے وابستہ ہیں۔ انہوں نے ہم سے پوچھا کہ کیا اسے جواب دوں۔ میں نے کہا اسے اللہ سے ملوائیں

کہتا کہ وہ کیسے ملوائیں میں نے کہا جیسے ہی اسے بھوک لگے اس کے پاس دودھ لے کر جائے اسے کہیں اللہ نے بھیجا ہے وہ کہے کیسے اللہ نے بھیجا ہے تو کہیں اللہ نہ ہوتا تو میں تمہارے پاس کیسے دودھ لے کر آتی۔ وہی تو پیار کر رہا ہے' وہ لپٹ گیا اور اپنی ماں کو چومتا چومتا کہنے لگا میں اپنی ماں کو پیار نہیں کر رہا اللہ کو پیار کر رہا ہوں۔ اب اگر آپ مزہ لیں تو گھر جا کر مزہ لیں اور یہاں بھی بیٹھ کر سنیں۔

یہ آیات بہت ہی شرارتیں ہیں

اور تمام عالم اس پر اٹکے ہوئے ہیں۔ کیا کہہ رہا ہے کہ انا ارسلنک شاہد آپ کا تو سمجھ گئے نا' انا ارسلنک شاہد و مبشر و نذیرا یہ کا بشر نہیں ہے۔

ہم نے آپ کو بھیجا ہے جو کچھ آپ نے دیکھا ہے وہ بیان کرنے کے لئے جو مان جائیں انہیں خوشخبری دینے کے لئے جو نہ مانیں انہیں خبردار کرنے کے لئے کس لئے۔

یہ ایمان باللہ ہے یعنی کہ اللہ پر ایمان لاؤ باللہ ہے اللہ کے ساتھ ایمان لاؤ۔ عاشق کے لئے تصور پیدا کیا ہے کہ ادھر نہیں ادھر ہے۔ اللہ اللہ کے ساتھ ایمان لاؤ اور کہو اللہ اللہ آپ ہی ہو۔ جب سراپا اللہ ہی اللہ رہ جائے گا اور رسول ہی اور اس کے مشبہ شکل پر ایمان لے آؤ۔

ونومن باللہ تو زوہ و توقرہ تسبیح بکرۃ و اصیلا ہے نا عجیب ایک بات اٹکے ہوئے ہیں' تمام تفسیریں اٹھا کر دیکھ لیں جو بھی دیکھیں اللہ پر ایمان لاؤ اور اللہ کے رسول پر ایمان لاؤ' اس کے رسول ؐ کی ہر لحاظ سے حمایت کرو اور ان کا ادب کرو۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی تسبیح کرو۔ یہ تو اللہ اور ہے' یہ چکر کیا بن گیا' کہاں لکھا ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی تسبیح کرو' کہتا ہے صبح و شام اس کی تسبیح کرو' سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ آپ کسی کو دیکھ لیں جھوٹ نہیں بولتا' کلچر کے پریشر کے تحت ہم لکھیں گے کہ اللہ کی تسبیح صبح شام اللہ کو یاد کرو لیکن یقین کریں میں اپنا سچ بتاتا ہوں مجھے تو جس سے محبت ہے میں اسے صبح و شام یاد کروں گا۔ مجھے اپنے شعور کی ابتدا یاد ہے جب میں بچہ تھا مجھے ماں باپ کے سوا کچھ نظر ہی نہیں آتا تھا۔ میں صبح و شام ان کو یاد کرتا تھا۔ بڑا ہوا تو صبح شام میری بیوی مجھے یاد آتی تھی۔ اپنی منگیتر یاد آتی تھی۔ Love Letter ان کو لکھا کرتا تھا۔ بڑی مشکل سے نماز پڑھا کرتا تھا۔ میں

آپ کو بتاؤں اللہ اللہ ہے ٹھیک ہے پر پریکٹیکل محبت اس سے ہوتی ہے جو سامنے ہو' ہم نے آپ کو بھیجا ہے' یہ اچھی بات ہے۔ یہ کون ہے بھئی آپ کی بہن ہے' آپ کی بھاوج ہے' آپ کی بہو ہے' اچھا شریف لڑکا ایسے ہی تعارف کرواتا ہے اور تنہائی میں جا کر کہتا ہے ہیلو ڈارلنگ سمجھ آ گئی کہ نہیں جب آپ سے تعارف کروایا ایک نوبیاہتا جوڑا آیا تو شوہر سے پوچھا کہ یہ کون ہے' بھئی آپ کی بہو ہے ایسے ہی تعارف کروائے گا نا' بجائے اس کے کہ میری بیوی ہے۔ ادب میں تعارف ایسا ہو گا اور تنہائی میں جا کر کہے گا ہیلو ڈارلنگ تو ہم بھی اپنے محبوب کو کہتے ہیں ہیلو ڈارلنگ یہ تو ہم آپس میں بیٹھے ہیں۔ ذرا اس کا مفہوم تو بتا دیں سمجھ آ گئی اس بات کی صحیح مفہوم بتا دیں جن کے اندر اتنا نور ہے ان کو بتانے کی ضرورت ہی نہیں کہ بتانا ہے۔ الفاظ میں لانا ہے لانا ہے' ہم آپ بن کر آئے ہیں' اپنے آپ کو بیان کرنے کے لئے ماننے والوں کو خوشخبری دینے کے لئے' نہ ماننے والوں کو ڈرانے کے لئے اور حجت قائم کرنے کے لئے۔ ہم ہی ہم ہیں' ہمیں مان لو' اپنی فطرت کی تسلیم کا نام ایمان ہے۔ ہمیں مان لو' ہماری منزہ شان کو بھی مان لو اور ہماری مشبہ شان کو بھی' مان لو مشبہ شان میں آؤ خاندان کی مخالفت کرنی پڑے' بیوی کی مخالفت کرنی پڑے' بچوں کو چھوڑنا پڑے' بچوں کو قتل کرنا پڑے' بدر دہرانا پڑے' حنین دہرانا پڑے' کربلا دہرانا پڑے' ہماری مشبہ شان کی حمایت کرو' ہمارا ادب کرو تاکہ آپ کے اندر جو ہیں وہ ابھر سکیں ہمیں مشبہ طور پر ادب کرو' تن من دھن قربان کر دو چاہے ساری دنیا چھوڑنی پڑے اور یہ کسی سچے عاشق کو دیکھ لیں لڑکا ایک لڑکی کی خاطر اور لڑکی ایک لڑکے کی خاطر سب کچھ چھوڑ دیتی ہے۔ سب کچھ چھوڑ دیتی ہے۔ کیا آپ ہماری خاطر سب نہیں چھوڑ سکتے۔ ہماری مشبہ شان کے لئے ادب کرو' حمایت کرو' سب کچھ قربان کرو اور منزہ شان کی حیثیت سے صبح و شام ہماری تسبیح کرو۔ جہاں کہتے ہیں میرے آقا جہاں ہم وہاں آپ' ہے کوئی اس سے اوپر کوئی مقام' اے اللہ کے بندو آقا کی رحمت خاصہ ہے۔ اے ایمان والو انبیاء کے اوپر کوئی مقام نہیں۔ انبیاء بھی تبھی انبیاء ہیں جب ہیں اور آج آقا کی دعوت یہ ہے کہ آؤ مجھ میں گم ہو جاؤ' وہاں جاؤ گے جہاں نہ کوئی نبی ہے نہ کوئی ولی ہے' نہ مقرب ہے' صرف محمد ہی محمد ہے اللہ سبحانہ و تعالیٰ آپ سب کو مبارک کرے لیکن جب سے حضور سیدنا نے اپنا ظہور فرمایا سب باتیں ہی اہم ہیں۔

یوسف کی آڈیو کیسٹ سے چند اقتباسات

فروری ۱۹۹۷ء کو اس نے بیت الرضا میں اپنی تقریر کے دوران دو افراد عبدالواحد خاں اور سید زید زمان کا صحابی کی حیثیت سے تعارف کروایا پھر یوسف کے علاوہ ان دونوں نے بھی مختصر خطاب کیا۔

"کائنات کے سب سے خوش قسمت ترین انسانو' اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے خوش نصیب صاحبان ایمان حضور سیدنا محمد رسول اللہ سے وابستہ ہونے والو' ان پر وارفتہ ہونیوالو' ان پر تن من دھن نثار کرنے والے صاحبان نصیب انسانو! آپ کو مبارک ہو کہ آج آپ کی محفل میں القرآن بھی موجود ہے' قرآن بھی موجود ہے۔ آج اس محفل میں ۱۰۰ صحابہ کرام موجود ہیں۔ ایک ایک اپنی جگہ نمونہ ہے اور ایک ایک کا تعارف کروانے کو جی چاہتا ہے۔ لیکن ہم آج صرف دو کا تعارف کروائیں گے۔ عمر کے لحاظ سے نوجوان ہیں۔ حقیقت کے لحاظ سے نوجوان ہیں۔ ایک وہ خوش نصیب ہستی ہیں' کائنات میں واحد ہستی ہیں' نام بھی ان کا عبدالواحد ہے۔ محمد عبدالواحد ایک ایسے صحابی ایک ایسے ولی اللہ ہیں کہ پوری کائنات میں جن کا خاندان سب سے زیادہ تقریباً سارے کا سارا خاندان وابستہ ہے رسولؐ سے وارفتہ ہے رسولؐ پر اور محمدؐ رسول اللہ سے وابستہ ہو کر محمد مصطفیٰ تک پہنچا ہے اور محمد مصطفیٰ کے ذریعے ذات حق سبحانہ و تعالیٰ تک پہنچا ہے۔ نعرۂ تکبیر کے ساتھ ان کا استقبال کیجئے۔" عبدالواحد خان کی تقریر:

آج سے ۲۵ سال پہلے مکہ معظمہ میں ایک بزرگ سے ایک شعر سنا جو صبح سے میرے کانوں میں گونج رہا ہے۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ:

میں کہاں اور کہاں یہ نسیم صبح
میں کہاں اور کہاں یہ نکہت گل

اب لگا کہ ذات حق کی رحمت اور خالص کرم سے نکہت گل بھی نسیم سحر بھی ایک لباس میں چھپے ہوئے ہیں۔ مبارک ہو کہ اب انتظار کی ضرورت نہیں علامہ اقبال تو منتظر تھے اور کہتے تھے:

کبھی اے حقیقت منتظر نظر آ لباس مجاز میں

کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں میری جبین نیاز میں

مگر اب انتظار کی ضرورت نہیں۔ اقبال منتظر تھے مگر اب الحمدللہ ذات حق عیاں ہوگئی ہے۔ جزاک اللہ۔ نعرۂ رسالت۔

اب میں دوسرا تعارف اس نوجوان صحابی' اس نوجوان ولی کا کرواؤں گا جس کے سفر کا آغاز ہی صدیقت سے ہوا ہے۔ اور جس رات ہمیں نیابت مصطفیٰ عطا ہوئی تھی اگلی صبح ہم کراچی گئے تھے اور سب سے پہلے وابستہ ہونے اور وارفتہ ہونے والی وہ ہستی تھے سید زید زمان۔

کتابوں میں پڑھا تھا کہ چالیس چالیس سال چلے کئے جاتے تھے۔ ریاضت اور مجاہدہ ہوتا تھا۔ میرے آقا سید علیہ الصلوۃ والسلام کی انتہا سے شدید انتہائی محبت کے بعد ایک طویل سفر ریاضت زہد اور مجاہدے کا گزارا جاتا تھا۔ تو آقا کی زیارت ہوتی تھی۔ کہاں یہ ماحول' کس کے پاس وقت ہے کہ چلے کرے۔ کس کے پاس وقت ہے کہ صدیوں کی عبادتیں کرے اور پھر دیدار نصیب ہو۔ تڑپ تو تھی دیدار نصیب ہو راز سمجھ میں آیا' زہد ہزاروں سال کا اور پیار کی نگاہ ایک طرف:

ع نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہے تقدیریں

اپنے کسی ایسے پیارے کو دیکھیں جو پیار کی وہ نگاہ دے کہ صدیوں کا سفر لمحوں میں طے ہو جائے۔

سپیشل رپورٹ: (جاری)

(۱۲)

یوسف علی کا اپنے مریدوں کے نام لکھے گئے خط کا مکمل متن

کذاب یوسف کا اپنے مریدوں کے نام ۱۵ جولائی ۱۹۹۳ء کو لکھے گئے خط کا عکس اور مکمل متن قارئین کے لئے پیش کیا جارہا ہے' اس خط کا پس منظر کچھ اس

طرح سے ہے کہ کراچی کی ایک شادی شدہ لیڈی ڈاکٹر اس لعنتی کو پسند آگئی، اس نے مختلف حربوں سے اسے اپنے اثر میں لے لیا پھر اس کے شوہر، سسر اور لڑکی کے باپ کو مجبور کیا کہ دونوں میاں بیوی میں علیحدگی ہو جائے تاکہ اس لیڈی ڈاکٹر کی باقی زندگی (نعوذ باللہ) حضور کی ہمرکابی میں گزرے۔

اس خط کے آخری جملے بہت اہم ہیں کیونکہ ان جملوں میں لعنتی یوسف کہتا ہے کہ "ہمیں آپ سے بہت پیار ہے، وہ پیار نہیں جو بشر کو بشر کے ساتھ ہوتا ہے بلکہ یہ وہ پیار ہے جو نور کو نور سے، اللہ کو بندے سے اور رسولؐ کو غلام سے ہوتا ہے، اس پیار کی قدر کریں۔"

○

۱۵ جولائی ۱۹۹۴ء

ہمارے بہت ہی پیارو!

السلام و علیکم و رحمتہ اللہ

"D Test Debriefing" آپ کے جائزے کی خاطر حاضر۔

۱۔ پس منظر، اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے حبیب پاکؐ کے صدقے اپنے ایک عبد خاص کو اس قابل بنا دیا ہوا ہے کہ وہ "اہل" کو حضور پاکؐ سے ملوا سکتا ہے، حضور پاکؐ سے ملاقات کے بعد ہی انسانی معراج کی ابتداء ہوتی ہے، ان شاء اللہ ربیع الاول یوم میلاد سیدنا محمدؐ بن عبداللہ کو کراچی میں ایک خوش نصیب کی آپؐ سے ملاقات ہونی ہے۔ آپ کا خاندان اچھا لگا، اس میں سے ۱۔ اسلم شیخ، ۲۔ لڑکی "غ" ۳۔ لڑکی "ت" اور اس لڑکی کا شوہر "ن" کا انتخاب ہوا۔ (مشروط)

"غ" آزاد ہو جاتیں تو اسی دنیا میں ان کی زندگی حضور پاکؐ کی ہمرکابی میں گزرتی، ظاہراً "غ" کے شوہر "ن" کے لئے یہ ایک قربانی تھی اسی لئے اس کا انعام آپؐ کے ساتھ ملاقات تھی۔ "ن" نے یہ قربانی نہیں دی، اب وہ جانیں اور ان کے مرشد۔ "غ" سے ہم خوش ہیں، انشاء اللہ جب آزاد ہوں گی حضورؐ کے پاس ہوں گی۔ یہ آزادی انتقال سے پہلے ہوئی تو پہلے اگر انتقال کے بعد ہوئی تو انتقال کے بعد قرب رسول کریمؐ عطا ہوگا جس کے بعد دیدار ذات حقؐ اور معراج عطا ہو گا ان شاء اللہ:

ہے وہی تیرے زمانے کا امام برحق

جو تجھے حاضر و موجود سے بیزار کرے

یہ ٹیسٹ قرآن سورہ بقرہ کی آیات ۱۵۱ تا ۱۵۷، سورہ التوبہ کی آیات نمبر ۲۴، ۱۲۸، ۱۲۹ اور سورہ العنکبوت کی آیت نمبر ۲ کے تحت لیا گیا، ایسا ٹیسٹ پہلی مرتبہ نہیں ہمیشہ سے لیا جاتا رہا ہے۔ سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے حکم ملنے پر اپنی بیوی کو چھوڑا، حضرت زیدؓ نے حکم ملنے پر اپنی بیوی حضرت زینبؓ کو چھوڑا اور آپ کے اپنے کراچی میں ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ شخص نے اپنے باباجی کے حکم پر اپنی نوبیاہتا بیوی کو چھوڑا..... کون سی نئی بات ہے، سمندر میں لاکھوں کروڑوں قطرے ہوتے ہیں لیکن کوئی کوئی قطرہ موتی بنتا ہے اور پہاڑوں میں کتنے پتھر ہوتے ہیں لیکن چند ایک ہیرا بنتے ہیں۔ اللہ سبحان و تعالیٰ سے محبت، اللہ کے رسولؐ سے محبت اور مصلحت دو متضاد باتیں ہیں، کراچی سے روانگی والے دن صبح حضرت اسلم ملک کے گھر پر ناشتہ کرتے وقت آپ کو سب کچھ واضح کیا تھا نا!

۳۔ اپنے اطمینان قلب کے لئے ساری انسانیت اور سارے عالم اسلام سے قرآن کی حقیقت معلوم کریں، یہ معلوم کریں کہ سیدنا محمدؐ بن عبداللہ اس وقت کہاں ہیں؟ سیدنا محمدؐ رسول اللہ کہاں ہیں؟ غزوہ ہند کی حقیقت کیا ہے؟ بے شمار سوالات ہیں جس سے کسی کا مقام جانچا جا سکتا ہے رکوع و سجود میں سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی العلی کے بجائے سبحان اللہ کیوں نہیں؟ درود ابراہیمی میں "سیدنا" کیوں نہیں؟ پورے عالم اسلام میں یا پوری کائنات میں حضورؐ کے نائب خاص نائب اعلیٰ کون ہیں؟ جو بھی ہیں انہیں پورا قرآن تو عطا ہوا ہی ہو گا نا؟ اس سے آپ کو اپنے حضرت کا اندازہ ہو گا، ہم سے وابستہ ہوں اور کمال پر نہ پہنچیں یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ الحمد للہ، کیا اس جہاں میں کوئی ہے جو آپ کی ملاقات حضورؐ سے شروع کروا کر آپ کو انتہائی کمال پر پہنچا دے؟ ہمیں تو آپ سارے جہاں سے پیارے ہیں، کیا ہم آپ کو پیارے ہیں؟ ہمیں آپ سے بے انتہا محبت ہے، رشتہ داری کی محبت اس دنیا تک محدود ہے، ہماری محبت ابدی ہے۔ اجازت دیں آپ کو مرتبہ کمال تک پہنچانے کی خدمت انجام دیں، دنیا میں بہت بڑی تبدیلی آنے والی ہے۔ غزوہ ہند بھی دور نہیں..... اس ہماری دنیا میں زیادہ سے زیادہ ۳۱۳ صاحبان نصیب ہیں جنہوں نے آپؐ سے ملنا ہے، پہچاننا ہے، قدر کرنی ہے اور وارفتہ ہونا ہے۔ لوگ جذباتی مکالمہ تو بولتے ہیں کہ ہماری جان اور مال اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ پر قربان لیکن ان

کا نمائندہ خاص جب کوئی بات کہتا ہے تو مصلحت میں پڑ جاتے ہیں۔ اسلم شیخ صاحب اور "ت اگر آپ اعلیٰ مدارج تک چلنا چاہتے ہیں تو سوا لاکھ درود شریف کے ساتھ ٹیسٹ آف یور چوائس "Test of Your Choice" کے لئے تیار رہیں' آپ نے گریز کیا تو آپ کی مرضی۔ (ہمیں آپ سب سے محبت تو ہے لیکن کوئی گریز کرے تو یاد رکھے کہ ہمارے لئے ہمارا اللہ کافی ہے' ہم اس کے ساتھ ہیں۔ دید میں ہیں عید میں ہیں وہی ہمارا مطلوب ہے صرف وہی ہمارا مقصود ہے صرف وہی ہمارا محبوب ہے' ہمیں اس سے اور کچھ بھی نہیں چاہیے۔ شیطان نے آپ پر بہت حملے کیے پھر بھی کامیاب نہیں ہیں' ہم آپ کو دیکھتے رہے ہیں۔ ہم آئے آپ کو بتایا تھا کہ ہمارا عہد تعلق کبھی بھی نہیں ٹوٹ سکتا (۲۵۶ : ۲) یہ کوئی پیر کے ساتھ بیعت نہیں' وہ بھی توڑی جائے تو اس کا وبال اپنے نفس پر ہوتا ہے (۱۰ : ۴۸) آپ سب ہمارے اور ہم آپ کے ہیں' غلط فہمی کو ترک کر دیں' اعلیٰ منازل کے لئے اعلیٰ امتحان ہوتے ہیں۔ ارے یہاں تو کالج میں داخلہ میرٹ کے بعد ملتا ہے اور میٹرک کے مطابق ہوتا ہے' حضورؐ تک پہنچنے کے لئے کوئی امتحان نہ ہو؟ اس میں آپ کی بہتری ہے جو کچھ آپ کے خاندان میں ہوتا رہا اسی کے پس منظر میں جو کالم لکھے ان کی نقل پیش خدمت ہے۔ ہمیں آپ سے بہت پیار ہے' یہ وہ پیار نہیں جو بشر کو بشر کے ساتھ ہوتا ہے بلکہ یہ وہ پیار ہے جو نور کو نور سے' اللہ کو بندے سے اور رسول کو غلام سے ہوتا ہے۔ اس پیار کی قدر کریں' کوئی وضاحت ہو تو انشاء اللہ ملاقات پر
والسلام مع الدعا

آپ کا حضرت
آپ کا نور

سپیشل رپورٹ: (جاری)

(۱۳)

مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ نعوذ باللہ خالی مکان

یوسف علی کے بارے میں لوگوں کے بیانات

نبوت کے جھوٹے دعویدار کذاب یوسف نے کراچی' لاہور کے درجنوں افراد کو حضرت محمدؐ سے ملاقات کا کہہ کر بلایا اور ان تمام افراد کو انفرادی طور پر مختلف اوقات میں بند کمرے میں بلا کر درود شریف پڑھنے کو کہا اور پھر آنکھیں کھولنے کا حکم دیتے ہوئے کہا میں ہی (نعوذ باللہ) محمد ہوں۔

خبریں کو تقریباً ۲۰ ایسے افراد نے اپنے تحریری بیان دیئے ہیں جن میں یوسف نے اس قسم کی کذب بیانی کی ہے چند افراد کے بیانات قارئین کی خدمت میں پیش ہیں تاکہ انہیں تصویر کے اصل رخ کا پتہ چل سکے۔

محمد سہیل ضیاء ولد محمد امین

کینال ویو ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور

جناب عالی! بیان کیا کہ میری تعلیم ایف اے ہے' تاجر ہوں' تقریباً دو سال قبل میری ملاقات مسمی ابوالحسنین محمد یوسف علی سے مسجد بیت الرضا چوک یتیم خانہ ملتان روڈ لاہور میں ہوئی۔ انہوں نے مجھے اپنی علمیت سے بہت متاثر کیا اور مجھے بلند پایہ کا مسلمان قرار دیتے ہوئے تین چار ملاقاتوں کے بعد ہی نبی کریم حضرت محمد ﷺ سے بالمشافہ ملاقات کروانے کا عندیہ دیا۔ میں نبی کریم سے ملاقات کا سن کر فرط جذبات سے لبریز ہو گیا۔ پھر ایک دن جمعۃ المبارک کے روز نماز جمعہ کے بعد میری نبی کریمؐ سے ملاقات کا وقت طے ہوا اس سے قبل یوسف علی نے مجھے کہا تھا کہ میں رسول اللہ ﷺ کا نائب پوری کائنات میں ہوں' پھر ملاقات کی تین شرائط بتائیں۔ پہلی یہ کہ ملاقات کرنے والا یا تو مجذوب ہو یا پھر شیر خوار بچے کی طرح معصوم ہو۔ تیسری صورت میں نبی کریمؐ سے ملاقات کے خواہشمند کو (Top Most Surrender) تن' من' دھن کی رسول پاک کی راہ میں قربانی۔ میں نے تیسری شرط منظور کر لی۔ پھر محمد یوسف نے مجھ سے پونے چار لاکھ روپے اور گاڑی مانگی جو میں نے پیسے اور گاڑی دے دی۔ گاڑی مجھے پندرہ دن بعد واپس کر دی گئی مگر رقم انہوں نے اپنے پاس رکھ لی۔ اگلے روز جمعہ تھا' مجھے جمعہ کی نماز کے بعد دیدار کا وقت بیت الرضا مسجد میں دیا گیا۔ میں وہاں پہنچا' نماز جمعہ بھی بیت الرضا میں ادا کی۔ پھر بعد میں خصوصی خطبہ میں کہا کہ آج اس محفل میں تمام

لوگ جو بیٹھے ہوئے ہیں کو مبارک ہو کہ حضور پاکؐ آج اس محفل میں بنفس نفیس موجود ہیں جو سونگھ سکتا ہے وہ سونگھ لے، جو محسوس کر سکتا ہے وہ محسوس کرے، جو دیکھ سکتا ہے وہ دیکھ لے اور کہا کہ آج اس محفل میں ایک ایسا خوش نصیب شخص موجود ہے جس کے بارے میں قادر مطلق نے ہمیں کہا کہ اس کی ملاقات حضور پاکؐ سے کروائی جائے۔ نماز کے بعد وہ مجھے اکیلے کو اپنے حجرے میں لے گیا وہ مسجد سے ملحقہ ہے۔ اس حجرے میں اس وقت میں اور محمد یوسف موجود تھے۔ ہمارے علاوہ کوئی اور نہ تھا۔ یوسف علی نے مجھ سے سوال کیا کہ کیا آپ کی حضور اکرمؐ سے ملاقات ہوئی، دیدار ہوا۔ میں نے حجرے میں دائیں بائیں دیکھا اور نفی میں سر ہلا دیا، پھر اس نے کہا کہ بسم اللہ ہم ہی ہیں محمد مصطفیٰ ﷺ ہم نے اپنے آپ کو لوگوں سے چھپا رکھا ہے اور آپ بھی ہمیں چھپا کے رکھیں گے۔ یہ سنتے ہی میں سناٹے میں آ گیا اور میرا دماغ ماؤف ہو گیا۔ پھر یوسف علی نے کہا کہ دنیا میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اب تک جتنے نبی اور اولیائے کرام آئے ہیں وہ حضرت محمدؐ کی ہی مختلف شکلیں تھیں۔ تھوڑی دیر خاموشی کے بعد میں نے یوسف علی سے کہا کہ کیا ثبوت آپ کے پاس ہیں کہ آپ رسولؐ ہیں۔ اس بات پر یوسف علی نے کہا کہ رسولؐ کو ماننے کے لئے عقل اور دلیل کی ضرورت نہیں ہوتی، صرف دل کی ضرورت ہے اور آج سے ۱۴ سو سال پہلے بھی ایسا ہی ہوا تھا اور حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر جتنے انبیاء اور ولی اللہ آئے ہیں وہ سب حضرت محمدؐ ہی ہیں۔ اس پر میں نے کہا کہ آپ کوئی معجزہ دکھایئے اس پر یوسف علی نے کہا کہ آپ کافر ہو جائیں میں معجزہ دکھاتا ہوں جس پر میں نے جواب دیا کہ یہ ناممکن ہے۔ پھر یوسف علی نے کہا کہ میری ظاہری بیوی بھی محمدؐ پر یقین نہیں کرتی تھی لیکن ایک دن گھر پر جبکہ لائٹ گئی ہوئی تھی میں قمیض بدل رہا تھا کہ ایک دم سے لائٹ آ گئی، میری بیوی نے میری پشت پر مہر نبوت دیکھی اور پھر میرے قدموں پر گر گئی اور مجھے حضرت محمدؐ مان لیا۔ پھر یوسف علی نے مجھ سے ایک سوال کیا کہ ایک میز پر ایک پلیٹ میں تین انڈے رکھے ہیں اور چار آدمی کھانے والے اور سب کو ایک ایک انڈا دینا ہے اور اس کا حل کیا ہو گا اور انگریزی میں ترجمہ کر کے بتاؤ؟ چونکہ اس وقت میری کیفیت عجیب سی ہو رہی تھی اور ذہن بالکل ماؤف ہو گیا تھا میں اس سوال کا جواب نہ دے سکا۔ اس کے بعد میں بہت جلد اس کے عقائد سے علیحدہ ہو گیا۔ ملعون یوسف کے

بارے میں میں نے یہ ضرور محسوس کیا ہے کہ اس کے پاس کچھ Super Natural طاقتیں ہیں جن کی مدد سے وہ لوگوں کے ذہنوں کو مغلوب کر لیتا ہے۔ میں باہر آ گیا اور میرے ذہن نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا پھر میں نے مختلف علمائے کرام سے مشورہ کیا جامع اشرفیہ سے فتویٰ بھی لیا جس میں ایسے شخص کو واجب القتل اور زندیق قرار دیا۔ پھر میں نے اپنی تسلی کرنے کے بعد اس سے قطع تعلق کر لیا اور تین چار ماہ میں اس سے اپنی تمام رقم جو پونے چار لاکھ تھی وصول کر لی بیان سن لیا جو درست ہے۔

نعمان الٰہی ولد شیخ محمد اسلم

گلشن اقبال کراچی

میں نعمان الٰہی ولد محمد اسلم شیخ حلیفہ بیان دیتا ہوں کہ میری اس شخص ابوالحسنین یوسف علی سے پہلی ملاقات عبدالواحد خان کے گھر ہوئی۔ اپنی ساری ملاقات کے دوران اس نے حضور پاکؐ کے دنیا میں موجود ہونے کی بات کی اور مجھے کہا کہ آپ کو حضورؐ نے قبول کیا اور آپ جب تک حضورؐ سے مجسم ملاقات نہیں کریں گے وفات نہیں پائیں گے۔ چند ملاقاتوں کے بعد ایک روز محمد علی (ابوبکر) صاحب کے گھر ایک ملاقات میں یوسف علی نے مجھے میرے والد اور ڈاکٹر اسلم صاحب کو کمرے میں بلوایا اور ایک خطیر رقم مجھ سے لینے کے بعد اس نے مجھے کہا اب ہم آپ کو حقیقت عطا کرتے ہیں یعنی کہ ہم آپ کی ملاقات حضورؐ سے کرواتے ہیں۔ یہ کہہ کر کمرے کا دروازہ بند کر دیا اور کہا کہ ہم ہی ہیں محمدؐ (نعوذ باللہ) اور گلے لگا لیا۔ اس کے بعد سب کمرے سے باہر آ گئے اور اس نے تمام لوگوں سے کہا کہ انہیں مبارک باد دیں کہ ان کی بھی حضورؐ سے ملاقات ہو گئی ہے اس کے بعد اگلے روز کی ملاقات میں اس نے مجھے چند باتیں کہیں۔ (ہدایات دیں) جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ جب ہمیں فون کریں تو الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھیں (یعنی کہ ہم پر درود بھیجیں۔)

۲۔ جب میں حج پر جانے لگا تو یوسف علی نے مجھے بلا کر کہا کہ لوگ حج پر ہزاروں روپیہ خرچ کر دیتے ہیں مگر ہمیں نہیں دیتے جبکہ مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ میں تو خالی عمارتیں ہیں اس کے طواف کرنے کا کیا فائدہ جبکہ

حقیقت تو ہم یہاں موجود ہیں۔ (نعوذ باللہ)

۳۔ اس روز عبدالواحد خان کے گھر یوسف علی نے مجھ سے سوال کیا کہ کیا آپ حضورؐ کے سالار بننا پسند کریں گے میں نے کہا کیوں نہیں اس پر یوسف علی نے کہا مبارک ہو ہم نے آپ کو حضور پاکؐ کا سالار مقرر کیا۔ اس کے عوض سات لاکھ روپے کا تقاضا کیا جو میں ادا نہ کرسکا۔ کچھ عرصہ بعد سہیل اور یوسف علی میرے پاس گھر آئے اور مجھ سے ایک لاکھ روپیہ لے لیا۔

محمد اکرم رانا ولد محمد طفیل

ڈیفنس ہاؤسنگ کالونی کراچی

محمد اکرم رانا ولد رانا محمد طفیل اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر حلیفہ بیان کرتا ہوں کہ میں ایک اوسط درجے کا عام آدمی ہوں اور اسلام کا پیرو کار ہوں۔ ایک عام انسان ہونے کے ناطے میں آداب خداوندی ادا کرتا ہوں تاآنکہ میں نے اخبار پاکستان کا مطالعہ اکتوبر ۱۹۹۳ء سے شروع کیا۔ اس کا ایک مضمون تعمیر ملت پڑھ کر بہت متاثر ہوا جس کے بعد یہ ہر روز کا معمول بن گیا۔

شوق عمل میں اخبار والوں سے مضمون نگار کا معلوم کرکے ان کے گھر پہنچا اور ان کی محافل میں جانا شروع کر دیا۔ کبھی شادمان لاہور میں اور کبھی عبدالواحد کے گھر کراچی میں۔ غرض یہ کہ جہاں جہاں بھی محفل ہوتی میں شریک ہوتا رہا۔

ان محافل میں زیادہ تر دینی گفتگو ہی ہوتی لیکن کبھی کبھار چونکا دینے والی باتیں بھی ہوتیں جو شعور کو جھنجھوڑتی اور دل ان کو ماننے سے انکار کرتا۔ مثال کے طور پر ان کے آرٹیکل تعمیر ملت میں امام وقت کی توجیہات پیش کی جاتیں۔ اخبار میں پڑھ کر تو اس بات کا احساس نہ ہوا کہ یہ مرد کامل اور امام وقت کون ہے لیکن ان کی تقاریر سے یہ احساس ملنے لگا کہ یہ اشارے خود اپنی طرف ہی کرتے ہیں۔ پہلے پہل تو مبہم انداز اور پھر کھل کر بھی ذکر ہونے لگا کہ اب احیائے اسلام ہونے والا ہے پہلے تو اس کا مرکز ترکی تھا لیکن اب پاکستان ہوگا اور امام وقت اس کی سربراہی کریں گے اور پھر اپنے آپ کو امام وقت کہنا شروع کر دیا۔ جن سے یہ بات کھل کر سامنے آگئی کہ اخبار ذریعہ ہے لوگ اکٹھا کرنے کا جس میں انداز مبہم ہے

اور جب لوگ قریب آنے لگیں تو برملا اپنا پیغام دینے لگے جس سے یہ مقصد واضح ہوگیا۔

ہمیں اللہ کی طرف سے یہ حقیقت عطا ہوئی ہے کہ نبی اکرم آج بھی دنیا میں آپ کے درمیان موجود ہیں اور بشریت کے لبادے میں ہیں۔ کوئی سمجھ سکتا ہے تو سمجھ لے، کوئی دیکھ سکتا ہے تو دیکھ لے، کوئی سونگھ سکتا ہے تو سونگھ لے اکثر اوقات نماز کا وقت اگر ہوگیا ہے تو اسے پس پشت ڈال دیا جاتا اور یوسف علی جب بہت ہی ترنگ میں آجاتے تو فجر کی نماز گیارہ بجے دن تک ہو جاتی۔

اگر کوئی سوال کرلیتا کہ صاحب نبی اکرمؐ کی زندگی تو بہت سادہ تھی اور کوئی ظاہری نمود و نمائش نہ تھی اس کا جواب یہ ملتا کہ ۱۴۰۰ سالہ پرانے اتفاقات میں ہمیں ماڈرن زندگی سے ہم آہنگ ہونے کے لئے کہا ہے۔ وہ اس وقت کی ضرورت تھی اور یہ آج کی ضرورت ہے۔ یہ ۳ ستمبر ۱۹۹۵ء کا ذکر ہے کہ ایک محفل میں میں نے پوچھ لیا کہ آپ کوئی تفسیر یا تفہیم بھی ترتیب دے رہے ہیں جس پر یوسف علی نے کہا کیوں نہیں، کیوں نہیں، اس پر میں نے خواہش ظاہر کی مجھے بھی ایک عدد کاپی درکار ہوگی۔ اس پر انہوں نے کہا کہ کیا قیمت ادا کرو گے۔ میں ششدر رہ گیا اللہ کی چیز کی قیمت ہوسکتی ہے، کوئی دنیاوی چیز اس کے مقابل نہیں ہوسکتی۔ بہرحال جب بہت مجبور کیا گیا تو میں نے کہہ دیا ایک لاکھ روپے۔ کافی وقت گزر گیا اور جب میں نے پیسے ادا نہ کئے تو مجھے طرح طرح سے پیغامات بھجوائے جاتے۔ ایک دن جب میں ان کے ہاں شام کو چھ بجے کے قریب پہنچا تو معلوم ہوا یہ اسلام آباد جا رہے ہیں۔ مجھے بھی اپنے ساتھ ایرپورٹ لے گئے۔ راستہ بھر میں اپنے دو حواریوں کی مدد سے پیسے کا تذکرہ ہوتا رہا اور میرا شک گہرا ہوتا رہا۔ ایئر پورٹ تک پہنچتے پہنچتے یہ رقم ۵۰ ہزار روپے کم ہوگئی۔

اب میں ان کی محافل میں شامل نہیں ہو رہا تھا کیونکہ میرے دل میں شکوک گہرے ہوگئے تھے۔ میرے حج پر جانے کا وقت اپریل ۱۹۹۶ء میں آگیا۔ مجھے یوسف علی نے یہ کہہ کر بلایا کہ آپ کے ذمے اللہ کا قرض واجب الادا ہے۔ آپ کا حج کوئی حج نہیں اگر آپ یہ قرض نہیں چکاتے بہرحال میں نے رقم ادا کردی جو کہ آدھی تھی۔

مجھے ایک کمرے میں بلایا گیا جس میں بریگیڈیئر اسلم بھی موجود تھے۔ مجھے کہا

گیا کہ آپ اللہ کے بہت قریب ہو چکے ہیں آپ ان کے پیاروں میں سے ہیں۔ آج آپ پر ہم حقیقت عیاں کریں گے ذرا آنکھیں بند کیجئے اور درود شریف پڑھئے۔ پھر کہا گیا آنکھیں کھولیں، پھر یوسف علی پوچھتے ہیں آپ نے کچھ دیکھا میں ساکت و جامد ان کو دیکھ رہا ہوں کہ بڑھ کر گلے لگا لیا اور کہا بسم اللہ ہم ہی تو محمد مصطفیٰ ہیں۔ ہم نے آج تک اس حقیقت کو چھپایا ہے آپ بھی ہمیں چھپا کر رکھئے گا۔ میں نے کہا میں نے تو آپ سے تفہیم کے لئے کہا تھا کہنے لگے تفہیم قرآن ہے اور القرآن سامنے موجود ہیں۔

عجیب وحشت اور نفرت کا سا احساس ہوا۔ میں باہر آگیا اور فیصلہ کر لیا کہ آئندہ اس شخص سے کبھی نہیں ملنا اور کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں رکھنا۔ اس سلسلے میں جب بزرگ اور دیندار اشخاص سے میں نے بات کی انہوں نے اسے ملعون اور شیطان قرار دیا۔ میری دعا ہے اللہ ہمیں ایسے فتنوں سے محفوظ رکھے ہم نے علمائے کرام سے مشورہ کیا اور ادارہ تحفظ ختم نبوت والوں سے فتویٰ بھی لیا جنہوں نے اس شخص کو واجب القتل قرار دیا۔

بریگیڈیئر (ر) ڈاکٹر محمد اسلم ملک

عسکری اپارٹمنٹ چودھری خلیق الزمان روڈ کراچی

میں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر حلفیہ بیان کرتا ہوں ابوالحسنین محمد یوسف علی سے میری پہلی ملاقات عبدالواحد صاحب کے گھر ۳-D کہکشاں بلاک ۹ کلفٹن میں غالباً ۱۹۸۸ء یا ۱۹۸۹ء میں ہوئی۔ پہلا بیان یوسف علی نے سورہ اخلاص اور " احد" پر کیا۔ اس کے بعد ۴ یا ۵ ماہ بعد کراچی آتا رہا۔ عبدالواحد اس کے آنے پر اپنے دوستوں اور واقفوں کو اکٹھا کرتے تھے اور یوسف علی کی تقریر بیان سنا کرتے تھے۔ شروع میں یوسف علی نے اپنے آپ کو بزرگ ظاہر کیا پھر آہستہ آہستہ ظاہر کیا کہ اب احیائے اسلام ہونے والا ہے اور اس کی سربراہی پاکستان میں ہوگی اور امام وقت کریں گے۔ پھر اپنے آپ کو امام وقت ظاہر کرنا شروع کیا۔ میرے ساتھ اکثر قرآن کریم کی آیات کے حوالہ سے بات ہوتی تھی۔ حتیٰ کہ ایک دفعہ مجھ سے رقم کا مطالبہ کیا کہ آپ کو اس تحفہ کے بعد بہت بڑی حقیقت عطا کرنی ہے۔ میں نے کچھ ماہ تامل کیا تو پھر زور دے کر کہا کہ اب جلدی دے دوں۔ میں نے اس کو نقد رقم

ادا کی۔ اس سے اگلی نماز جمعہ یوسف علی نے میرے رہائشی علاقہ والی مسجد میں ادا کی۔ جمعہ کے بعد یوسف علی میرے گھر آیا۔ اس کے ساتھ جو ساتھی جمعہ ادا کر رہے تھے وہ بھی آئے۔ ان کو میری معلومات کے بغیر ہار لانے کے لئے کہہ چکا تھا۔ جب وہ لے کر آگئے کہ آپ کو ہم بتاتے ہیں صوفہ پر بیٹھا ہوا تھا اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور کہا "انا محمد" (یعنی میں ہی محمد ہوں) میں ابھی سن کر سنبھل نہ پایا تھا کہ آٹھ دس اس کے ساتھی مجھے ہار ڈال کر گلے ملنا شروع ہو گئے (کموڈور یوسف صدیقی بھی ان میں شامل تھے) میں خاموش ہو گیا۔ بعد میں سوچا تو ساتھ رہ کر شواہد اکٹھے کرنے کا ارادہ کیا اندر سے میں تبدیل ہو گیا تھا مگر ظاہر میں یوسف علی کے ساتھ رہا۔ اکثر اپنی خاص خاص محفلوں میں کہتا تھا کہ یہ مصطفیٰ خاندان ہے۔ یہ محفل روئے زمین پر بہترین لوگوں کی ہے۔ ایک محفل میں کموڈور یوسف صدیقی صاحب نے سوال کیا کہ حضرت (یوسف علی کو) آپ (یوسف علی) آدمؑ اور بعد میں دیگر انبیاءؑ کے لباسوں میں آتے رہے پھر ۱۴۰۰ سالہ پہلے آئے پھر بعد میں مختلف اولیاء کے لباسوں میں آئے اور اب بھی آپ موجود ہیں۔ سب سے زیادہ شان کب تھی، یوسف علی نے کہا ۱۴۰۰ سال پہلے شان تھی۔ مگر جو اب شان ہے وہ کبھی نہ تھی۔ اس وقت وہ ڈیوٹی پر تھے اب بیوٹی (Beauty) پر ہیں۔

سپیشل رپورٹ: (جاری)

(۱۴)

کذاب یوسف کون ہے؟

یوسف علی ۵۰ سال قبل فیصل آباد کی تحصیل جڑانوالہ کے ایک شخص وزیر علی کے گھر پیدا ہوا۔ اس کے دو بھائی اور پانچ بہنیں ہیں۔ یہ سب سے بڑا ہے اس کے ایک بھائی ناصر نصر اللہ وحید نے آج سے دس بارہ سال قبل سعودی عرب میں زہریلی چیز کھا کر خودکشی کر لی تھی۔ ناصر کا سب سے قابل اعتماد اور عزیز دوست محمود جو ملتان روڈ پر آج کل ایک کارخانہ چلا رہا ہے مگر ان دنوں سعودی عرب میں

ناصر نصراللہ وحید کے ساتھ ایک ہی گھر میں رہتا تھا۔ خودکشی کی وجہ بیان کرتے ہوئے روزنامہ "خبریں" کو بتایا ہے کہ وہ چھٹی پر پاکستان آیا ہوا تھا کہ اسے اطلاع ملی کہ ناصر نے غلطی سے کوئی زہریلی چیز کھالی ہے اور وہ زندگی اور موت کی کش مکش میں ہے۔ محمود نے بتایا کہ وہ اپنی چھٹی مختصر کرکے واپس سعودیہ پہنچا اور ہسپتال میں ناصر سے ملاقات کی تو ناصر نصراللہ وحید نے بتایا کہ ایک روز اس کی طبیعت خراب ہوگئی تو وہ چھٹی لے کر گھر چلاگیا وہاں دروازوں کو مقفل کرنے کا رواج کم ہی ہوتا ہے ناصر جب گھر داخل ہوا تو اس نے اپنے بڑے بھائی محمد یوسف علی کو جو ہمارے ساتھ ہی رہتا تھا اپنی بیوی کے ساتھ قابل اعتراض حالت میں دیکھ لیا۔ اس نے آہنی راڈ لے کر بیوی کو مارنے کی کوشش کی تو بیوی نے کھل کر یوسف علی کا ساتھ دیا پھر دونوں نے مل کر اسے زدوکوب کیا اور کوثر نے واشگاف الفاظ میں کہا ہاں میرا یوسف سے تعلق ہے؟ جس پر ناصر نصراللہ وحید نے زہر کھا لیا۔ ڈاکٹروں نے اسے لاعلاج قرار دے دیا اور وہ پاکستان آکر دوران علاج انتقال کرگیا۔

یوسف علی فوج کا کمیشنڈ آفیسر تھا اور کپتان کے عہدے پر ہی اس نے فوج سے ریٹائرمنٹ لے لی تھی۔ پھر وہ سعودی عرب چلاگیا مگر سعودی عرب جانے سے قبل اس نے ایم اے اسلامیات کیا اور پاکستان کے مختلف دینی اداروں سے مستفید ہونے کے بعد وہ ایران بھی گیا اور دینی تعلیم حاصل کی۔ یوسف علی کی شادی طیبہ نامی ایک خاتون سے ہوئی جو گلبرگ گرلز کالج لاہور میں لیکچرار ہے۔ اس کی بیٹی فاطمہ ڈاکٹر ہے جبکہ ایک بیٹا حسنین انجنیئرنگ یونیورسٹی کا طالب علم دوسرا بی اے کا طالب علم ہے۔

کئی سال تک یوسف علی جدہ میں مقیم رہا۔ اس کی بظاہر کوئی ڈیوٹی نہ تھی وہ ترکی کے کسی ادارے کا ملازم تھا مگر سعودی عرب میں ہی مقیم تھا۔ کوئی کام نہ کرتا مگر اس سے ہرماہ تنخواہ مل جاتی تھی۔ سعودی عرب میں وہ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک کے گھر میں مہمانوں کے خدمت گزار کی حیثیت سے مقیم رہا مگر اس دوران اس نے ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک کے دنیا بھر کے آنے والے مہمانوں سے ورلڈ اسمبلی کے نام پر پیسے بٹورنے کا کام شروع کردیا اور خود کو ورلڈ اسمبلی کا خزانچی جبکہ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک کا تعارف ورلڈ اسمبلی کے ڈائریکٹر جنرل کی حیثیت سے کراتا رہا۔

ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک کو جب یوسف علی کی اس لوٹ مار کا علم ہوا تو انہوں نے اسے گھر سے نکال دیا پھر وہ مدینہ شریف میں ہی کسی اور جگہ کرائے پر رہنے لگا۔ ۱۹۸۸ء میں ایک دن رات کے وقت روضہ رسولؐ پر وہ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک سے ملا اور انہیں کہنے لگا کہ ابھی ابھی نبی کریم میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ یوسف علی پاکستان چلے جاؤ۔ اچھے لوگوں کو جمع کرو ۱۹۹۲ء میں پاکستان میں مکمل اسلامی انقلاب آئے گا اور حضورؐ خود اس انقلاب کی نگرانی کریں گے۔ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک یوسف علی کی کذب بیانی سے سیخ پا ہوگئے اور انہوں نے اسے مسجد نبویؐ سے باہر جانے کا حکم دیا۔ ۱۹۸۸ء کے آخری ایام میں یوسف علی پاکستان آگیا اور جی او آر گلبرگ کے ایک سرکاری گھر میں جس کا نمبر ۱۵سی تھا اس نے قرآن مجید کو سمجھانے کے لئے مجلسوں کا اہتمام کرنا شروع کیا اور بعض اخبارات و رسائل کو مختلف دینی موضوعات پر مضمون لکھ کر بھیجنا شروع کر دیئے۔ پہلے یوسف علی کے نام سے لکھتا رہا پھر اس نے اپنا تخلص ابوالحسنین رکھ لیا۔ ۱۹۹۲ء میں اسے نے روزنامہ "پاکستان" میں تعمیر ملت کے نام سے دینی کالم لکھنا شروع کیا۔ اس کالم میں اکثر اوقات یہ نبی کریمؐ کی شان مختلف طریقوں سے بیان کرتا اور کچھ اس انداز میں تحریر کرتا کہ پڑھنے والے کو تشنگی رہ جاتی اور وہ مزید وضاحت مانگتا اسی وضاحت کے چکر میں بعض لوگ یوسف علی سے رابطہ کرتے تو وہ انہیں اپنے گھر واقع جی او آر میں دعوت دیتا کہ وہاں آئیں اور دین سیکھیں اپنی محافل میں وہ واشگاف الفاظ میں پاکستان کے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام پر کڑی تنقید کرتا اور ان کی شان میں گستاخی کرتا۔ انہیں جاہل، کم علم اور دین کے دشمن قرار دیتا۔ واضح طور پر کہتا کہ پاکستان میں اس وقت کوئی ایسا شخص موجود نہیں جو قرآن مجید کو سمجھ سکا ہو اور رسول کریم کی تعلیمات کو جان چکا ہو۔ پھر یوسف علی نے شادمان کی مسجد میں خطبہ جمعہ شروع کردیا مگر وہاں بھی بعض اوقات ذومعنی اور قابل اعتراض جملے اپنی تقریر کے دوران ادا کردیتا جس پر اسے شادمان کی مسجد سے ہٹا دیا گیا۔ اس نے ملتان روڈ پر مسجد بیت الرضا کا انتخاب کیا اور ڈیفنس میں کوٹھی خرید کر شفٹ ہوگیا۔ اس مسجد سے ملحقہ دربار کے گدی نشین سید محمد یوسف رضا اس کو جمعہ کی نماز کے لئے بلاتے اور ۵۰۰ روپے فی نماز جمعہ کے حساب سے معاوضہ دیتے۔ نماز جمعہ کے بعد اس نے یہیں پر محفل لگانا شروع کردی جس میں بڑے

بڑے آفیسر ریٹائرڈ جرنیل اور مشہور تاجر اپنی بیویوں اور بیٹیوں کے ساتھ شریک ہونے لگے۔ شان رسولؐ بیان کرتے کرتے یہ لوگوں کو بشارت دینے لگا کہ آپ اس وقت تک انتقال نہیں کریں گے جب تک آپ رسول کریمؐ سے باقاعدہ ملاقات نہیں کریں گے۔ لوگ یہ سن کر اور بھی خوش ہوتے اور اس پر نچھاور ہوتے پھر یہ مختلف لوگوں سے ان کی حیثیت کے مطابق مختلف قسم کے مطالبات کرتا پھر حاضرین میں سے جو دیدار رسولؐ کا سب سے زیادہ جذباتی ہو کر اظہار کرتا اسے پہلے پہل درود شریف پڑھنے پر لگا دیا جاتا اور پھر پیغام دیا جاتا کہ فلاں تاریخ کو اتنے بجے تمہاری حضور اکرمؐ سے ملاقات کا وقت طے ہو گیا ہے۔ ادب سے رہنا درود شریف پڑھنا کوئی گستاخانہ بات زبان پر مت لانا۔ ذہن سے ہر قسم کے وسوسے کو نکال دینا ملاقات کے بعد جب رسولؐ کے تقاضوں کو پورا کرنا ملاقات کے لئے یہ تین شرائط رکھتا اور کہتا کہ صرف تین قسم کے لوگ حضورؐ کا دیدار کر سکتے ہیں۔

۱۔ شیر خوار بچے کی طرح پاک شخص۔
۲۔ مجذوب جسے دنیا و مافیا کی خبر نہ ہو۔
۳۔ ایسا شخص جو حضورؐ کے نام پر تن من دھن قربان کر دے۔

تمام لوگ تیسری شرط پر ہی پورے اترتے کیونکہ پہلی دو شرطوں پر پورا اترنا ناممکن ہے پھر یہ لوگوں سے مختلف قسم کے مطالبات کرتا اور کہتا کہ یہ آپ کا ٹیسٹ ہے کسی سے گاڑی مانگ لیتا اور کسی سے اس کے گھر کی رجسٹری کسی سے اس کا سارا کاروبار مانگ لیتا تو کسی کے سامنے یہ شرط رکھی جاتی کہ تمہیں اپنی بیوی کو طلاق دینا ہوگی پھر اس شخص کا ردعمل دیکھ کر قدرے توقف کے بعد کہتا مگر طلاق دینے میں حرج کوئی نہیں۔ مصطفوی خاندان میں شامل ہونے کے بعد آپ اپنی اہلیہ کو بھی شامل کر لیں اور دوبارہ نکاح پڑھ لیں۔ حب رسولؐ سے سرشار پروانے حضورؐ کے دیدار کے لالچ میں اس بے غیرت کے سامنے اپنا سب کچھ قربان کرتے رہے۔ جب یہ لعنتی دیکھ لیتا کہ لوہا گرم ہے تو اچانک اسے علیحدگی میں کمرے میں لے جا کر کہتا کہ "انا محمد" آنکھیں کھولو میں ہی (نعوذ باللہ) محمد ہوں۔ سننے والا ہکا بکا رہ جاتا کوئی خاموشی سے واپس چلا آتا کوئی کتابوں سے رجوع کرتا اور کوئی علماء کرام سے فتویٰ لینا شروع کر دیتا کہ کیا رسولؐ کی دوبارہ آمد ہو سکتی ہے اس طرح دیدار کرنے والے آہستہ آہستہ ٹوٹتے رہے اور اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہی لوگوں کی عزتوں

سے کھیلنے والے بدکردار شخص کو گستاخی رسولؐ کے جرم میں اتنی رسوائی دے دی کہ خیبر سے کراچی تک کذاب یوسف کا نام نفرت کی علامت بن چکا ہے۔ ہزاروں لوگ اسے جہنم رسید کرنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔

(۱۴)

یوسف کذاب کا دایاں ہاتھ شیطان کا ہاتھ تھا

کلفٹن کراچی کے ایک دست شناس سراج نے "خبریں" کو بتایا کہ یوسف علی اکثر اس کے پاس آتا اور اپنے ہاتھ کی لکیریں دکھاتا۔ سراج نے بتایا کہ وہ یوسف علی کو گزشتہ پانچ سال سے جانتا ہے مگر کبھی اس کی محفل میں نہیں گیا اور نہ ہی اسے معلوم ہے کہ اس نے نبوت کا دعویٰ کر رکھا ہے البتہ اس کے ہاتھ کو میں نے دیکھا ہے' اس کا ہاتھ ابنارمل ہے اور اس کا ایک ہاتھ مکمل طور پر شیطان کا ہاتھ ہے' جس میں تمام شیطانی قوتیں موجود ہیں' جبکہ بایاں ہاتھ مختلف ہے سراج نے بتایا کہ اس کے ہاتھ میں آخری عمر میں درجنوں معاشقوں کی نشانیاں ہیں اور میں نے یوسف علی کو ایک سال پہلے بتایا تھا کہ عورتوں سے میل ملاپ بند کر دے' وہ عورتوں کی وجہ سے ایک دن ذلیل ہو گا مگر وہ نہ مانا سراج نے بتایا کہ وہ کبھی کبھار لڑکیوں کے ساتھ اسے ملنے آتا' اس کے ہاتھ میں حرام کی دولت کا اچانک آنا بھی تھا اور یہ ساری ناجائز دولت ۴۵ سال کی عمر کے بعد ہی آتی ہوئی نظر آتی تھی۔ سراج نے بتایا کہ اس کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے' اس کے ہاتھ پر واضح تھا' ابھی وہ مزید رسوا ہو گا اور رسوائی سے نکل نہیں سکے گا۔

یوسف کذاب کی شیطنیت

لاہور کینٹ کی ایک ۱۷ سالہ لڑکی نے اپنے خطوط میں لکھا ہے یہ وہ لڑکی ہے جسے اس بدبخت نے پہلے بیٹی بنایا اور پھر روحانی نکاح کر کے بے آبرو کیا۔ لڑکی حاملہ ہو گئی اور کراچی کے ایک پرائیویٹ ہسپتال کمال ہسپتال میں ڈاکٹر نزہت کمال

نے آپریشن کر کے اس کا اپریشن کیا۔ اس خط میں لڑکی اپنی ایک عزیز کو تمام صورت حال سے آگاہ کرتی ہے اور جہاں اس بدبخت کا ذکر آتا ہے وہاں حضرت جی یا پھر H-J کہتی ہے۔ کذاب یوسف لڑکیوں کو اکثر اوقات لباس سے تشبیہ دے کر کہتا تھا کہ لباس تبدیل ہوتا رہتا ہے۔

اس لڑکی نے اپنے بہنوئی کے نام ایک خط میں اپنے اور اس لعنتی یوسف علی کے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے جو خط لکھا اس کے چند پیرے اس طرح سے ہیں۔

"اس لئے "ک" بھائی آپ کو تو پتہ ہی ہے کہ میں کس طرح ۲۱ دن وہاں اس کے ساتھ رہی اور جو میرے ساتھ ہسپتال والا واقعہ ہوا پتہ نہیں یہ سب کیسے ہوگیا۔ اب کچھ اچھا نہیں لگتا میں نے اپنا آپ مار لیا ہے مجھ میں حوصلہ نہیں رہا دل کرتا ہے کہ جلدی سے کچھ نہ کچھ ہو جائے یا آر یا پار (ک) مجھے ایک بات تو بتاؤ میں نے حضرت جی کو اتنا ٹوٹ کر کیوں چاہا۔ اس طرح بھی ہوا میں سب کے ساتھ لڑکر بھی ان کے پاس چلی جاتی ہوں اور چاہتی ہوں کہ وہ مجھے ٹوٹ کر چاہیں۔"

سپیشل رپورٹ: (جاری)

(۱۵)

ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی کیا ہے؟

ابوالحسنین محمد یوسف علی نے ۱۲ سال قبل ایک نام نہاد فرضی اسمبلی بنائی جس کا نام ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی ہے ۲۸ فروری ۱۹۹۷ء کو لاہور میں اس کا اجلاس ہوا جس میں کذاب یوسف نے ۱۰۰ صحابہ کرام کی موجودگی کی بات کی اس اجلاس میں کراچی سے عبدالواحد' محمد علی ابوبکر' سید زید زمان' سروش' وسیم' امجد' رضوان' کاشف' عارف' اورنگ زیب اور شاہد نے شرکت کی۔ جبکہ میجر جنرل (ر) سرفراز خاں' سید مسعود رضا' میاں حمید الدین ایڈووکیٹ ڈاکٹر ندیم قریشی' عبدالوحید اور حکیم فاروق کے علاوہ متعدد افراد نے شرکت کی۔ ۲۸ فروری کا ورلڈ

اسمبلی کا یہ اجلاس آخری ثابت ہوا اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کی صورت بھی اس کے ان چاہنے والوں سے دور کر دی۔ اس اجلاس میں اس نے کذب بیانی کی انتہا کر دی اور اس اجلاس کی آڈیو کیسٹ یہ حسب عادت لوگوں سے واپس نہ لے سکا اور اللہ تعالیٰ کی گرفت میں آنے کا سبب یہی کیسٹ بنی۔ ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی کا دنیا بھر میں کہیں بھی کوئی دفتر نہیں' کوئی ٹیلیفون نمبر نہیں' کوئی پوسٹل ایڈریس نہیں۔ جب اس سے اس ورلڈ اسمبلی کے بارے میں سوال کیا گیا تو اس نے کہا کہ روحانی طور پر تو ورلڈ اسمبلی کا دفتر مدینہ شریف میں ہے مگر عملی طور پر پاکستان میں' مگر ایڈریس موجود نہیں۔ مولانا شاہ احمد نورانی نے بتایا کہ ورلڈ اسلامک مشن کے صدر کی حیثیت سے ان کے دنیا بھر کے تمام ممالک میں موجود تمام مذہبی تنظیموں' مشنوں اور جماعتوں سے نہ صرف گہرے رابطے ہیں بلکہ باقاعدہ خط و کتابت بھی ہے مگر ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی کا آج تک انہوں نے نام نہیں سنا۔

○

(۱۶)

دستاویزات مشمولہ "خبریں" سنڈے ایڈیشن

آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی زیارت کا شرف پہلی ہی
نظر میں حاصل کرنے والی بہت
ہی پیاری کے لئے اس دعا
کے ساتھ کہ ابدی طور پر ذات
حق کی محب اور محبوب بن کر
زندگی گذاریں

لڑکی کے نام لکھے گئے خط کا عکس

یوسف کے شناختی کارڈ کا عکس جس پر اس نے اپنا نام محمد تحریر کر رکھا ہے

یوسف علی کو لوگوں کی طرف سے
دیئے گئے لاکھوں کے چیک۔

لاہور کینٹ کی ایک 17 سالہ لڑکی کے خطوط کا عکس یہ ہے
لڑکی ہے جسے اس بد بخت نے پہلے بیٹی بنایا اور پھر روحانی نکاح کر کے بے آبرو کیا۔ لڑکی حاملہ ہو گئی اور کراچی کے ایک پرائیویٹ ہسپتال کمال ہسپتال میں ڈاکٹر نزہت کمال نے آپریشن کر کے اس کا ابارشن کیا۔ اس خط میں لڑکی اپنی ایک عزیزہ کو تمام صورتحال سے آگاہ کرتی ہے اور جہاں اس بد بخت کا ذکر آتا ہے وہاں حضرت جی یا پھر H-J کہتی ہے۔ کذاب یوسف لڑکیوں کو اکثر اوقات لباس سے تشبیہ دے کر کہتا تھا کہ لباس تبدیل ہوتا رہتا ہے۔

اس لڑکی نے اپنے بہنوئی کے نام ایک خط میں اپنے اور اس لعنتی یوسف علی کے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے جو خط لکھا اس کے چند جزیرے اس طرح سے ہیں۔

"اس لئے "ک" بھائی آپ کو تو پتہ ہی ہے کہ میں کس طرح 21 دن وہاں اس کے ساتھ رہی اور جو میرے ساتھ ہسپتال والا واقعہ ہوا ہے پتہ نہیں یہ سب کیسے ہو گیا۔ اب کچھ اچھا نہیں لگتا میں نے اپنا آپ ہار لیا ہے مجھ میں حوصلہ نہیں رہا۔ دل کرتا ہے کہ جلدی سے کچھ نہ کچھ ہو جائے یا مر جاؤں (ک) مجھے ایک بات تو بتاؤ میں نے حضرت جی کو اتنا ٹوٹ کر کیوں چاہا۔ اس طرح بھی ہوا میں سب کے رحم اور کرم بھی ان کے پاس چلی جاتی ہوں اور چاہتی ہوں کہ وہ مجھے ٹوٹ کر چاہیں"

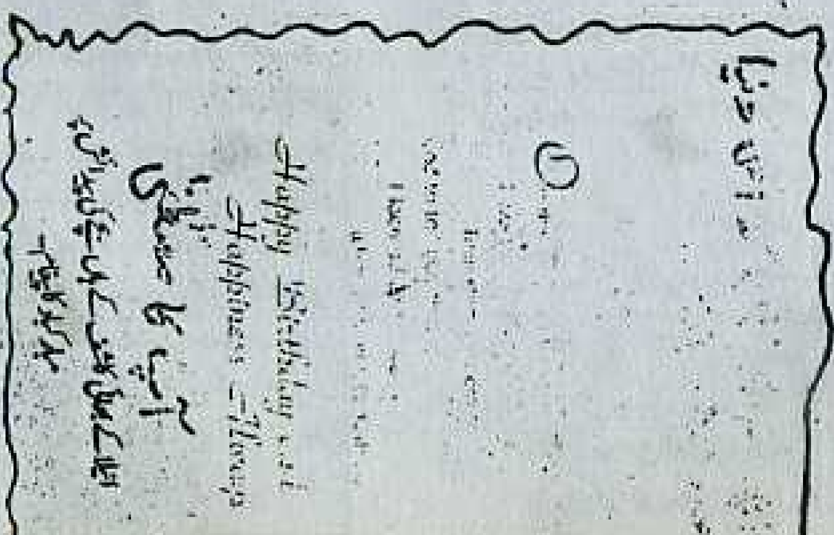

میاں عثمان کا "خبریں" کے نام خط جس میں انہوں۔
نے یوسف کے متعلق شک کا اظہار کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترم و مکرم میاں محمد عثمان صاحب

کونسلر

لاہور

۲۰ اگست ۱۹۹۰

(محمد یوسف علی)

دوسری شادی کی اجازت لینے کیلئے
میاں محمد عثمان سابق ایم این اے کے نام خط۔

یوسف کذاب کا

دایاں ہاتھ شیطان کا ہاتھ تھا:
دست شناس سراج

کلفٹن کراچی کے ایک دست شناس سراج نے "خبریں" کو بتایا کہ یوسف علی اکثر اس کے پاس آتا اور اپنے ہاتھ کی لکیریں دکھاتا۔ سراج نے بتایا کہ وہ یوسف علی کو گزشتہ پانچ سال سے جانتا ہے مگر کبھی اس کی محفل میں نہیں گیا اور نہ ہی اسے معلوم ہے کہ اس نے نبوت کا دعویٰ کر رکھا ہے البتہ اس کے ہاتھ کو میں نے دیکھا ہے اس کا ہاتھ ابنارمل ہے اور اس کا ایک ہاتھ مکمل طور پر شیطان کا ہاتھ ہے جس میں تمام شیطانی قوتیں موجود ہیں جبکہ بایاں ہاتھ مختلف ہے۔ سراج نے بتایا کہ اس کے ہاتھ میں آخری عمر میں درجنوں معاشقوں کی نشانیاں ہیں اور میں نے یوسف علی کو ایک سال پہلے بتایا تھا کہ عورتوں سے میل ملاپ بند کر دے "وہ عورتوں کی وجہ سے ایک دن ذلیل ہو گا" مگر وہ نہ مانا۔ سراج نے بتایا کہ وہ بھی کبھار لڑکیوں کے ساتھ اسے ملنے آتا اس کے ہاتھ میں حرام دولت کا چانس بھی تھا اور یہ ساری ناجائز دولت 45 سال کی عمر کے بعد ہی آتی ہوئی نظر آتی تھی۔ سراج نے بتایا کہ اس کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے اس کے ہاتھ پر واضح تھا ابھی وہ مزید رسوا ہو گا اور رسوائی سے نکل نہیں سکے گا۔

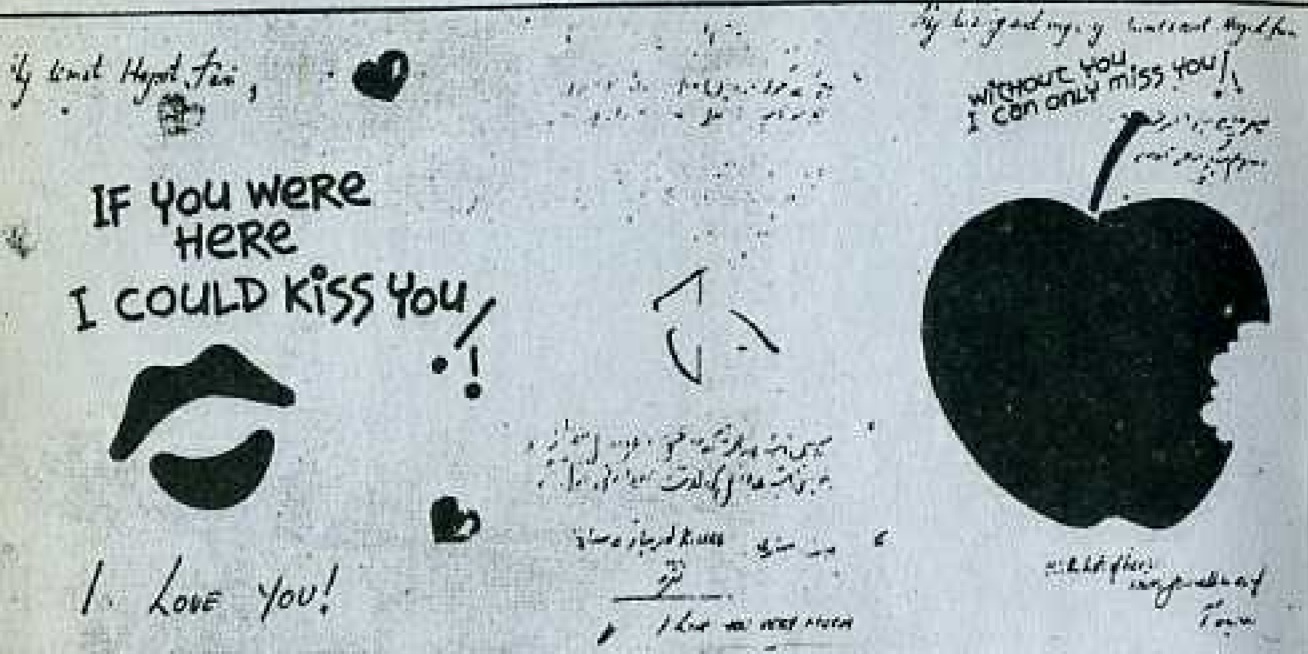

My Dear Hazrat !!
How are you. I am fine too.

To, My Dearest, Cutest, Sweetest Charming and Graceful Hazrat

الصلوٰۃ والسلام علیکم یا رسول اللہ ٥
الصلوٰۃ والسلام علیکم یا حبیب اللہ ٥

I miss your touch
I miss our excitement together
I miss everything we share
I don't like missing you
It is a very cold and lonely feeling
I wish that I could be with you right now
where the warmth of our love
would melt the winter snows
But since I can't be with you right now
I will have to be content
just dreaming about
when we'll be together again

With all my love, affection and Good wishes

Janu Hazrat!
Happy Eid & Valentine's Day!!!
Yours,
Fawad, Atika & Rahul.

بچی عمروں کی سکول و کالج کی طالبات کے مختلف تہنیتی کارڈوں کا عکس۔ یہ وہ بچیاں ہیں جو اس کے اثر میں تھیں اور اسے اپنا سب کچھ سمجھنے کے

علاوہ پاک روح اور (نعوذ باللہ) حضور سمجھ کر اس کے ہاتھوں لٹتی رہیں

باب سوم

ماہنامہ "احوال و آثار" لاہور شمارہ ماہ مئی ۱۹۹۷ء

رپورٹ: خالد محمود قادری مدیر اعلیٰ

○

(۱۷) فتنہ یوسفی: مسلمانوں کے لئے لمحہ فکریہ۔
(۱۸) مسجد بیت الرضا اور یوسف شاہ کی حقیقت۔
(۱۹) یوسف کذاب اور ملکی پریس کا کردار

○

ماہنامہ مون ڈائجسٹ لاہور شمارہ ماہ جون ۱۹۹۷ء

رپورٹ: جناب ادیب جاودانی مدیر

○

(۲۰) ۱۹۸۶ء میں یوسف کذاب کو بابا جیؒ نے دھتکار دیا تھا: یوسف کذاب نے کہا "بابا جی میں مدینے سے آپ کے لئے پھول لایا ہوں" بابا جی نے کہا "بھاگ جاؤ تم جھوٹے ہو' یہاں کبھی نہ آنا"

○

رپورٹ: خالد محمود قادری

(۱۷)

فتنہ یوسفی

مسلمانوں کے لئے لمحہ فکریہ

پاکستان سمیت دنیا بھر میں یہ خبر کس قدر وحشت انگیز اور قابل مذمت ہے کہ لاہور سے یوسف علی نامی ایک شخص نبوت کا دعویدار بن کر اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ یوسف علی نامی اس کذاب اور اس سے پہلے مرزا غلام احمد قادیانی کی چال بازیوں، ہیر پھیر، فتنہ انگیزی اور طریقہ واردات میں کوئی فرق نہیں ہے۔ ملعون کذاب یوسف علی مرزا قادیانی کا نیا ایڈیشن ہے۔ دونوں ملعونوں میں مشابہت ہے مسلمانوں کو اپنے جال میں پھنسانے انہیں سحرزدہ کرنے اور ان سے مال بٹورنے کے حوالے سے دونوں کی کارگزاریوں میں بھی مشابہت پائی جاتی ہے۔ وہ بھی جھوٹ بولنے اور مکر کرنے میں بڑا فنکار تھا اور یہ بھی کذب بیانی اور مکر و فریب میں اپنا ثانی نہیں رکھتا اس نے بھی پچیس تیس سال اپنے مخصوص دعوؤں کے لئے ماحول بنانے اور لوگوں کو گمراہ کرکے اپنے پیچھے لگانے میں صرف کئے جبکہ اس کا یہ دورانیہ بھی تقریباً اس سے ملتا جلتا ہے وہ بھی یہودیوں کا ایجنٹ اور خدمت گزار تھا یہ بھی یہودیوں کا ایجنٹ اور خدمت گزار ہے اس نے بھی اپنی خرافات پھیلانے کے لئے اپنے خاص شاگرد اور مخصوص نمائندے تلاش کر رکھے تھے مگر اس بدبخت نے تو اس سے بھی چند قدم آگے بڑھ کر باقاعدہ اپنے چیلوں کو مختلف مراتب اور درجات دینے شروع کئے ہوئے ہیں۔ وہ بھی جنسی بے راہ روی کا شکار تھا یہ بھی عورتوں کا رسیا اور مرید ہے اس کو بھی سکون اپنی مریدنیوں میں بیٹھ کر ملتا یہ بھی اپنی مریدنیوں میں ہمہ وقت وقت گزاری کو ہی باعث تسکین خیال کرتا ہے اس نے بھی کئی وصیت نامے چھوڑے اس خبیث نے بھی "مرد کامل کا وصیت نامہ" کے عنوان سے خرافات اور جعلی دعوؤں پر مشتمل ایک کتاب شائع کی وہ انگریز کا خود کاشتہ پودا تھا یہ بھی انگریز؟

خود کاشتہ پودا ہے اس نے بھی عوامی غیظ و غضب سے بچنے کے لئے بار بار اپنے بیانات تبدیل کئے یہ بھی اپنے بیانات تبدیل کر رہا ہے دونوں کذاب، ملعون، لعنتی جہنمی اور جھوٹے فتنہ گری میں ایک ہی راستے کے مسافر ہیں اس نے بھی اپنی کذب بیانی سے اہل اسلام اور اللہ و رسول ﷺ کی توہین کی گستاخانہ جسارتیں کیں اس لعین نے بھی اپنے آڈیو ویڈیو کیسٹوں، اپنی کتب، اپنے خطوط، اپنی ذاتی ڈائری، اپنی تحریروں میں ایسی ہی جسارتیں جابجا کی ہیں وہ بھی ذومعنی فقروں اور ہیر پھیر کرکے گھما پھرا کر بات اپنے اوپر لاتا یہ بھی لعین ایسے ہی کر رہا ہے اس کے بھی چیلے اور شاگرد بہت مالدار تھے اس کے بھی چاہنے والے کم مالدار نہیں ہے اس لعین کے متعلق تفصیلات بھی زیادہ تر اسی سے منحرف ہونے والوں نے دیں اس کے متعلق بھی اہم معلومات اس کے سحر کارانہ ماحول میں گمراہ ہونے سے بچ جانے والے فراہم کر رہے ہیں ہمیں بعض باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ملعون کذاب یوسف کو ملک سے فرار کرانے کے لئے سازش تیار ہو چکی ہے اسے بھی ایجنسیاں ملعون سلمان، رشدی تسلیمہ نسرین اور دیگر گستاخان رسول کی طرح سرپرستی فراہم کرنا چاہ رہی ہیں امریکی سفارت کاروں اور عالمی حقوق کے نام نہاد علمبرداروں کی تنظیموں سے اس کے کارندے رابطہ کر چکے ہیں اگر خدانخواستہ ایسا ہوا تو اس کی ذمہ دار خود حکومت ہوگی دینی تحریکیں یوسف کذاب کے کیس کے حوالے سے جتنی بھی سنجیدگی کا مظاہرہ کریں کم ہے بالخصوص سیاسی و دینی تحریکوں کے قائدین آگے بڑھ کر اس مسئلے کو اپنے ہاتھ میں لیں۔ تمام مسلمانوں کی غیرت ایمانی کو للکارا گیا ہے یوسف کذاب نے اتنی بڑی جسارت کی ہے کہ اب اس کی معافی کسی صورت ممکن نہیں۔ وہ لوگ جو خود کو عاشقان رسول، غلامان رسول اور جانثاران رسول ﷺ کہتے نہیں تھکتے اب ان کے امتحان اور آزمائش کی گھڑی ہے ابھی تک بھرپور انداز میں اس کذاب اور گستاخ کے حوالے سے علماء کی جانب سے مذہبی حلقوں کی طرف سے غیرت مند مسلمانوں کی طرف سے کوئی احتجاج، کوئی اضطراب کوئی جلسہ و جلوس ایسا نہیں ہوا کہ جسے مسلمانوں کی طرف سے محبت رسول ﷺ کے اعتبار سے اسلامیت کا مظاہرہ قرار دے سکیں۔ یوسف کذاب کا معاملہ کوئی عام سا معاملہ نہیں ہے کہ اسے نظر انداز کر دیا جائے۔ ہماری حکومت کی اس حوالے سے مسلسل خاموشی اور عدم توجہ بھی معنی خیز ہے قومی معاملات اور عنوانات کے حوالے سے

ہماری سیاسی غلامی کی عکاسی تو پہلے سے موجود بے حسی ہے جبکہ ایمانی اور اسلامی حوالے سے بھی لگتا ہے کہ ہم اجتماعی طور پر بے حسی اور بے ضمیری میں مبتلا ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ مسلمان خود غرض ہوتا چلا جا رہا ہے پچھلے دنوں امریکی عدالت میں حضور ﷺ کا توہین آمیز مجسمہ نصب کرنے پر بھی کوئی خاص ایمانی غیرت کا مظاہرہ مذہبی جماعتوں کی جانب سے پاکستان میں نہیں ہوا جبکہ مقبوضہ کشمیر اور بھارت جیسے ممالک میں باقاعدہ تحریک چلی جلسے و جلوس اور قراردادوں کے ذریعے وہاں سے یہ فعل قابل مذمت قرار دیا گیا لیکن پاکستان کے تمام مولوی، پیر، مفتی اور دیگر مذہبی ٹھیکدار خاموش رہے یہاں کے علماء مفتی، مدرسین، دانشور، اسکالرز، اور پیران عظام، مشائخ کرام جو اہل اسلام کی دینی بیداری کا سمبل ہیں خاموش پڑے ہیں ان کی یہ خاموشی واضح طور پر اس بات کی جانب اشارہ کرتی ہے کہ یہاں کی دینی شخصیات اور جماعتیں اپنے اصل فرائض اور ذمہ داریوں سے غافل ہو گئی ہیں یا اپنی اہمیت کھو بیٹھی ہیں بہرحال ادارہ احوال و آثار کی جانب سے انتہائی دردمندی اور خلوص سے فرزندان اسلام سے اپیل کی جاتی ہے کہ اس حوالے سے دینی تقاضوں سے عہدہ برآہ ہوتے ہوئے دینی و ملی غیرت کا مظاہرہ کریں اور ملعون یوسف کذاب کو کیفر کردار تک پہنچا کر دم لیں۔ یوسف کذاب کسی بھی قسم کی رعایت یا معافی کا قطعا" مستحق نہیں ہے۔ اگر عدالتیں مصلحت کا شکار ہوئیں حکومتیں بے حسی کا مظاہر کرتی رہیں تو کیا جمہور مسلمین بھی اجتماعی بے حسی کا شکار رہیں گے۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا! اسلام کے شاہین محبت رسول ﷺ سے سرشار ہو کر غازی علم الدین شہید" غازی اللہ دتہ شہید" کے راستے پر چلتے ہوئے اس لعنتی کے مستقبل کا فیصلہ خود کر گزریں گے۔

سب سے حیرت انگیز اور قابل توجہ بات تو یہ ہے کہ ایک مسلم سوسائٹی کے اندر اہل اسلام کو گالیاں دی جا رہی ہیں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بکواس کی جا رہی ہے حضور رحمت عالم ﷺ کی ختم نبوت سے انکار کیا جا رہا ہے خدا و رسول اور علماء امت کی واضح طور پر توہین کی جا رہی ہے ایسے میں ہم سب کی خاموشی اجتماعی خودکشی سے کم نہیں خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ اے اللہ ہم بے بس ہیں اپنے دین کی اس کے چاہنے والوں کی اپنے محبوب ﷺ کی عزت و تکریم کی تو خود حفاظت فرما اور اپنے محبوب ﷺ کے باغیوں کو انجام تک پہنچا عوام الناس سے

درخواست ہے کہ وہ آگے بڑھیں علماء کو بیدار کریں خود بیدار ہوں اور اس کذاب کے حوالے سے اگر حکومت کی خاموشی برقرار رہتی ہے تو اسے توڑنے کے لئے باہر نکلیں عوامی دباؤ بڑھائیں تاکہ جھوٹے یوسف علی کو اس کے اصلی گھر جہنم میں پہنچا دیا جائے۔

رپورٹ: (جاری)

(۱۸)

مسجد بیت الرضا اور یوسف شاہ کی حقیقت

چوک یتیم خانہ لاہور سے اگلی گلی میں ملتان روڈ پر بائیں مڑ کر ایک دو فرلانگ کے فاصلے پر حضرت میاں شیر محمد شرقپوری کے خلیفہ حضرت سید حاکم علی شاہ ابو الرضا کا مرقد مبارک ہے حضرت موصوف کا انتقال تو قیام پاکستان سے بھی پہلے ہوا مگر بعد میں وہاں اردگرد بسنے والے چاہنے والوں اور حضرت کے مریدوں نے مل کر حضرت سید حاکم علی شاہ کا مزار تعمیر کر دیا روایتی طریقہ پر وہاں گدی نشین نے دربار سے ملحق مسجد بیت الرضا بنوائی اپنی خوبصورت رہائش گاہ تعمیر کروائی پیری کا سلسلہ بڑھایا اور لنگر کا انتظام بھی فرمایا۔ بزرگان دین کے فیضان کا جو ایک سلسلہ جاری تھا اب اس کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہا گذشتہ ماہ ۲۸ فروری کو جب وہیں ورلڈ اسمبلی کے اجلاس میں کذاب یوسف علی نے مدعی نبوت ہونے کا اعلان کیا تو مسجد بیت الرضا یوسف علی نامی کذاب کے حوالے سے ملک بھر کے اندر لوگوں کی توجہ کا مرکز بن گئی مختلف باتیں سننے میں آئیں کئی کہانیاں بنی یار لوگوں نے لمبے چوڑے افسانے تراشے اسی دوران ادارہ احوال و آثار کی ایک ٹیم راقم کی ہمراہی میں وہاں پہنچی حقائق کیا ہیں؟ کیا نہیں ہیں؟ اللہ تعالیٰ سب سے بہتر جانتا ہے لیکن ہم نے جو کچھ وہاں دیکھا سنا اور جانا وہ اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں اس چشم کشا رپورٹ کو پڑھ کر آپ جان جائیں گے کہ صوفیاء کے یہ مراکز یہ آستان یہ خانقاہیں اب کن لوگوں کے رحم و کرم پر ہیں اور وہاں کس طرح کے لوگ بیٹھے ہیں جو اہل سنت و جماعت کے لئے کلنک کا ٹیکہ ، بدنمائی کا داغ ہیں اور

تاریخ تصوف کا سیاہ باب ہیں خانقاہی نظام میں جو بگاڑ واقع ہو چکا ہے اگر اس کی اصلاح نہ کی گئی تو مسلمانوں کی روحانی اصلاح کے یہ چشمے بالکل بھی خشک ہو سکتے ہیں ۲۹ اپریل بوقت مغرب ہم مسجد بیت الرضا میں نماز ادا کر رہے تھے ادائیگی نماز کے بعد اردگرد کے ماحول کا ایک نظر جائزہ لیا مسجد کا بیرونی گیٹ نماز کے فوراً بعد بند کر دیا گیا جبکہ مسجد سے تھوڑے فاصلے پر ایک دوسرے راستہ سے جو پیر یوسف الرضا شاہ کے مکان کے نیچے سے گزرتا ہے لوگ مسجد اور دربار میں حاضری کے لئے آجا رہے تھے۔ مکان کے نیچے سے یوں کہ دو اطراف میں رہائشی مکان ہے اس مکان کے اوپر بنی ہوئی خوبصورت گیلری آپس میں ملاتی ہے مختصر یہ کہ شاہ صاحب اپنے ملاقاتی حجرے میں تشریف فرما تھے اور ان کے ہمراہ ایک صاحب ہاتھ میں پاکٹل پکڑے بیٹھے تھے ہم نے اپنا مدعا ان کے سامنے رکھا اور کہا کہ شاہ صاحب سے ملاقات کرنا ہے شاہ صاحب پاس ہی بیٹھے طوطا چشمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے خود کو چھپا رہے تھے جبکہ ان کا ساتھی ہمیں ایک دوسری جگہ لے جانے کے لئے بے چین تھا ہم اٹھے لیکن وہ دوسری جگہ مقفل تھی لہٰذا دوبارہ ہمارے اصرار پر ہمیں باہر صحن میں ایک دری پر بیٹھنے کو کہا گیا۔ ہماری جستجو پر بتایا گیا کہ میں افضل ہوں شاہ صاحب کا خادم خاص اور اس خادم خاص سے جو گفتگو ہوئی اس کا خلاصہ یہ ہے کچھ سال قبل جب روزنامہ پاکستان میں تعمیر ملت کے نام سے ابوالحسنین نامی شخص کا کالم چھپنا شروع ہوا تو ہم نے ان سے رابطہ کیا اپنے مرکز پر بلوایا بعد میں ان کا درس قرآن شروع کروایا پھر شاہ صاحب بیمار ہوئے تو وہ جمعہ کا خطبہ بھی دینے لگا ہر خطبہ جمعہ کے عوض ہم انہیں ایک ہزار روپیہ نذرانہ دیتے نماز جمعہ کے بعد کھانا اور چائے کا اہتمام ہوتا پھر ایسا ہوا کہ جب بھی وہ لاہور میں ہوتا جمعہ یہیں پڑھاتا اس پر استقبال کے وقت پھول کی پتیاں نچھاور کی جاتیں۔ اب بھی اس نے کوئی خاص بات نہیں کی بس یہ کہا کہ یہاں صحابہ موجود ہیں۔ لوگ ساری تقریر کے دوران کنفیوژ تھے بعد میں پوچھنے اور متوجہ کرنے پر ابوالحسنین نے بتایا کہ جامعہ اشرفیہ کا فتویٰ ہے کہ جو حضور کو خواب میں دیکھے وہ صحابی ہے اور یہ سب لوگ حضور کو دیکھ چکے ہیں یوسف علی چلا تو گیا لیکن اگلے جمعہ کو دوبارہ آیا لوگوں نے احتجاج کیا تو اس نے کہا میں معافی مانگنے آیا ہوں۔

اس گفتگو کے دوران ہی عشاء کی اذان ہوئی ہم نے نماز کی ادائیگی کے بعد

وہاں کچھ وقت گزارا بیت الرضا مسجد کے امام محمد صدیق نقشبندی سے بھی جو کہ عرصہ پونے تین سال سے یہاں خدمات سرانجام دے رہے ہیں ملاقات ہوئی۔ ہم نے دربار پر حاضری دی وہاں عورتوں کا ہجوم تھا پورے ماحول پر ایک خوف کی فضا طاری تھی ہمیں بتایا گیا کہ فوج اور پولیس کی ایجنسیاں باربار یہاں کا راؤنڈ لگا رہی ہیں۔

افضل نامی شخص جو ہمارے ساتھ گفتگو کر رہا تھا وہ دراصل شاہ صاحب کا داماد ہے یوسف شاہ صاحب معمولی پڑھے لکھے ہیں باقاعدہ درس نظامی کی بھی تعلیم نہیں ہے مال و دولت کی کمی نہیں شاہ صاحب سجادہ نشین ہونے کے باوجود داڑھی شریف سے محروم ہیں بس معمولی سی شیو بڑھی ہوئی ہوگی ان کے دو چھوٹے بھائی معصوم شاہ اور شہباز شاہ بھی داڑھی منڈواتے ہیں ایک نے سکول کھولا ہوا ہے اور دوسرا تعویذ وغیرہ لکھتا ہے۔

اب آخر میں سوال یہ ہے کہ ہم سے شاہ صاحب کو نہیں ملوایا گیا کیوں؟ جبکہ شاہ صاحب وہاں موجود تھے ہماری ان سے ملاقات ہوئی لیکن وہ سمجھ رہے تھے کہ یہ لوگ نہیں جانتے لہٰذا جھوٹ پر جھوٹ بولا جارہا تھا ان کی طبیعت خراب ہے' ٹینشن میں ہیں' آج کل ملتے نہیں وغیرہ۔

اب یہ تو حال ہے کہ انہی یوسف شاہ صاحب نے کذاب یوسف کے لئے خطبہ استقبالیہ پڑھا اور یوسف کذاب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہی اللہ محمد ہے لیکن جب پریس میں یہ مسئلہ اٹھا تو اشتہار اور پمفلٹ لگا کر تقسیم کرکے مدعی نبوت سے اپنی لاتعلقی کا اعلان کیا جارہا ہے یہ بہت اچھی بات ہے لیکن یہ جو "ہر شاخ پہ الو بیٹھا ہے انجام گلستاں کیا ہوگا۔" والا معاملہ ہے خدا خیر کرے کہ کاروباری لوگ بزرگوں کے مختلف سلاسل طریقت اور اہل سنت و جماعت کو بدنام کر رہے ہیں کوئی ہے جو اس ماحول اور نظام کے خلاف آواز اٹھا سکے۔

رپورٹ: (جاری)

یوسف کذاب اور ملکی پریس کا کردار

۲۸ فروری ۱۹۹۷ء سے پہلے یوسف کذاب لاہور کے علاوہ کراچی میں بھی ایسے اعصاب شکن واقعات کرچکا تھا اس کے جھوٹے دعوؤں سے منحرف ہونے والے کئی احباب نے ہفتہ روزہ تکبیر کراچی کو اس کی ڈائری' خطوط' خطبات' آڈیو ویڈیو اور کتب فراہم کیں جن کی بدولت "روزنامہ امت" اور "تکبیر" نے سب سے پہلے رپورٹ شائع کی اس کے فوراً بعد لاہور سے "روزنامہ خبریں" اور "صحافت" نے تفصیلات فراہم کیں۔ پھر تو چل سو چل۔ لیکن آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس کی قراردادوں اور مطالبات کے باوجود روزنامہ "جنگ' نوائے وقت' پاکستان اور دن" وغیرہ نے اس نازک ترین مسئلہ کو کوئی خاص اہمیت نہیں دی حالانکہ یہ مسئلہ تمام کلمہ گو مسلمانوں کے لئے انتہائی نازک' حساس اور اہم ہے ہر فرد کو ناموس رسالت ﷺ کی خاطر جان و مال اور ہر طرح کی قربانی دینے کا آرزو مند ہونا چاہیے۔ مگر ملکی پریس اس حوالے سے جو کردار ادا کر رہا ہے وہ بڑا بھیانک ہے پریس کو تو بھرپور کردار ادا کرنا چاہیے تاکہ حکومت ازلی جہنمی کذاب یوسف علی کو کیفر کردار تک پہنچائے اور تمام دنیا میں یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہوجاتی ہے کہ مسلمان ہر دکھ برداشت کرسکتا ہے لیکن توہین رسالت برداشت نہیں کرسکتا۔

ہم تمام روزناموں کے مدیران سے خصوصی درخواست کرتے ہوئے دست بستہ یہ عرض کریں گے کہ وہ غیرت اسلامی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسلام و بانی اسلام ﷺ سے اپنی وفاداری محبت اور خلوص و وفا کی گھڑی میں اپنا کردار ادا کریں یہ ٹھیک ہے کہ بعض اخبارات اس قدر ہوس میں مبتلا ہیں اور اتنے خودغرض ہیں کہ دین و ایمان کو دولت و ثروت کے عوض داؤ پر لگائے ہوئے ہیں علماء و مشائخ اور خصوصاً دینی حلقوں کو بھی چاہیے کہ وہ عوامی دباؤ بڑھا کر اور پرزور تحریک چلا کر ظالم کذاب کی زندگی کا چراغ گل کردیں کیونکہ اسے زندہ رہنے اور سانس لینے کا کوئی حق نہیں اس نے کوئی معمولی جرم نہیں کیا اس نے تو بہت بڑے جرم کا ارتکاب کیا ہے ایسا جرم جو بالکل ناقابل معافی ہے لہٰذا ہم ملکی پریس کی سرد مہری

اور عدم توجہی پر سخت احتجاج کرتے ہوئے یہی کہیں گے کہ:

جب تک نہ کٹ مروں میں خواجہ بطحا کی عزت پر
خدا شاہد ہے کہ کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا

اے صحافیوں' اے عالمو' اے غازیان اسلام اٹھئے اور صیہونی قوتوں کے ناپاک ارادوں اور منصوبوں کو خاک میں ملا دیں تاکہ آئندہ کسی ناپاک کو ایسی جسارت کی جرات نہ ہو۔

رپورٹ: ادیب جاودانی

(۲۰)

۱۹۸۶ء میں یوسف کذاب کو باباجیؒ نے دھتکار دیا تھا

یوسف کذاب نے کہا "باباجی میں مدینے سے آپ کے لئے پھول لایا ہوں۔" باباجی نے کہا! "بھاگ جاؤ تم جھوٹے ہو----- یہاں کبھی نہ آنا۔" میں نے یوسف کذاب کا انجام دیکھ کر یہ سبق حاصل کیا ہے کہ جو کوئی بھی حضرت باباجی کی تعلیمات کا غلط استعمال کرے گا۔ عبرت ناک انجام سے دوچار ہو گا۔ باباجی کے ایک عقیدت مند حاجی محمد سعید کمبوہ آنکھوں دیکھا' کانوں سنا احوال بیان کرتے ہیں'

حاجی میاں محمد سعید کمبوہ کا تعلق حضرت محمد برکت علی لدھیانویؒ کے عقیدت مندوں میں ہوتا ہے۔ گذشتہ دنوں مجھے ان کے آفس میں جانے کا اتفاق ہوا تو ان کے آفس میں' میں نے باباجی سرکار کی ایک ایسی تصویر دیکھی جس میں وہ انتہائی جلال اور غصے میں تھے۔ میں نے حاجی سعید صاحب سے پوچھا کہ باباجی کی یہ تصویر کس موقع کی ہے سعید صاحب نے یہ انکشاف کیا کہ چند سال قبل نبوت کا

جعلی دعویدار کذاب یوسف' حضرت صوفی محمد برکت علی لدھیانویؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور غلط بیانی سے کام لیتے ہوئے کہنے لگا کہ "میں مدینہ منورہ گیا تھا اور وہاں سے یہ پھول آپ کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے لایا ہوں "سرکار نے اس کذاب کو دیکھ کر سخت نفرت کا اظہار کیا اور کہا کہ یہاں سے بھاگ جاؤ۔ باباجی کو اس قدر غصہ آیا کہ انہوں نے یوسف کذاب کے پھول پھینک دیئے اور سختی کے ساتھ کہا "میں جانتا ہوں کہ تم کون ہو آئندہ کبھی اس جانب رخ بھی نہیں کرنا" حاجی محمد سعید بتاتے ہیں کہ میری سرکار سے نسبت بہت پرانی تھی۔ میں نے زندگی بھر انہیں اس قدر غضب کی کیفیت میں نہیں دیکھا تھا۔ باباجی کی حالت دیکھ کر قریب قریب موجود تمام عقیدت مند سہم گئے اور اس سوچ میں پڑ گئے کہ یہ ایسا کون شخص ہے جسے دیکھتے ہی باباجی اس قدر جلال میں آگئے کہ اسے قہر و غضب سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ حاجی محمد سعید کہتے ہیں کہ میں باباجی کے ہاں ایک طویل عرصہ سے حاضری دے رہا تھا لیکن میں نے کبھی انہیں جلال کی ایسی کیفیت سے دوچار نہیں پایا۔ حال ہی میں جب یوسف کذاب جھوٹے نبی کے روپ میں سامنے آیا تو ہم جیسے لوگوں کی سمجھ میں یہ بات آگئی کہ باباجی کا غضبناک ہو جانا صرف اس لئے تھا کہ باباجی سرکار کو اس شخص کے اندر چھپے ہوئے ناپاک عزائم کا قبل از وقت علم ہو گیا تھا۔

میاں محمد سعید کہتے ہیں کہ یوسف کذاب کئی بار باباجی حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور باباجی نے کبھی اسے اہمیت نہیں دی۔ بعد ازاں یہ بھید کھلا کہ یوسف کذاب دراصل باباجی کی تعلیمات کے انداز کا مطالعہ کرکے اسے اپنانا اور اپنی دکانداری چمکانا چاہتا تھا۔ لیکن ہم نے دیکھا کہ جونہی اس شخص نے پر پرزے نکالنا شروع کئے مسلمانوں کے نزدیک قابل نفرت' لعنتی اور ملعون ہو گیا۔ میاں محمد سعید مزید بتاتے ہیں کہ یہ شخص کئی بار ان کے پاس اپنا لٹریچر چھپوانے کے لئے بھی آیا اور منت سماجت تک کرتا رہا لیکن میں نے اس خیال سے اس ملعون کا لٹریچر شائع کرنے سے انکار کر دیا کہ جس شخص کو باباجی سرکار نے حقارت سے دیکھا تھا اس کا لٹریچر بھی یقیناً خدا کے ہاں قابل گرفت ہو گا۔ یوسف کذاب نے باباجی حضرت محمد برکت علی لدھیانویؒ کے افکار اور ان کے ارشادات تک کو نقل کرکے اپنے نام سے چھپوا دیا۔ حتیٰ کہ انہوں نے باباجی کے معروف ارشاد کو "ایک وقت آئے گا

جب پاکستان کی ہاں اور نہ میں اقوام عالم کے فیصلے ہوا کریں گے۔" کو بھی اپنے نام کے ساتھ منسوب کر کے شائع کر دیا۔ یوسف کذاب نے ایسی کئی تحریریں مقالات حکمت سے نقل کر کے اپنے نام سے شائع کروائیں جنہیں ہزاروں نہیں لاکھوں لوگ حضرت محمد برکت علی لدھیانویؒ کی تصانیف میں پڑھ چکے تھے۔ میاں محمد سعید کا کہنا ہے کہ میرا یہ ایمان ہے کہ یوسف کذاب نے چونکہ خدا کی ایک برگزیدہ ہستی کی نقالی کر کے اپنی شیطانی خواہشات کی تکمیل کے لئے کوشش کی تھی۔ اس لئے اسے فوری طور پر ذلت سے دو چار ہونا پڑا۔ آج یوسف کذاب اس قدر ذلت سے دو چار ہے کہ لوگ اس پر تھوکنا بھی پسند نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا کہ میرا یقین ہے کہ جو شخص بھی اس صدی کے عظیم انسان حضرت محمد برکت علی لدھیانویؒ کی تعلیمات یا ارشادات کو ان کی حکمت کے خلاف استعمال کرے گا وہ دنیا ہی میں ذلیل و رسوا ہوگا۔ یوسف کذاب کے بارے میں جو کچھ اخبارات میں آچکا ہے اس کے بعد اس کی شیطانی حرکات کے بارے میں مزید کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

روزنامہ خبریں اور ہفت روزہ تکبیر نے تو چند ماہ پیشتر کذاب یوسف کی نقاب کشائی کی ہے لیکن بابا جی سرکار کو تقریباً دس سال قبل اس کی کرتوتوں کا پتہ چل گیا تھا غالباً" اسی لئے بابا جی نے اسے دھتکار دیا تھا۔

○

باب چہارم

روزنامہ خبریں لاہور

کالم، مضمون، ادارتی نوٹ

○

(۲۱) توحید کا منکر، یوسف علی
"طبل جنگ" کالم از میجر (ر) محمد سعید ٹوانہ ستارہ جرات (روزنامہ خبریں لاہور، ۱۰ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۲۲) یوسف کذاب، ضیاء شاہد کا نیا محاذ
"طبل جنگ" کالم از میجر (ر) محمد سعید ٹوانہ ستارۂ جرات
(روزنامہ خبریں لاہور ۲۸ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۲۳) کیا یوسف کذاب کی تردید تسلیم کر لینی چاہیے؟
خاص مضمون از اسحاق چوہدری
(روزنامہ خبریں لاہور ۲۵ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۲۴) ادارتی نوٹ
ایک اور کذاب کا ظہور (خبریں ۲۴ مارچ ۱۹۹۷ء)
کذاب کے خلاف کارروائی میں تاخیر (خبریں ۶ اپریل ۱۹۹۷ء)
کیا کذاب ابھی تک پولیس کا مہمان تھا (خبریں ۹ اپریل ۱۹۹۷ء)
کذاب یوسف کے وکیل کا مستحسن اقدام (خبریں ۲۵ جون ۱۹۹۷ء)

○

طبل جنگ: محمد سعید ٹوانہ

(۲۱)

توحید کا منکر، یوسف علی

کیپٹن یوسف علی سے راقم کی ملاقات چند ماہ پہلے راحت بیکری لاہور چھاؤنی میں ہوئی، جہاں وہ ہنڈا کار پر اپنے بیٹے کے ساتھ چیزیں خرید رہے تھے۔ میں انہیں سالہاسال سے جانتا ہوں جب وہ سوئی ناردرن کے دفتر سیون اپ فیکٹری کے قریب ایک مکان میں رہتے تھے تو راقم نے دو ایک مرتبہ انہیں کار پر وہاں چھوڑا۔ سابق کیپٹن کی حیثیت سے ان سے ہمیشہ اچھا برتاؤ کیا لیکن اس مرتبہ راحت بیکری پر راقم نے انہیں وہ سب کچھ سنا دیا جو عرصہ دراز سے راقم ایک مقامی اخبار کے ایڈیٹوریل سٹاف سے کہہ رہا تھا کہ یہ کیپٹن یوسف علی "اسلام کو مشرف بہ ہندو ازم کر رہا ہے۔" اور یہ کہ یوسف علی کسی ہندو سنیاسی کا چیلا ہے۔ اس کی تعلیم دینی نہیں۔ کسی ہندو سنیاسی نے نہایت غور سے اسلام کا توڑ سوچا ہے کہ مسلمانوں سے ان کا تصور توحید چھین لو، تصور رسول چھین لو، اور پھر انہیں فتح کر کے چھوڑ دو۔ وہ کچھ نہ کر سکیں گے۔ اور کبھی دوبارہ آزاد نہ ہو سکیں گے۔

یوسف علی جس کے بارے میں آج کل یہ چھپ رہا ہے کہ وہ نبوت کا دعویدار ہے، روزنامہ پاکستان میں تین سال سے لکھتا رہا ہے۔ اس کے تصورات کا خلاصہ یہ ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی حقیقت ہے باقی کوئی حقیقت نہیں۔

حالانکہ اللہ تعالیٰ کی پہچان اس کی مخلوق سے ہے، اس کی کتاب سے ہے اس کے انبیاء سے ہے۔ اس کی مخلوق ایک حقیقت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی قسم کھاتا ہے۔ (مجاہدین کے گھوڑوں کے سم کی قسم کھاتا ہے جہاد کے گرد و غبار کی قسم کھاتا ہے) اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پہ ناز کرتا ہے۔ فرشتوں کو سجدہ کا حکم دیتا ہے۔ مخلوق کے خلاف دشنام طرازی میں ایک فرشتے کو ملعون بنا دیتا ہے۔ پھر کیپٹن یوسف علی (نعوذ باللہ) رسول اللہ ﷺ کی جگہ اس طرح لیتا ہے کہ اپنا نام "مرد کامل" رکھتا ہے۔ اس کا مرد کامل عرش پر جا سکتا ہے۔ وہی کام کر سکتا ہے جو رسول اللہ ﷺ نے کئے۔

مرد کامل کے سامنے عرش فرش بچھا دیتا ہے۔

میں اپنے بزرگ دوست حمید جہلمی صاحب سے ہمیشہ بحث کرتا تھا کہ لیجئے جناب ہندوازم پاکستان میں رائج ہوگیا۔ ہندو کہتا ہے کہ خالق مخلوق میں سماسکتا ہے۔ مسلمان نہیں مانتے۔ توحید کی اسلامی Doctrine یہ ہے کہ خالق خالق ہے، مخلوق مخلوق ہے۔ خالق مخلوق نہیں بنتا، مخلوق خالق نہیں بن سکتی۔ اس کے درمیان ایک دیوار ہے خالق ایک طرف، مخلوق دوسری طرف۔ کیتھولک مذہب یہ کہتا ہے کہ خالق انسان کے روپ میں آسکتا ہے۔ ہندو کہتے ہیں کہ وہ بت میں سرایت کرسکتا ہے۔ انسانی جسم میں سرایت کرسکتا ہے۔ برگد کے درخت میں سرایت کرسکتا ہے، سانپ میں سرایت کرسکتا ہے۔ اسی لیے ہندو ۳۶۰ خداؤں کو مانتا ہے۔ اگر خالق سرایت کرسکتا ہے تو جس میں سرایت کیا وہ متبرک ہوگیا۔

یہ کیپٹن خود کو متبرک بنا رہا ہے۔ یہ کہتا ہے خدا مجھ میں سرایت کر رہا ہے۔ میرے اندر بول رہا ہے۔ اسلام سے یہ کٹ چکا ہے۔ اب ہندو ہے چونکہ ہندو اور عیسائی خالق کو مخلوق کہتے ہیں اور رسول کی جگہ اور الفاظ استعمال کرتے ہیں، ہم عیسائی اور ہندو کو قتل نہیں کر دیتے لیکن مسلمان مرتد ہو کر ایسا کرے تو اسلام میں واجب القتل ہے کیونکہ اسلام اس حرکت کی اجازت نہیں دیتا۔ یہ کھلا شرک ہے اور اللہ تعالیٰ ہر گناہ شاید معاف کر دے، شرک معاف نہیں کرتا۔ یہ شخص متبرک ہونے کے لالچ میں اللہ اور رسول پاک ﷺ کی توہین کر رہا ہے۔ یہ کمینہ ہے۔ اس کی بھوک اس کو اسلام سے اتنی دور لے گئی ہے کہ اب واپسی شاید مشکل ہے۔ دراصل غور سے دیکھا جائے تو یہ شخص "اسلامی ٹھگ ہے۔" اس نے جنرل ضیاء الحق کو بھی اسلام کے نام سے ٹھگا تھا۔ ان سے آکر جھوٹ بولتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے خواب میں کہا ہے کہ "جاؤ ضیاء الحق سے یہ کہو، ضیاء الحق سے وہ کہو اور ضیاء الحق رونے لگ جاتا تھا، ضیاء الحق نے اسے شوریٰ کا رکن بنایا، اور اس کے سعودی عرب میں قیام و طعام کا بندوبست کر دیا۔ صرف اس لیے کہ ضیاء الحق اسلام کے معاملے میں جذباتی ہو جاتا تھا۔ یوسف علی نے ضیاء الحق کے جذباتی ہونے کا فائدہ اٹھایا۔

لوگ اس کا اصل نام کیپٹن (ر) یوسف علی بھول گئے اور اس کو ابوالحسنین کہنے لگے۔ کیپٹن نے اس نام سے ایک مقامی اخبار میں کالم لکھنا شروع کیا

تو راقم نے بار بار اس اخبار کے سینئر لوگوں سے کہا کہ یہ مولائے علی کرم اللہ وجہہ، کی ہتک ہے کہ کوئی خود کو ابوالحسنین کہے۔ راقم پوچھتا ہے آج تک کس مسلمان نے یہ لقب اختیار کیا؟

مجھے کیپٹن یوسف نے خود بتایا کہ اس کے دو بیٹے ہیں۔ ایک کا نام حسن ہے، دوسرے کا نام حسین۔ اس لیے اس نے ابوالحسنین کا لقب اختیار کیا۔ یہ سراسر ہتک کر رہا ہے۔ حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ کے ساتھ ساتھ حضرت علی کرم اللہ وجہہ، کی شان میں گستاخی کر رہا تھا۔ یہ نقل کر رہا تھا ان کی خود کو ان کے قد کے برابر لے جانا چاہتا تھا حالانکہ ان کے پاؤں کی مٹی کے بھی قابل نہیں۔ یہ ضیا شاہد کا کام ہے کہ اس کو پکڑوا دیا اس کو ننگا کر دیا۔

لیکن راقم کہتا ہے یہ تین سال سے کالم لکھ رہا تھا۔ کسی کو توفیق نہ ہوئی کہ اس کو پکڑے۔ راقم نے دو تین بار کالم لکھا لیکن کسی نے توجہ نہ دی۔ اس اخبار کے مالک کو کیا معلوم تھا کہ یہ ان کے اخبار میں اسلام کا نظریہ توحید، نظریہ رسالت بدل رہا ہے۔ اگر پتہ ہوتا تو وہ مالک اس یوسف علی کو جوتے مار کر نکال دیتے۔ اس شخص نے اکثر شریف لوگوں کو فریب سے یقین دلا رکھا تھا کہ ایک سال میں وہ اسلامی انقلاب لے آئے گا۔ یعنی یہ مرد کامل ہوگا اور سب اس کو رسول اللہ ﷺ کا جانشین سمجھیں گے۔ اس کی روٹی کا مسئلہ پشت ہا پشت تک حل ہو جائے گا۔

ہم Cockroach کو مار دیتے ہیں۔ کیوں؟ تاکہ وہ ہمارا برتن گندا نہ کرے۔ یوسف نے ہمارا برتن گندا کیا ہے۔ اب پاکستان کی حکومت، اس کی عدالتیں اور اس کے عوام خود فیصلہ کرلیں کہ اس کو کیا سزا ہونی چاہیے۔ (خبریں لاہور: ۱۵ اپریل ۱۹۹۷ء)

طبل جنگ: محمد سعید ٹوانہ

(۲۲)

یوسف کذاب، ضیاء شاہد کا نیا محاذ

یوسف کذاب، ضیاء شاہد کا نیا محاذ ہے کیپٹن (ر) یوسف علی عرف یوسف

کذاب' عرف (شاتم مولائے علی کرم اللہ وجہہ') "ابوالحسنین" کے متعلق ان کے ایک مداح نے ایک کالم مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۹۷ء کو پیپلز پارٹی کے اخبار "مساوات" لاہور میں لکھا ہے۔ عنوان ہے "میجر ملاں سعید ٹوانہ' مولانا ضیاء الحق اور....."

کیپٹن یوسف اب پیپلز پارٹی کے اخبار میں چھپ رہا ہے۔ اپنے اخبار "پاکستان" میں تو Ban ہوچکا ہے۔ اس کالم میں ان کا مداح راقم' ضیاء شاہد' جنرل ضیاء الحق اور ملاں لوگوں کے خلاف لکھنے کے بعد اپنے پیر بدمعاش طریقت' "منکر توحید"' "منکر ختم نبوت"' "منکر اسلام"' "شاتم رسول اللہ" یوسف علی کذاب۔ "گستاخ حسنؓ و حسینؓ" کے متعلق یہ الفاظ لکھتا ہے۔ روزنامہ پاکستان میں تین سال تک کالم لکھنے والا' مرد کامل' "انفس و آفاق"' "امام وقت"' "توحید و رسالت" و "حقیقت انسان" کی تشریح و توضیح "تصوف" کی رو سے کرنے والا۔ "مرشد کامل" کی حقیقت عوام الناس کو (شاید گزشتہ ۱۴۱۷ء برسوں میں پہلی مرتبہ دنیائے اسلام میں) پہنچانے والا' "صوفی" "ابوالحسنین یوسف علی"....

(واہ! مرزا قادیانی غلطی کر بیٹھا جو خود کو نبی بعد نبی کہہ بیٹھا۔ یوسف علی نے "مرد کامل" اور "مرشد کامل" کا نام استعمال کیا' ایجاد کیا۔ اس کا مرد کامل' مرشد کامل عرش تک جاسکتا ہے۔ عرش پہ فرش بچھا سکتا ہے۔ نبی کا دیدار کرواسکتا ہے۔ مجھے لاٹری کے ٹکٹ کے صرف چھ عدد نمبر بتادے تو صوفی مان لوں گا!!)

"مساوات" کے کالم نگار (اگر یہ خود یوسف علی نہیں ہے تو) یوسف علی کی صفائی دے رہا ہے۔ اس کالم میں لکھتے ہیں کہ "ابوالحسنین صوفی آدمی ہے۔" کیا کسی صوفی نے کبھی اتنی گستاخی کی کہ خود کو ابوالحسنین کا لقب دیا۔ ابوالحسنین کا لقب صرف اور صرف مولائے کائنات جناب علی المرتضیٰؓ کے لیے مختص رہا۔ وہی حسنؓ اور حسینؓ کے والد تھے۔ اس کیپٹن نے اپنے دو بیٹوں کا نام حسن اور حسین رکھ کر ان کے حوالے سے خود کو "ابوالحسنین" کہلوانا پسند کیا۔ یہ لفظ لکھتے ہوئے راقم کا ہاتھ کانپنے لگتا ہے اور یہ گستاخ اس کو اپنا لقب کہتا ہے۔

یہ کالم نگار آگے لکھتے ہیں:

"ابوالحسنین صوفی آدمی ہے جس کو سمجھنا ملاں کے بس کا روگ نہیں"

(کمیونسٹوں نے یہی سیکھا ہے کہ "اور نہیں تو صوفیائے کرام اور مولویوں کو لڑا دو۔")

"صوفی نے کبھی ملاں کو اپنی صفائی نہیں دی لیکن ابوالحسنین اس کو [illegible] بے عزتی کو) تمام صوفیائے کرام کی بے عزتی سمجھتے ہوئے اپنی صفائی دیتے ہیں۔ یہ فیصلہ کیپٹن یوسف علی نے کیا ہے کہ وہ صوفی اور راسخ العقیدہ ہے۔ یہ فیصلہ کیپٹن یوسف علی نے کیا ہے کہ ایک بیٹے کا نام حسنؓ اور دوسرے کا حسینؓ رکھ کر وہ ابوالحسنین بن گیا ہے۔ یہ فیصلہ بھی کیپٹن یوسف علی نے کیا ہے کہ وہ مرد کامل اور مرشد کامل ہے' یہ فیصلہ بھی کیپٹن یوسف علی نے کیا ہے کہ مرد کامل عرش فرش تک جاسکتا ہے کہ اللہ مخلوق میں سما سکتا ہے' رسول اللہ ﷺ اس کے اندر آسکتے ہیں۔ یہ فیصلہ اس کیپٹن نے کیا ہے کہ وہ "انا الحق" ہے اس کے باوجود وہ "بے گناہ" اور "معصوم" ہے کہ (اس کا سر کاٹنے کے بجائے) اس کی توہین اچھی بات نہیں۔ اپنے تین سالہ کالموں کی رو سے کیپٹن یوسف علی' ازروئے فقہ اسلام' واجب القتل ہے۔ وہ مشرک ہندوازم کے فلسفہ "خدا مخلوق میں سما سکتا ہے" (اس لیے ۳۶۰ خدا ہوسکتے ہیں) کا پاکستان میں کھلم کھلا پرچار کر رہا تھا۔ واقعی جس مقام سے صوفی (نام نہاد) ابوالحسنین بول رہا ہے (شیطان کے گھر سے) ہم جیسے ظاہری علم رکھنے والے ملاں وہاں نہیں پہنچ سکتے۔

"مساوات" کے کالم نگار کہتے ہیں کہ ضیاء شاہد اور میجر سعید ٹوانہ کی بکواس سے ابوالحسنین کو مرتد و کافر نہیں ٹھہرایا جاسکتا (لیکن شریعت عدالت میں' یا سول عدالت میں' استغاثہ کی قانونی اور ہمہ گیر' پوری کاروائی کے بعد' اس شیطان کی "بکواسیات" کا پردہ تو چاک ہوسکتا ہے' سزا تو دلوائی جاسکتی ہے؟) پیپلز پارٹی کے اخبار کا کالم نگار راقم کو روزنامہ پاکستان کا چیتھڑا کالم نگار لکھتا ہے۔ سوچتا ہوں اگر مقدمہ کروں تو کیا "مساوات" معافی نامہ لکھے گا یا جرمانہ ادا کرے گا؟ راقم کو کالم نگار "صوفیوں کا دشمن" کہتا ہے' صوفی بن کر نبوت کا دعویٰ کرنے والے کا تو ہر مسلمان دشمن ہوگا۔

اخبار "مساوات" ضیاء الحق کو "اسلامی ٹھگ کہہ کر دل تو ٹھنڈا کرسکتا ہے لیکن اس ٹھگ نے "سوشلزم کے ٹھگ" کو ٹھنڈا کر دیا تھا۔ اگر بھٹو ٹھگ تھا تو ضیاء الحق ٹھگوں کا ٹھگ تھا!! مساواتی کالم نگار نے دو سوال بہت ٹھیک داغے ہیں۔

پہلا یہ جناب شاہ احمد نورانی' جناب عبدالستار نیازی' جناب طاہر القادری' جناب طالب جوہری' جناب حامد سعید کاظمی اور جناب علامہ عبدالوحید ربانی نے تو

اب تک "ابوالحسنین" کو کافر نہیں کہا حالانکہ وہ تین سال تک اخبار "پاکستان" میں اپنے کالم میں اپنے نظریات کا پرچار کرتا رہا۔ صوفیائے کرام کیوں ان تین برسوں میں خاموش رہے؟ مشائخ کرام تین سال کیوں خاموش رہے؟؟ ان کی مصروفیات کو غور سے دیکھنا ہوگا۔

دوسرا۔ اب جبکہ علماء کرام، صوفیائے کرام اور مشائخ عظام کو "معاملہ" کا علم ہو چکا ہے تو وہ کیوں خاموش ہیں؟؟ ان کے علم کو غور سے دیکھنا ہوگا۔

یہ رہی اصل بات کہ تین سال روزانہ، مسلسل "پاکستان" نے "کفر" چھاپا، مرد کامل کی آڑ میں اس جھوٹے نبی کی بکواس چھاپی "گستاخی، جسارت، کفر چھاپا تو کیا اس پاکستان میں آج کوئی عالم دین نہیں رہا جو اس کا نوٹس لیتا۔ کہاں گئی شریعت کورٹ؟ کہاں گئے اسلام سے واقفیت رکھنے والے وکیل، استاد، پروفیسر، کالم نگار، رائٹر، فلسفی، صدر پاکستان، دانشور، طالب علم؟؟؟ کیا ضیاء شاہد اور سعید ٹوانہ جیسے لوگوں کو اب ملاں بننا پڑے گا؟ ضیاء شاہد تو خود کہتا ہے کہ میں عاصی مسلمان ہوں، گناہ گار ہوں لیکن کیا عاصی مسلمان اور گناہ گار نبوت کے جھوٹے دعویدار کو بے نقاب نہیں کرسکتا اور یہ بھی ضیاء شاہد کی کسر نفسی ہے ورنہ وہ عربی زبان میں پنجاب یونیورسٹی کا گولڈ میڈلسٹ ہے۔ ایم اے کے امتحان میں یونیورسٹی بھر میں اول آیا تھا۔ اس نے تھوڑی بہت دینی تعلیم بھی حاصل کی ہے پڑھا بھی ہے..... کیا "مساوات" کا کالم نگار ان سے زیادہ تعلیم یافتہ ہے، زیادہ عربی جانتا ہے، زیادہ قرآن و حدیث کا طالب علم رہا ہے، زیادہ بڑا صحافی ہے، زیادہ بڑا لکھنے والا، سوچنے والا ہے۔

راقم کیپٹن یوسف سے کہتا ہے۔ جب آپ نے مجھے مکہ مکرمہ کا ایڈریس دیا تھا تو ہم نے وہاں سے آپ کے کوائف کا پتہ کیا تھا۔ جو مواد ہمارے پاس ہے وہ تمہیں بھی پریشان کردے گا۔

راقم اخبار "مساوات" سے کہتا ہے "بھٹو نے تو اپنی زمینیں اپنے مزارعین میں نہیں بانٹی تھیں۔" سعید ٹوانہ نے بانٹی تھیں۔ اگر بھٹو ازم پہ چلنا ہے تو پاکستان اور اسلام کو "بریکیں لگانے" کے بجائے پاکستان، مسلمانوں اور اسلام کو تقویت پہنچانے کا تہیہ کرو۔ اگر گولہ باری کے لیے آپ نے میجر سعید ٹوانہ سے ٹینکوں کی جنگ لڑنی ہے تو "پیپلز پارٹی" کا ٹریک ریکارڈ ہے کہ "اس کی توپ چلتے چلتے رکتی

ہے" الحمد للہ ہمارا ٹریک ریکارڈ ہے کہ "ہم خالد بن ولیدؓ کے ادنیٰ شاگرد ہیں، دشمن کے ہاتھ اٹھوا دیتے ہیں" مار کر گرفتار کر کے لے آتے ہیں پھر چائے پلاتے ہیں۔ کیپٹن یوسف علی کا ٹریک ریکارڈ ہے کہ وہ جنرل کو ٹھگتا ہے، ہمارا ٹریک ریکارڈ ہے کہ مستری کی طرح ہم جنرل کی مرمت کر کے معاوضہ بھی نہیں لیتے۔

"مساوات" کے اس کالم میں راقم کو "جاہل" کہا گیا ہے۔ ہاں ہم جاہل ہیں کہ "گول گپے" نہیں بنا سکتے، "قلفی" نہیں بنا سکتے لیکن ملاحظہ کیجئے ماہنامہ "آتش فشاں" فروری ۱۹۸۰ء ہماری تربیت "فوجی" کی تھی۔ روس نے جب افغانستان میں فوج اتار دی تھی تو پاکستان میں تشویش کی لہر دوڑ گئی تھی۔ سینکڑوں کالم لکھے گئے کہ اب روس گرم پانیوں کی طرف آئے گا، اب پاکستان پہ بھی حملہ ہوگیا۔

راقم نے جنوری ۱۹۸۰ء میں پنجاب یونیورسٹی میں کاغذ قلم لیا۔ کیوان اور پروفیسر فتح نصیب کی موجودگی میں ایک حاجی صاحب کو سامنے بٹھا کر ایک انٹرویو بنایا۔ (صفحات ۲۰ تا ۲۲) جس میں افغان قوم کو مژدہ فتح سنایا۔ روس کی شکست کی پیش گوئی کی، روس میں بنگلہ دیش بننے کی پیش گوئی کی اور روس کی شکست کے ۱۸ عدد عوامل تحریر کئے۔ (شمارہ میرے پاس ہے، جوابی لفافہ بھیج کر فوٹو سٹیٹ منگوا سکتے ہیں۔ آتش فشاں فروری ۱۹۸۰ء)

آپ بھی (اس زمانے کی رو سے جاہلانہ) ۱۸ عدد عوامل پڑھئے:

۱۔ اس جنگ سے پوری افغان قوم مسلح ہو جائے گی چونکہ قوم پورے ملک میں پھیلی ہوئی ہے اس لیے اس قوم کو شکست دینا ناممکن ہے۔

۲۔ ابتدائی فوجی تربیت پوری افغان قوم نے حاصل کر رکھی ہے۔ روسی قیدی خود اپنے ہتھیار افغانوں کو چلانا سکھا دیں گے۔ روس کی جوتی روس کے سر پر پڑے گی۔

۳۔ پوری عالمی برادری افغان قوم کا ساتھ دے گی۔

۴۔ عالم اسلام میں جہاد کا فتویٰ مل جائے گا پھر یہ کفر اور اسلام کا جھگڑا بن جائے گا۔

۵۔ افغان قوم شہید ہو کر بھی جیت جائے گی۔

۶۔ افغانستان روس کے لیے ویت نام ثابت ہوگا۔

۷۔ جس قوم کی اگلی نسل (بچے) چھاتیوں پہ گرنیڈ باندھ کر شہادت حاصل

کرنے کا جذبہ رکھتے ہوں اس قوم کو کیسے مغلوب کیا جاسکتا ہے؟

۸۔ روسی کہیں بھی اکیلے نہیں نکلتے اس لیے انہیں شکست ہوگی۔

۹۔ افغانستان میں روس کی افواج منتشر ہو جائیں گی اس لیے انہیں شکست ہوگی۔

۱۰۔ افغان قوم روسیوں کو قتل کرکے زندہ رہے گی۔

۱۱۔ روسی ہر جگہ کمزور ہیں (فوجی لحاظ سے) اس لیے انہیں شکست ہوگی۔

۱۲۔ افغانستان روسی فوج کا مقتل بن جائے گا۔

۱۳۔ پوری افغان قوم کلاشنکوف اور مشین گن کی دیوانی بن جائے گی۔ یہ مشین گن روسیوں سے چھیننا ان کا محبوب مشغلہ بن جائے گا اس لیے حکومت پاکستان کو چاہیے کہ وہ اسلحہ خریدنے کے مرکز کھول دے ورنہ وہ اسلحہ نیپال تک پھیل جائے گا۔

۱۴۔ پہلے مجاہدین افغان فوج سے لڑ رہے تھے' دونوں افغان تھے علاقہ جانتے تھے اب افغان فوج مجاہدین سے مل جائے گی۔ جب تک روسی علاقہ جاننے لگیں گے یہ روسی فوج کو سمجھ جائیں گے۔

۱۵۔ چین' بخارا' سمرقند اور تاشقند سے افغان مسلمانوں کو مدد آئے گی۔ افغان بچہ بچہ لڑے گا' عورتیں بھی لڑیں گی' نفرت بڑھے گی۔

۱۶۔ تمام عالم اسلام روس سے متنفر ہو جائے گا۔ روس کی بوڑھی مالیخولیہ قیادت ہے' عقل سے کام نہیں لے رہی۔

۱۷۔ روسی حملہ کی وجہ سے افغان خانہ جنگی ختم ہو جائے گی۔ اب سب روس سے لڑیں گے انہی سے روبل چھینیں گے' انہی کا راشن کھائیں گے' پٹرول لیں گے۔

۱۸۔ روس اب ننگا ہوگیا ہے' اس کا زوال شروع ہو چکا ہے اور شکست کھا کر واپس ہوگا۔ روس خود اپنے عوام کو مطمئن نہ کرسکے گا۔ اب روس کے اندر بنگلہ دیش بنے گا۔

(جنرل حمید گل نے یہ مضمون پڑھ کر ایک فقرہ کہا تھا "Incomprarable" یاد رہے اس جاہل نے جنگ شروع ہوتے ہی وہ عوامل لکھ دیئے تھے جن سے روس کی شکست یقینی تھی۔)

اب کیپٹن (تازہ ترین مرد کامل کی آڑ میں نبوت کا دعویدار) یوسف علی کو راقم کہتا ہے:

کیپٹن یوسف علی تم ننگے ہو چکے ہو۔ پیپلز پارٹی کے پیچھے چھپنے کی کوشش نہ کرو۔

اب تمہارا زوال شروع ہے۔ تم اپنی "صوفی ازم" کی نئی تاویلوں سے کبھی مسلمانوں کو مطمئن نہ کرسکو گے۔ تمہارا نظریہ یہ ہے کہ "خالق مخلوق میں سماسکتا ہے" اور "مخلوق خالق میں سماسکتی ہے" یہ اسلامی نظریہ نہیں ہے' ہندوؤں اور عیسائیوں کا نظریہ ہے کہ "خدا انسان کی شکل میں اس سرزمین پہ آسکتا ہے"' "برگد کے درخت میں آسکتا ہے"' "دیوی دیوتا کے اندر سماسکتا ہے"' "رام کے اندر آسکتا ہے" اور "بت کے اندر آسکتا ہے۔"

تم نے دیدہ و دانستہ ظلم کیا۔ ہندو یہ کہتے تو ہم کہتے کہ تم ہندو دھرم والے یہی تو کہتے ہو لیکن اگر مسلمان یہ کہے تو فقہ کی رو سے قابل مواخذہ ہے۔ اب تم پر مقدمہ کیا جائے گا۔ سلمان رشدی کی طرح تم جہنم میں جاؤ گے وہاں وہ صوفی نہیں ہوں گے جن کی عزت بچانے کے لیے تم تاویلیں گھڑنے لگے ہو' ہاں تمہارے جیسے "شیطان" ہوں گے۔ اب جاؤ جہنم میں' یہی تمہاری تقدیر میں لکھا ہے۔ یہ کہتا ہے میجر ملاں سعید ٹوانہ' جتنا دھوکہ دینا تھا دے چکے اب مسلمان بھٹو ازم (پاکستان کو بریکیں لگاؤ) یوسف ازم اور سلمان رشدی ازم کے دشمن بن چکے ہیں۔ اب پاکستانی آزمودہ سپاہی' ایک صوفی باپ کا مجاہد بیٹا یہ کہتا ہے "اپنے استاد سلمان رشدی کے پاس بھاگ جاؤ ورنہ قتل ہو جاؤ گے" دیکھ لینا ہر شاتم رسولؐ قتل ہوگا۔ دنیاوی لالچ نے تمہیں مروا دیا' کہیں کا نہ چھوڑا۔

برطانیہ کی نیشنل لاٹری' امریکہ میں ہر ریاست کی لاٹری اور جرمن لاٹری کے اگر کوئی "صوفی" مرد کامل' مرشد کامل صرف ۵۰ میں سے ۶ نمبر پہلے درست بتا دے تو وہ ہر ہفتہ ایک بلین ڈالر کما سکتا ہے۔ چندہ لینے کی کیا ضرورت ہے' ٹرسٹ کے لیے مختص پلاٹ اپنے نام لگوانے کی کیا ضرورت ہے۔ یوسف اگر تم صوفی ہو' اگر عرش تک جانے کا دعوی کرچکے ہو ذرا لاٹری کے قبل از وقت ۶ نمبر ہی بتا دو۔ جھوٹ' دغا' مکاری' دھوکہ اور عیاری کیا صوفی کرتا ہے؟ ناشتہ راحت بیکری کا کھاتے ہو' ہونڈا اکارڈ پر پھرتے ہو اور صوفی بنتے ہو؟ ہوس کو صوفی ازم کا جامہ

پہناتے ہو اور سمجھتے ہو کہ تاویلوں سے بچ جاؤ گے۔ تین سال تک لکھے گئے کالم شرعی عدالت میں ہمارے وکیل کے ذریعے اب تمہارے سامنے آئیں گے (جاگ اٹھا ہے مسلمان)' آگیا ہے خالد بن ولیدؓ کا لشکر..... ہمیں ملاں ہونے کا طعنہ دینے والے سن لیں کہ ہم منکرین اور جھوٹوں کے خلاف جنگ جاری رکھیں گے۔ ضیاء شاہد سنٹر فارورڈ کھیلتا رہے گا اور ہم فل بیک بن کر گول نہیں ہونے دیں گے۔

(روزنامہ خبریں لاہور: ۲۸ اپریل ۱۹۹۷ء)

خاص مضمون: اسحاق چوہدری

(۲۳)

کیا یوسف کذاب کی تردید تسلیم کر لینی چاہیے؟

۱۴ سو سال سے تمام مسلمان بالاتفاق یہ مانتے آئے ہیں اور قیامت تک مانتے رہیں گے کہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا۔ ختم نبوت کے متعلق قرآن پاک کی تصریح کا یہی مطلب صحابہ کرام نے سمجھا تھا اور اسی لیے انہوں نے ہر اس شخص کے خلاف جنگ کی جس نے حضور اکرمؐ کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا۔ اسی بنا پر مسلمانوں نے آج تک اپنے درمیان کسی ایسے شخص کو برداشت نہیں کیا جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہو اور نہ انشاء اللہ آئندہ کبھی کریں گے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میری اور مجھ سے پہلے گزرے انبیاءؑ کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک عمارت بنائی اور خوب حسین و جمیل بنائی مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی ہو۔ لوگ اس عمارت کے گرد پھرتے اور اس کی خوبی پر اظہار حیرت کرتے ہوئے کہتے کہ اس جگہ اینٹ کیوں نہ رکھی گئی۔ وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔ یعنی میرے آنے پر نبوت کی عمارت مکمل ہوگئی ہے۔ اب کوئی جگہ باقی نہیں ہے جسے پر کرنے کے لیے کوئی نبی آئے۔

اس خوبصورت اور مکمل عمارت سے ایک اینٹ اکھاڑنے کی جسارت ۱۹

ویں صدی کے آخر میں مرزا غلام احمد نے کی اور قادیانی فرقہ کی بنیاد رکھی۔ مگر وہ اپنے ناپاک مقصد میں کامیاب نہ ہوسکا اور مسلمانوں نے اس فتنے کا سر کچل کر دم لیا۔ اب ۲۰ ویں صدی کا آخر ہے اس دوران گستاخان رسول پیدا ہوتے رہے اور اپنے انجام بد کو پہنچتے رہے مگر کسی نے دعویٰ نبوت کر کے خوبصورت عمارت سے اینٹ اکھاڑنے کی کوشش نہیں کی۔ اب آکر ابوالحسنین یوسف علی نامی ایک شخص نے ایسی باتیں کی ہیں جنہیں سن کر جید علماء کرام اس نتیجے پر پہنچے کہ ابوالحسنین یوسف علی نے توہین رسالتؐ کا ارتکاب کیا ہے وہ کہتا ہے کہ میں نعوذ باللہ آخری نبی ہوں اور نبوت کا تسلسل ہوں۔ ۲۷ علماء کرام نے متفقہ طور پر یہ فتویٰ دیا ہے کہ یوسف علی کذاب ہے اور واجب القتل ہے۔ جب اخبار میں اس کا چرچا ہوا تو پاکستان کے مسلمانوں کو یقین تھا کہ خدا اور رسولؐ کے نام پر حاصل کی ہوئی اس مملکت کے حکمران جنہوں نے مقام رسالتؐ کے تحفظ کا حلف اٹھا رکھا ہے فوراً اس کا نوٹس لیں گے اور باقاعدہ تحقیق کرانے کے بعد اس فتنے کو ابتداء ہی میں کچلنے کے لیے کوئی اقدام کریں گے۔ مسلمانوں کو یقین تھا کہ کچھ بھی ہو پاک سرزمین پر تخت ختم نبوت تک پہنچنے والے پاؤں سلامت نہیں رہ سکتے وہ ہاتھ جو سرتاج انبیاءؑ کے گریبان تک پہنچنے کی گستاخی کرے گا شل کر دیا جائے گا۔

افسوس اس بات پر ہوا کہ کسی طرف سے کوئی جنبش نہ ہوئی۔ کسی نے لب کشائی نہ کی۔ حضور اکرمؐ کی نبوت کے سلسلے میں اس قدر بے اعتنائی برتی گئی اس دوران یوسف علی نے لاکھوں روپے خرچ کر کے اخبارات میں اشتہار چھپوا دیا کہ "میں نے دعویٰ نبوت نہیں کیا" یعنی اپنی جسارت کی تردید کر دی۔ ایک طرف حکومت کی خاموشی' جید علماء کرام کے متفقہ فتویٰ کو اہمیت نہ دینے اور یوسف علی کی ڈھٹائی کے ساتھ تردید کی اشاعت سے لوگوں کے ذہنوں میں مختلف سوالات کا ابھرنا اور پیدا ہونا لازمی امر تھا اور یوسف علی کے بارے میں طرح طرح کی باتیں ہونے لگیں اب سوال یہ ہے کہ تردید وہ شخص کرتا ہے جس سے سہوا کوئی بات ہو جائے اور وہ اپنی بات پر شرمسار ہو لیکن یوسف علی نے جو کچھ کہا وہ شعوری طور پر کہا اور اس کی آڈیو اور ویڈیو کیسٹیں موجود ہیں جن کی تردید ممکن نہیں۔ اس قسم کے لوگوں کی طرف سے تردید اور گول مول اور گھما پھرا کر بات کرنا کوئی نئی بات نہیں۔ مرزا غلام احمد بھی نبوت کا انکار کرتا تھا بلکہ کئی سال تک کرتا رہا اور سادہ

لوح مسلمان اس کے جال میں پھنستے رہے۔ ۱۸۸۰ء سے ۱۸۸۸ء کے عرصہ کے دوران مرزا غلام احمد ایک مبلغ اسلام اور غیر مسلم حملہ آوروں کے مقابلے میں اسلام کی مدافعت کرنے والا مناظر تھا۔ اس کا پرزور اصرار تھا کہ اس کے عقائد تمام مسائل میں وہی ہیں جو عام مسلمانوں کے ہیں۔ اگرچہ اس کی تحریروں میں طرح طرح کے مخفی دعوے دیکھ کر مسلمان کھٹکتے تھے مگر مرزا اپنے اقوال کی توجیہات کرکے مسلمانوں کو مطمئن کر دیتا تھا۔ دسمبر ۱۸۸۸ء میں اس نے بیعت کے لیے اشتہار دیا اور ۱۸۸۹ء کے آخر سے بیعت لینا شروع کر دی۔ اس وقت اس نے صرف مجدد وقت اور مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا اور مسیح علیہ السلام سے اس بنا پر اپنی مماثلت ظاہر کی کہ جس مسکینی کی حالت میں وہ تھے اسی حالت میں بقول مرزا میں بھی دعوت و تبلیغ کا کام کر رہا ہوں۔

اس زمانہ میں عام مسلمان مرزا غلام احمد کے متعلق اچھے خیالات رکھتے تھے البتہ ان کی نظروں میں یہ بات کھٹکتی تھی کہ وہ اپنے آپ کو تمام اولیائے امت سے افضل کہتا ہے۔ ۱۸۹۱ء میں اس نے مسیح علیہ السلام کی موت کا اعلان اور خود مسیح موعود اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا جس سے مسلمانوں میں کھلبلی مچ گئی۔ ۱۹۰۱ء میں مرزا نے اپنے نبی ہونے کا واضح اعلان کر دیا اور اپنی تحریروں میں اس نبوت و رسالت کو ناقص، جزوی وغیرہ کے الفاظ سے محدود کرنا ترک کر دیا۔

جلال الدین شمس نے اپنی کتاب "منکرین خلافت کا انجام" میں اس کے متعلق یہ تصریح کی ہے کہ ۱۹۰۱ء سے پہلے بعض تحریروں میں حضرت اقدس (یعنی مرزا صاحب) نے اپنے نبی ہونے سے انکار کیا اور لکھا کہ آپ نبی نہیں بلکہ محدث ہیں۔ اس کے بارے میں مرزا بشیر الدین نے "حقیقت النبوت" میں لکھا ہے کہ ۱۹۰۱ء میں عقیدے میں تبدیلی کرلی گئی اور ۱۹۰۱ء سے پہلے کے حوالے جن میں مرزا صاحب نے نبی ہونے سے انکار کیا ہے اب منسوخ ہیں اور ان سے حجت پکڑنی غلط ہے۔

۱۹۰۴ء میں مرزا صاحب نے ایک دعویٰ یہ بھی کیا کہ وہ کرشن ہیں (لیکچر سیالکوٹ از مرزا صاحب مورخہ ۲ نومبر ۱۹۰۴ء)

اب آئیں اس نئے دعویدار کی طرف جو اپنا نام ابوالحسنین یوسف علی بتلاتا ہے۔

ابوالحسنین یوسف علی نے اپنے عقائد کے بارے میں تردید کرکے کوئی نئی بات نہیں کی۔ ختم نبوت کے متعلق مرزا صاحب کا ابتدائی عقیدہ وہی تھا جو تمام مسلمانوں کا ہے "ازالہ اوہام" میں لکھتا ہے کوئی شخص بحیثیت رسالت ہمارے نبیؐ کے بعد ہرگز نبی نہیں ہو سکتا' پھر لکھتا ہے کہ قرآن کریم بعد خاتم النبیین کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا خواہ وہ نیا ہو یا پرانا۔ "ایام الصلح" میں لکھتا ہے کہ پس یہ کس قدر جرات، دلیری اور گستاخی ہے کہ خیالات رکیکہ کی پیروی کرکے قرآن کو عملاً" چھوڑ دیا جائے اور خاتم الانبیاء کے بعد ایک نبی کا آنا مان لیا جائے۔ وہ کہتا ہے میں ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں اور جیسا کہ اہلسنت کا عقیدہ ہے ان سب باتوں کو مانتا ہوں جو قرآن اور حدیث کی رو سے مسلم الثبوت ہیں اور سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت و رسالت' کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔

مرزا غلام احمد کا ایک بیان ۲۳ اکتوبر ۱۸۹۱ء کو جامع مسجد دہلی میں پڑھ کر سنایا گیا جس میں اس نے کہا کہ "میں مفصلہ ذیل امور کا مسلمانوں کے سامنے صاف صاف اقرار اس خانہ خدا (جامعہ مسجد دہلی) میں کرتا ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔"

"آئینہ کمالات اسلام" میں مرزا غلام احمد نے لکھا کہ میں نبی نہیں ہوں بلکہ اللہ کی طرف سے محدث اور اللہ کا کلیم ہوں۔ مرزا کا ایک تحریری بیان ۳ فروری ۱۸۹۲ء کو ایک جلسہ عام میں پڑھ کر سنایا گیا جس میں کہا گیا تھا کہ:

"تمام مسلمانوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس عاجز کے رسالہ "فتح الاسلام و توضیح المرام و ازالہ اوہام" میں جس قدر ایسے الفاظ موجود ہیں کہ محدث ایک لحاظ سے نبی ہوتا ہے یا یہ کہ محدثیت جزوی نبوت ہے یا یہ کہ محدثیت نبوت ناقصہ ہے۔ یہ تمام الفاظ حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں بلکہ صرف سادگی سے ان کے لغوی معنوں کی رو سے بیان کئے گئے ہیں ورنہ حاشا وکلاء مجھے نبوت حقیقی کا ہرگز دعویٰ نہیں ہے۔ سو میں تمام مسلمان بھائیوں کی خدمت میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اگر وہ ان لفظوں سے ناراض ہیں اور ان کے دلوں پر یہ الفاظ شاق ہیں تو وہ ان الفاظ کو ترمیم شدہ تصور فرما کر بجائے اس کے محدث کا لفظ میری طرف سے سمجھ لیں کیونکہ کسی طرح مجھ کو مسلمانوں میں تفرقہ اور نفاق ڈالنا منظور نہیں ہے، بجائے

لفظ نبی کے محدث کا لفظ ہر ایک جگہ سمجھ لیں اور اس کو یعنی لفظ نبی کو کاٹا ہوا خیال فرمالیں۔"

مرزا کی مذکورہ عبارات و بیانات کا مقصد مسلمانوں کے دلوں میں اپنے لئے جگہ بنانا تھا اور اس میں قدرے کامیابی کے بعد مرزا نے بالآخر نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ اس دعوے کی ایک شکل نہ تھی بلکہ مختلف مواقع پر متعدد شکلیں تھیں۔

"حقیقت الوحی" میں مرزا لکھتا ہے "بعد میں خدا کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی' اس نے مجھے اس عقیدے پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا' مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔" "تجلیات الٰہیہ" میں مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ "اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو نہیں سکتا مگر وہی جو پہلے سے امتی ہے پس اس بنا پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔" یہ بھی لکھا کہ "اس امت میں نبی کا نام پانے کے لیے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں اور دوسرے تمام لوگ اس کے مستحق نہیں" اس کے بعد مرزا نے اپنے پیروں کاروں کو مسلمان اور دوسرے تمام لوگوں کو غیر مسلم قرار دے دیا اور ان سے معاشی اور سماجی رشتے ناتے منقطع کر لیے۔

مرزا صاحب کے بدلتے ہوئے موقف' پہلے نبوت سے انکار پھر اصرار سے یہ ثابت کرنا مقصود ہے کہ جو لوگ علم رکھتے ہوں وہ اگر کوئی بات شعوری طور پر برملا کہیں تو ان کی طرف سے محض نتائج سے بچنے کے لیے تردید کوئی معنی نہیں رکھتی سوال یہ ہے کہ کیا مرزا غلام احمد کو یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ جو کچھ کہہ رہے ہیں اس کا مطلب کیا ہے اور عاشقان رسولؐ کا اس پر کیا رد عمل ہو گا؟ اچھی طرح معلوم تھا۔ اسی لیے وہ برصغیر میں انگریزی حکومت کو اپنے لیے تحفظ کی چھتری سمجھتا تھا۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ جب کوئی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرتا ہے تو مسلمانوں پر سنت حضرت صدیق اکبرؓ کی پیروی واجب ہو جاتی ہے۔ اس نے اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے کہا "یہ تو سوچو کہ اگر تم اس گورنمنٹ (برصغیر میں انگریز کی حکومت) کے سائے سے باہر نکل جاؤ تو پھر تمہارا ٹھکانا کہاں ہے۔ ایسی سلطنت کا بھلا نام تو لو جو تمہیں اپنی پناہ میں لے لے گی۔ ہر ایک اسلامی سلطنت تمہیں قتل کرنے کے لئے دانت پیس رہی ہے کیونکہ ان کی نگاہ میں تم کافر اور مرتد ٹھہر چکے ہو تو تم اس

خداداد نعمت کی قدر کرو ذرا کسی اور سلطنت کے زیر سایہ رہ کر دیکھ لو کہ تم سے کیا سلوک کیا جاتا ہے۔ سنو انگریزی سلطنت تمہارے لیے ایک رحمت ہے۔" (اپنی جماعت کے لیے ضروری نصیحت از مرزا غلام احمد مندرجہ "تبلیغ رسالت" جلد دہم) مرزا غلام احمد جہاد کو بے ہودہ خیالات قرار دیتا رہا۔ اسی طرح کذاب یوسف علی قرآن پاک کے اب تک ہونے والے تراجم اور تفاسیر کو غلط قرار دے رہا ہے اور نجانے کونسا دین گھڑنے کے چکر میں ہے۔

مرزا غلام احمد کو تو انگریزوں نے امت مسلمہ کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کے لیے کھڑا کیا تھا اور اس کی سرپرستی کی تھی۔

مسلمانان پاکستان خصوصاً حکومت کو اس امر کا بھی جائزہ لینا ہو گا کہ کذاب یوسف کی پشت پر کون لوگ ہیں؟ کیونکہ یہ ایک سازش نظر آتی ہے۔

۵۳-۱۹۵۲ میں قادیانیت کے فتنہ کے خلاف تحریک میں مسلمانوں کے تمام گروہ ایک ہو گئے تھے۔ ۱۳ جولائی ۱۹۵۲ء کو برکت علی ہال لاہور میں آل مسلم پارٹیز کنونشن ہوا جس میں ایک مجلس عمل بنی جو مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادری صدر جمعیت علماء پاکستان' مولانا امین احسن اصلاحی جماعت اسلامی' ماسٹر تاج الدین انصاری مجلس احرار اسلام' شیخ حسام الدین مجلس احرار اسلام' مولانا عبدالحلیم قاسمی جمعیت علماء اسلام' مولانا محمد طفیل جمعیت علماء اسلام' مولانا محمد بخش مسلم جمعیت علماء پاکستان' مولانا غلام محمد ترنم حزب الاحناف' مولانا غلام امین حزب الاحناف' مولانا داؤد غزنوی جمعیت اہل حدیث' مولانا عطاء اللہ حنیف جمعیت اہل حدیث' مولانا نصراللہ خاں عزیز جماعت اسلامی' حافظ کفایت حسین ادارہ تحفظ حقوق شیعہ' مظفر علی شمسی ادارہ تحفظ حقوق شیعہ' مولانا نورالحسن بخاری تنظیم اہل سنت والجماعت' صاحبزادہ فیض الحسن انجمن سجادہ نشیناں پنجاب' مولانا عبدالغفور ہزاروی انجمن سجادہ نشیناں پنجاب' علامہ علاؤ الدین صدیقی' مولانا اختر علی خان اور مولانا مرتضیٰ احمد خاں میکش پر مشتمل تھی۔

یہ حضرات اگر آج زندہ ہوتے تو یوسف علی کے بارے میں فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ اب حالات یہ ہیں کہ پہلے اس ملک میں دانستہ فرقہ واریت پھیلائی گئی' مختلف مسالک کو آپس میں لڑایا گیا۔ مساجد اور امام بارگاہیں انسانی خون سے رنگین کی گئیں اور پھر اچانک جھوٹے مدعی نبوت نے سر اٹھالیا۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ حالات سے

ناجائز فائدہ اٹھانے کے لیے دشمنان اسلام و پاکستان نے یوسف علی کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا ہو اور یوسف علی اس سازش کا پرزہ ہو۔ بہر حال اس سازش کا سراغ لگانا اب صاحب اقتدار لوگوں کی ذمہ داری ہے اور اس میں تاخیر کے بھیانک نتائج بھی برآمد ہو سکتے ہیں کیونکہ عاشقان رسول نے قانون اپنے ہاتھ میں لے لیا تو یہ کسی کے لیے بھی بہتر نہیں ہو گا۔

حضرت صدیق اکبرؓ کے دور میں مدعیان نبوت میں سے کسی کی تردید بھی قبول نہیں کی گئی تھی، صرف ایک مدعی طلیحہ شام کی طرف بھاگ گیا تھا۔

کذاب یوسف علی کی جسارت سے مقام نبوت آج پھر خطرناک موڑ پر آن پہنچا ہے۔ اگر اس کی حفاظت نہ کی گئی تو قیامت کے دن ہم سب کی بخشش کا کوئی امکان نہیں۔ ایسے لوگوں کے باطل نظریات اور خیالات کا اندازہ خلیفہ قادیان مرزا بشیر الدین کے اس خطبہ سے ہو سکتا ہے جو اس نے ملعون راجپال کے واصل جہنم کئے جانے کے بعد غازی علم الدین کے بارے میں دیا تھا، کہتا ہے:

"وہ خبیث الفطرت اور گندے لوگ جو انبیاءؑ کو گالیاں دیتے ہیں ہرگز اس قابل نہیں کہ ان کی تعریف کی جائے ان کی قوم اگر اپنے اندر دین داری اور اخلاق رکھنے کی مدعی ہے تو اس کا فرض ہے کہ ایسے افعال کی مذمت کرے اس طرح اس قوم کا جس کے جوشیلے آدمی قتل کرتے ہیں خواہ انبیاء کی توہین کی وجہ سے ہی وہ ایسا کریں، فرض ہے کہ پوری شدت کے ساتھ ایسے لوگوں کو دبایا جائے اور ان سے اظہار برات کرے۔ انبیاءؑ کی عزت کی حفاظت قانون شکنی کے ذریعے نہیں ہو سکتی۔ وہ نبی بھی کیا نبی ہے جس کی عزت بچانے کے لیے خون سے ہاتھ رنگنے پڑیں، جس کو بچانے کے لیے اپنا دین تباہ کرنا پڑے۔ یہ سمجھنا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی عزت کے لیے قتل کرنا جائز ہے، سخت نادانی ہے۔ وہ لوگ جو قانون کو ہاتھ میں لیتے ہیں وہ بھی مجرم ہیں اور اپنی قوم کے دشمن ہیں اور جو ان کی پیٹھ ٹھونکتا ہے وہ بھی قوم کا دشمن ہے۔" (۱۹ اپریل ۱۹۲۹ء اخبار الفضل قادیان)

آپ دیکھ سکتے ہیں کہ اگر آج پاکستانی مسلمان خاموش رہتے ہیں تو وہ تو ایک طرح سے مرزا بشیر الدین قادیانی کے راستے پر چل رہے ہیں۔

امت مسلمہ کا شیرازہ بکھیرنے کے لیے یوسف علی جیسے لوگ درپردہ سازشوں میں مصروف رہتے ہیں اور اپنے مقصد کے حصول کے لیے کچھ بھی کر

گزرتے ہیں۔ ۱۹۵۳ء میں ڈسٹرکٹ جج کیمبل پور کی عدالت میں آنے والا ایک مشہور مقدمہ اس کا ثبوت ہے۔ ایک مرزائی عورت مسماۃ امتہ الکریم کا نکاح کیپٹن نذیر سلمان سے ہو گیا۔ یہ نکاح دانستہ کروایا گیا۔ اس انکشاف پر کہ امتہ الکریم کا مذہب اسلام نہیں ہے۔ کیپٹن نذیر نے اسے طلاق دے دی اس پر ڈسٹرکٹ جج کیمبل پور کی عدالت میں مقدمہ پیش ہوا۔ یہ دور تھا جب تحریک مرزائیت کو ہر پاکستانی نے سمجھ لیا تھا اور اس کے مضمرات عوام کے سامنے آ گئے تھے۔ ۲ جون ۱۹۵۴ء کو ڈسٹرکٹ جج کیمبل پور شیخ محمد اکبر نے فیصلہ سنایا کہ قادیانی مسلمانوں کا فرقہ نہیں ہے اس لیے مرزائی عورت کا نکاح مسلمان مرد سے نہیں ہو سکتا۔

مسلمانان پاکستان کذاب کی تردید پر نہ جائیں بلکہ یہ معلوم کریں کہ یوسف علی آگے چل کر کیا کیا گل کھلانے کا ارادہ رکھتا ہے کیونکہ جن ممتاز علماء کرام نے کذاب یوسف علی کے خلاف فتویٰ دیا ہے، جن میں حافظ علامہ زبیر احمد ظہیر، مولانا محمد شفیع جوش، مولانا محمد ادریس، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد ایوب، مولانا شبیر احمد ہاشمی، جنرل (ر) ایم ایچ انصاری، مولانا سیف الدین سیف اور مولانا حسین احمد اعوان کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔ ان کا مقام ایسا نہیں ہے کہ ان کی شہادت کو نہ مانا جائے۔ ان حضرات کو کذاب یوسف علی کی آڈیو اور ویڈیو کیسٹیں دکھائی گئیں۔ اس کا اہتمام روزنامہ خبریں کے چیف ایڈیٹر ضیا شاہد نے اپنے دفتر میں کیا تھا۔ یہ تمام حضرات ضیا شاہد اور ان کے اخبار "خبریں" کے ممنون احسان ہیں کہ وہ فتنہ یوسف علی کے سر اٹھانے سے قبل ہی اسے کچلنے کے لیے کمربستہ ہو گئے۔

ملعون یوسف علی جس طرح آیات قرآنی کا غلط بلکہ اپنی مرضی کا ترجمہ کر کے مریدوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے مرزائیوں کا بھی یہی وتیرہ تھا۔ ۱۹۲۵ء میں بندے ماترم ہال امرتسر میں گیارہ بجے دن مرزا بشیر الدین نے اپنے جلسے کا اعلان کیا اور شہر کے مسلمانوں کو شرکت کی دعوت دی۔ اس جلسہ میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری بھی موجود تھے۔ جلسہ گاہ کے گرد مرزائیوں نے مکمل انتظام کر رکھا تھا۔ سی آئی ڈی انتظامی امور سے لیس تھی۔ مرزا بشیر الدین نے تقریر کے دوران ایک حدیث کے الفاظ غلط پڑھ دیئے۔ اس پر شاہ جی نے مرزا بشیر کو ٹوکا لیکن وہ اپنی ضد پر اڑا رہا جس سے جلسہ گاہ میں ہنگامہ ہو گیا اور پولیس کو طلب کرنا پڑا اور مرزا بشیر الدین کو پولیس نے اپنی حفاظت میں لے کر ہال کے عقبی

دروازہ سے باہر نکالا۔

اس قسم کے کئی ایک واقعات ہیں۔ ایسے لوگ کبھی تردید، کبھی الٹ پھیر، کبھی الفاظ کی شعبدہ بازی سے اپنے مذموم مقاصد کو آگے بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

(اس مختصر مضمون کی تیاری میں کتاب "ختم نبوت"، "قادیانی مسئلہ" "مولانا ابوالاعلیٰ مودودیؒ)، حیات امیر شریعت (جانباز مرزا) اور "فضائل صحابہؓ و اہل بیعت مولانا محمد علی حسین البکری سے استفادہ کیا گیا۔) (روزنامہ خبریں لاہور: ۲۵ مارچ ۱۹۹۷ء)

ادارتی نوٹ

(۲۴)

ایک اور کذاب کا ظہور

"خبریں" کی ایک رپورٹ کے مطابق ڈیفنس کالونی لاہور میں ایک بھگوڑے فوجی یوسف نے "آخری نبی" ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور ایسے عقائد و نظریات کی تبلیغ کر رہا ہے جو اسلام سے متصادم ہیں۔ اس نے (نعوذ باللہ) خلفائے راشدین کے نام پر اپنے خلیفہ بھی مقرر کر رکھے ہیں اور خوبصورت لڑکیوں کو "روحانی نکاح" کا جھانسہ دے کر اپنی خلوت میں بلاتا اور ملتا ہے۔ اس طرح اس نے کئی لڑکیوں سے زیادتی کی ہے وہ کہتا ہے کہ اس کا "ہم شکل" عورتوں سے ملتا ہے اور اسے حضور اکرمؐ نے (نعوذ باللہ) تفصیلی مشاہدہ کے بعد خلافت عظمیٰ عطا کی ہے کیونکہ وہ حضورؐ کے معیار پر پورا اترا ہے۔ وہ حضرت جبرائیل سے اپنی ملاقات کا ذکر کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور رسولؐ خدا کے بارے میں بھی متعدد خرافات بکتا ہے۔ اس کی چکنی چپڑی باتوں کے باعث بعض لوگ گمراہ ہو رہے ہیں جن میں بعض تاجر بھی شامل ہیں۔

پچاس سال سے زائد عمر کا یوسف علی بلاشبہ مرتد ہے اور اس نے نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام اور ملکی قانون کی شدید خلاف ورزی کی ہے۔ پاکستان میں یہ

قانون موجود ہے کہ حضور اکرمؐ اللہ تعالیٰ کے آخری نبیؐ اور رسولؐ ہیں اور ان کے بعد کسی بھی نوع کی نبوت کا دعویٰ کرنے والا یا اس پر "ایمان" لانے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ حکومت پاکستان اور حکومت پنجاب کو اس کاذب کی حرکات کا نوٹس لینا چاہیے اور لڑکیوں سے زیادتی کے الزام میں مقدمہ درج کر کے اسے گرفتار کیا جانا چاہیے۔ یوسف علی قرآنی آیات کا غلط ترجمہ کرتا ہے۔ اگر حکومت نے اس فتنہ کا نوٹس فوراً نہ لیا تو وہ امت میں بڑے پیمانے پر فساد پھیلانے اور مسلمانوں میں مزید فرقے پیدا کرنے کا موجب ہو سکتا ہے جس سے ملک اور قوم کی یکجہتی اور اتحاد متاثر ہوگا، اس لیے اس فتنے کو مزید پھیلنے سے پہلے ہی ختم کر دینا ضروری ہے۔

توقع ہے کہ حکومت پوری سنجیدگی سے دور جدید کے "مسیلمہ کذاب" کو اپنے کیفر کردار تک پہنچانے کا بندوبست کرے گی۔ (روزنامہ خبریں لاہور ۲۴ مارچ ۱۹۹۷ء)

کذاب کے خلاف کاروائی میں تاخیر

یوسف کذاب نے گزشتہ عرصہ کے دوران جو ہرزہ سرائی کی ہے اور جو دعاوی کئے ان کی مذمت ہر کلمہ گو کی طرف سے کی جا رہی ہے۔ پاکستان میں ایک کاذب کے خلاف کوئی موثر قانونی کارروائی کرنے میں کیا رکاوٹ ہے؟ جبکہ اس ملعون شخص کے تمام شرانگیز دعوؤں اور کلمات کفر کی ویڈیو اور آڈیو کیسٹیں بھی دستیاب ہیں۔ گزشتہ روز جمعہ کے خطبات میں علماء کرام نے اس ملعون کے خلاف سخت ترین کاروائی کا مطالبہ کیا ہے اور نماز جمعہ کے بعد ملک بھر میں شہریوں نے اس فتنہ کو جڑ سے ختم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

ہماری تجویز ہے کہ ہائیکورٹ کے ججوں پر مشتمل ٹریبونل قائم کیا جائے جو یوسف کذاب کی ویڈیو اور آڈیو کیسٹیں اور اس کی دستیاب تحریریں دیکھنے اور سننے کے بعد اس کے خلاف قانون کے مطابق سخت کاروائی کرے۔

تمام اسلامی ممالک میں ایسے قوانین موجود ہیں جن کے تحت نبوت کے کاذب دعویداروں کو فوری طور پر سنگین ترین سزا دی جاتی ہے۔ پاکستان چونکہ

ایک جمہوری ملک ہے اور یہاں ایسے ادارے بھی موجود ہیں جو عدالتی کاروائی کے بغیر سزا کو پاکستان اور اسلام کے خلاف پراپیگنڈے کا موضوع بنائیں گے چنانچہ اس کذاب کو شفاف عدالتی کارروائی کے بعد کیفر کردار تک پہنچایا جانا چاہیے۔
(روزنامہ خبریں لاہور ۶ اپریل ۱۹۹۷ء)

کیا کذاب ابھی تک پولیس کا مہمان تھا؟

کذاب یوسف کے خلاف پولیس نے تفتیش شروع کر دی ہے اور ایک اطلاع کے مطابق پولیس نے بہت سے ثبوت جمع بھی کر لیے ہیں اور عنقریب ملعون کو چوہنگ سب جیل سے جہاں وہ حفاظتی قید میں ہے واپس لا کر باقاعدہ گرفتار کیا جائے گا۔ پولیس اور انتظامیہ کی طرف سے ملزم کو اب تک جو مراعات فراہم کی گئی ہیں، یہ حیرت انگیز ہیں۔ آج تک کسی ملزم کو انتظامیہ کبھی اس طرح تحفظ فراہم نہیں کرتی اور جن لوگوں کے خلاف اس طرح امن عامہ میں خلل ڈالنے یا ان کے کسی فعل سے امن عامہ تباہ ہونے کا اندیشہ ہو ایسے لوگوں کو مقدمہ درج کر کے گرفتار کرلیا جاتا ہے مگر کذاب یوسف کو حکومت نے ابھی مہمان کے طور پر رکھا ہوا ہے۔ یہ عام لوگوں کے لیے انکشاف ہے۔ پورے ملک میں علمائے کرام اور عوام مسلسل یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ اس کذاب اور ملعون کو گرفتار کر کے پھانسی پر لٹکایا جائے مگر پولیس کے متعلقہ حکام نے اس کے خلاف تحقیقات ہی اب شروع کی ہے۔ افسوس..... یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہمارے ملک کی انتظامیہ ابھی تک فرنگی دور کی ہے۔ وہ دینی جرائم کا نوٹس لینے کے لیے تیار نہیں۔ ہم پنجاب کے انتظامی افسروں اور پولیس حکام کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ ہم مسلمانوں کے لیے دینی تقدس سے زیادہ عزیز اور کچھ نہیں ہے۔ اس ملعون کے خلاف کارروائی جلد سے جلد مکمل کی جائے، وگرنہ عوام خود اس کا انتظام کرلیں گے۔ (روزنامہ خبریں لاہور ۹ اپریل ۱۹۹۷ء)

کذاب یوسف کے وکیل کا مستحسن اقدام

معروف قانون دان اقبال محمود اعوان ایڈووکیٹ سپریم کورٹ نے نبوت کا

جھوٹا دعویٰ کرنے والے کذاب یوسف کا مقدمہ لڑنے سے انکار کر دیا۔ گذشتہ روز ایک ملاقات میں اقبال محمود اعوان نے کہا کہ یوسف کذاب کے بارے میں "خبریں" کا موقف درست ہے اور اب وہ اس کے مقدمہ کی پروی نہیں کریں گے۔

"خبریں" نے کذاب یوسف کے دعووں اور بعض اعمال کے بارے میں جو ثبوت پیش کئے ہیں، ملک کے علمائے کرام اور دوسرے اہل الرائے طبقہ نے بھی ان پر صاد کیا ہے اور کہا ہے کہ یوسف کذاب ہے اور وہ نبوت کا جھوٹا مدعی ہے۔ اقبال محمود اعوان ایڈووکیٹ نے کذاب کے مقدمہ کی پیروی ترک کر کے مستحسن اقدام کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کوئی بھی کلمہ گو یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرے۔ اگرچہ اسلام کی تاریخ میں متعدد افراد نے اس نوع کے جھوٹے دعوے کئے ہیں مگر ان سب کا جو حشر ہوا وہ اہل اسلام کو اچھی طرح معلوم ہے۔ یوسف کذاب نے بھی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا ہے۔ اب اس کا معاملہ عدالت میں ہے جو تمام ثبوت اور دلائل کو مدنظر رکھ کر فیصلہ کرے گی۔ اس ضمن میں "خبریں" نے اپنا دینی فرض ادا کر دیا ہے۔ کذاب کے وکیل نے اس کے دعوے کی پیروی سے دستبردار ہو کر دینی حمیت اور اسلامی جذبے کا ثبوت دیا ہے جس پر وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ (روزنامہ خبریں لاہور ۲۵ جون ۱۹۹۷ء)

باب پنجم

روزنامہ "خبریں" لاہور

۲۳ مارچ تا ۲۴ ستمبر ۱۹۹۷ء (متعلقہ شمارہ جات)

سٹاف رپورٹرز' کرائمز رپورٹرز' فورم رپورٹرز' نمائندگان خصوصی وغیرہ

○

(۲۵) بھگوڑا فوجی پٹڑی سے اتر گیا آخری نبی ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ) درجنوں لڑکیوں سے زیادتی۔

(۲۶) کذاب یوسف علی گرفتار' ۹۹ شادیوں کا حکم ہے' بیت الرضا میں موجودہ ۱۰۰ افراد کو صحابی قرار دیا۔

(۲۷) لعنتی یوسف مرتد ہے' واجب القتل ہے۔ حکومت فرض ادا کرے' علماء کا فتویٰ۔

(۲۸) شہباز شریف کے حکم پر کذاب یوسف علی کو تین ماہ کے لئے جیل بھیج دیا گیا۔

(۲۹) کذاب یوسف علی کو فیشن ایبل کوٹھی منتقل کرنے کی کوششیں چیلوں کا وزیر اعلیٰ سے رابطہ۔

(۳۰) کذاب یوسف جیل میں رونے لگا' بھارتی ایجنٹ ہونے کا شبہ۔

(۳۱) یوسف کذاب کے خلاف ملک بھر میں مظاہرے' جمعہ کے خطبات میں پھانسی کا مطالبہ۔

(۳۲) کذاب یوسف کے خلاف مقدمہ پولیس نے ڈائری اور کیسٹ برآمد کرلی۔

(۳۳) توہین رسالت پر کذاب یوسف کو عبرت کا نشان بنا دیا جائے' علماء کرام۔

(۳۴) قتل کا خطرہ : یوسف کے خلاف مقدمہ کی سماعت جیل کے اندر

کرنے کا فیصلہ۔

(۳۵) کذاب یوسف نے اللہ، رسول اور صحابہ کی توہین کی ہے، عدالت سزا دے ورنہ عوام یہ کام کریں گے، علماء۔

(۳۶) جیل میں روحانی قوتیں یوسف کذاب کا ساتھ چھوڑ گئیں۔

(۳۷) کذاب یوسف کے اہل خانہ فرار، پیروکار تجدید ایمان اور توبہ کریں۔

(۳۸) حکومت یوسف کذاب کو پھانسی دے ورنہ ہم اس کی بوٹیاں نوچ لیں گے۔

(۳۹) کذاب یوسف کو پھانسی نہ ملی تو عذاب الٰہی نازل ہوگا۔

(۴۰) یوسف کذاب کے متعلق خبریں تحقیقات کے بعد شائع کیں، علماء نے بھی فتویٰ دیا، ضیاء شاہد کا خط۔

(۴۱) کذاب یوسف کو پھانسی دی جائے، تاجروں کا احتجاج۔

(۴۲) کذاب یوسف کے خلاف تفتیش، پولیس نے ثبوت جمع کر لئے، سزائے موت ہو سکتی ہے۔

(۴۳) یوسف کذاب کو بیرون ملک فرار کرانے کی کوششیں، کیسٹوں سے قابل اعتراض حصے نکال دئے۔

(۴۴) ملزم یوسف کے خلاف سخت الفاظ نہ استعمال کئے جائیں، ہائی کورٹ۔

(۴۵) کذاب یوسف نے توہین رسالت کی۔ ویڈیو دیکھ کر یقین ہوگیا، علماء کرام۔

(۴۶) یوسف کذاب کو پھانسی نہ دی گئی تو عذاب آئے گا، ملک بھر میں احتجاج۔

(۴۷) جھوٹے نبی کے خلاف تلوار اٹھانے کا حکم ہے، عدالت حکم امتناعی منسوخ کرے۔ ضیاء شاہد کی رٹ۔

(۴۸) یوسف نے جیل میں مکر کر لیا، ہاتھ جوڑ کر نبوت سے انکار۔

(۴۹) کذاب یوسف کے خلاف کوٹ لکھپت میں مظاہرہ، پھانسی کا مطالبہ۔

(۵۰) خبریں نے سچ لکھا، یوسف نے گناہ کبیرہ کا اعتراف کر لیا۔

(۵۱) یوسف کذاب کی درخواست ضمانت مسترد۔

(۵۲) یوسف کو سرعام پھانسی دی جائے، نماز عید کے اجتماعات میں مطالبہ۔

(۵۳) یوسف کے خلاف تفتیش مکمل اپنے کمرہ کو غار حرا قرار دیتا تھا، لوگوں کے بیانات۔

(۵۴) عدالت نے یوسف کا مزید جسمانی ریمانڈ دے دیا۔

(۵۵) یوسف علی کے خلاف تحقیقات جاری ہیں توہین رسالت برداشت نہیں ہوگی، وزیر اوقاف۔

(۵۶) کذاب یوسف پر زمین تنگ، جیلوں نے بھی قبول نہیں کیا۔

(۵۷) یوسف کذاب لاہور میں خوار، آئی جی نے ساہیوال جیل بھیج دیا۔

(۵۸) یوسف کذاب کیس کا فیصلہ فوری سنایا جائے، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔

(۵۹) یوسف کو ساہیوال جیل میں چھپا دیا گیا، قیدیوں میں بے چینی شہریوں کا احتجاج۔

(۶۰) جیل حکام کی نیندیں حرام، یوسف سے ملاقات پر مکمل پابندی۔

(۶۱) یوسف علی کی لیٹر بازی نئی چال ہے، علماء نے وضاحت مسترد کر دی۔

(۶۲) یوسف کا امریکی قونصلیٹ اور انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں سے رابطہ۔

(۶۳) یوسف نے شناختی کارڈ میں نام تبدیل کر کے محمدؐ لکھوا لیا۔

(۶۴) مرزا قادیانی کے دور میں ضیاء شاہد ہوتا تو لوگ فتنے سے بچ جاتے۔

(۶۵) یوسف کذاب کے مسئلہ پر حکومت کا لیت و لعل افسوسناک ہے۔ مولانا خان محمد۔

(۶۶) یوسف کو فرار کرانے کے لئے اس کی اہلیہ نے مریدوں سے رقم طلب کر لی۔

(۶۷) کعبہ اور روضہ رسول خالی مکان ہیں وہاں مت جاؤ، یوسف کی گستاخی۔

(۶۸) جے یو پی، سپاہ محمدؐ، جماعت اہل حدیث نے یوسف کے قتل کا مطالبہ

کر دیا۔

(۶۹) یوسف کی ورلڈ اسمبلی کا وجود نہیں، نورانی۔

(۷۰) یوسف کی حمایت میں قادیانیوں کا ٹی وی چینل پروگرام۔

(۷۱) قادیانی ڈش پر پروگرام دکھا کر یوسف کی مدد کر رہے ہیں۔

(۷۲) خبریں سچا ہے، یوسف کے وکیل نے کیس لڑنے سے انکار کر دیا۔

(۷۳) توہین رسالت کے ملزم یوسف نے درخواست ضمانت واپس لے لی۔

(۷۴) یوسف کو اڈیالہ جیل منتقل کر دیا گیا، بی کلاس اور عام سماعت کی درخواست مسترد، یوسف پھانسی کے ڈر سے نبوت کے دعویٰ سے دست بردار ہوا، ہائی کورٹ میں وکیل استغاثہ کا موقف۔

(۷۵) یوسف کی رہائی کے لئے رٹ پر ہائی کورٹ میں سماعت شروع، کذاب یوسف کا مقدمہ خصوصی عدالت میں منتقل کیا جائے، وکیل استغاثہ اسماعیل قریشی کے دلائل۔

ہائی کورٹ نے یوسف کذاب کی درخواست ضمانت خارج کر دی۔

مقدمہ کی سماعت خصوصی عدالت میں ہوگی۔ عدالت عالیہ کا فیصلہ۔

یوسف کذاب کا مقدمہ انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت میں بھجوا دیا گیا۔

○

(۲۵)

بھگوڑا فوجی پٹڑی سے اتر گیا آخری نبی ہونے کا دعویٰ (نعوذ باللہ) درجنوں لڑکیوں سے زیادتی

عیاش بڈھے نے لڑکا اور ۵ سالہ لڑکی "حرم" میں داخل کر لئے جھوٹا مدعی نبوت لوگوں سے کہتا ہے "مدینہ میں صرف سبز گنبد ہے، حضورؐ سے ملنا ہے تو رک جاؤ!" ملتان روڈ پر بیت الرضا کے سجادہ نشین یوسف رضا کو ابوبکر صدیقؓ بنایا ہوا ہے، ڈیفنس میں بنگلے کا نام "جنت طیبہ" رکھا، دو بڑے ڈش انٹینا نصب ہیں، مریدوں نے کئی قیمتی گاڑیاں دے رکھی ہیں، حجرہ میں مرد اور خواتین کو ایک صف میں نماز پڑھاتا ہے یوسف علی نے لاہور، کراچی، اسلام آباد اور پشاور میں خلفائے راشدین مقرر کر رکھے ہیں، ایک تاجر کو بتایا کہ رات دو بجے میرے کمرے میں جبرائیل آئے اور میری طبعی موت ہو گئی، جب ہوش آیا تو مجھ میں حضرت محمدؐ کا نفس آ چکا تھا اور ہم سراپا نور بن گئے ڈیفنس میں رہائش پذیر جعلی ادارے ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی کا ڈائریکٹر جنرل ابوالحسنین محمد یوسف علی اپنے مریدوں سے کہتا ہے کہ اس کی کمر پر (نعوذ باللہ) مہر رسالت ہے، مجھے نبوت ملے ۵ سال ہو چکے ہیں، مناسب وقت پر خود کو ظاہر کروں گا یوسف علی جس لڑکی کو پسند کرتا ہے اسے کہتا ہے تمہارے جسم میں قرآن اتر آیا ہے،

اپنے داماد کو حضرت علیؓ اور کراچی کے عبدالواحد کو حضرت عمرؓ بنا رکھا ہے جس کی بیٹی اور بہو اس کی مرید ہیں اور خوبصورت لڑکیوں سے اس کی ملاقات اور ٹیلی فون پر گفتگو کرواتی ہیں

لاہور (میاں غفار' عارف حسین) ایک اور بدکردار' مرتد اور ملعون نے قرآنی آیات کے غلط اور نامکمل ترجمے خوبصورت الفاظ اور روحانی شخصیت کا روپ دھار کر ٹیلی پیتھی اور ہپناٹزم کے بل پر (نعوذ باللہ) آخری نبی حضرت محمدؐ ہونے کا جھوٹا دعویٰ کر دیا۔ اس مرتد فوجی بھگوڑے کا نام ۴۸ سال تک کی عمر تک تو یوسف علی تھا۔ پنڈی سے اترا تو ابوالحسنین محمد یوسف علی بن گیا اور اپنے نام کے ساتھ "محمد" لکھتا ہے۔ اس نے کراچی' لاہور' پشاور اور اسلام آباد کی دو درجن سے زائد حسین و جمیل اور امیر کبیر خاندانوں کی کنواری لڑکیوں کو اپنے روحانی نکاح میں لیا اور ان سے زیادتی کی۔ ایک لڑکی حاملہ ہوگئی تو اسے مقامی ہسپتال میں داخل کروا دیا۔ ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی نامی کسی جعلی فرضی اور فراڈ ادارے کا یہ خود ساختہ ڈائریکٹر جنرل محمد یوسف علی اپنے مریدوں کو یہ بھی کہتا رہا کہ اس کی کمر پر (نعوذ باللہ) وہی نشانی ہے جو نبی کریمؐ کی کمر مبارک پر تھی۔ یہ درجنوں گھرانے برباد کرچکا ہے اور لوگوں سے کروڑوں روپیہ بٹور چکا ہے۔ اس کا فلسفہ یہ ہے کہ اسلام صرف ۱۴۰۰ سال کے لئے تھا۔ اب اس میں تبدیلیوں کی ضرورت ہے اور مجھے اسی لئے بھیجا گیا ہے۔ میں مناسب وقت پر خود کو ظاہر کروں گا۔ حضرت محمدؐ نے بھی خود کو ۴۰ سال بعد ظاہر کیا تھا۔ مجھے نبوت کی بشارت ہوئے ابھی صرف پانچ سال ہوئے ہیں۔ یوسف علی نے لاہور' کراچی' اسلام آباد اور پشاور میں حضرت ابوبکرؓ' حضرت عمرؓ' حضرت عثمانؓ' اور حضرت علیؓ بھی مقرر کر رکھے ہیں۔ لاہور کا ایک بہت بڑا صنعتکار جو اب تک اس کو تین کروڑ روپے سے زائد دے چکا ہے اسے حضرت عثمان غنیؓ کا درجہ حاصل ہے۔ یہ شخص جس کا نام الف سے شروع ہوتا ہے' اس بدبخت کا سب سے بڑا پروموٹر ہے۔ ملعون محمد یوسف علی کا طریقہ واردات انوکھا ہے۔ یہ آہستہ آہستہ لوگوں میں خود کو متعارف کرواتا ہے۔ کوئی شخص براہ راست اس سے مل نہیں سکتا۔ ملک بھر میں جہاز کی فرسٹ کلاس میں سفر کرتا ہے اور بناور

فلائنگ کلب کا ایک اہم آفیسر اپنے چھوٹے طیارے پر اکثر اسے لے جاتا اور واپس چھوڑ جاتا ہے۔ اس نے اعلان کر رکھا ہے کہ اپریل ۱۹۹۷ء میں ہجرت ہوگی اور اس نے کراچی کی موٹی آسامیوں کو قابو کرنے اور مال بنانے کے لئے اپریل ۹۷ء میں کراچی میں قیام کا فیصلہ کرلیا ہے۔

یوسف علی نے سب سے پہلے اپنی محفل شادمان میں جی او آر کے ایک سرکاری گھر میں شروع کی اور ایک مقامی اخبار میں دینی کالم بھیجنے شروع کر دیئے۔ اس کی محفل میں بعض ریٹائرڈ فوجی آفیسر بیوروکریٹ اور تاجر آنے لگے۔ پھر اس نے کم پڑھے لکھے مالدار تاجروں کا انتخاب کیا۔ ان سے علیحدہ ملاقاتیں شروع کر دیں اور انہیں شیشے میں اتارتا رہا۔ ایک تاجر نے جب علیحدگی میں ملاقات کی تو اسے بتایا آج تمہاری ملاقات ہو جائے گی۔ پھر کمرے میں لائٹ بند کر دی' آنکھیں بند کرکے مسلسل "الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" پڑھنے کو کہا پھر کہا آنکھیں کھولو' پھر پوچھا ملاقات ہوئی۔ اس تاجر نے نفی میں سر ہلا دیا۔ پھر اٹھ کر اسے گلے سے لگا لیا اور کہا میں ہی ہوں حضرت محمد (نعوذ باللہ) مگر ہم نے لوگوں سے چھپایا ہوا ہے۔ ابھی وقت نہیں' آپ بھی کسی سے ذکر مت کریں۔ جب اس تاجر جن کا نام (ع) سے شروع ہوتا ہے' نے مہر رسالت دیکھنے کی خواہش ظاہر کی تو اسے کہا کہ اب تم بالکل پاک ہو چکے ہو اور مہر رسالت دیکھنے سے قبل تمہیں اپنی بیوی کو طلاق دینا ہوگی کیونکہ وہ ابھی ایمان نہیں لائی جس پر اس تاجر نے مہر رسالت دیکھنے کا ارادہ ترک کر دیا اس تاجر نے "خبریں" کو بتایا کہ محمد یوسف کہتا ہے کہ ایک مرتبہ رات کو دو بجے فون کی گھنٹی بجی۔ میں بڑبڑا کر اٹھا فون پر آواز سنی پھر میرے کمرے میں جبرائیل آئے اور میری طبعی موت ہوگئی۔ ہوش آیا تو ہم میں (نعوذ باللہ) حضرت محمد کا نفس آچکا تھا۔ اور ہم سے جنسی اور انسانی طاقتیں چھین لی گئیں اور تمام روحانی طاقتیں دے دی گئیں' ہم سراپا نور بن گئے۔ اس بدکردار اور ملعون جھوٹے نبی کو شہرت دلوانے والے اور اس کو آگے کرکے مفادات حاصل کرنے والے ماسٹر مائنڈ کا نام یوسف رضا ہے جو ملتان روڈ پر یتیم خانہ چوک میں بیت الرضا کا سجادہ نشین ہے اور اس جھوٹے نبی نے یوسف رضا کو ابوبکر صدیق بنایا ہوا ہے۔ یوسف کے گھر پر دو سال تک محفلیں لگتی رہیں اور شادمان کے علاوہ یہاں بھی بیٹھنا شروع کر دیا۔ شادمان میں سرکاری گھر اس کی اہلیہ کے نام الاٹ تھا جو مقامی کالج میں لیکچرار تھی۔

پھر چند بڑے ہاتھ مار کر اس نے ڈیفنس کے ۲۱۸ کیو بلاک میں ایک بنگلہ خرید لیا اور اس بنگلے کا نام "جنت طیبہ" رکھا جہاں بڑے سائز کے دو ڈش انٹینا نصب ہیں اور گھر میں لاکھوں روپے کی گاڑیاں تھیں جو مریدوں کی طرف سے دی گئی ہیں۔ ملتان روڈ پر یوسف رضا کے گھر پر بہت سے لوگ اس ملعون کے ہاتھ پر بیعت کرتے رہے اور اس گھر سے ملحقہ مسجد میں نماز پڑھنے کی بجائے یہ بدکردار چھوٹے سے کمرے نما اس حجرے میں نماز پڑھاتا اور ایک ہی کمرے میں مرد و خواتین اکٹھے نماز پڑھتے۔ عورتوں کی صف علیحدہ بنائی جاتی۔ اس بدکردار نے قرآن مجید کے مرضی کے ترجمے کر رکھے ہیں۔ جس لڑکی کو پسند کرتا ہے اسے (نعوذ باللہ) کہتا ہے کہ اس کے جسم میں قرآن اتر آیا ہے، پھر اس لڑکی کو چاند کہہ کر پکارتا۔ اس نے اپنے داماد کو حضرت علیؓ بنا رکھا ہے۔ کراچی کے ایک شخص عبدالواحد خان کو حضرت عمر بنا رکھا ہے عبدالواحد خان پاکستان ٹوبیکو کمپنی کا سابق ملازم ہے۔ اس کی بیٹی (ش) اور بہو (ش) بھی مرید بن چکی ہیں۔ (ش) ہیڈ مریدنی ہے اور (ش) ہی خوبرو لڑکیوں اور خاندانوں کی ملاقات کرواتی ہے اور ملک بھر کے بڑے بڑے گھرانوں سے ٹیلی فون پر ملاقاتیں کرواتی ہے۔ یوسف علی جس خوبصورت لڑکی کو دیکھتا اعلان کر دیتا کہ آج سے تم میرے نکاح میں آگئی ہو پھر نہ نکاح پڑھایا جاتا اور اس خاتون سے تنہائی میں ملاقاتیں شروع کر دیتا۔ لاہور کی ایک لڑکی کو اس طرح اپنے نکاح میں لیا اور کراچی لے گیا جہاں رات کو وہ لڑکی اس کے کمرے میں سوئی۔ جب اس کے باپ کو پتا چلا تو اس نے اپنی بیوی کو جو سب سے پہلے مرید ہوئی تھی گھر میں قید کر دیا اور بچی کے باہر نکلنے پر پابندی لگا دی جس پر خاتون بیمار ہو گئی اور آج کل مقامی ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ ایک پانچ سالہ بچی (ش) کو بھی اس نے اپنے نکاح میں لے رکھا ہے اور اس کے ماں باپ اسے سات لاکھ روپے کی گاڑی خرید کر دے چکے ہیں۔ ایک خاتون نے بتایا کہ وہ اپنے شوہر کے ہمراہ عمرہ ادا کرنے سعودی عرب جانے سے قبل جب اجازت لینے حضرت یوسف کے پاس آئی تو انہوں نے ناراض ہو کر کہا وہاں تو در و دیوار ہیں، حضور تو ادھر موجود ہیں، وہاں کیا لینے جاتے ہو بہرحال اجازت ہے، چلے جاؤ۔ اس خاتون کے شوہر نے "خبریں" کو بتایا کہ میں یہ بات سن کر سوچ میں پڑ گیا جبکہ میری اہلیہ نے جانے کا ارادہ ترک کر دیا مگر میں زبردستی لے گیا تو وہاں بھی وہ کہتی رہی کہ حضور پاکستان میں ہیں اور میں ادھر ٹکریں مار رہی ہوں۔

جو لڑکیاں اس بدبخت نے اپنے نکاح میں لیں، ان میں لاہور کی (ش)، گلبرگ کی (ن)، ماڈل ٹاؤن کی (ع)، راولپنڈی کی (ب) کراچی کی (ت)، پشاور کی (الف)، اسلام آباد کی (ش)، لاہور کی (ف) جبکہ ایک شخص جس کی عمر ۲۲ سال ہے اور انتہائی خوبصورت ہے، اس کو بھی اپنے نکاح میں لے رکھا ہے اور ابھی تک اس نوجوان ابرار نے شادی نہیں کی۔ اس کی وجہ یہ بتاتا ہے کہ میری شادی حضور سے ہو چکی ہے اس لئے میں شادی نہیں کرسکتا۔ ایک لڑکی (ف) کی والدہ کو بتایا کہ تمہاری بیٹی (ف) ہمارے نکاح میں آگئی ہے، اس لئے اب تم اس کی کہیں شادی نہ کرنا۔ پھر اسی خوشی میں اس لڑکی (ف) کو اس کی والدہ نے ایک لاکھ روپیہ دیا جس میں سے ۴۰ ہزار روپے کے کپڑے لڑکی نے اپنے لئے بنوائے جبکہ ۶۰ ہزار کی اشیاء اس بدکردار کو خرید کر دیں جس میں سے ایک ورزش کرنے کی مشین بھی تھی جس کی مالیت ۱۶ ہزار روپے ہے۔ پھر یہ لڑکی ملک بھر میں اس کے ساتھ گئی اور مختلف گھروں میں اس کے کمرے میں قیام کرتی رہی۔ یوسف کے بارے میں لوگوں نے بتایا کہ جس گھر میں بھی یہ داخل ہوتا ہے، تھوڑی دیر بیٹھ کر اجازت لے کر باتھ روم میں چلا جاتا ہے جہاں نصف گھنٹہ قیام کرتا ہے مگر اس دوران غسل نہیں بلکہ عمل کرتا ہے اور جب باتھ روم سے باہر نکلتا ہے تو تمام کمروں میں جاکر در و دیوار پر پھونکیں مارتا ہے جس کے بعد گھر کے تمام افراد اس کے مطیع ہو جاتے ہیں۔ کراچی کے صادق نے جو فرنیچر کا کاروبار کرتا ہے، اس کی کوٹھی کا تمام فرنیچر ایک کنٹینر میں رکھ کر بھجوایا۔ پھر جب وہ لاہور آیا تو اس نے محفل میں اعلان کیا کہ اس کے سارے گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔ ایک شخص نے اجازت مانگی کہ وہ مدینے میں سیٹ ہونا چاہتا ہے تو کہا کہ مدینے والے ادھر آگئے ہیں، وہاں تو صرف (نعوذ باللہ) سبز گنبد ہی ہے۔ آپ کو حضور چاہیں یا حضوری۔ حضور چاہییں تو پھر رک جاؤ، حضور تو پاکستان میں ہیں، حضور ملیں گے تو حضوری خود بخود ہو جائے گی۔ ایک خاتون اپنے بھائی کے ساتھ گئی تو اس کو دیدار کروایا گیا اور اس نے ایک ماہ کے اندر اندر پانچ لاکھ روپے کا زیور اتروا لیا۔ اس کی وجہ سے متعدد گھروں میں لڑائیاں شروع ہو چکی ہیں۔ دن بھر ٹیلیفون پر خواتین سے گفتگو کرنا اور اپنی گفتگو کو راز میں رکھنے کی تلقین کرنا اس کا طریقہ واردات ہے۔ ایک شخص سے اس کی کوٹھی مانگ لی پھر واپس کر دی، پھر گاڑی مانگ لی جو آج تک واپس نہیں کی۔ اس

بدکردار کے گھر میں وقت لئے بغیر کوئی داخل نہیں ہو سکتا۔ آٹومیٹک گیٹ، انٹرکام سے معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔ یہ بدکردار سرعام کہتا ہے کہ حضور کے ماننے والوں کو نماز کی ضرورت نہیں، خود بھی بعض اوقات نماز نہیں پڑھتا ایک لڑکی (ع) کو اپنے نکاح میں لیا۔ اس کے باپ نے اس کی منگنی کی تو وہ گھر سے بھاگ کر اس کے پاس آگئی اور کہا کہ حضور کی بیوی کسی دوسرے کی بیوی نہیں بن سکتی اور یہ لوگوں کو انگریزی فلم The Message دیکھنے کی بار بار تلقین کرتا ہے اور لڑکوں کو ایک کتاب خاتون عجم پڑھنے کی تلقین کرتا ہے۔ جس کو دیدار کرواتا ہے پھر اس سے حلف لیتا ہے کہ جیل جانا پڑے گا، کسی کو قتل بھی کرنا پڑے گا، مرنے مارنے کو تیار رہیں تو مرید تیار ہو جاتے ہیں۔ ایک شخص داتا دربار مسلسل جاتا تھا۔ جب اس کے پاس آنے لگا تو داتا دربار جانا چھڑوا دیا اور کہا کہ تم تو (نعوذ باللہ) صحابی ہو اور تمہارا درجہ تو حضرت داتا گنج بخش سے بہت بلند ہو چکا ہے۔ اپنے ماننے والوں کو بتاتا ہے کہ بعض جرنیل مصلحت کے تحت اسے چھپ کر ملتے ہیں جس پر لوگ متاثر ہو جاتے ہیں۔ (خبریں لاہور: ۲۳ مارچ ۱۹۹۷ء)

خلافت عظمیٰ عطا ہوئی، میرا ہم شکل عورتوں سے ملتا ہوگا: یوسف علی

حضورؐ نے تفصیلی مشاہدہ کے بعد مجھے خلافت عطا کی کیونکہ میں ان کے معیار پر پورا اترا ہوں محمدؐ کے علاوہ نبوت کا دعویٰ کرنے والا مردود ہے، ہر انسان کے اندر اللہ اور رسول موجود ہیں قرآن کے تمام تراجم کمزور ہیں، میرا ہم شکل خواتین سے مل سکتا ہے: جعلی نبی کی کذب بیانی

لاہور (رپورٹنگ ڈیسک) روزنامہ "خبریں" سے گفتگو کرتے ہوئے نبوت کے جھوٹے دعویدار محمد یوسف علی نے کہا کہ میں نبی نہیں بلکہ نبی کی طرف سے مجھے

خلافت "عظمیٰ" عطا کی گئی ہے اور حضور نے تفصیلی مشاہدہ میں مجھے یہ خلافت عطا کی ہے کیونکہ میں ان کے معیار پر پورا اترا ہوں۔ میں ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی کا ڈائریکٹر جنرل ہوں اور اس اسمبلی کا ہیڈ کوارٹر روحانی طور پر مدینہ میں جبکہ طبعی طور پر پاکستان میں ہے۔ یوسف علی نے مزید کہا کہ میں نے کبھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور جہاں تک خواتین کو اپنے نکاح میں لانے اور علیحدگی میں ملنے کا سوال ہے تو میں ان سے کبھی نہیں ملا مگر وہ اپنی جگہ سچی بھی ہو سکتی ہیں۔ کیونکہ (نعوذ باللہ، نعوذ باللہ، نعوذ باللہ) اللہ پاک یا رسول کریمؐ میری شکل میں عورتوں سے آکر مل سکتے ہیں۔ کیونکہ اللہ پاک اور رسول پاکؐ کسی بھی شکل میں آکر لوگوں سے مل سکتے ہیں اور اولیائے کرام کی شکل میں بھی آتے ہیں۔ میرا کوئی ہم شکل بھی ہو سکتا ہے جو ان خواتین سے ملا ہو۔ یوسف علی نے مزید کہا کہ لوگوں نے قرآن مجید کے جتنے بھی تراجم کیے ہیں وہ کمزور ہیں اور ان سے میرا اختلاف ہے۔ میں نبی کریم کو حاضر سمجھتا ہوں اور ہر انسان کے اندر اللہ اور رسولؐ کو موجود سمجھتا ہوں۔ محمدؐ کے علاوہ نبوت کا دعویٰ کرنے والا مردود ہے اگر میں سچا ہوا تو اللہ میری حفاظت کرے گا۔
(خبریں لاہور: ۲۳ مارچ ۱۹۹۷ء)

یوسف علی نے اپنی ڈائری میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ طبعی جسم رکھتا ہے

لاہور (سٹاف رپورٹر) بدکردار یوسف علی نے اپنی ڈائری میں قرآن پاک کے ترجمے کے حوالے سے واضح طور پر لکھا ہے کہ "یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ طبعی جسم رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی شکل موجود ہے۔" اپنی ویڈیو کیسٹ میں دعویٰ کرتا ہے کہ ۱۲ ربیع الاول نبی کریمؐ کی پیدائش کی تاریخ نہیں بلکہ اصل تاریخ ۹ ربیع الاول ہے۔ یہ بھی کہتا ہے کہ حضرت آدم سے آج تک نبی کریمؐ دنیا میں ۹۲ مرتبہ تشریف لائے۔ (خبریں لاہور: ۲۳ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۲۶)

کذاب یوسف علی گرفتار پولیس جوتے مارتے ہوئے تھانے لے گئی اوپر کے حکم پر رہا۔

جھوٹے نبی کے گھر پر شہریوں کا پتھراؤ، سینکڑوں افراد نے جوتے دکھائے، ملعون پر لعنت لعنت کے نعرے، "خبریں" آفس میں ٹیلیفون کالوں کا تانتا، ڈیفنس کے افضل نے بتایا کہ وہ مقامی اخبار میں ملعون کا کالم پڑھ کر وضاحت کے لئے اس کے پاس گیا تو بے حد متاثر ہوا، اس نے مجھ سے سونے کی تین انگوٹھیاں مانگیں جن میں سات ہیرے جڑے ہوں اور کہاں ان انگوٹھیوں کے بل پر وہ آسمانوں کی نگرانی کرتا ہے پولیس یوسف کی وکالت کرتی رہی اور لوگوں کو بتاتی رہی کہ یوسف علی سچا ہے، جبکہ اخبارات غلط لکھ رہے ہیں، راولپنڈی کی خاتون نے "خبریں" کو بتایا کہ میرے شوہر نے اسے ایک لاکھ دیا تو ملعون نے جنت کی بشارت دے کر نعوذ باللہ صحابی کے برابر درجہ دیا جھوٹے نبی نے تھانہ ڈیفنس میں بیان دیا کہ "خبریں" "تکبیر" اور "امت" نے اس کے بارے میں جو تفصیلات شائع کی ہیں ان کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں، پولیس نے تحریر لکھوائی کہ اس نے یہ بیان نہیں دیا، اعلیٰ سطحی حکم پر ملعون کے گھر کے باہر پولیس کا پہرہ

لاہور (سٹاف رپورٹر) بدکردار، ملعون اور مرتد یوسف علی کے جھوٹے دعووں کی "خبریں" میں تفصیلات شائع ہونے کے بعد گزشتہ روز ڈیفنس پولیس نے اسے گھر سے گرفتار کرلیا اور جوتے مارتے اور گھسیٹتے ہوئے تھانہ ڈیفنس لے گئی مگر دو گھنٹے بعد چھوڑ دیا اور اس سے تحریر لکھوائی گئی کہ اس نے ایسا کوئی بیان نہیں دیا بلکہ "خبریں" اور "تکبیر" "امت" نے جو تفصیلات شائع کی ہیں ان کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس تحریر کے بعد پولیس کی وہی گاڑی جو اس کذاب کو گھسیٹتے ہوئے تھانہ لے کر گئی تھی واپس چھوڑ گئی۔ دریں اثناء دن بھر روزنامہ "خبریں" کو ہزاروں ٹیلی فون موصول ہوئے جن میں لوگ اس ملعون پر لعنت بھیجتے رہے جبکہ سینکڑوں افراد نے اس بدکردار کے گھر کے سامنے جمع ہو کر جوتے دکھائے اور پتھراؤ بھی کیا۔ بعد ازاں اعلیٰ سطحی مداخلت پر پولیس کی موبائل گاڑی اس ملعون کے گھر کے سامنے کھڑی کر دی گئی جو وہاں جمع ہونے والے افراد کو ہٹاتی رہی اور ملعون کی وکالت کرتی رہی کہ کراچی اور لاہور کے اخبار غلط لکھ رہے ہیں، وہ ملعون سچا ہے۔ دریں اثناء دن بھر روزنامہ "خبریں" کو ٹیلی فون موصول ہوتے رہے، جن میں لوگوں نے اس بدکردار کے بارے میں مزید انکشافات کئے۔ راولپنڈی کی ایک خاتون (ر) نے "خبریں" کو بتایا کہ دو سال قبل وہ اپنے شوہر کے ساتھ لاہور میں جی او آر تھری میں واقع اس کے گھر گئی۔ اس کی گفتگو سن کر متاثر ہوئی اور چھ ماہ میں لاہور کے ۲۰ سے زائد چکر لگائے مگر وہ ہر مرتبہ لالچ کرتا اور اپنی کمائی کا پانچواں حصہ دینے کی بات کرتا۔ اس خاتون نے بتایا کہ اس کے شوہر نے ایک لاکھ روپیہ دیا تو اس ملعون نے جنت کی بشارت دے دی اور ساتھ ہی صحابی کے برابر درجہ دے دیا۔ جس پر میرے خاوند کو شک ہوا اور ہم نے آنا چھوڑ دیا مگر وہ ایک سال تک ہمارے گھر ٹیلیفون کرتا رہا۔ ڈیفنس ہی کے ایک شخص افضل نے "خبریں" کو بتایا کہ وہ مقامی اخبار میں چھپنے والے کالم "تعمیر ملت" کو پڑھنے کے بعد وضاحت کے لئے اس کے پاس گئے اور پھر اس کی چکنی چپڑی باتوں میں آگئے اور وہاں بڑے بڑے افسروں اور حساس اداروں کے ریٹائرڈ ملازمین کو دیکھ کر مزید متاثر ہوئے۔ پھر اس نے مجھ سے سونے کی تین انگوٹھیاں مانگیں اور مال روڈ کے ایک جیولر کا ایڈریس دے کر کہا کہ ان سے بنوائیں، انہیں ڈیزائن کا پتہ ہے اور اس میں سات ہیرے جڑوانے ہیں۔ میں نے تین انگوٹھیاں بنوا دیں، تو اس نے کہا کہ ان سات ہیروں

والی انگوٹھیوں کے بل پر وہ سات آسمانوں کی نگرانی کرتے ہیں۔ یہ سن کر میں نے ان سے قطع تعلق کر لیا۔ (خبریں لاہور: ۲۴ مارچ ۱۹۹۷ء)

۹۹ شادیوں کا حکم ہے' بیویاں ۱۶ سے ۲۵ سال کی ہوں گی: کذاب یوسف علی

نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے کو وزارت خارجہ کی طرف سے وی آئی پی کا درجہ حاصل ہے' او آئی سی میں بھی اعلیٰ عہدے پر فائز رہ چکا ہے مقامی اخبار میں اپنے کالم "تعمیر ملت" میں لکھتا ہے کہ کوئی اس وقت تک کسی اور سے بیعت نہ لے جب تک خود حضور الصلوٰۃ والسلام اجازت نہ دیں عقیدت مندوں کو لکھتا ہے ہمیں آپ سے ایسا پیار ہے جو نور کو نور سے' اللہ کو بندے اور رسولؐ کو غلام سے ہوتا ہے: "تکبیر" کے مزید انکشافات

لاہور (میگزین رپورٹ) جعلی نبی ہونے کے جھوٹے دعویدار ابوالحسنین محمد یوسف علی کے بارے میں ہفت روزہ تکبیر نے مزید انکشاف کیا ہے کہ اسے وزارت خارجہ کی طرف سے وی آئی پی کا درجہ حاصل ہے اور وہ او آئی سی میں اعلیٰ عہدے پر بھی فائز رہ چکا ہے ملعون یوسف علی نے ۱۸ مارچ ۱۹۹۷ء کو مقامی اخبار میں اپنے ایک کالم "تعمیر ملت" میں لکھا ہے کہ "کوئی اس وقت تک کسی اور سے بیعت نہ لے جب تک خود حضور علیہ الصلوٰۃ" والسلام اجازت نہ دیں۔ جریدے نے لکھا ہے کہ اس شیطان کے عقائد اور بھیانک اخلاقی جرائم سامنے آنے کے بعد معاصر اخبار کو یہ کالم شائع کرنا چاہیے تھا یا نہیں اس بحث سے قطع نظر مذکورہ بالا جملے کی سنگینی کا اندازہ وہی لوگ لگا سکتے ہیں جو اس کا کما حقہ ادراک رکھتے ہیں کہ اس تحریر میں حضور الصلوٰۃ والسلام کون ہیں اور وہ آج بھی کسی کو بیعت کئے

جانے کی اجازت کس طرح دیں گے؟ جریدے نے ملعون کے وہ خط بھی شائع کئے ہیں جو اس نے کراچی میں اپنے عقیدت مندوں کے نام لکھے اور جن میں (غ) نامی کسی عورت کو اپنے شوہر (ن) سے طلاق لینے کی ترغیب دی گئی ہے۔ بعض دوسرے عقیدت مندوں کو لکھے گئے ایک خط کے اختتامی الفاظ یہ ہیں۔ "ہمیں آپ سے بہت پیار ہے' یہ وہ پیار نہیں جو بشر کو بشر کے ساتھ ہوتا ہے بلکہ یہ وہ ہے جو نور کو نور سے' اللہ کو بندے سے اور رسولؐ کو غلام سے ہوتا ہے۔" اس طرح ان سطروں میں اس نے خود کو (نعوذ باللہ) اللہ اور رسولؐ کے بلند مقام پر لا بٹھایا ہے۔ جریدے نے مزید لکھا ہے کہ خود کو نبی باور کرانے کا کھیل محض دولت کمانے اور تکمیل ہوس کے لئے کھیلا اس حوالے سے زیادہ تر خواتین اس کا شکار ہوئیں۔ وہ خواتین کو باور کرا دیتا تھا کہ وہ خود ہی دراصل (نعوذ باللہ) محمدؐ ہے۔ خواتین کو یہ پھنسانے کے لئے وہ دو طریقے اختیار کرتا ہے ایک یہ کہ شادی شدہ خواتین کو اپنی "دلہنیں" کہنا اور دوسرے غیر شادی شدہ خواتین کو اپنے "نکاح" میں لینا۔ "تکبیر" نے لکھا ہے کہ شادی شدہ خواتین کو وہ اپنی دلہن اس طرح بناتا کہ وہ اپنے شوہر کے علاوہ اس کی بداخلاقی کا بھی نشانہ بنتیں۔ رفتہ رفتہ وہ مقام بھی آجاتا جہاں خواتین اپنے شوہر کو کمتر سمجھنے لگتیں اور یوسف علی کو (نعوذ باللہ) محمدؐ قرار دے کر خود کو مقدس سمجھنے لگتیں۔ جریدے نے دعویٰ کیا ہے کہ اس حوالے سے اس کے پاس کراچی' لاہور اور راولپنڈی کی قابل ذکر تعداد میں خواتین کے نام و کوائف اور ضروری ثبوت موجود ہیں غیر شادی شدہ خاتون کو وہ اپنے نکاح میں اس طرح لیتا ہے کہ بقول اس کے کہ "یہ اس کے کہنے سے یہ ہو جاتا ہے کہ آج سے فلاں لڑکی میرے نکاح میں ہے۔ مذکورہ جملے کے بعد وہ لڑکی اس کے لئے ایک مکمل بیوی کے فرائض ادا کرنے پر مجبور کر دی جاتی ہے۔ بعض خواتین کے مطابق یوسف علی اکثر کہا کرتا ہے کہ مجھے ننانوے شادیوں کا حکم ہوا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنہ بھی ننانوے ہیں۔ شیطان نے خواتین سے یہ بھی کہا ہے کہ اس کی بیویاں ۱۶ سے ۲۵ سال کی عمر کی ہوں گی۔ (خبریں لاہور: ۲۴ مارچ ۱۹۹۷ء)

یوسف نے بیت الرضا میں موجود سو افراد کو صحابی قرار

دیا: یوسف رضا

علمی بصیرت کو دیکھتے ہوئے معاوضہ پر نماز جمعہ پڑھانے کی دعوت دی' کذب بیانی پر تعلق توڑ لیا یوسف کے خطاب کی ویڈیو بنتی جو وہ اپنے ساتھ لے جاتا مگر آڈیو کیسٹیں ہمارے پاس ہیں' مجھے مقام صدیقت دیا" "خبریں" میں تفصیلات چھپنے کے بعد کہا آپ بھی پھنس گئے یہی میں چاہتا تھا

لاہور (سٹاف رپورٹر) مسجد بیت الرضا الممتاز روڈ چوک یتیم خانہ کے ناظم سید محمد یوسف رضا نے روزنامہ خبریں سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ محمد یوسف مقامی اخبار میں دینی کالم لکھتے تھے اور ہم نے ان کی علمی بصیرت کو دیکھتے ہوئے یہاں نماز جمعہ پڑھانے کی دعوت دی اور ایک ہزار روپیہ فی نماز جمعہ معاوضہ بھی دیا ۲۸ فروری کو نماز جمعہ کے بعد بیت الرضا میں خصوصی طور پر بلائی گئی ایک محفل میں محمد یوسف علی نے تقریر کرتے ہوئے کذب بیانی کی کہ اس وقت اس محفل میں ایک سو صحابی موجود ہیں۔ اس وقت محفل میں تقریباً اتنے ہی آدمی موجود تھے۔ انہوں نے اس اجلاس کو ورلڈ اسمبلی کا اجلاس قرار دیا جس پر ہم پریشان ہوئے اور انہیں اس کی وضاحت کرنے کو کہا جب وہ مطمئن نہ کر سکے تو ہم نے ان سے قطع تعلق کر لیا۔ انہوں نے بتایا کہ گزشتہ ایک سال سے ان کی محفل میں عورتیں بڑھ رہی تھیں وہ اجتماع میں عورتوں اور مردوں کو اکٹھی نماز بھی پڑھا دیا کرتے تھے۔ جس پر ہم اعتراض کرتے تو وہ کہتے کہ یہ خصوصی محفل ہے۔ سید محمد یوسف رضا نے مزید بتایا کہ ان کے ہر خطاب کی ویڈیو فلم بنتی مگر وہ اس فلم کو تقریر کے اختتام پر کیمرہ سے نکلوا کر ساتھ لے جاتے مگر ان کی آڈیو کیسٹیں ہمارے پاس موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مارچ کے پہلے جمعہ میں انہوں نے منبر پر بیٹھ کر معافی مانگی کہ انہوں نے گزشتہ جمعہ کی محفل میں ۱۰۰ صحابیوں کی موجودگی کی غلط بات کی۔ سید یوسف رضا نے بتایا کہ وہ مجھے ابوبکر صدیق نہیں کہتے تھے بلکہ میرے لئے مقام صدیقت کی بات کرتے

تھے۔ انہوں نے کہا کہ ۲۱ مارچ کی نماز جمعہ کے بعد بیت الرضا میں تقریباً ایک ہزار افراد کے اجتماع میں ابوالحسنین محمد یوسف علی پر لعنت ملامت کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ "تکبیر" اور "خبریں" میں تفصیلات چھپنے کے بعد اس نے میرے ساتھ فون پر رابطہ کیا اور کہا کہ آپ کو مبارک ہو کہ آپ کا نام بھی میرے نام کے ساتھ آرہا ہے آپ بھی پھنس گئے اور میں جو چاہتا تھا ہو گیا ہے۔ (خبریں لاہور : ۲۴ مارچ ۱۹۹۷ء)

یوسف نے سونے کی مہر پر "محمد رسول اللہ" لکھوایا ہوا ہے' نوجوانوں کو کہتا ہے کہ ۹۷ء میں غزوۂ ہند ہوگی' ہدایات ہماری ہوں گی مگر ہم سامنے نہیں ہونگے

لاہور (سٹاف رپورٹر) ملعون یوسف علی کو جو لوگ نبی مان لیتے ہیں وہ خاندانی مصطفوی کے رکن بن جاتے ہیں اور نوجوان لڑکوں کو کہا جاتا ہے کہ غزوۂ ہند ۹۷ء میں ہوگی پھر وضاحت کرتا ہے کہ غزوۂ وہ لڑائی ہوتی ہے جس میں حضور خود شریک ہوں۔ ہدایات ہماری ہوں گی مگر ہم سامنے نہیں ہوں گے۔ راولپنڈی میڈیکل کالج کے نوجوان ڈاکٹر زاہد کو اپنا شاہی طبیب مقرر کیا اور کہا کہ تمہاری ٹوپی پر شاہی طبیب کا بیج لگے گا۔ اس بدبخت نے سونے کی مہر بنا رکھی ہے جس پر "محمد رسول اللہ" لکھا ہوا ہے۔ (خبریں لاہور : ۲۴ مارچ ۱۹۹۷ء)

ملعون یوسف واجب القتل ہے

لاہور (خصوصی رپورٹر) سپاہ صحابہ پنجاب کے ڈپٹی سیکرٹری اطلاعات خلافت شہزادہ نے کہا ہے کہ ملعون یوسف کو حکومت فوری طور پر گرفتار کر کے جہنم واصل

کرے۔ پاسبان ختم نبوت پاکستان کے رہنماؤں محمد مختار اعوان، میاں عبدالرحمٰن، صاحبزادہ سعید الرحمٰن احمد، سیف اللہ اکرم، ڈاکٹر جہانگیر شجاع، عاشق حسین، عبدالحفیظ کھوکھر، عبدالکریم اعوان، محمد اسلم کلیالوی، عبدالحق، محمد سلیم، الطاف عباس علی صدیقی اور افضل چغتائی۔ جمعیت مشائخ پاکستان کے رہنمائیوں ایس اے جعفری اور پیر محمد صدیق نقشبندی نے کہا کہ نبوت کا دعویٰ کرنے والا یوسف علی مرتد اور واجب القتل ہے۔ اسے گرفتار کرکے کسی بڑے شہر کے معروف چوک میں پھانسی دی جائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا اللہ وسایا، مولانا خدا بخش، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالرزاق مجاہد، مولانا محمد جمیل قادری، شوکت علی زاہد، اللہ دتہ مجاہد اور چوہدری غلام عباس نے کہا ہے کہ جھوٹے نبی یوسف کو فوری طور پر گرفتار کرکے سخت سزا دی جائے اور اس کے مریدوں کے خلاف بھی کارروائی کی جائے۔ (خبریں لاہور: ۲۴ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۲۷)

لعنتی یوسف مرتد ہوچکا، واجب القتل ہے حکومت فرض ادا کرے: علماء کا فتویٰ

دستاویزی ثبوت اور شہادتیں موجود ہیں، حکومت اپنا فرض ادا کرنے میں دیر نہ کرے: ڈاکٹر اسرار، مردود کی سرپرستی کرنے والوں کی انکوائری کریں: بلوچ، نبوت کے دعویدار کو قتل کرنا حکومت کا فرض ہے، عوام یہ ذمہ داری نہ سنبھالیں: مولانا اشرفی، حکومت مصلحت سے کام نہ لے اور شریعت کا حکم مانے: اعجاز ہاشمی، باڑہ کے قبائل کی یوسف کو جہنم رسید کرنے کی دھمکی، بھائی پھیرو کے عوام نے پھانسی دینے کا مطالبہ کردیا، لعنتی کو گرفتار کیا جائے: مجلس تحفظ ختم

نبوتؐ، حکومت غفلت نہ کرے، بدبخت پیروں کو فتنہ پھیلانے کی مہلت نہ دی جائے، مفتی غلام سرور اور کذاب یوسف علی فراڈ ہے لوگوں نے مجھ سے بھی رابطے کئے: مفتی شیر محمد، آئین کے تحت ناموس محمدؐ کو پامال کرنے والے کو سزائے موت دینا حکومت کا فرض ہے: مولانا نیازی، شریعت کورٹ میں مقدمہ چلاکر عبرتناک سزا دی جائے: مفتی نعیمی "خبریں" نے جراتمندانہ روایت برقرار رکھی، بدبخت کو بے نقاب کرنے پر "خبریں" کے کارکنوں کے شکرگزار ہیں، مفتیان دین کی "خبریں" کو دعائیں

لاہور (فورم رپورٹ، نمائندگان، کے پی آئی) جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ سینٹر مولانا عبدالستار خاں نیازی نے کہا کہ نبوت کا دعویدار مرتد ملعون شخص واجب القتل ہے۔ "خبریں" سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اگر یوسف علی نے واقعی اس جرم کا ارتکاب کیا ہے تو یہ ملعون، بدکار، زانی شخص واجب القتل ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئین پاکستان کے تحت بھی اگر کوئی شخص ناموس محمدؐ کی توہین کا مرتکب ہوتا ہے تو وہ واجب القتل ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ حکومت کا فرض ہے کہ ناموس محمدؐ کے تقدس کو پامال کرنے کی جرات کرنے والے ملعون کو ثابت ہونے پر سزائے موت دے۔ "خبریں" فورم میں مفتی حضرات اور علماء کرام نے مطالبہ کیا ہے کہ جھوٹا نبی ہونے کے دعویدار یوسف علی کے خلاف عدالت میں مقدمہ چلاکر عبرتناک سزا دی جائے۔ حکومت جعلی پیروں کا راستہ روکنے کے لئے مناسب قانون سازی کرے، جس شخص کے پاس درس نظامی کی سند نہ ہو اسے بیعت کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے۔ مفتی محمد حسین نعیمی نے "خبریں" فورم میں گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ حکومت یہ معاملہ شریعت کورٹ میں لے جائے۔ علماء کی ایک کونسل تشکیل دے کر کذاب یوسف علی کے بیانات اور تحریروں کے علاوہ لوگوں کی گواہیاں قلمبند کی جائیں۔ انہوں نے کہا کہ "خبریں" اور دیگر رسائل کی

تحقیق واضح ہے اور یہ شخص مرتد ہو چکا ہے اور واجب القتل ہے۔ مفتی غلام سرور قادری نے کہا کہ ایسے معاملات میں عموماً حکومت کی طرف سے غفلت اور کوتاہی کی جاتی ہے۔ مبلغ' امام' خطیب' پیر وغیرہ بننے کے لئے کوئی معیار یا شرط نہیں ہے۔ بدبخت لوگوں کو دنیاوی فائدے اور عیش و عشرت کے لئے دین اسلام کو اپنی مرضی سے بدل کر فتنہ فساد پھیلانے کی مہلت نہیں ملنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ دین کے لئے کام کرنے والوں پر درس نظامی کی سند لازم قرار دی جائے تاکہ پیر اور فقیر کا روپ دھار کر دین میں خرابی پیدا کرنے کی تمام کوششیں ناکام ہو جائیں۔

مفتی غلام سرور قادری نے کہا کہ کذاب یوسف علی کے معاملے پر توہین رسالتؐ کے تحت کارروائی کی جائے۔ مفتی شیر محمد علوی نے کہا یوسف علی مرتد ہے اور واجب القتل ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ اپنے فرض سے غفلت نہ کرے۔ انہوں نے بتایا کہ کذاب یوسف علی کے فراڈ اور جھوٹ کا شکار ہونے والے کئی افراد نے مجھ سے بھی رابطے کئے ہیں اور بتایا ہے کہ یہ شخص اپنے ملنے والوں کا ذہن ماؤف کر کے ان سے نہ صرف بھاری رقوم وصول کرتا ہے بلکہ انہیں عقیدے کے بارے میں بھی گمراہ کر دیتا ہے۔ تنظیم اسلامی کے امیر ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ یوسف علی کے "کارنامے" مجھ تک بھی پہنچے ہیں۔ حکومت کو اس کا سنجیدگی سے نوٹس لینا چاہیے۔ جو کوئی بھی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے وہ مرتد اور واجب القتل ہے۔ جب تمام دستاویزی ثبوت اور عینی شہادتیں موجود ہیں تو پھر حکومت مزید تاخیر نہ کرے۔ تحریک خلافت کے مرکزی رہنما جنرل (ر) ایم ایچ انصاری نے کہا کہ کذاب یوسف علی ایک عرصہ سے اپنی مذموم سرگرمیوں میں مصروف ہے۔ ختم نبوتؐ کا عقیدہ ہمارے ایمان کی اساس ہے۔ یوسف علی ایسے بدبخت اور نامراد دین میں الجھاؤ پیدا کرتے رہتے ہیں۔ "خبریں" کے کارکن لائق تحسین ہیں کہ ایسے سنپولئے کو بے نقاب کیا ہے۔ کذاب یوسف علی پر مقدمہ چلا کر اسے سخت ترین سزا دی جائے۔ ملی یکجہتی کونسل کے صوبائی صدر لیاقت بلوچ نے کہا کہ "خبریں" نے اپنی جرات مندانہ روایت کو برقرار رکھتے ہوئے کذاب یوسف علی کو بے نقاب کیا ہے۔ تحفظ ختم نبوتؐ اور ناموس رسالتؐ کے قوانین کے تحت مقدمہ درج کر کے سزا دی جائے۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ ایسے مردود شخص کو وزارت خارجہ کی طرف سے وی آئی پی کا درجہ دینے کے معاملے کی بھی انکوائری ہونی

چاہیے۔ جامعہ اشرفیہ کے مولانا عبدالرحمن اشرفی نے کہا کہ تمام شواہد موجود ہیں۔ امت کا اجماع ہے کہ جو کوئی بھی نبوت کا دعویٰ کرے وہ مرتد ہے اور واجب القتل ہے۔ قتل کرنا حکومت کا کام ہے' عوام یہ ذمہ داری نہ سنبھالیں۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ "خبریں" کو مزید استقامت عطا فرمائے' خصوصاً" دین اسلام کے معاملے میں ڈٹ کر کفر اور باطل کا مقابلہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جمعیت علماء پاکستان (نورانی) کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات پیر اعجاز ہاشمی نے کہا کہ اس معاملے میں دو آراء نہیں ہیں۔ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والا مرتد ہے اور شریعت نے جو حکم دیا ہے اسے پورا کرنے میں حکومت مصلحت سے کام نہ لے ورنہ حکومت پر بڑا بوجھ ہو گا۔ مولانا محمد شفیع جوش نے کہا کہ "خبریں" اس لئے قابل مبارکباد ہے کہ پاکستان میں پلنے والے ایک "سلمان رشدی" کو بے نقاب کیا ہے۔ اس کے لئے پوری ملت اسلامیہ "خبریں" کی شکرگزار ہے۔ انہوں نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوتؐ پر کذاب یوسف علی نے وار کیا ہے' حکومت کو چاہیے کہ پہلی فرصت میں ایسے ملعون شخص کو کیفر کردار تک پہنچائے۔ پشاور بیورو کے مطابق باڑہ خیبر ایجنسی کے قبائل نے بدبخت ملعون یوسف علی کو وارننگ دی ہے کہ اگر وہ چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر اپنے باطل نظریات سے تائب نہ ہوا تو قبائل اس مرتد کو جہنم رسید کر دیں گے۔ باڑہ سے "خبریں" کو موصول ہونے والی متعدد ٹیلیفون کالوں کے ذریعے نبوت کے دعویدار پر لعنت بھیجی گئی ہے۔ دریں اثناء اسلامی جمعیت طلبہ پشاور کے ناظم نے کہا ہے کہ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے لعنتی کو سرعام پھانسی دے۔ کے پی آئی کے مطابق پاکستان تحریک اسلام کے قائد سید مسعود شاہ نے ایک بیان میں نبوت کے مبینہ دعویدار یوسف علی کو فوری گرفتار کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یوسف علی مرتد ہے' اسے سرعام پھانسی پر لٹکایا جائے تاکہ آئندہ کوئی حضور اکرم اور صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کی جرات نہ کر سکے۔ بھائی پھیرو سے نامہ نگار کے مطابق کاذب یوسف علی کی خبر شائع ہونے پر بھائی پھیرو اور گردو نواح کے دینی حلقوں میں زبردست کشیدگی پھیل گئی ہے۔ سینکڑوں لوگوں نے "خبریں" کے دفتر میں ٹیلیفون پر اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کذاب یوسف علی کو واجب القتل قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس ظالم کو اگر جلد از جلد جہنم رسید نہ کیا گیا تو پھر کوئی عاشق رسول غازی علم دین شہید بن کر اس مرتد کو واصل جہنم کر دے گا۔

جامعہ انوار غوثیہ کے خطیب مولانا غلام قاسم نورانی' جامعہ احیاء السلام کے خطیب مولانا الحاج حافظ محمد یعقوب نے ملعون کو گرفتار کر کے پھر رہا کرنے پر سخت نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ اگر جمعہ تک کذاب یوسف علی کو گرفتار کر کے سزا نہ دی گئی تو شہر بھر کے تمام مکاتب فکر کے علماء اور حضور اکرمؐ کے دیوانے ملتان روڈ بلاک کر دیں گے۔ لاہور کینٹ میں منعقد ہونے والی ختم نبوتؐ کانفرنس میں نبوت کے دعویدار یوسف کی سرگرمیوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے حکومت پنجاب سے اس کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ کانفرنس سے عالمی مجلس کے مرکزی راہنما مولانا اللہ وسایا' پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی' مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا خدا بخش' مجلس علماء اہل سنت کے صوبائی صدر مولانا قاری جمیل الرحمن اختر مجلس اساتذہ اسلام پاکستان کے صدر پروفیسر ظفر اللہ شفیق' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا سرفراز خان اور دیگر علماء کرام نے خطاب کیا۔ مقررین نے کہا اگر حکومت نے اس نئے فتنہ کے خلاف فوری کارروائی نہ کی تو عوام کے جذبات کو کنٹرول کرنا مشکل ہو گا اور نتائج کی ذمہ داری حکومت پر ہو گی۔ (خبریں لاہور: ۲۵ مارچ ۱۹۹۷ء)

"خواتین سلام کی جگہ درود اور کذاب جواب میں آیت کریمہ پڑھتا (نعوذ باللہ)

خواتین سے فون پر لمبی گفتگو کرتا اور شوہروں کے خلاف بھڑکاتا ہے' "خبریں" کو ملنے والے فون ٹیپ گلبرگ میں ایچ کریم بخش کی دکان سے خریداری کرتا اور رات کا کھانا کینٹ کے ریسٹورنٹ میں کھاتا ہے "جب بھنویں آپس میں مل جائیں گی تو نبوت کا اعلان کر دوں گا" (نعوذ باللہ) خاتون سے کذاب کی گفتگو "عورت پھول ہے' پھول ایک شخص کی ملکیت میں کیسے رہ سکتا ہے"' بچی سے لعنتی یوسف کی

باتیں

لاہور (سٹاف رپورٹر) ملعون یوسف علی کے بارے میں پیر کے روز بھی "خبریں" کو سینکڑوں ٹیلیفون اور فیکس پیغامات موصول ہوئے جن میں لوگوں نے اس کی کرتوتوں کے بارے میں انکشافات کئے۔ لاہور کی ایک خاتون نے "خبریں" کو بتایا کہ لعنتی یوسف علی اکثر فون پر خواتین سے طویل گفتگو کرتا ہے۔ اس کی گفتگو میں اتنی مٹھاس ہے کہ سننے والا اس کی طرف بے خود ہو کر کھنچا ہی چلا جاتا ہے۔ اس خاتون نے "خبریں" کو بعض کیسٹیں بھی بھجوائیں جن میں اس ملعون کی گفتگو ٹیپ تھی۔ یہ بدکردار خواتین سے فون پر السلام علیکم نہیں کہتا تھا بلکہ "خبریں" کو موصول ہونے والی فون ٹیپ کے مطابق ہیلو کے بعد متعدد خواتین (نعوذ باللہ) "الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" کہہ کر اس ملعون سے مخاطب ہوتی ہیں جس کے جواب میں یہ ملعون (نعوذ باللہ) قرآن کی آیت "لا الہ الا انت سبحنک انی کنت من الظالمین" کہتا اور پھر خواتین سے طویل گفتگو کرتا۔ شادی شدہ خواتین کو ان کے شوہروں کے بارے میں بھڑکاتا۔ ایسی ہی لاہور کی ایک خاتون (م) سے اس نے سونے کی تسبیح کا مطالبہ کیا جو اس نے فیروز پور روڈ کے ایک جیولرز کی دکان سے بنوا کر دی۔ ۳۲ دانے کی اس تسبیح پر ڈیڑھ لاکھ سے زائد لاگت آئی تو اس ملعون نے اس خاتون کو بشارت دی کہ اس کا جنت میں سونے کا محل بن چکا ہے جس میں لاکھوں ہیرے جڑے ہوئے ہیں۔ ایک شخص (ب) نے "خبریں" کو بتایا کہ ملعون یوسف علی کے پاس اتنا پیسہ جمع ہو چکا ہے کہ وہ خریداری کے لئے گلبرگ میں ایچ کریم بخش لبرٹی کی مشہور دکان پر آتا اور اس کے مرید تمام ادائیگی کرتے جبکہ اکثر رات کا کھانا لاہور کینٹ کے علاقے میں شیر پاؤ پل کے قریب واقع ایک مشہور ریسٹورنٹ میں کھاتا جس کا مالک بھی اس کے مریدوں میں شامل تھا اور اس کی خوب آؤ بھگت کرتا ہے۔ ایک خاتون (ب) نے بتایا کہ کذاب یوسف علی رحمان پورہ کے علاقے میں حکیم صدیق شاہین سے جسمانی قوت کے لئے خصوصی کشتے تیار کرواتا۔ گلبرگ کی ایک خاتون (ن) نے "خبریں" کو بتایا کہ وہ تقریباً ایک سال تک اس ملعون کی مرید رہیں مگر اس دوران اس کی بعض غلط باتوں اور غلط تشریحات کی وجہ سے بدظن ہو گئیں۔ انہوں نے بتایا کہ ملعون یوسف علی کہتا تھا کہ "جب ہماری

آنکھوں کے اوپر والی بھنویں آپس میں مل جائیں گی تو ہم خود کو ظاہر کر دیں گے اور نبوت کا (نعوذ باللہ) باقاعدہ اعلان کر دیں گے۔" وہ یہ بھی کہتا تھا کہ "جب مکمل انقلاب آئے گا تو ہم ٹی وی پر اپنی کمر پر لگی ہوئی مہر نبوت (نعوذ باللہ) ظاہر کریں گے۔" اس خاتون کی بیٹی نے بتایا کہ وہ اس ملعون کی موجودگی میں نماز پڑھنے کے لئے وضو کرنے لگی تو اس نے کہا کہ "تمہیں وضو کی ضرورت نہیں، وضو کی ضرورت تو انسانی جسم کو ہوتی ہے جبکہ نور کے ہالے میں آکر تم مکمل طور پر نور بن چکی ہو۔ بے شک بغیر وضو کے نماز پڑھ لیا کرو۔" اس بچی نے مزید بتایا کہ وہ ملعون کہا کرتا تھا کہ "عورت دنیا کے باغ کا خوبصورت پھول ہے اور یہ کس طرح ممکن ہے کہ پھول ایک ہی شخص کی ملکیت رہے۔" (خبریں لاہور: ۲۵ مارچ ۱۹۹۷ء)

خلافت عظمیٰ عطا ہونے کے بعد مجھ سے جنسی قوت چھین لی گئی: کاذب یوسف

ورلڈ اسمبلی کے اجلاس میں خلافت عظمیٰ کے راز سے پردہ اٹھاؤں گا، خواتین خط اور تصاویر بھیجتی ہیں دنیا میں اس وقت امن قائم ہو گا جب محمدؐ حکمران ہوں گے، اس کی وضاحت وقت آنے پر ہو جائے گی سچا ہوں اس لئے اللہ میری حفاظت کر رہا ہے: ملعون یوسف علی کی "خبریں" سے گفتگو

لاہور (سٹاف رپورٹر) ملعون یوسف علی نے "خبریں" کو بتایا کہ ورلڈ اسمبلی کے اجلاس میں اس معاملے کو اٹھایا جائے گا اور مجھے جو خلافت عظمیٰ عطا ہوئی ہے اس کے راز سے پردہ بھی اس اجلاس میں ہی اٹھاؤں گا۔ اس نے بتایا کہ اس کے پاس چار سال پرانی میڈیکل رپورٹ ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ میں شادی کے قابل ہی نہیں رہا اور خلافت عظمیٰ عطا ہونے کے بعد مجھ سے جنسی قوت چھین لی گئی ہے، اس لئے میں خواتین کو نکاح میں نہیں لے سکتا۔ ملعون نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ

دنیا میں امن اس وقت قائم ہو گا جب حضرت محمدؐ حکمران ہوں گے۔ جب اس کی وضاحت پوچھی گئی تو ملعون نے کہا کہ وضاحت کا یہ وقت نہیں، جب وقت آئے گا وضاحت خود بخود ہو جائے گی۔ کاذب یوسف علی نے بتایا کہ میں نے اہلیہ سے زیادہ خوبصورت اور قابل کسی کو نہیں پایا اور صرف وہی میرے نکاح میں ہے۔ کاذب یوسف علی نے مزید بتایا کہ ۷۷ء میں فوج سے ریٹائرمنٹ لینے کے بعد میں مدینے چلا گیا جہاں سات سال رہا اور ۸۴ء میں واپسی کا حکم ہوا تو پاکستان چلا آیا اور حکم کی بجا آوری میں مشغول ہو گیا۔ ملعون نے تسلیم کیا کہ ملک بھر سے بعض خواتین اپنی تصاویر اور خوبصورت کارڈ انہیں ارسال کرتی تھیں مگر وہ انہیں پڑھ کر ضائع کر دیا کرتا تھا۔ اس نے کہا کہ وہ اپنی صفائی میں کسی پر الزام عائد نہیں کرے گا۔ اس نے دعویٰ کیا کہ میں سچا ہوں، اس لئے اللہ میری حفاظت کر رہا ہے۔ (خبریں لاہور: ۲۵ مارچ ۱۹۹۷ء)

ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی کا وجود ہے نہ دنیا میں کوئی نمائندہ: "خبریں" کی تحقیقات

لاہور (سٹاف رپورٹر) ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی کا کہیں بھی وجود نہیں اور نہ ہی اس کا کہیں اندراج ہے جبکہ دنیا بھر میں اس کے کسی نمائندے کا وجود ثابت نہیں ہوا۔ البتہ اس کا ایک خود ساختہ ڈائریکٹر جنرل موجود ہے جس کا نام ملعون یوسف علی ہے۔ "خبریں" نے مختلف ذرائع سے اس ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو پاکستان کے کسی بھی ادارے نے ایسی کسی اسمبلی کی موجودگی کی تصدیق نہ کی بلکہ جعلی قرار دیا۔ (خبریں لاہور: ۲۵ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۲۸)

شہباز شریف کے حکم پر کذاب یوسف علی کو تین ماہ

کے لئے جیل بھیج دیا گیا

ایجنسیوں کی تحقیقات نے "خبریں" کی اطلاعات کو سچ کر دیا' ڈپٹی کمشنر کی ہدایت پر ڈیفنس پولیس نے اندیشہ نقص امن کی دفعہ ۳ کے تحت اس کے گھر سے گرفتار کیا' انسداد دہشت گردی سیل میں نظر بند کیا گیا مجھے نبی پاکؐ کے دیدار کے لئے دو لاکھ لے کر اپنا دیدار کروا دیا' پھر کراچی میں دو لڑکیوں کو سورہ احزاب کا ترجمہ سنایا پھر گانے سنا کر کہا کبریائی اور مصطفائی کے ساتھ گانے سننے میں حرج نہیں (نعوذ باللہ): ملک اعجاز کا فون خود کو آخری نبی کہا اور درود پڑھنے کو کہتا (نعوذ باللہ)' متعدد لڑکیوں سے زبانی نکاح کیا اور ان کا نام اللہ کے ۹۹ ناموں میں سے رکھتا' ایک فوجی افسر کے ساتھ عمرے پر گیا اور طواف نہ کیا: لیڈی ڈاکٹر کی گفتگو کالے جادو کا ماہر ہے' کراچی کا سہیل چیلا ہے' ہمیں چھپ چھپ کر لعنتی سے ملواتا رہا' بے غیرت کا میڈیکل چیک اپ کرایا جائے: خاتون (ر)' "خبریں" کو متاثرین کے فون اور خطوط میں انکشافات

لاہور (سٹاف رپورٹر) روزنامہ "خبریں" کی طرف سے ملعون یوسف علی کے نبوت کے جھوٹے دعوے اور خرافات کی تفصیلات شائع ہونے کے بعد ڈپٹی کمشنر لاہور کے حکم پر ملعون یوسف علی کو تین ماہ کے لئے جیل بھیج دیا گیا ہے۔ اسے ڈیفنس پولیس نے ڈپٹی کمشنر کے حکم کی روشنی میں اس کے گھر واقع ڈیفنس سے گرفتار کیا کذاب کی گرفتاری اندیشہ نقص امن کے تحت ہوئی ہے۔ یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ گذشتہ تین روز سے "خبریں" میں اس بدکردار کے بارے میں

تفصیلات شائع ہونے کے بعد حکومت پاکستان نے بعض ایجنسیوں کے ذریعے تحقیقات کروائی تھیں اور ان ابتدائی تحقیقات میں "خبریں" کی تمام خبریں حرف بحرف سچ ثابت ہوئیں جس پر ایجنسیوں کی طرف سے حکومت کو آگاہ کیا گیا تو وزیراعلیٰ پنجاب کی مداخلت پر ڈپٹی کمشنر لاہور نے ملعون کی نظر بندی کے احکامات جاری کر دیئے۔ ملعون یوسف علی کو تحفظ امن عامہ کی دفعہ ۳ کے تحت گرفتار کر کے مزید تفتیش کے لئے انسداد دہشت گردی سیل چوہنگ کی سب جیل میں پہنچا دیا گیا ہے۔ اس سے ملاقات پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ یوسف علی کی گرفتاری اس وقت عمل میں لائی گئی جب وہ فرار ہو رہا تھا۔ دریں اثناء ملعون اور مرتد یوسف علی کے بارے میں "خبریں" کو منگل کے روز بھی ملک کے طول و عرض سے سینکڑوں ٹیلیفون موصول ہوئے جن میں بہت سے افراد اور خواتین نے اس بدکردار شخص کے بارے میں بتایا جبکہ متعدد خطوط میں اس کے دعوے کے بارے میں تفصیلات "خبریں" کو فراہم کی گئیں۔ جہلم کے ایک شخص ملک اعجاز نے ٹیلیفون اور پھر خط کے ذریعے بتایا کہ وہ سال قبل ایک دوست کے توسط سے اس سے ملاقات ہوئی۔ اس نے پہلے خود کو خلیفہ اول قرار دیا اور پھر حضرت محمدؐ کا دیدار کروانے کی بات کی۔ دو لاکھ روپیہ ہتھیا لیا اور اپنا دیدار کروا دیا پھر مجھے کراچی لے گیا جہاں ہم کلفٹن کے علاقے میں عبدالواحد خان کے گھر گئے وہاں جاتے ہی باتھ روم میں داخل ہو کر اس نے نصف گھنٹہ تک سفلی عمل کیا پھر اس سے دو لڑکیاں اسماء اور عالیہ ملنے کے لئے آئیں۔ اسماء کی پہلے سے منگنی ہو چکی تھی مگر اس کذاب کی طرف سے اس سے نکاح کے اعلان کے بعد اس نے اپنے منگیتر کو شادی سے انکار کر دیا۔ ایک دوسری لڑکی انتہائی باریک لباس میں اس سے ملنے آئی تو اس نے اس کے جسم کی تعریف کرتے ہوئے اسے نور قرار دیا۔ ملک اعجاز نے بتایا کہ اسی رات دو بجے میں اچانک اٹھا تو عبدالواحد خان کی بہو کے کمرے میں اس ملعون کو میں نے داخل ہوتے دیکھا۔ دوسری رات دونوں لڑکیاں اسماء اور عالیہ اس سے ملنے آگئیں اور رات تین بجے تک اس کے پاس رہیں۔ یوسف علی نے پہلے انہیں سورہ احزاب کا ترجمہ سنایا پھر گانے سنائے اور کہا کہ گانوں کو کبریائی اور مصطفائی کے ساتھ سنا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ پھر اس نے عالیہ سے بعض ایسے جنسی سوالات کئے جو ملک اعجاز نے تو اپنے خط میں لکھ دیئے مگر "خبریں" اسے شائع نہیں کر سکتا۔ کراچی کی ایک لیڈی ڈاکٹر

(غ) نے "خبریں" کو بتایا کہ یوسف علی انتہائی بدمعاش اور بے غیرت شخص ہے۔ اس نے میری موجودگی میں دو مرتبہ خود کو آخری نبی حضرت محمدؐ (نعوذ باللہ) کہا اور حکم دیا کہ میں اس کے نام پر روزانہ چھ ہزار مرتبہ "الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" پڑھوں۔ (نعوذ باللہ) لاہور کینٹ کی ایک لڑکی انیلا کو اپنے نکاح میں لیا اور وہ برملا کہتی رہی کہ محمد یوسف (نعوذ باللہ) آخری نبی ہیں اور وہ ان کے نکاح میں ہے۔ پھر جس لڑکی کو وہ اپنے نکاح میں لیتا اس کا نام اللہ پاک کے نام پر رکھتا اور کہتا کہ اسے ۹۹ شادیوں کا حکم ہے۔ ڈاکٹر (غ) نے بتایا کہ کوئی خاتون اپنے کیریکٹر پر الزام نہیں لگاتی مگر یہاں تمام لڑیاں اس کے ظلم کا شکار ہوئی ہیں' مجبور ہو کر بتا رہی ہیں۔ (غ) نے بتایا کہ آغا خان یونیورسٹی کی ایک طلبہ (الف) بھی اس کے نکاح میں رہی اور اس کو بھی لعین یوسف نے نبی کریمؐ کی زیارت کے نام پر اپنی زیارت کروائی تھی۔ اس نے بتایا کہ کراچی کے ایک ڈاکٹر صدیقی سے اس نے آٹھ لاکھ روپے لئے۔ ڈاکٹر (غ) نے بتایا کہ ملعون یوسف علی بریگیڈیئر (ر) سلیم کے ساتھ عمرے پر گیا مگر وہاں طواف نہیں کیا اور پھر بریگیڈیئر سلیم سے کہا کہ آپ کو مدینے میں ۹۰ نمازیں پڑھنے کی کیا ضرورت ہے' لاہور میں میرے گھر پر پڑھ لیجئے گا۔ کراچی سے ایک خاتون (غ) نے بتایا کہ وہ کالے جادو اور سفلی عمل کا ماہر ہے اس لئے لوگ اس کے چنگل میں پھنس جاتے ہیں۔ (ر) نے بتایا کہ ہم نے بعد میں کراچی ہی کے ایک مفتی صاحب سے عمل کے ذریعے اس کے جادو کے اثر سے آزادی حاصل کی۔ (ر) نے بتایا کہ اس نے میرا نام بھی اللہ کے نام پر رکھا ہوا تھا اور مجھے بھی اپنی دلہن بنانے کا اعلان کیا مگر اللہ نے بچا لیا۔ روتے ہوئے کہا کہ ملعون میرے سامنے آجائے تو میں اپنے ہاتھوں سے اس کی زبان' ہاتھ' پاؤں کاٹ کر اسے جہنم رسید کروں گی۔ خاتون (ر) نے بتایا کہ اس کا سب سے بڑا چیلا کراچی ہی کا سہیل ہے جو ہمیں ساتھ لے کر یوسف سے ملاتا اور ہمیں کہتا کہ تم حق کے راستے پر چل رہی ہو۔ اس نے کہا کہ گھر والوں کو بتائے بغیر ہمارے ساتھ آؤ اور ہم سہیل کے ساتھ گھر والوں سے چوری چھپے جاتیں اور اس ملعون سے ملتی رہیں۔ (ر) نے کہا کہ بے غرت یوسف علی کا میڈیکل کروائیں' اس کے تمام دعوؤں کی نفی ہو جائے گی۔ (ر) نے کہا کہ اس نے تیسری ملاقات میں علیحدہ کمرے میں مجھے رسول کریمؐ سے ملاقات کروانے کا دعویٰ کیا۔ پھر اس کے کہنے پر میں نے آنکھیں بند کرلیں پھر اس

کے کہنے پر کھولیں تو اس ملعون نے پوچھا "دیدار ہوگیا؟" میں نے کہا "حضرت نہیں" پھر ملعون یوسف علی نے کہا "درود شریف پڑھو' ہم ہی ہیں آخری نبی (نعوذ باللہ)" (ر) نے مزید بتایا کہ کراچی کی شبانہ بھی اس کے نکاح میں رہی پھر اس نے اپنے شوہر سے طلاق مانگ لی اور کہا کہ اب وہ (نعوذ باللہ) حضورؐ کے عقد میں آچکی ہے۔ دو ماہ بعد ملعون نے اسے اجازت دی کہ وہ خاوند کے پاس واپس چلی جائے برکت ہو جائے گی۔ (خبریں لاہور: ۲۶ مارچ ۱۹۹۷ء)

"کذاب یوسف علی جڑانوالہ میں پیدا ہوا' دو سال تک ذہنی توازن خراب رہا"

شروع ہی سے ڈرامہ باز اور رنگین مزاج تھا' والد جڑانوالہ کا زرگر تھا' بہن سکول میں ٹیچر ہے خود کو "الحسنین" کہلواتا رہا' رشتہ دار محمد علی پارک میں رہائش پذیر ہیں: بزرگوں اور دوستوں کا انکشاف

جڑانوالہ (تنویر اختر تحصیل رپورٹر) نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے ملعون یوسف علی کے بارے میں جڑانوالہ شہر کے بعض عمر رسیدہ افراد نے دلچسپ انکشافات کئے ہیں' جس کے مطابق یوسف علی جڑانوالہ میں پیدا ہوا اور ابتدائی تعلیم بھی جڑانوالہ میں حاصل کی۔ شروع ہی سے اپنے نام کے ساتھ الحسنین کہلوانے کی کوشش کرتا رہتا۔ اس کا باپ وزیر علی جڑانوالہ میں جیولر تھا جس کا کافی عرصہ قبل انتقال ہوگیا۔ ملعون یوسف علی نے تعلیم کے بعد پاکستان ایئرفورس میں ملازمت کی لیکن وہاں پر "گراؤنڈ" ہونے پر آرمی میں آگیا لیکن وہاں سے بھی فارغ ہوا۔ بعض افراد کے مطابق یوسف علی نے ورلڈ اسلامک مشن میں بھی کام کیا اور اس کے قریبی عزیز جڑانوالہ کے محلّہ محمد علی پارک میں اب بھی رہائش پذیر ہیں۔ معلوم ہوا کہ ملعون یوسف علی کو شروع ہی سے ڈرامہ بازی کا شوق تھا اور طبیعت بھی رنگین مزاج پائی تھی۔ ایک ریٹائرڈ کمشنر کے ساتھ رشتہ داری ہونے کی

وجہ سے اس کی علیک سلیک اونچی سوسائٹی میں ہونے لگی اور بااثر لوگوں سے تعلقات استوار ہوگئے۔ لعنتی یوسف علی کے بارے میں اس کے ایک سابقہ دوست نے "خبریں" کو بتایا کہ کچھ عرصہ قبل اس کا ذہنی توازن بھی خراب ہوگیا تھا اور تقریباً دو ڈھائی سال تک یہ اپ سیٹ رہا۔ بعد ازاں ایک بزرگ کے پاس آنے جانے کی وجہ سے اس نے اس شعبہ کو اپنالیا اور اپنی بزرگی کا دعویٰ کر دیا۔ "خبریں" کو جڑانوالہ کے رہائشی نے بتایا کہ ملعون یوسف علی کا تعلق اہل تشیع خاندان سے ہے اس کی ایک بہن مقصودہ بیگم زوجہ ذاکر حسین آج بھی جڑانوالہ گرلز سکول میں ٹیچر تعینات ہے۔ (خبریں لاہور: ۲۶ مارچ ۱۹۹۷ء)

مقامی اخبار نے کذاب یوسف علی کے کالم "تعمیر ملت" کی اشاعت روک دی

لاہور (نمائندہ خصوصی) روزنامہ "خبریں" میں ملعون ابوالحسنین محمد یوسف علی کی طرف سے نبوت کے جھوٹے دعوے اور مکروہ کردار کی تفصیلات شائع ہونے کے بعد مقامی روزنامہ نے ملعون کے دینی کالم "تعمیر ملت" کی اشاعت فوری طور پر روک دی ہے محمد یوسف علی ابوالحسنین کے نام سے کالم لکھتا تھا۔ (خبریں لاہور: ۲۶ مارچ ۱۹۹۷ء)

مجلس تحفظ ختم نبوت نے جھوٹے نبی کے خلاف مقدمے کی درخواست دے دی، مجلس احرار جمعہ کے روز احتجاجی مظاہرے کرے گی

(لاہور سٹاف رپورٹر، کراچی بیورو، کے پی آئی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کے یہاں ہنگامی اجلاس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ کذاب یوسف علی کو فوری طور پر گرفتار کرکے اس کے خلاف سخت کاروائی کی جائے اور اسے نشان عبرت بنا دیا جائے تاکہ آئندہ کسی کو بھی ایسی جرات نہ ہوسکے۔ دریں اثناء کراچی بیورو کے مطابق عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ملک کے چاروں صوبوں میں ملعون یوسف علی کے کفریہ عقائد و نظریات کے خلاف مقدمے دائر کرنے کا فیصلہ کرلیا اس سلسلے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی نے تھانے میں ملعون یوسف علی کے خلاف ایف آئی آر درج کرانے کے لئے درخواست دے دی ہے۔ تحفظ ختم نبوت نے حکومت سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ وہ ملعون یوسف علی کے کفریہ عقائد کے خلاف ختم نبوت کی مذکورہ درخواست پر مقدمہ درج کرنے کے احکامات فی الفور جاری کریں۔ ایم ایس ایف کے رہنماؤں نے حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا کہ ملعون یوسف علی کو بھاٹی چوک میں سزائے موت دی جائے اور اس کی لاش کو ۲۴ گھنٹے لٹکائے رکھا جائے تاکہ مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے والے ملعون کو نشان عبرت بنایا جاسکے۔ مجلس احرار اسلام پاکستان کے رہنما سید عطاء المحسن بخاری نے کہا ہے کہ کذاب یوسف علی مرتد واجب القتل ہے۔ ایسے مخص کے فتنہ سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ اسے فی الفور گرفتار کرکے شیطانی اور صیہونی اثرات سے محفوظ رہ سکیں۔ انہوں نے کہا کہ جب تک امتناع قادیانیت آرڈیننس پر مکمل اور صحیح طور پر عمل درآمد نہیں ہوتا اس طرح کے خودرو کذاب اور ملعون یوسف علی پیدا ہوتے رہیں گے۔ مجلس احرار اسلام لاہور کے زیر اہتمام ۲۸ مارچ بروز جمعہ نماز جمعہ کے بعد قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں اور تخریبی کارروائیوں کے خلاف اور مرتد یوسف علی کی گرفتاری کے لئے مسجد شہداء مال روڈ، جامعہ اشرفیہ فیروزپور روڈ، جامع مسجد لبرٹی مارکیٹ، جامع مسجد خالد کیولری گراؤنڈ ڈیفنس کے باہر خاموش احتجاجی مظاہرے ہوں گے۔ (خبریں لاہور ۲۶ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۲۹)

یوسف کذاب کو فیشن ایبل کوٹھی منتقل کرنے کی کوششیں چیلوں کا وزیر اعلیٰ سے رابطہ

لعنتی چوہنگ اینٹی دہشت گردی سیل کی تنہائیوں سے اکتا گیا' چیلے سہیل اور قاضی امجد نے معروف تاجر کے ذریعے شہباز شریف سے رابطہ کرلیا' چوبیس گھنٹوں میں کذاب کو آرام دہ جگہ شفٹ کرائے جانے کا امکان مرتد یوسف علی نے بارہ سال قبل جدہ میں اپنے بھائی ناصر حیدر کی بیوی سے ناجائز تعلقات قائم کرلئے' ناصر کارخانے جاتا تو اس کی عدم موجودگی میں اپنی بھاوج سے شیطانی کھیل کھیلتا رہتا ناصر نے قابل اعتراض حالت میں دیکھ کر کلورین پی لی' مجھے راز بتایا تو اسے پاکستان لے آیا' وہ دو ماہ بعد ہی فوت ہو گیا' بارہ سال سے راز چھپائے رکھا: ناصر کے دوست محمود کا "خبریں" سے انکشاف

لاہور (سٹاف رپورٹر' کرائم رپورٹر) لعنتی یوسف علی چوبیس گھنٹے کی نظر بندی سے ہی تنگ آگیا اور اس ملعون کے چیف چیلے جن میں کراچی کے سہیل اور لاہور کے قاضی امجد شامل ہیں یوسف علی کو چوہنگ اینٹی دہشت گردی سیل سے کسی کوٹھی کو سب جیل قرار دے کر وہاں منتقل کروانے کے لئے سرگرم عمل ہو گئے ہیں۔ انہوں نے لاہور کے ایک معروف تاجر کے ذریعے وزیر اعلیٰ پنجاب سے رابطہ کرلیا ہے' کوشش کی جارہی ہے کہ آئندہ چوبیس گھنٹوں میں اس ملعون کو کسی آرام دہ جگہ پر منتقل کر دیا جائے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یوسف علی کے بیوی بچے گھر سے تمام قیمتی گاڑیاں اور قیمتی گھریلو سامان لے کر روپوش ہو گئے ہیں اور اس کے ڈیفنس میں واقع گھر پر پرائیویٹ سکیورٹی کا عملہ تعینات کر دیا گیا ہے۔ ملعون یوسف علی کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ اس نے بارہ سال قبل اپنے سگے بھائی ناصر نصر اللہ حیدر کی بیوی (ک) سے جدہ میں ناجائز تعلقات استوار کر لئے تھے جس سے دلبرداشتہ ہو کر اس کے بھائی ناصر نصر اللہ نے کلورین پی لی اور پاکستان آکر عرصہ تین ماہ بعد انتقال کر گیا۔ یہ بات ناصر نصر اللہ حیدر کے لاہور میں مقیم ایک دوست محمود نے "خبریں" کو بتائی انہوں نے بتایا کہ وہ بارہ سال سے اپنے دوست کے اس

راز کو اپنے سینہ میں دفن کئے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں خاموش تھا کہ شاید قدرت اس بے غیرت کو سزا دے۔ انہوں نے بتایا کہ میں اور ناصر نصر اللہ جدہ میں ایک ہی کارخانے میں کام کرتے تھے۔ صبح سات بجے کام پر جاکر رات کو واپس آتے۔ یوسف علی نے جو ترکی کے اسلامی سنٹر میں کلرک تھا اور جدہ میں ہی رہتا تھا' ناصر نصر اللہ کی عدم موجودگی میں اس کی بیوی کوثر کو اپنے دام میں پھانس لیا اور اس سے ناجائز تعلقات استوار کر لئے۔ محمود نے بتایا کہ میں پاکستان سے واپس چھٹی گزار کر گیا تو ناصر نصر اللہ ہسپتال میں داخل تھا اور زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا تھا اس نے مجھے تمام صورت حال سے آگاہ کیا اور بتایا کہ اس نے اپنی بیوی کو بھائی یوسف کے ساتھ قابل اعتراض حالت میں دیکھ لیا ہے اور اب زندہ نہیں رہنا چاہتا تھا جس پر اس نے کلورین پی لی ہے۔ محمود نے بتایا کہ میں اسے پاکستان لے آیا مگر وہ دو ماہ بعد انتقال کر گیا اور وصیت کر گیا تھا کہ یوسف علی اس کے جنازے میں شریک نہ ہو۔ انہوں نے بتایا کہ ناصر کی موت کے بعد اس کی بیوی نے ایک بچے کو جنم دیا۔ (خبریں لاہور: ۲۷ مارچ ۱۹۹۷ء)

"مرد کامل کی وصیت" لعنتی یوسف کی بکواسیات کا دستاویزی ثبوت

"جان لو آپ میں رسول اللہؐ تشریف فرما ہیں" سورۃ الحجرات کی آیت نمبر۶ کا گمراہ کن ترجمہ اور تشریح' "پاکستان کو مرد کامل کی سربراہی کا شرف حاصل ہوگا' ہم محبوب حقیقی کا خاص راز ہیں"

لاہور (سٹاف رپورٹر) نام نہاد ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی کے خود ساختہ ڈائریکٹر جنرل اور نبوت کے جھوٹے داعی ملعون ابوالحسنین یوسف علی نے "مرد کامل کا وصیت نامہ" کے نام سے ایک کتابچہ شائع کیا ہے جس میں قرآن مجید کے غلط تراجم کئے اور یہ کتابچہ اس ملعون نے اپنے نام سے شائع کیا ہے۔ سورہ الحجرات کی

آیت مبارکہ نمبر ۶ کا ترجمہ کرتے ہوئے ابوالحسنین محمد یوسف علی لکھتا ہے۔ "اچھی طرح جان لو آپ میں رسولؐ اللہ تشریف فرما ہیں۔" تشریح میں لعنتی نے لکھا یہ ایک حقیقت ہے لیکن لوگ آپ کو کیوں نہیں دیکھ پاتے؟ کیا وجہ ہے؟ اپنے مرشدین سے معلوم کریں۔ وہ مرشد ہی کیا جو آپ کو آپ تک نہ پہنچا سکے' وہ مرید ہی کیا جو آپؐ کی زیارت نہ کر سکے۔ ایک جگہ پر یہ ملعون لکھتا ہے "ہماری اختیاری موت واقعہ ہو چکی ہے ہم اپنے محبوب حقیقی کا خاص راز ہیں وہ جہاں چاہے گا پہنچا دے گا۔" ملعون ایک جگہ لکھتا ہے کہ ہم یہ بشارت دیتے ہیں کہ پاکستان کی ہاں اور ناں میں دنیا بھر کے فیصلے ہوں گے اور پاکستان کو مرد کامل کی سربراہی کا شرف نصیب ہونے والا ہے' کوئی اس وقت تک بیعت نہ لے جب تک خود رسولؐ اللہ اجازت نہ دیں اور جب تک ظاہری عمر چالیس سال نہ ہو جائے۔ (خبریں لاہور: ۲۷ مارچ ۱۹۹۷ء)

جھوٹے نبی کو بے نقاب کر کے "خبریں" نے ملت پر احسان کیا ادیب جاودانی

کاذب یوسف پرائیویٹ سکول کی مالکہ کے ساتھ میرے پاس آیا اور سکولوں میں لیکچر دینے کی اجازت مانگی مشکوک پا کر میں نے انکار کر دیا' امریکی اخبارات "خبریں" کی رپورٹس لفٹ کر رہے ہیں: ضیاء شاہد کے نام خط

لاہور (پ ر) مون ڈائجسٹ کے چیف ایڈیٹر ادیب جاودانی نے کاذب اور جعلی نبوت کے دعویدار یوسف علی کا کچا چٹھا کھولنے پر "خبریں" کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا ہے کہ آپ نے یہ کام بلاشبہ ملت اسلامیہ اور مسلمانوں کے عقیدے کے بہترین مفاد میں کیا ہے۔ ادیب جاودانی نے "خبریں" کے چیف ایڈیٹر ضیاء شاہد کے نام لکھے گئے ایک خط میں بتایا کہ کچھ عرصہ قبل یہ شخص ایک پرائیویٹ سکول کی

خاتون مالک مہر نسیم گل کے ہمراہ میرے پاس آیا۔ کاذب یوسف نے یہ خواہش ظاہر کی کہ میں آل پاکستان پرائیویٹ سکولز مینجمنٹ ایسوسی ایشن کے صدر کی حیثیت سے اسے سکولوں کے مالکان کے نام ایک خط لکھ کر دوں تاکہ وہ مختلف پرائیویٹ سکولوں میں جا کر طلبہ و طالبات کو اسلام پر لیکچر دے سکے اس شخص کی مشکوک حرکات و سکنات کے پیش نظر میں نے اسے خط دینے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ جب آپ نے ابوالحسنین کی اصلیت بے نقاب کی تو میں نے اس خاتون کے گھر فون کیا تو پتہ چلا یہ خاتون آج کل سعودی عرب گئی ہوئی ہیں۔ یہ خاتون بھی اس کے سحر میں گرفتار تھی۔ خاتون گذشتہ دنوں اس کے ساتھ انڈیا بھی گئی تھی۔ اس خاتون کے خاوند نے مجھے بتایا کہ ہمارے اوپر تو بہت جلد کاذب یوسف کی مکروہ شکل واضح ہو گئی تھی۔ اس لئے ہم نے اس کے لئے اپنے گھر کے دروازے بند کر لئے تھے۔ خاتون کے خاوند نے مجھے یہ بھی بتایا کہ میرے ایک عزیز نے امریکہ سے فون کر کے مجھے بتایا کہ "خبریں" نے کاذب یوسف سے متعلق جو خبریں شائع کی ہیں' وہ امریکی اخبارات نے بھی لفٹ کی ہیں۔ امریکہ میں مقیم مسلمان اس شخص سے انتہائی نفرت کر رہے ہیں۔ ۔(خبریں لاہور: ۲۷ مارچ ۱۹۹۷ء)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے مرتد یوسف علی کے خلاف مقدمہ درج کرنے کی درخواست دے دی کویت سمیت ملک بھر سے لعنتی کو سرعام پھانسی دینے کا مطالبہ

لاہور (کرائمز رپورٹر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کی طرف سے ایس ایس پی لاہور کو ایک درخواست دی گئی ہے' جس میں ملعون یوسف علی کے خلاف توہین رسالت اور مرتد ہونے کا مقدمہ درج کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔ درخواست کی کاپیاں صدر، وزیراعظم،

وزیراعلیٰ، گورنر، چیف سیکرٹری اور سیکرٹری داخلہ کو بھی بھجوا دی گئی ہیں۔ ورلڈ ایسوسی ایشن آف مسلم جیورسٹس پاکستان زون کے کنوینر محمد اسماعیل قریشی سینئر ایڈووکیٹ اور سیکرٹری جنرل ظفر علی راجا ایڈووکیٹ نے ایک مشترکہ بیان میں حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف علی کے خلاف فوری طور پر قانون توہین رسالت کے علاوہ دیگر جرائم اور دھوکہ دہی پر فوجداری مقدمات قائم کرے اور اسے قرار واقعی سزا دلائے۔ محمد اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ نے انکشاف کیا کہ ان کے پاس کذاب یوسف علی کی تقریر کی ویڈیو فلم اور ڈائری کے صفحات موجود ہیں، جن میں اس نے خود کو دھوکہ بازی سے نبی ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ حضرت محمد ﷺ کا پہلا ظہور حضرت آدم کی صورت میں ہوا تھا، جبکہ موجودہ ظہور خود اس کی یعنی یوسف علی کی صورت میں ہوا ہے۔ زندیق یوسف علی نامی شخص کی طرف سے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے پر پاکستان ویلفیئر کمیٹی (کویت) نے شدید غم و غصہ کا اظہار کیا ہے۔ کمیٹی کے صدر شکیل احمد ڈار نے خیطان جدید میں ہنگامی اجلاس طلب کیا، جس میں تنظیم کے تمام عہدیداروں نے شرکت کی۔ اجلاس میں ملعون یوسف کی پرزور مذمت کی گئی۔ شکیل احمد ڈار نے کہا کہ ہمارے علماء کرام کس بات کا انتظار کر رہے ہیں۔ کہاں ہیں شمع رسالتؐ کے پروانے، کہاں ہیں ختم نبوت کی کیٹیاں، قادیانی وزیر بننے پر اتنا شور مچایا جاتا ہے، لیکن رسالت مآب ﷺ کی نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والے شخص کے خلاف اب تک کچھ بھی نہیں کہا گیا کیا پاکستان کے ۱۳ کروڑ عوام میں سے کوئی بھی غازی علم دین نہیں ہے، ہم حکومت پاکستان سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اسلامی عقائد کے ساتھ سنگین مذاق کرنے والے ان نبوت کے جھوٹے دعویداروں کو کیفر کردار تک پہنچائے۔ عارف والا سے تحصیل رپورٹر کے مطابق آخری نبی ہونے کا دعویٰ کرنے والے مردود کو سرعام پھانسی دی جائے، یہ بات اہل حدیث یوتھ فورس عارف والا کے رہنماؤں محمد شعیب انصاری، سیف اللہ، زاہد انصاری، ساجد انصاری اور زاہد طارق نے اہل حدیث یوتھ فورس کے ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ خانیوال سے نمائندہ خصوصی کے مطابق مرکزی جمعیت اہل حدیث خانیوال کے خطیب اور صدر مولانا عبدالغفار فردوسی، فاضل مدینہ یونیورسٹی حافظ عبدالرشید، سپاہ صحابہ کے رہنما حافظ ذوالفقار، صدر لیاقت بازار حاجی عبداللہ کوثر نے کہا کہ نبوت کا دعویدار ملعون

شخص واجب القتل ہے۔ انہوں نے کہا حکومت سے مطالبہ کیا کہ ایسے شخص کو جو اسلامی مملکت پاکستان میں رہ کر نبوت کا دعویدار ہے، اس کو گرفتار کرکے سرعام پھانسی دی جائے۔ (خبریں لاہور: ۲۷ مارچ ۱۹۹۷ء)

"جنگ" اور "نوائے وقت" نے جھوٹے نبی کی وضاحتیں اشتہارات کی صورت میں چھاپ دیں

دونوں اخبارات نے کاذب یوسف کی عملاً حمایت کی:

شہریوں کا شدید احتجاج

لاہور (سٹاف رپورٹر) روزنامہ "جنگ اور "نوائے وقت" نے ملعون یوسف علی کی بڑے بڑے اشتہارات کے ذریعے وضاحتیں شائع کی ہیں اور اس کے عوض ہزاروں روپے جھوٹے نبی سے حاصل کئے۔ پیسے لے کر "جنگ" اور "نوائے وقت" جیسے موقر جریدوں نے جس طرح سے اس کذاب کی حمایت کی، شہری حلقوں نے ٹیلیفونوں پر "خبریں" سے اپنے غم و غصہ کا اظہار کیا۔ شہریوں نے "جنگ" اور "نوائے وقت" کی شدید مذمت کرتے ہوئے "خبریں" سے مطالبہ کیا کہ وہ صحافتی تنظیموں اور ایڈیٹروں کے پلیٹ فارم پر ان اخبارات سے شدید احتجاج کرے اور عوامی ردعمل سے آگاہ کرے۔ (خبریں لاہور: ۲۷ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۳۰)

کذاب یوسف جیل میں رونے لگا

عیاش یوسف کی اصلیت کھلنے لگی، پولیس اہلکار لعنتیں بھیجتے رہے، بھارتی ایجنٹ ہونے کا شبہ، تفتیش شروع

لاہور (زاہد علی خان) سے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے یوسف علی کی حالت چوہنگ تفتیشی سیل میں جاتے ہی پتلی ہوگئی ہے۔ ایئرکنڈیشنڈ کمروں میں رہ کر عیاشی کرنے والے کی دو دن میں ہی اصلیت ظاہر ہونے لگی ہے۔ ذرائع کے مطابق وہ گذشتہ دو دنوں سے سویا نہیں ہے اور کئی بار اس نے آنسو بھی بہائے۔ متعدد بار اس نے عملے کو مدد کے لئے پکارا مگر کوئی اس کی مدد کو نہ آیا بلکہ وہاں بھی سرکاری اہل کار اس پر لعنتیں بھیجتے رہے۔ کذاب یوسف ساری رات ہائے ہائے کرتا رہتا ہے۔ اس سب جیل میں دہشت گردوں' غیر ملکی ایجنٹوں اور خطرناک لوگوں کو رکھا جاتا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ کذاب یوسف علی کے بارے میں یہ بھی شبہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ کہیں وہ بھارتی ایجنٹ تو نہیں۔ اس سے ان خطوط پر بھی پوچھ گچھ جاری ہے۔ (خبریں لاہور : ۲۸ مارچ ۱۹۹۷ء)

علماء جمعہ کے اجتماعات میں "عقیدہ ختم نبوتؐ اور مسلمانوں کی ذمہ داری" پر خطبات دیں سپاہ ختم نبوت کی اپیل

راولپنڈی (خبریں رپورٹ) سپاہ ختم نبوتؐ نے نبوت کے جھوٹے دعویدار کاذب یوسف علی کو واجب القتل قرار دیتے ہوئے علمائے کرام اور خطیبوں سے اپیل کی ہے کہ آج جمعہ کے اجتماعات میں "عقیدہ ختم نبوت اور مسلمانوں کی ذمہ داری" کے موضوع پر گفتگو کریں اور عوام کو ہدایت کریں کہ وہ حکومت پر زور ڈالیں کہ اس کذاب شخص کو پھانسی دی جائے۔ سپاہ ختم نبوت نے اپنی ذمہ داری پوری کرتے ہوئے "ایک اور جھوٹا نبی پیدا ہوگیا" کے عنوان سے ایک پمفلٹ شائع کیا ہے جس میں مسلمانوں کو "خبریں" کی رپورٹس کی بنیاد پر کذاب یوسف کے دعوؤں کی تفصیل اور عقیدہ ختم نبوتؐ کی تعلیم دی گئی ہے۔ (خبریں لاہور : ۲۸ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۳۱)

یوسف کذاب کے خلاف ملک بھر میں مظاہرے' جمعہ کے خطبات میں پھانسی کا مطالبہ حکومت کی مذمت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوتؐ کی اپیل پر کراچی سے خیبر تک نبوت کے جھوٹے دعویدار کے خلاف مقدمہ درج کرکے عبرتناک سزا دی جائے ورنہ عوام غازی علم الدین شہید کا کردار ادا کریں گے : عوام کا عزم مجلس احرار اسلام نے مسجد شہداء' جامعہ اشرفیہ' لبرٹی مارکیٹ مسجد اور اکبر مسجد ڈیفنس میں خاموش احتجاجی مظاہرے کئے' مظاہرین نے "کذاب یوسف کو پھانسی دی جائے" کے بینر اور کتبے اٹھا رکھے تھے یوسف کذاب کے وضاحتی اشتہار قبول نہیں : اسماعیل شجاع آبادی' حکومت شریعت کے مطابق مقدمہ چلائے رعایت دی گئی تو شدید ردعمل ہوگا: شفیع جوش' حکومت بے حسی چھوڑ دے : علماء کے خطبات

لاہور (فورم رپورٹر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر کراچی سے خیبر تک جھوٹے مدعی نبوت یوسف علی کے خلاف یوم احتجاج منایا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا محمد یوسف لدھیانوی' سید عطاء المحسن شاہ بخاری سمیت دیگر رہنماؤں نے پورے ملک میں جمعۃ المبارک کے خطاب میں کہا کہ اگر کذاب یوسف کو کیفر کردار تک نہ پہنچایا گیا تو غازی علم الدین شہید' غازی عبدالرشید' حاجی مانک کا کردار دہرایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ مذکور کے خلاف آئین کی دفعہ ۲۹۵

سی کے تحت مقدمہ درج کر کے اسے فی الفور کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ مذکور کا دعویٰ مرزا غلام احمد قادیانی کا چربہ معلوم ہوتا ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت نے ایک قرارداد میں مطالبہ کیا کہ یوسف کذاب کے سرپرستوں کو بھی گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔ مجلس احرار اسلام لاہور کے زیر اہتمام کذاب و ملعون یوسف کے خلاف مسجد شہداء، جامعہ اشرفیہ فیروزپور روڈ، جامع مسجد حنفیہ لبرٹی مارکیٹ، جامع مسجد اکبر ڈیفنس میں نماز جمعہ کے بعد خاموش احتجاجی مظاہرے ہوئے۔ مظاہرین نے مختلف مطالبات پر مشتمل بینرز اور کتبے اٹھا رکھے تھے جن پر "کذاب یوسف کو پھانسی دی جائے" "ملعون یوسف علی کا فتنہ یہودی اور قادیانی لابی کا تیار کردہ ہے۔" اور "ملعون یوسف جدید دور کا راسپوٹین" ہے" کے نعرہ درج تھے۔ قبل ازیں جمعہ کی صبح دفتر مجلس احرار اسلام میں کارکنوں کے ایک اجتماع سے مجلس احرار لاہور کے صدر چوہدری ظفر اقبال ایڈووکیٹ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملعون یوسف کی طرف سے مسلسل تردیدیں شائع ہو رہی ہیں مگر حکومت کی طرف سے ابھی تک اس کا نوٹس نہ لیا جانا مسلمانوں میں اشتعال پیدا کر رہا ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس ملعون کو عدالت میں پیش کر کے سخت ترین سزا دی جائے۔ مجلس احرار اسلام لاہور کے ناظم میاں محمد اویس نے ایک بیان میں کہا کہ مختلف حلقوں کی طرف سے بار بار درخواستوں کے باوجود حکومت یوسف علی پر مقدمہ دائر نہیں کر رہی ہے۔ ایسے ملعون و مرتد کو سرعام پھانسی دے کر نشان عبرت بنا دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ آئندہ جمعہ کو مجلس احرار اسلام کی طرف سے مسجد شہداء مال روڈ پر اس ملعون فتنہ اور قادیانیوں، یہودی لابیوں کی تخریبی سرگرمیوں کے خلاف زبردست احتجاجی مظاہر کیا جائے گا۔ جمعہ کے خطاب میں علماء کرام نے عقیدہ ختم نبوتؐ پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ حکمران اپنا اسلامی اور آئینی فرض ادا کرتے ہوئے کذاب یوسف علی کو فوری طور پر کیفر کردار تک پہنچائیں ورنہ ہم خود غازی علم الدین شہید کا کردار ادا کریں گے۔ جھوٹا نبی ہونے کے دعویدار مردود شخص کو مراعات دی گئیں تو سخت احتجاج کیا جائے گا۔ مجلس تحفظ ختم نبوتؐ کے رہنما اور جامع مسجد عائشہ مسلم ٹاؤن کے خطیب مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کذاب یوسف علی کی طرف سے بعض اخبارات میں اشتہار کے ذریعے تردید کو غلط اور ناقابل قبول قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس مردود شخص کی

باتیں ہر مسلمان کے لئے انتہائی دل آزار ہیں۔ اس کے خلاف فوری طور پر توہین رسالتؐ ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

جامعہ اشرفیہ کے مولانا عبدالرحمان اشرفی نے کہا کہ کذاب یوسف علی پر جو الزامات لگائے گئے ہیں، وہ انتہائی سنگین ہیں اور ایک اسلامی مملکت کی حکومت کا اولین فریضہ ہے کہ اس سلسلے میں تمام دستاویزی ثبوت اور شہادتیں اکٹھی کر کے شریعت محمدیؐ کے مطابق مقدمہ چلاتے ہوئے فیصلہ کیا جائے تاکہ لوگ حکومت کا فریضہ خود ادا نہ کرنے لگیں۔ جامع مسجد شاہ جمال کے مولانا ظفراللہ شفیق، جامع مکی مسجد کے ضیا محمد زبیر، جامع مسجد ربانی نشاط کالونی کے مولانا اشفاق احمد، جامع مسجد علامہ اقبال ٹاؤن کے قاری نذیر احمد مدنی نے کہا کہ کذاب یوسف علی توہین رسالتؐ کا مرتکب ہوا ہے۔ اس کے ساتھ کسی قسم کی رعایت کا کوئی جواز نہیں۔ جامع مسجد رحمت ٹاؤن شپ کے مولانا محمد شفیع جوش نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوتؐ کو چیلنج کرنے والے مردود یوسف علی نے ملت اسلامیہ کے جذبات کو مجروح کیا ہے، اسے علماء کرام اور مفتی صاحبان واجب القتل قرار دے چکے ہیں کیونکہ وہ مرتد ہو چکا ہے۔ مولانا محمد شفیع جوش نے کہا کہ حکومت فوری طور پر مرتد کو انجام تک پہنچائے۔ یوسف علی کو کسی کوٹھی میں منتقل کرنے کا فیصلہ کیا گیا تو شمع رسالتؐ کے پروانے شدید ردعمل کا اظہار کریں گے۔ ربوہ سے نمائندہ "خبریں" کے مطابق جامع مسجد احرار ربوہ کے خطیب محمد منیر نے کہا کہ حضورؐ کے ارشاد کے مطابق ہر نیا نبی ہونے کا دعویٰ کرنے والا جھوٹا کافر، مرتد اور واجب القتل ہے۔ انہوں نے کہا کہ افسوس اس بات کا ہے کہ حکومت اس طرف توجہ ہی نہیں دے رہی۔ اتنے دن ہوئے ملک میں ایک شیطانی کھیل ہو رہا ہے مگر حکومت کے کان میں جوں تک نہیں رینگی۔ حکومت اپنی بے حسی اور بے بسی کا اعلان کرے پھر دیکھے چند منٹوں میں مرتد کو ٹھکانے لگایا جاتا ہے یا نہیں۔ قصور سے ڈسٹرکٹ رپورٹر کے مطابق قصور کے دینی رہنماؤں اور ممتاز علمائے کرام نے کذاب یوسف علی مرتد کے قتل کا فتویٰ جاری کرتے ہوئے اسے فوری طور پر واجب القتل قرار دے دیا ہے۔ گذشتہ روز دینی مدارس اور مختلف مکاتب فکر کی مساجد میں نماز جمعہ کے خطبات میں علمائے کرام نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ جعلی نبوت کے دعویدار اور مرتد کذاب یوسف علی کے خلاف ثبوت مل جانے کے باوجود بھی قانونی کارروائی عمل میں نہ لانا حیرت انگیز

ہے اور لگتا ہے کہ کسی عالمی صیہونی سازش کے تحت اسے تحفظ فراہم کیا جا رہا ہے۔ لاہور سے خصوصی رپورٹر کے مطابق جمیعت العلمائے اسلام (ف) لاہور کے امیر حافظ رشید احمد، سیکرٹری جنرل حسن فاروق بٹ، سیکرٹری اطلاعات حافظ ندیم شہزاد، محمد ادریس ایل اور دیگر علماء کرام نے کہا کہ یہودی لابی دینی قوتوں کی توجہ اپنے ناپاک عزائم سے ہٹانے کے لئے ایسے فتنے کھڑے کر رہی ہے۔ (خبریں لاہور ۲۹ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۳۲)

کذاب یوسف کے خلاف مقدمہ پولیس نے ڈائری اور کیسٹ برآمد کرلی

ایس ایس پی لاہور نے عالمی مجلس ختم نبوت کے سیکرٹری جنرل اسماعیل شجاع آبادی کی درخواست پر رات گئے تھانہ ملت پارک کو مقدمہ درج کرنے کا حکم دیا ملعون یوسف پر مذہب کے خلاف بھڑکانے، عبادت گاہ کو نقصان، شرانگیزی، دھوکہ دہی اور ملکی سالمیت کے خلاف پراپیگنڈہ کرنے کے الزام میں مقدمہ درج ہوا

(لاہور کرائمز رپورٹ) کذاب ابوالحسنین محمد یوسف علی کے خلاف عالمی مجلس ختم نبوت کے سیکرٹری جنرل محمد اسماعیل شجاع آبادی کی درخواست پر ایس ایس پی لاہور طارق سلیم ڈوگر کے حکم پر تھانہ ملت پارک میں رات گئے مقدمہ درج کرلیا گیا۔ مقدمہ نمبر ۹۷/۰۷ ہے۔ ملعون ابوالحسنین یوسف علی کے خلاف مذہب کے خلاف بھڑکانے، عبادت گاہ کو نقصان، شرانگیزی، دھوکہ دہی اور ملکی سالمیت کے خلاف پراپیگنڈہ کرنے کے الزام میں مقدمہ درج کیا گیا۔ ملزم پر ۲۹۵، ۲۹۵ اے، ۲۹۵ بی، ۲۹۵ سی، ۲۹۸، ۲۹۸ اے، ضمن ۲/۵۰۵، ۵۰۵، ۵۰۸، ۴۲۰، ۴۰۶ پی پی

سی اور ۱۶ ایم پی او دفعات لگائی گئی ہیں۔ واضح رہے کہ ملعون ابوالحسنین محمد یوسف علی نے ملت پارک کے علاقے میں بیت الرضا میں اپنے ایک خطاب کے دوران ارکان سے کہا تھا کہ اس نے اپنی اس کانفرنس کے لئے بیت الرضا کا اس حکمت کے تحت انتخاب کیا ہے جس حکمت کے تحت اللہ تعالیٰ نے ماؤنٹ ایورسٹ اور سونے سے لدے پہاڑوں کو چھوڑ کر غار حرا کا انتخاب کیا تھا۔ اس کے علاوہ ملعون نے اپنے دو صحابہ کو متعارف کرایا اور ایک اڑھائی سالہ بچے کو متعارف کراتے ہوئے کہا کہ اس نے چھوٹی سی عمر میں اللہ تعالیٰ کا دیدار کرلیا ہے اس نے کہا کہ میں نبیؐ کا تسلسل ہوں (نعوذ باللہ) اور اپنے ناپاک وجود کو حضرت محمدؐ سے تشبیہ دی تھی۔ اس نے اس کانفرنس میں شریک تمام افراد کو دنیا میں ہی جنت کی بشارت دے دی اور کہا کہ تمہارے پیارے جن کو تم چاہتے ہو ان کی بھی جنت پکی ہوگئی ہے پولیس نے یوسف کی ڈائری کے صفحات اور فوٹو کاپی بیت الرضا میں مذہب کے خلاف خطاب کی آڈیو کیسٹ بھی قبضہ میں لے لی ہے۔ (خبریں لاہور: ۳۰ مارچ ۱۹۹۷ء)

یوسف کذاب کا معاملہ منظر عام پر لا کر "خبریں" نے جہاد کیا: شباب ملی، نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والا واجب القتل ہے: قاری شبیر عثمانی

ربوہ (نمائندہ خبریں) نبوت کا دعویٰ کرنے والا واجب القتل ہے ارتداد کی شرعی سزا کے نفاذ کا اعلان کر کے سادہ لوح مسلمانوں کے ایمانوں کا تحفظ کیا جائے، تاکہ وہ گمراہی سے بچ سکیں۔ ان خیالات کا اظہار انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات خطیب ربوہ، قاری شبیر احمد عثمانی نے گزشتہ روز ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ ناموس رسالت آرڈی نینس جاری کر کے اس پر سختی سے عملدرآمد کرایا جائے اور جھوٹی نبوت کے دعویدار کو سزائے موت دی جائے تاکہ آئندہ کے لئے کوئی بدبخت ایسی جسارت نہ کرسکے۔ لاہور سے شباب ملی پنجاب کے صدر محمد شفیق بٹ کی جانب سے بھیجی گئی

پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے پر یوسف کذاب کو سرعام پھانسی دی جائے تاکہ آئندہ کسی کو ایسا دعویٰ کرنے کی جرات نہ ہو۔ روزنامہ "خبریں" نے اس اہم مسئلہ کو منظر عام پر لا کر جرات مندانہ کردار ادا کیا ہے جس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ صدر شباب ملی نے مزید کہا ہے ختم نبوت ہمارے ایمان کا حصہ ہے اور اس اہم مسئلہ پر ہر مسلمان اپنی جان قربان کرنا سعادت سمجھتا ہے۔ لہٰذا حکومت کو چاہیے کہ یوسف کذاب کے خلاف مقدمہ کھلی عدالت میں چلا کر اسے ایک ہفتہ کے اندر اندر کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ (خبریں لاہور: ۳۰ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۳۳)

توہین رسالتؐ پر کذاب یوسف کو عبرت کا نشان بنا دیا جائے: مولانا عبدالمالک

مقدمہ درج ہو گیا، اب شہادتیں پیش کر کے مردود کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے: ڈاکٹر ریاض الحسن عدالتی کارروائی جلد شروع کی جائے، "خبریں" نے تحفظ ختم نبوت کے لئے جہاد کیا: اسماعیل شجاع آبادی سماعت روزانہ کی جائے: محمد شفیع جوش، کذاب کے خلاف مقدمہ کا اندراج بڑی کامیابی ہے: مفتی شیر محمد علوی عدالت کی معاونت کے لئے علماء کا پینل بنایا جائے: مولانا عبدالرحمان اشرفی، لبرٹی فورم میں گفتگو

لاہور (فورم رپورٹ) مفتی صاحبان اور علماء کرام نے مطالبہ کیا ہے کہ کذاب یوسف علی کے خلاف توہین رسالتؐ کا مقدمہ جلد از جلد شروع کیا جائے۔

"خبریں" کے لبرٹی فورم میں گفتگو کرتے ہوئے شیخ الحدیث مولانا عبدالمالک نے کہا کہ جو لوگ دنیاوی اغراض کی خاطر توہین رسالتؐ جیسے جرم کے ارتکاب سے بھی گریز نہیں کرتے، ان کو عبرت کا نشان بنانا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ وفاقی شرعی عدالت کے سابق مشیر ڈاکٹر ریاض الحسن گیلانی ایڈووکیٹ نے کہا کہ مقدمہ درج ہو گیا ہے اب شواہد اور واقعاتی شہادتیں پیش کر کے مردود شخص کو کیفر کردار تک پہنچایا جانا چاہیے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوتؐ کے جنرل سیکرٹری مولانا اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ مقدمہ درج ہونے کے بعد جلد از جلد عدالتی کاروائی شروع کی جائے انہوں نے کہا کہ روزنامہ "خبریں" نے تحفظ ختم نبوت کے معاملے میں جہاد کیا ہے، جس کے لئے "خبریں" کے چیف ایڈیٹر ضیاء شاہد اور تمام کارکن قابل مبارکباد ہیں۔ مولانا شجاع آبادی نے کہا کہ یہ بات افسوسناک ہے کہ اس جہاد میں "خبریں" ہی ڈٹا ہوا ہے، دیگر اخبارات نے ساتھ نہیں دیا۔ مولانا محمد شفیع جوش نے کہا کہ مردود یوسف کے خلاف مقدمے کی کھلی سماعت روزانہ کی جائے۔ مفتی شیر محمد علوی نے کہا کہ کذاب یوسف کی گرفتاری اور مقدمے کا اندراج بہت بڑی کامیابی ہے، اس کے لئے ہر مسلمان روزنامہ "خبریں" کے تمام کارکنوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ جامعہ اشرفیہ کے مولانا عبدالرحمان اشرفی نے کہا کہ عدالتی کارروائی شروع کرنے میں کوئی تاخیر نہ کی جائے۔ عدالتی کارروائی کے دوران علماء کا خصوصی پینل بھی عدالت کی معاونت کے لئے تشکیل دیا جائے۔ (خبریں لاہور: ۳۱ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۳۴)

قتل کا خطرہ: کذاب یوسف کے خلاف مقدمے کی سماعت جیل کے اندر کرنے کا فیصلہ

تھانہ ملت پارک میں مقدمہ درج، سب جیل چوہنگ میں حفاظتی انتظامات سخت، ملاقات پر پابندی، کھانے کی چیکنگ، ایس پی صدر نے ریکارڈ طلب کر لیا کذاب سے انسداد دہشت گردی سکواڈ اور

حساس ادارہ بھی تفتیش کر رہا ہے کہ وہ بھارتی ایجنٹ تو نہیں، نبوت کا دعویٰ بااثر افراد کے اشارے پر کیا

لاہور (وقائع نگار خصوصی) نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے ابوالحسنین یوسف کذاب کو چوہنگ سب جیل میں رکھنے کا فیصلہ کیا گیا ہے کیونکہ پولیس کو خدشہ ہے کہ جیل سے باہر نکالا گیا تو قتل کر دیا جائے گا۔ تھانہ ملت پارک میں گزشتہ روز ممتاز عالم دین مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کی رپورٹ پر کذاب کے خلاف مقدمہ درج ہو گیا ہے، اسے تفتیش کے لئے تھانہ ملت پارک لایا جا سکتا ہے، تاہم ایس ایچ او محمود بٹ نے اعلیٰ پولیس افسروں کو جو رپورٹ دی ہے اس میں کہا ہے کہ مقدمے کی سماعت بھی جیل میں ہی ہونی چاہیے۔ ایس پی صدر نے مقدمے کا تمام ریکارڈ طلب کر لیا ہے۔ ایس پی صدر میجر مبشر اللہ خود تفتیش کی نگرانی کریں گے اور روزانہ کی تفتیش سے اعلیٰ حکام کو آگاہ رکھیں گے۔ ذرائع نے بتایا ہے کہ تفتیش کے لئے پولیس خود ہی سب جیل چوہنگ جائے گی۔ سب جیل میں انسداد دہشت گردی سکواڈ کا عملہ بھی کذاب یوسف سے تفتیش کر رہا ہے جبکہ ایک حساس ادارے کے افسر علیحدہ تفتیش کر رہے ہیں۔ ابھی تک تفتیش مکمل نہیں ہوئی، تاہم جو رپورٹ اعلیٰ حکام کو دی گئی ہے اس میں کہا گیا ہے کہ کذاب یوسف کی پشت پناہی بعض بااثر افراد کر رہے ہیں جن کے ایما پر اس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا، مگر جب "خبریں" میں اس کے بارے میں مواد چھپنا شروع ہوا تو اس نے تردید کر دی اور کئی اخبارات میں لاکھوں کے اشتہارات چھپوا دیئے۔ یہ رقم کون مہیا کر رہا ہے یہ علم نہیں ہو سکا۔ کذاب یوسف کو جیل کے جس سیل میں رکھا گیا ہے اس کی نگرانی مزید سخت کر دی گئی ہے اور ملاقات پر بھی مکمل پابندی ہے۔ اس کو سرکاری کھانا مہیا کیا جاتا ہے جس کو ایک ڈاکٹر چیک کرتا ہے۔ جیل میں چھوٹے چھوٹے سیل ہیں اور ان میں ان افراد کو رکھا جاتا ہے جن پر شبہ ہو کہ وہ مذہبی اشتعال پھیلا سکتے ہیں یا ان کے غیر ملکی ایجنٹوں سے روابط ہوں کذاب یوسف سے بھی پوچھ گچھ کی جا رہی ہے کہ وہ بھارتی ایجنٹ تو نہیں۔ ذرائع کے مطابق ڈیفنس میں اس کی کوٹھی کا سامان اور دوسرا ریکارڈ قبضے میں لیا جا رہا ہے۔ (خبریں لاہور: یکم اپریل ۱۹۹۷ء)

یوسف کذاب کا سر قلم کیا جائے "خبریں" کے نام خطوط میں مطالبہ

یہ کام حکومت نے نہ کیا تو غازی علم دین کا کوئی غلام کر دے گا: سابق فوجی کذاب کو ہیرو بنانے والے اخبارات عذاب الٰہی سے بچیں: تحریک اتحاد ملت اسلامیہ ملعون کہتا تھا کہ خدا نے مجھے دنیا میں عیش کرنے کی اجازت دے رکھی ہے: لڑکی کا فون میرے سکول کی طالبات کو اپنے "آستانے" پر آنے کے لئے مجبور کرتا، وہ اس کے ہاتھ چومتیں: معلمہ

لاہور (کرائمز رپورٹر) روزنامہ خبریں میں یوسف کذاب کی خرافات شائع ہونے کے بعد سینکڑوں افراد نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ "اسلامی حقوق انسانی فورم" نے روزنامہ خبریں کو کذاب کے خلاف جہادی مہم شروع کرنے پر مبارک باد دی ہے۔ لوگوں نے اس کو واجب القتل قرار دیتے ہوئے مطالبہ کیا کہ ریگل چوک میں عدالت لگا کر اس کا سر قلم کیا جائے۔ معروف روحانی پیشوا مخدوم اعجاز حسین گیلانی نے بھی ملعون کا سر قلم کرنے کا مطالبہ کیا۔ ایک لڑکی نے ٹیلی فون پر بتایا کہ ملعون اسے کہتا تھا کہ نبوت کا نور حضور اکرمؐ سے مجھ میں منتقل ہونے کے بعد میرے بال سفید ہو گئے ہیں اور خدا نے مجھے اس دنیا میں عیش کرنے کی اجازت دی ہے۔ اپنے مریدوں سے کہتا تھا کہ نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں، محبوب کی لگن ہی آپ کو منزل تک پہنچا دے گی۔ ایک پرائیویٹ سکول کی مالکہ (ن) نے "خبریں" کے نام خط میں بتایا کہ چند ماہ قبل اس کی واقف خاتون نسیم گل نے مجھے کہا کہ میں نے یوسف علی کو طالبات کو لیکچر دینے کی اجازت دے دی لیکن وہ خوبرو طالبات کو اپنے "آستانے" پر آنے کے لئے

مجبور کرنے لگا۔ ملعون کی شخصیت اتنی جادوئی تھی کہ طالبات اس کے پاؤں پر گرنے لگیں اور ہاتھ چومنا سعادت سمجھتیں۔ نسیم گل کی بیٹیاں ملعون کے ساتھ پورے ملک میں اس کی گاڑی پر جاتی رہیں۔ سابقہ فوجی میں فیصل لطیف نے "خبریں" کے نام اپنے خط میں وزیراعلیٰ سے اپیل کی کہ اسے تین ماہ کے لئے جیل بھیج کر ختم نبوت کے پروانوں کے زخموں پر نمک نہ چھڑکیں اور سرعام پھانسی پر لٹکائیں کیونکہ اگر حکومت نے یہ قدم نہ اٹھایا تو کوئی غازی علم دین شہید اس کو کیفر کردار تک پہنچا دے گا۔ مظفر آباد کے شہری محمد انور ناصر نے اپنے خط میں دکھ کا اظہار کیا کہ ایک شاتم رسول سلمان رشدی کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے مسلمان پورے یورپ میں اسے تلاش کرتے پھر رہے ہیں مگر دوسرا شاتم لاہور میں موجود ہے اور حکومت اسے قتل کرنے کی بجائے حفاظت میں لئے ہوئے ہے۔ خانپور کے ریٹائرڈ فوجی شوکت علی نے یوسف کذاب پر لعنت بھیجتے ہوئے اسے توبہ کرنے کے لئے پندرہ دن کا وقت دیا ہے اور کہا کہ وہ سرعام معافی مانگے ورنہ غازی علم دین شہید کا یہ غلام اسے کیفر کردار تک پہنچا دے گا۔ تحریک اتحاد ملت اسلامیہ پاکستان کے مرکزی چیئرمین الحاج محمد ریاض رضوی نے "نوائے وقت' جنگ اور پاکستان" میں اس کی پردہ پوشی پر افسوس کا اظہار کیا ہے اور اپیل کی ہے کہ کاذب کو ہیرو بنانے والے اخبارات عذاب الٰہی سے بچیں۔ (خبریں لاہور: یکم اپریل ۱۹۹۷ء)

(۳۵)

کذاب یوسف نے اللہ رسولؐ اور صحابہؓ کی توہین کی عدالت سزا دے ورنہ عوام یہ کام کریں گے: علماء

بدبخت یوسف کی ڈائری کا مطالعہ کیا ہے' تقاریر سننے اور ویڈیو کیسٹ دیکھنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ صریحاً" توہین رسالت ہوئی ہے' حکومت نوٹس لے' علماء کی خصوصی اجتماع میں قرارداد' اگر کذاب یوسف ملک سے فرار ہوا تو ذمہ داری حکومت پر ہوگی'

معاملہ باقاعدہ تحریک کی شکل دیں گے' یوسف کے علاوہ اس کے شریک جرم ساتھیوں کو بھی قرار واقعی سزا دینے کا پرزور مطالبہ

لاہور (کامرس رپورٹر + فورم رپورٹر) مختلف دینی جماعتوں کے نمائندوں اور آئینی ماہرین کے اجتماع میں ایک قرارداد کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ کذاب یوسف علی نے اللہ سبحانہ اور قرآن مجید کی اہانت کے علاوہ نبی اکرمؐ بنت رسولؐ حضرت فاطمہؓ' صحابہ کرامؓ اور اولیاء عظام کی بھی توہین کی ہے لہٰذا اس کے خلاف آئین کے آرٹیکل ۲۹۵ سی' ۲۹۸ اے کے تحت کارروائی کی جائے اور کذاب یوسف کے علاوہ اس کے قریبی ساتھیوں کے خلاف ہائی کورٹ کے فل بنچ میں مقدمہ چلایا جائے۔ یہ قرارداد گزشتہ روز ایک خصوصی اجتماع میں منظور کی گئی جس کا اہتمام روزنامہ خبریں اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوتؐ نے کیا تھا۔ سینئر ایڈووکیٹ محمد اسماعیل قریشی کی پیش کردہ قرارداد کی حمایت تنظیم اسلامی کے میجر جنرل (ر) ایم ایچ انصاری' جامعہ رحمت ٹاؤن شپ کے مولانا محمد شفیع جوش' جامعہ منصورہ کے مولانا عبدالمالک' مرکزی امیر جماعت اہلحدیث علامہ زبیر احمد ظہیر' مرکزی جماعت اہلحدیث پاکستان کے سیکرٹری جنرل میاں محمد جمیل' جامعہ رحمانیہ گڑھی شاہو کے مولانا حبیب الرحمٰن فاروقی' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوتؐ کے مولانا ظفر اللہ شفیق' وفاقی شرعی عدالت کے سابق مشیر ڈاکٹر ریاض الحسن گیلانی' جامعہ نعیمیہ کے ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی' شاہ سعود یونیورسٹی سعودی عرب ریاض کے مولانا محمد رفیق ربانی' جامعہ المنتظر کے حافظ کاظم رضا نقوی' وفاق علماء شیعہ کے مرکزی سیکرٹری جنرل مولانا محمد افضل حیدر' اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی کے پرنسپل ڈاکٹر ظہور احمد اظہر' جماعت اسلامی پنجاب کے امیر حافظ محمد ادریس' ملی یکجہتی کونسل پنجاب کے صدر لیاقت بلوچ' جامعہ منصورہ کے حافظ علی سرور' مرکزی جمعیت اہلحدیث کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات حافظ محمد نعیم بٹ' جماعت اسلامی کے پریس سیکرٹری سردار مقصود حسین طاہر' اہل حدیث یوتھ فورس کے حاجی عبدالقیوم' جمعیت اتحاد علماء کے سیکرٹری اطلاعات مولانا ضیاء اللہ قصوری اور تنظیم اسلامی کے نائب ناظم نشرو اشاعت نعیم اختر عدنان نے قرارداد کی حمایت کرتے

ہوئے کہا کہ بدبخت یوسف علی مرتد اور کذاب کی ڈائری کے اوراق کا بغور مطالعہ کیا اور اس کی تقاریر پر مبنی آڈیو ویڈیو کیسٹیں دیکھیں اور اس نتیجہ پر پہنچے کہ ان سے صاف اور صریحاً "توہین رسالت" کا ارتکاب ہوا ہے۔ دریدہ دہن نے اللہ تعالیٰ، قرآن مجید کی اہانت کرتے ہوئے اس گستاخی کی بھی جسارت کی ہے کہ حضور رسالت مآب کا ظہور پورے آب و تاب سے اس ناپاک شخص میں ہوا ہے۔ اجتماع میں منظور کی گئی قرارداد میں کہا گیا کہ اس کے علاوہ بنت رسول حضرت فاطمہؓ، صحابہ کرامؓ اور اولیاء کرام آئمہ عظام کی بھی اہانت کی ہے۔ اس لئے ہمارا حکومت سے بھرپور مطالبہ ہے کہ متعلقہ قوانین کے تحت اس بدبخت کے جرائم کے ارتکاب پر درج ہونے والے مقدمے کی سماعت کے لئے ہائی کورٹ کے جج صاحبان پر مشتمل فل بینچ تشکیل دیا جائے جو اس سنگین مقدمے کی روزانہ سماعت کر کے قرارواقعی سزا دے ورنہ اندیشہ ہے کہ عوام قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر اس بدبخت اور ملعون کو خود ہی کیفر کردار تک پہنچا دیں گے۔ قرارداد میں اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ ملعون یوسف علی کے علاوہ اس کے تمام شریک جرم ساتھیوں کو بھی فوری طور پر گرفتار کر کے انہیں بھی قرار واقعی سزا دی جائے۔ یہ اجتماع حکومت پر واضح کرتا ہے کہ اگر کسی بھی صورت میں یہ بدبخت شخص ملک سے فرار ہو گیا تو اس کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر ہو گی کیونکہ یہ اندیشہ ہے کہ اس کے بااثر پیروکار اس کو ملک سے باہر بھگانے کی کوششیں کریں گے۔ اجتماع میں فیصلہ کیا گیا کہ اس معاملے کو باقاعدہ تحریک کی شکل دی جائے گی۔ (خبریں لاہور: ۲ اپریل ۱۹۹۷ء)

یوسف کذاب کے خلاف ۴ اپریل کو ملک بھر میں یوم احتجاج منایا جائے گا

ہر ہفتے ایک جماعت کی طرف سے آل پارٹیز کانفرنس بلائی جائے گی، ۳ اپریل کو مجلس ختم نبوت کی طرف سے پہلی کانفرنس بلائی جائے گی روزنامہ "خبریں" کی خصوصی نشست میں شریک تمام مکاتب فکر کے

علماء آڈیو اور ویڈیو کیسٹ دیکھ کر استغفار اور نعوذ باللہ پڑھتے رہے، غصے کا اظہار

لاہور (سٹاف رپورٹر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان اور روزنامہ "خبریں" کے زیر اہتمام "خصوصی نشست" میں تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام کذاب یوسف علی کی آڈیو اور ویڈیو کیسٹ دیکھ کر بار بار استغفار پڑھتے اور نعوذ باللہ کرتے رہے۔ علماء کرام نے اس بات پر سخت غم و غصے کا اظہار کیا کہ ملعون سالہاسال تک لوگوں کی غلط تبلیغ کرتا رہا اور نظروں سے اوجھل رہا۔ علماء کرام نے متفقہ فیصلہ کیا کہ ملعون یوسف علی کے خلاف باقاعدہ تحریک چلائی جائے اور آل پارٹیز کانفرنس بلائی جائے۔ اس موقع پر یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ ہر ہفتے ایک جماعت کی طرف سے آل پارٹیز کانفرنس منعقد کی جائے اس سلسلے میں جمعرات ۳ اپریل کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے آل پارٹیز کانفرنس کی دعوت دے دی گئی اور ۴ اپریل کو پورے ملک میں یوم احتجاج منانے کا متفقہ فیصلہ کر لیا گیا۔ جمعرات ۱۰ اپریل کو علامہ زبیر احمد ظہیر نے اے پی سی کی دعوت دی جبکہ ۱۷ اپریل کو جمعرات کے روز جامعتہ المنتظر میں کانفرنس بلانے کا فیصلہ کیا گیا۔ (خبریں لاہور ۲ اپریل ۱۹۹۷ء)

کذاب کیس کو کوئی اور رنگ دینے کی کوشش ہو رہی تھی ایسا نہیں ہونے دیں گے

کئی لوگ آئے جو یوسف کو قتل کرنا چاہتے تھے لیکن عدالتوں کو ثبوت دیئے وہ فیصلہ کریں: اسماعیل قریشی اس کیس کو ایسے جج ڈیل کریں جن کی اسلامی دیانت اور غیرت کے متعلق شبہ نہ ہو: ریاض گیلانی یوم احتجاج منایا جائے: مولانا زبیر، یوسف کذاب کے منطقی

انجام تک تحریک جاری رکھیں: مولانا کاظم

لاہور (اپنے سٹاف رپورٹر سے) یوسف کذاب ایک فراڈ، زانی اور بدکار شخص ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ پہلے حضرت آدمؑ کے ذریعے نبی کریمؐ کا نزول ہوا اور اب میرے ذریعے ہو رہا ہے۔ یہ باتیں روزنامہ خبریں کی طرف سے یوسف کذاب کے بارے شواہد سے علماء کو آگاہ کرنے کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے محمد اسماعیل قریشی صدر تنظیم مسلم ماہرین قانون پاکستان نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ یوسف کذاب کے بارے تمام ثبوت آڈیو، ویڈیو کیسٹوں اور اس کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ڈائری کی صورت میں موجود ہے جن کے مطابق یہ مکمل توہین رسالتؐ کے زمرے میں آتی ہے یوسف کذاب کے بارے مزید انکشاف کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس کا کہنا ہے کہ مختلف ادوار میں نبی آتے رہے ہیں اور میرا نمبر ۹۲ واں ہے اور حضورؐ انتہائی عروج کی صورت میں مجھ میں ظاہر ہو رہے ہیں۔ اسماعیل قریشی نے کہا کہ میرے پاس کئی نوجوان آئے جو یوسف کذاب کو قتل کرنا چاہتے تھے لیکن میں نے انہیں بتایا کہ پاکستان میں توہین رسالتؐ کا باقاعدہ قانون ہے اور ثبوت عدالتوں کو فراہم کر دیئے گئے ہیں۔ لہٰذا وہ بہتر فیصلہ کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ یوسف کذاب کے کیس کو کوئی اور رنگ دینے کی کوشش کی جا رہی تھی لیکن امت کبھی ایسا نہیں ہونے دے گی اور اسی سلسلے میں دفعہ ۲۹۵ اور ۲۹۸ اے کے تحت مقدمہ درج کروا دیا گیا ہے۔ ریاض الحسن گیلانی سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ نے کہا کہ حضورؐ کے گستاخ کو نیست و نابود کرنے کے دونوں طریقے جائز ہیں۔ چاہے عدالتیں سزا دیں یا کوئی مسلمان اسے جہنم واصل کر دے لیکن ایک بات طے ہے کہ ہم نے انتہائی ذمہ داری والا کام شروع کیا ہے۔ اسے منطقی انجام تک پہنچانا بہت ضروری ہے۔ اس کیس کو ڈیل کرنے والے جج صاحبان کی اسلامی دیانت اور غیرت کے بارے میں کوئی شبہ نہیں ہونا چاہیے۔ مولانا زبیر احمد ظہیر امیر مرکزی جماعت اہل حدیث نے کہا روزنامہ خبریں کو اس جہاد کے شروع کرنے پر خراج تحسین پیش کرنا چاہیے جو اس نے یوسف کذاب کو امت مسلمہ کے سامنے بے نقاب کرنے کے سلسلہ میں کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام دینی جماعتوں کا اجتماع بلایا جائے اور ملک بھر میں آنے والا جمعہ یوم احتجاج کے طور پر منایا جائے۔ مولانا کاظم رضا نقوی

مدرس جامعہ المنتظر لاہور نے کہا کہ جس شدت سے روزنامہ خبریں اور علماء نے یہ قدم اٹھایا ہے اس کی شدت یوسف کذاب کے منطقی انجام تک قائم رہنی چاہیے۔ ڈاکٹر ظہور احمد اظہر نے کہا کہ یوسف کذاب بہت عجائب الناس ہے۔ اس کمبخت نے نہ صرف اپنے بیٹوں کے نام حسن اور حسین رکھے ہیں بلکہ امام عالی مقام کی شان میں بھی گستاخی کی ہے۔ (خبریں لاہور: ۲ اپریل ۱۹۹۷ء)

یوسف کذاب کے متعلق اب تک شائع ہونے والی خبروں اور سیاہ کاریوں کا خلاصہ

لاہور (سٹاف رپورٹر + نمائندہ خبریں) تبلیغ کی آڑ میں لوگوں کو گمراہ کر کے نبوت کا دعویٰ کرنے والے ملعون ابوالحسنین محمد یوسف علی کی گمراہ کن باتوں، اللہ تبارک و تعالیٰ، نبی کریمؐ، اور قرآن حکیم کے بارے میں گستاخانہ فقروں کی تفصیلات روزنامہ خبریں کے علاوہ ہفت روزہ تکبیر اور کراچی کے روزنامہ امت میں شائع ہوئیں تو ملک بھر میں اس ملعون کے ڈسے ہوئے افراد نے "خبریں" سے رابطہ کیا اور اس ملعون کی سیاہ کاریوں سے آگاہ کیا۔ ملعون ابوالحسنین نے اپنی گمراہ کن تبلیغ کا آغاز لاہور میں جی او آر تھری میں واقع سرکاری گھر سے کیا اور ایک مقامی اخبار میں دینی کالم لکھنا شروع کئے۔ آہستہ آہستہ لوگ اس کی مجلس میں شریک ہونے لگے اور اس نے پہلے قرآن مجید کے ترجموں کو غلط قرار دیا پھر نجی محفلوں اور انفرادی ملاقاتوں میں لوگوں کو اپنا دیدار کروا کر خود کو حضرت محمدؐ (نعوذ باللہ) قرار دینا شروع کر دیا اور ملک بھر میں اپنی اس جھوٹی تبلیغ کا دائرہ پھیلا دیا۔ پھر کراچی، لاہور، اسلام آباد اور پشاور کی خوبرو نوجوان خواتین سے روحانی شادیاں کیں اور ان خواتین کو امہات المومنین قرار دیا اور سینکڑوں افراد سے کروڑوں روپے لوٹ لئے۔ پھر قرآنی آیات کے غلط ترجمے کئے اور نبی کریمؐ کی شان میں گستاخی کرنے کے ساتھ ساتھ اس ملعون نے اللہ پاک کی شان میں بھی گستاخانہ فقرے کہے۔ اس ملعون کی کذب بیانی سے مختلف افراد نے روزنامہ خبریں کو آگاہ کیا اور بعض ایسی پڑھی لکھی خواتین نے بھی خبریں سے رابطہ کیا جو اس کے نکاح میں رہ چکی ہیں۔ ملعون کی

ذاتی ڈائری، تصاویر، ویڈیو کیسٹوں، کتابوں اور آڈیو کیسٹوں سے تفصیلات حاصل کرنے کے بعد "خبریں" نے ۱۰ روز قبل اس ملعون سے ڈیفنس میں واقع اس کی رہائش گاہ پر رابطہ کیا تو اس ملعون نے مزید خرافات بھی بکیں اور ایک فائل نکال کر دکھائی جس کے مطابق ڈاکٹروں نے اسے طبی طور پر کمزور قرار دے دیا تھا پھر اس ملعون نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ جب نبی کا نور اس میں منتقل ہوا تو اس سے انسانی قوتیں چھین لی گئیں اس لئے کوئی خاتون میری بیوی بن ہی نہیں سکتی۔ قرآن پاک کے غلط تراجم کے اپنے دعوے کے حوالے سے اس ملعون نے کہا کہ ہمارے علمائے کرام کم علم ہیں اور وہ قرآن پاک کے کمزور ترجمے کرتے ہیں۔ پھر اس ملعون نے یہ بھی کہا کہ ملک بھر میں کوئی خاتون اس کے نکاح میں نہیں اور نہ ہی وہ کبھی کسی خاتون سے ملا البتہ خواتین کا دعویٰ درست ہو سکتا ہے کیونکہ اللہ پاک اولیائے کرام کی شکل میں لوگوں سے ملتے ہیں ہو سکتا ہے کہ خواتین کو میری شکل کا شبہ ہوا ہو۔ "خبریں" میں اس کی کذب بیانی کی لگاتار تفصیلات شائع ہونے کے بعد ملک بھر میں عاشقان رسولؐ کے جذبات بھڑک اٹھے اور سینکڑوں افراد غازی علم دین شہید بننے پر آمادہ ہو گئے جس پر حکومت پنجاب نے فوری طور پر ملعون کو ۳ ماہ کے لئے نظر بند کر دیا۔ اس دوران معروف قانون دان محمد اسماعیل قریشی سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی سیکرٹری محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اس کذاب کے ڈسے ہوئے افراد کے ساتھ رابطہ کیا جنہوں نے اس کی ڈائری کے مطالعے، ویڈیو اور آڈیو کیسٹوں کو سننے کے بعد ایک تحریری درخواست تیار کی اور ایس ایس پی لاہور کو پیش کی۔ جس پر ایس ایس پی نے ڈی ایس پی لیگل کے ذریعے جرم کی نوعیت معلوم کر کے تھانہ ملت پارک میں ملعون کے خلاف مقدمہ درج کروا دیا۔ (خبریں لاہور: ۲ اپریل ۱۹۹۷ء)

"خبریں" جہاد میں تنہا نہیں، عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہر مسلمان پر فرض ہے: علماء

لاہور (فورم رپورٹ) جامع المنتظر کے نمائندے حافظ کاظم رضا نقوی،

ملی یکجہتی کونسل کے صدر لیاقت بلوچ، وفاقی شرعی عدالت کے سابق مشیر ڈاکٹر ریاض الحسن گیلانی اور مرکزی جماعت اہلحدیث کے امیر علامہ زبیر احمد ظہیر نے روزنامہ "خبریں" کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہر موقع پر "خبریں" نے جرات مندانہ کردار ادا کرتے ہوئے دین اور معاشرے کی برائیوں کی نشاندہی کی اور ظالموں کو کیفر کردار تک پہنچانے میں مدد دی۔ لیاقت بلوچ نے کہا کہ "خبریں" کے تمام کارکن قابل مبارک باد ہیں کہ وہ خالص دین کے معاملے میں ڈٹے ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر ریاض الحسن گیلانی نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہر مسلمان کا فرض ہے۔ "خبریں" کو اس جہاد میں تنہا محسوس نہیں کرنا چاہیے۔ علامہ زبیر احمد ظہیر نے کہا کہ "خبریں" کے علاوہ دیگر قومی اخبارات کو بھی اس معاملے میں مجاہدانہ کردار ادا کرنا چاہیے۔ (خبریں لاہور: ۲ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۳۶)

جیل میں "روحانی قوتیں" یوسف کذاب کا ساتھ چھوڑ گئیں، تفتیش شروع نہ ہو سکی

لعنتی کو قید تنہائی میں بھی توبہ اور نماز کی توفیق نہ ہوئی، "اب تو وہ قید میں ہے، کیا تفتیش کریں، فرصت ملی تو دیکھیں گے: ملت پارک پولیس "غلطی ہو گئی، میری عالمانہ باتیں لوگوں کو سمجھ نہیں آئیں، دیہاڑی دار علماء میرے خلاف ہو گئے، جس کا نور میرے اندر ہے وہی حفاظت کرے گا": ملعون کے ٹسوے

لاہور (سٹاف رپورٹر، کرائمز رپورٹر) ملتان روڈ پر چوہنگ کے قریب خصوصی تفتیشی سیل میں نظربند ابوالحسنین محمد یوسف علی کی ساری روحانی قوتیں ۱۲ دن میں ہی غائب ہو چکی ہیں اور قید تنہائی میں بھی اس ملعون کو نماز پڑھنے اور توبہ

کرنے کی توفیق نہیں ہوئی۔ انسداد دہشت گردی سیل کے ذرائع کے مطابق ملعون یوسف علی ایک ہی بات کہتا ہے کہ "غلطی ہو گئی' میں نے جاہلوں کو علم کی روشنی دینے کی کوشش کی' میری عالمانہ باتیں لوگوں کو سمجھ نہیں آئیں' دیہاڑی دار علماء جو خود بھی دین سے واقفیت نہیں رکھتے میرے خلاف اکٹھے ہو گئے ہیں۔ محمدؐ جن کا نور میرے اندر ہے وہی میری حفاظت کرے گا۔ ذرائع کے مطابق وہ بعض اوقات اونچی آواز میں رونے بھی لگتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس کے بعض بااثر چیلوں لاہور کے امجد قاضی' کراچی کے واحد خاں اور سہیل نے بھی اس ملعون سے ملاقات کی کوشش کی مگر وہ ملعون سے ملاقات میں کامیاب نہ ہو سکے۔ دریں اثناء ملعون ابوالحسنین محمد یوسف علی کے خلاف توہین رسالتؐ کا مقدمہ چار روز قبل تھانہ ملت پارک میں درج ہونے کے بعد "خبریں" نے جب تھانے میں ڈیوٹی پر موجود عملے سے تفتیش کے بارے میں پوچھا تو تھانہ محرر نے بتایا کہ ایک سب انسپکٹر کی ڈیوٹی لگی ہے' مگر وہ تو پہلے ہی قید ہے' اب کیا تفتیش کریں۔ کسی دن فرصت ہوئی تو کوئی آدمی بھیجیں گے جو اس کا بیان قلم بند کر سکے۔ فی الحال کوئی کارروائی شروع نہیں کی۔ (خبریں لاہور: ۳ اپریل ۱۹۹۷ء)

جمعہ کے اجتماعات میں یوسف کذاب کے خلاف قرارداد مذمت منظور کی جائے علماء

"خبریں" کے زیر اہتمام علماء کے نمائندہ اجلاس کے فیصلے پر عمل کرتے ہوئے مظاہرے کئے جائیں: مولانا عبدالمالک مجلس احرار جمعہ کو مظاہرہ کرے گی' پی کیو ایم نے خدمت اسلام پر ضیاء شاہد کی دستار بندی کا اعلان کر دیا

لاہور (فورم رپورٹر' کے پی آئی) جمعیت اتحاد العلماء کے سربراہ شیخ الحدیث مولانا عبدالمالک نے علماء اور خطیب حضرات سے اپیل کی ہے کہ روزنامہ "

خبریں" اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دینی جماعتوں اور تنظیموں کے نمائندہ اجلاس میں ہونے والے فیصلے پر عملدرآمد کرتے ہوئے ۴ اپریل بروز جمعۃ المبارک کو ملک بھر میں کذاب یوسف علی کی دریدہ دہنی کی شدید مذمت کرتے ہوئے خصوصی قرارداد منظور کی جائے۔ ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ طے شدہ پروگرام کے مطابق نماز جمعہ کے بعد مساجد کے باہر کذاب یوسف علی کے خلاف احتجاجی مظاہرے کئے جائیں۔ دینی جماعتوں کے نمائندہ اجلاس میں کذاب یوسف کی مذمت میں منظور ہونے والی خصوصی قرارداد درج ذیل ہے۔ تمام اسلامی دینی جماعتوں اور دانشوران قانون کا نمائندہ اجتماع جو لاہور پریس میں ادارہ روزنامہ " خبریں" اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی دعوت پر منعقد ہوا ہے۔ اس نے بدبخت یوسف علی مرتد کذاب کی ڈائری کی تحریروں کا بغور مطالعہ کیا' اس کی آڈیو اور ویڈیو کیسٹس بھی بغور دیکھیں اور توجہ سے سنی' جس نے ہمارے دینی جذبات کو انتہائی مجروح کیا۔ اس سے صاف اور صریحاً" توہین رسالتؐ" کا ارتکاب ہوا ہے۔ اس دریدہ دہن نے اللہ سبحان تعالیٰ اور قرآن مجید کی اہانت کرتے ہوئے گستاخی کی بھی جسارت کی ہے اور حضورؐ رسالت مابؐ کا ظہور پورے آب و تاب سے اس ناپاک شخص میں ہوا ہے (نعوذ باللہ) اس نے بنت رسولؐ حضرت فاطمہؓ' صحابہ کرامؓ' علماء عظام' اولیاء کرام کی بھی اہانت کی' اس کے لئے پاکستان میں توہین رسالتؐ کے لئے ۲۹۵۔ سی کا قانون موجود ہے۔ صحابہ کرامؓ امہات المومنین کی اہانت کے جرم کے لئے ۲۹۸ اے کا قانون موجود ہے' اس لئے ہمارا حکومت سے پوری قوت کے ساتھ مطالبہ ہے کہ وہ ان قوانین کے تحت بدبخت کے خلاف دائر کیس کی سماعت کے لئے ہائی کورٹ کے جج صاحبان پر مشتمل فل بنچ کی تشکیل دے جو اس مردود کو فوری قرار واقعی سزا دے' ورنہ ہمیں اندیشہ ہے کہ عوام قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر اس بدبخت کو کیفر کردار تک پہنچا دیں گے۔ اس کے تمام شریک جرم ساتھیوں کو فوری طور پر گرفتار کر لیا جائے اور انہیں بھی قرار واقعی سزا دی جائے۔ یہ اجتماع حکومت پر واضح کرتا ہے کہ اگر کسی بھی صورت میں یہ بدبخت شخص اور اس کے ساتھی ملک سے فرار ہو گئے تو اس کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر ہو گی۔ دریں اثناء کے پی آئی کے مطابق مجلس احرار اسلام لاہور کے زیر اہتمام یوسف کذاب کے توہین رسالتؐ کے ارتکاب کرنے کے خلاف ۴ اپریل کو بعد نماز جمعہ

مسجد شہداء کے باہر احتجاجی جلسہ منعقد ہوگا۔ ادھر پاکستان قومی موومنٹ کے رہنماؤں ڈاکٹر شاہد قادری، حاجی مظفر علی، پروفیسر عبدالقیوم اور محمد اسلام نے اپنے مشترکہ بیان میں روزنامہ "خبریں" کے چیف ایڈیٹر ضیاء شاہد اور سٹاف کی جانب سے کذاب ابوالحسنین یوسف کی اسلام اور ملک و قوم کے خلاف سازش کو بے نقاب کرنے رسولؐ کی شان اور صحابہ کرامؓ سے متعلق خرافات بکنے پر ثابت کرنے پر شکریہ ادا کیا ہے۔ پی کیو ایم نے اعلان کیا کہ ضیاء شاہد اور "خبریں" کو اس خدمت اسلام پر ۵ اپریل کو ایک تقریب میں قرآن پاک کا نسخہ اور ٹرافی کا تحفہ دیا جائے گا اور ان کی دستار بندی ہوگی۔ (خبریں لاہور: ۳ اپریل ۱۹۹۷ء)

"گناہ عظیم کا کفارہ کیسے ادا کریں" ملعون کے مریدوں کا "خبریں" سے سوال

ہم "گمراہ ہوگئے تھے اب خدا کے عذاب سے خوفزدہ ہیں، علماء سے پوچھیں معافی کیسے مل سکتی ہے" کذاب کے چیلوں نے ریکارڈ ضائع کردیا: یونس، تیسری ملاقات میں جنت کی بشارت دی: خاتون

لاہور (سٹاف رپورٹ) روزنامہ "خبریں" سے ملعون کے متعدد متاثرین نے رابطہ کیا ہے اور اس امر کی وضاحت طلب کی ہے کہ وہ ایک عرصے تک اس ملعون کو اپنا سب کچھ مانتے رہے ہیں اور ملعون یوسف کو ولی اللہ اور (نعوذ باللہ) رسول خدا سمجھتے رہے ہیں۔ لیکن اب اپنے کیے پر نہ صرف شرمندہ ہیں بلکہ خدا کے عذاب سے خوفزدہ ہیں۔ متعدد افراد اور خواتین نے خطوط اور ٹیلی فون کے ذریعے "خبریں" سے اپیل کی ہے کہ علمائے کرام سے اس بارے میں بھی رائے لیں کہ اس گناہ عظیم کا کفارہ کس طرح ہو سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے اس کی معافی کیسے مل سکتی ہے۔ ادھر ملک بھر کے سینکڑوں افراد نے روزنامہ خبریں سے رابطہ کیا ہے اور اس ملعون کو سخت سزا دینے کی اپیل کی ہے۔ بند روڈ لاہور کے ایک شہری محمد

یونس نے "خبریں" کو ایک خط میں اس ملعون کے بارے میں متعدد انکشافات کیے اور بتایا کہ یہ لعنتی خوبصورت خواتین کے پاس بیٹھا رہتا تھا اور بہت سے لوگ اس کی وجہ سے گمراہ ہو چکے ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ اس کے چیلوں کے پاس بہت سا ریکارڈ ہے جو انہوں نے ضائع کر دیا ہے راوی روڈ کی ایک خاتون (ف) نے "خبریں" کو ٹیلی فون پر بتایا کہ وہ اپنی والدہ اور دو بچوں کے ساتھ اس ملعون سے ملنے گئی تو اس نے تیسری ملاقات میں ہی اسے جنت کی بشارت دی اور کہا کہ تم اللہ کے حکم سے میرے نکاح میں ہو۔ اس خاتون نے بتایا کہ میں نے وضاحت چاہی اور بتایا کہ میں تو شادی شدہ ہوں تو اس ملعون نے کہا کہ وہ تمہاری دنیاوی شادی ہے، میں نے تمہیں روحانی اور ابدی بیوی بنالیا ہے۔ اس خاتون نے بتایا کہ اس نے اپنے شوہر کو ساری بات سے آگاہ کیا تو انہوں نے میرا وہاں جانا بند کر دیا۔ (خبریں لاہور: ۳ اپریل ۱۹۹۷ء)

مجلس احرار یوسف کذاب کے خلاف کل مسجد شہداء کے باہر جلسہ اور مظاہرہ کرے گی

لاہور (پ ر) مجلس احرار اسلام لاہور کے زیر اہتمام اسلامی عقائد و شعائر کی پامالی، قادیانیوں کو پاسپورٹ میں احمدی لکھنے اور یوسف کذاب کے توہین رسالت کے ارتکاب کرنے کے خلاف ۴ اپریل کو بعد نماز جمعہ مسجد شہداء کے باہر احتجاجی جلسہ منعقد ہوگا۔ جلسہ سے مجلس احرار اسلام کے مرکزی رہنما سید محمد کفیل بخاری، عبداللطیف خالد چیمہ، قاری محمد یوسف احرار، میاں محمد اویس اور مولانا احمد معاویہ خطاب کریں گے بعد میں احتجاجی مظاہرہ بھی کیا جائے گا۔ (خبریں لاہور: ۳ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۳۷)

کذاب یوسف کے اہل خانہ بھی فرار گھر سکیورٹی

ایجنسی کے حوالے

پچاس ہزار روپے ماہانہ پر حفاظت کا ٹھیکہ لینے والی ایجنسی کا مالک ایک ریٹائرڈ کرنل ہے دو باوردی کمانڈوز قریب سے گزرنے والے ہر شخص پر کڑی نگاہ رکھتے ہیں ' پوچھ گچھ کی جاتی ہے

لاہور (کرائمز رپورٹر) کذاب ابوالحسنین محمد یوسف علی کے گھر واقع ۲۱۸ کیو ڈیفنس کی حفاظت کی تمام ترذمہ داری ایک پرائیویٹ سکیورٹی ایجنسی نے بھاری معاوضہ کے عوض سنبھال لی ہے اور تمام گھر والے کسی محفوظ مقام پر منتقل ہو گئے ہیں۔ آٹومیٹک جدید اسلحہ سے مسلح یہ کمانڈوز ایک پرائیویٹ سیکورٹی کے ملازم ہیں جس کا مالک ایک ریٹارڈ کرنل ہے' پچاس ہزار روپے ماہوار کے عوض ۲۴ گھنٹے اس گھر کی حفاظت کر رہے ہیں۔ کوٹھی کا مین گیٹ اندر سے لاک ہے اور کوٹھی کے صحن میں دو باوردی کمانڈو چاک و چوبند پہرہ دے رہے ہیں جو کوٹھی کے سامنے گزرنے والے ہر شخص کو کڑی نظر سے دیکھتے ہیں اور اگر وہ مشکوک پایا جائے تو اس سے کوٹھی کے قریب آنے کی وجہ بھی دریافت کرتے ہیں۔ جب ڈیوٹی پر موجود کمانڈوز سے رابطہ کیا تو ان دونوں کمانڈوز ریاست علی اور جماعت علی نے بتایا کہ ہم سرگودھا میں قائم سولجر پورٹ نامی پرائیوٹ ایجنسی پی ایس ایس کمپنی سے آئے ہیں جس کا مالک ایک ریٹارڈ کرنل ہے جس کا ہمیں نام معلوم نہیں۔ ہم نے ۵ روز قبل اس کوٹھی کا حفاظتی انتظام سنبھالا تو کوٹھی کے اہل خانہ ہمیں بتائے بغیر یہاں سے چلے گئے لیکن ہمیں اپنے افسروں کی خصوصی ہدایات ہیں کہ اس کوٹھی میں اگر کوئی شخص بھی آئے تو اسے پوچھا جائے۔ ہم دونوں بارہ بارہ گھنٹے ڈیوٹی انجام دے رہے ہیں اور ہمیں اس بات کا بالکل علم نہیں کہ اس کوٹھی کے مالکوں نے کیا جرم کیا ہے' ہم تو صرف یہاں پر اپنے افسروں کے حکم پر آئے ہیں۔ (خبریں لاہور ۴ اپریل ۱۹۹۷ء)

کذاب یوسف کے پیروکار تجدید ایمان اور توبہ و

استغفار کریں' آئندہ محتاط رہیں

لاہور (فورم رپورٹ) مفتی صاحبان اور علمائے کرام نے کذاب یوسف علی کے چنگل سے نکل آنے والوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ تجدید ایمان کریں اور اللہ کے حضور معافی کی درخواست کرتے ہوئے توبہ اور استغفار کریں۔ بعض افراد نے " خبریں" سے رابطہ کر کے یہ دریافت کیا تھا کہ بے خبری میں وہ جتنا عرصہ کذاب یوسف علی کی پیروی کرتے رہیں اس کا کفارہ کیسے ادا ہو سکتا ہے۔ "خبریں" نے شیخ الحدیث مولانا عبدالمالک' مفتی محمد حسین نعیمی' مولانا عبدالرحمٰن اشرفی' مفتی غلام سرور قادری' مولانا عبدالقادر آزاد' مولانا محمد شفیع جوش' علامہ زبیر احمد ظہیر' ڈاکٹر سرفراز نعیمی' میجر جنرل (ر) ایم ایچ انصاری اور مولانا حسین احمد اعوان سے رابطہ کیا جس کے جواب میں مفتی صاحبان اور علمائے کرام نے رہنمائی کرتے ہوئے کہا کہ جو گناہ نادانستہ سرزد ہو جائے اس کے لئے فوری طور پر اللہ کے حضور رجوع کریں' توبہ کا دروازہ ہر وقت کھلا رہتا ہے۔ کذاب یوسف علی کے سابق پیروکاروں کو چاہیے کہ وہ اپنی غلطی کا اعتراف کر کے آئندہ گمراہ لوگوں سے محتاط رہنے کا عزم کریں اور صدقہ و خیرات کے علاوہ مستحق افراد' بیواؤں اور یتیموں کی امداد بھی کریں۔ مفتی صاحبان اور علمائے کرام نے یہ بھی کہا کہ متاثرہ افراد اس بات پر اللہ تعالٰی کا شکر ادا کریں کہ انہیں بہت جلد ملعون کے "کارناموں" کا علم ہو گیا اور یہ لوگ مزید گمراہی سے بچ کر اپنے اصل راستے پر آ گئے ہیں۔ (خبریں لاہور: ۴ اپریل ۱۹۹۷ء)

کذاب یوسف نے مسیلمہ اور غلام احمد قادیانی کی یاد تازہ کر دی ہے حافظ ادریس

علماء کے مظاہروں کا فیصلہ بروقت ہے "خبریں" نے مسلمانوں کو اس بھیڑیئے سے محفوظ کر دیا

لاہور (پ ر) حافظ محمد ادریس امیر جماعت اسلامی پنجاب نے کذاب یوسف کے خلاف مظاہرہ کی پرزور تائید و حمایت کی ہے۔ انہوں نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ جھوٹے مدعی نبوت مکار و کذاب یوسف کے خلاف علمائے کرام نے مظاہروں کا بروقت فیصلہ کیا ہے۔ اس گستاخ رسولؐ نے پاک سرزمین پر مسیلمہ کذاب اور غلام احمد قادیانی کی ناپاک یادیں تازہ کر دی ہیں۔ انہوں نے تمام آئمہ مساجد اور خطباء سے درخواست کی ہے کہ عقیدہ ختم نبوت اور عصمت انبیاءؑ کے حوالے سے لوگوں کو حقیقی صورت حال سے مطلع کریں۔ توہین رسالت کے مرتکب اس شخص اور اس کے پیروکاروں کے خلاف نوٹس لینا دینی فرض ہے۔ حافظ محمد ادریس نے روزنامہ "خبریں" کو زبردست خراج تحسین پیش کیا جس نے اس خطرناک مجرم کا بھانڈا پھوڑا اور اس کے گھناؤنے کردار سے پردہ اٹھا کر عام مسلمانوں کو اس بھیڑیئے کے حملوں سے محفوظ کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ جمعۃ المبارک کو جماعت اسلامی کے کارکن اس گستاخ رسولؐ کے خلاف مظاہروں میں بھرپور شرکت کریں گے۔ (خبریں لاہور: ۴ اپریل ۱۹۹۷ء)

مجلس احرار اسلام آج کذاب یوسف کے خلاف مظاہرہ کرے گی

لاہور (ایم ایل آئی) مجلس احرار اسلام لاہور کے زیر اہتمام آج مسجد شہداء سے قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں اور جھوٹی نبوت کا دعویٰ کرنے والے مرتد کذاب یوسف کو پھانسی دینے کے مطالبہ کے سلسلہ میں احتجاجی مظاہرہ نماز جمعہ کے بعد کیا جائے گا۔ اس موقع پر مجلس احرار اسلام کے مرکزی رہنما سید محمد کفیل بخاری' عبداللطیف خالد چیمہ' چودھری ظفر اقبال ایڈووکیٹ' میاں محمد ادریس' احمد معاویہ اور قاری محمد یوسف احرار خطاب کریں گے۔ (خبریں لاہور: ۴ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۳۸)

حکومت یوسف کذاب کو پھانسی دے ورنہ ہم اس کی بوٹیاں نوچ لیں گے

لاہور میں مسجد شہداء کے باہر جمیعت اتحاد العلماء اور مجلس احرار اسلام کے مظاہرے' حکومت ناموس رسالتؐ کا تحفظ نہیں کر سکتی تو اسے اقتدار میں رہنے کا کوئی حق نہیں' عدالتیں یوسف کذاب کو پھانسی دیں: اتحاد العلماء نکمی حکومت نے نبوت کے جھوٹے دعویدار کو سرکاری مہمان بنا کر رکھا ہوا ہے' اللہ کی ابابیلیں ملعون کا قصہ پاک کر دیں گی: جمیعت عربیہ یوسف کذاب کو کانسٹیبل بھی گولی مار سکتا ہے' یہ صرف مولویوں کا فرض نہیں: مولانا عامر یوسف ملعون مرزا غلام احمد قادیانی کا تسلسل ہے: مجلس احرار اسلام' بھائی پھیرو خیرپور ٹامیوالی میں بھی علماء اور شہریوں کا احتجاج' "خبریں" اور ضیاء شاہد کو ملعون کا پردہ چاک کرنے پر خراج تحسین

لاہور (خصوصی رپورٹر' کے پی آئی) نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے یوسف کذاب ملعون کے خلاف ملک بھر کی مساجد میں قراردادیں پاس کی گئیں اور مظاہرے کئے گئے۔ مظاہرین حکومت سے مطالبہ کر رہے تھے کہ یوسف ملعون کو سرعام پھانسی دی جائے یا پھر ہمیں دے دیا جائے تاکہ نبوت کے جھوٹے دعویدار کے جسم کے ٹکڑے کر دیئے جائیں۔ ہم میں کافی لوگ ابھی تک غازی علم دین کی شجاعت کو نہیں بھولے اور وہ دوبارہ دہرانا چاہتے ہیں۔ حکومت یوسف ملعون کو زیر

حراست رکھ کر اس کی مدد کر رہی ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حکومت اس ملعون کو ملک سے باہر بھیج دے۔ انہوں نے کہا ہمارا احتجاج ملعون کی موت تک جاری رہے گا۔ پاکستان کے دوسرے شہروں کی طرح لاہور کی مساجد میں نماز جمعہ کے موقع پر نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف کذاب کو سرعام پھانسی دینے کے متعلق قراردادوں کے ساتھ ساتھ احتجاجی مظاہرے ہوئے۔ لاہور میں بڑا احتجاجی مظاہرہ مسجد شہداء کے باہر مال روڈ پر جمعیت اتحاد العلمائے پاکستان اور دوسرا مظاہرہ اسی جگہ مجلس احرار اسلام پاکستان کے زیر اہتمام ہوا۔ مظاہرین نے کتبے اور بینر اٹھا رکھے تھے جن پر درج تھا یوسف کذاب واجب القتل ہے' یہ فتنہ یہودی اور قادیانی سازش کا ہے' حکومت یوسف ملعون اور اس کے ساتھیوں کو آئین کی دفعہ ۲۹۵ اور ۲۹۸ کے تحت سزا دے۔ قادیانیوں کو ڈھیل نہ دی جاتی تو یوسف کذاب نبوت کا دعویٰ نہ کرتا۔ نماز جمعہ کے بعد مسجد شہداء کے باہر احتجاجی مظاہرے شروع ہوئے جس میں سینکڑوں افراد نے شرکت کی۔ مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے جمعیت اتحاد العلمائے پاکستان کے صدر مولانا عبدالمالک نے کہا یوسف کذاب کے خلاف مقدمہ جلد چلایا جائے اور عدالتیں ختم نبوتؐ کو سامنے رکھتے ہوئے سماعت کریں اور یوسف ملعون کو سزائے موت دیں' اگر حکومت نے ایسا نہ کیا تو ختم نبوتؐ کے پروانے خود یوسف ملعون کو سزائے موت دیں گے۔ انہوں نے کہا اگر حکومت ناموس رسالتؐ کی حفاظت نہیں کر سکتی تو ان کو اقتدار میں رہنے کا کوئی حق نہیں۔ انہوں نے کہا اگر حکومت نے یوسف کذاب کو سزا نہ دی تو ملک گیر تحریک چلائی جائے گی۔ جمعیت اتحاد العلمائے پاکستان کے مرکزی سیکرٹری نشر و اشاعت عبدالرحمان شاکر نے کہا اگر ہم قاضی حسین احمد کے دھرنے میں تین نوجوانوں کی شہادت کا نذرانہ پیش کر سکتے ہیں تو جھوٹے نبی کے خلاف چلائی جانے والی مہم میں جانوں کے نذرانے بھرپور پیش کریں گے۔ نیاز الدین نے اپنے خطاب میں کہا جو نبی کا جھوٹا دعویٰ کرے گا اس کو تہہ تیغ کر دیں گے اور جو لوگ جیل یا حوالات میں اسے سہولتیں فراہم کر رہے ہیں وہ بھی اپنی خیر منائیں' ان کے بھی سر کچل دیں گے۔ جمعیت طلبہ عربیہ کے رہنما ولی اللہ بخاری نے کہا یوسف کذاب کو وی آئی پی شخصیت بنا کر قید کیا گیا ہے' اسے آئین کی دفعہ ۲۹۵' ۲۹۸ کے تحت قتل کر دیا جائے۔ محمد عتیق عباسی نے کہا انقلاب کی لہر اٹھ کھڑی ہوئی ہے' اگر حکومت نے

نوٹس نہ لیا تو ختم نبوتؐ کے پروانے اس ملعون کی لاش کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔ ضلع شیخوپورہ کے ناظم محمد ممتاز احمد ساقی نے کہا موجودہ حکومت کی ناکامیوں کا کھلا ثبوت یہ ہے کہ جو شخص نوجوان لڑکیوں سے لذت حاصل کرتا رہا ہے اور نبوت کا دعویدار ہے اور نکمی حکومت نے اس کو سرکاری مہمان بنا کر رکھا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا حکومت نے اگر اس ملعون کو واصل جہنم نہ کیا تو اللہ کی ابابیلیں خود اس کا قصہ پاک کر دیں گی۔ انہوں نے کہا اگر حکومت نے کچھ نہ کیا تو پھر نواز شریف کو پانچ سال پورے نہ کرنے دیں گے۔ مولانا عامر علی شاہ نے کہا یہ خبر ایسی ہے کہ یوسف کذاب کو تو پولیس کا کوئی کانسٹیبل بھی گولی مار سکتا ہے' وہ بھی مسلمان ہیں۔ یہ کام صرف مولویوں کا نہیں ہے' خدا جس کو بھی یہ موقع دے وہ غازی علم دین بن جائے۔ انہوں نے کہا ہم اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک ملعون کو سرعام پھانسی نہ دے دی گئی۔ شباب ملی کے رہنما امان اللہ خان سیال نے کہا کہ نواز شریف اور شہباز شریف دونوں امریکہ سے ریموٹ کنٹرول ہو رہے ہیں اور یوسف کذاب بھی یہود و نصاریٰ کی سازش کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے کہا حکومت سے مطالبہ ہے کہ وہ اس کو قانون کے مطابق سزا دے ورنہ پھر قاضی حسین احمد کا لشکر اس کو بہا کر لے جائے گا۔ جمعیت العلمائے اسلام مولانا خلیل الرحمان حقانی نے کہا اس مظاہرے کو حکومت دھمکی نہ سمجھے یہ ایک حقیقت ہے' ہم جانتے ہیں مرزائی مرزا طاہر ملک سے بھاگا ہوا ہے اور وہ یوسف کذاب کے ذریعے مسلمانوں کے جذبات دیکھ رہا ہے۔ انہوں نے کہا "نوائے وقت" اور "جنگ" نے یوسف ملعون سے پیسے لے کر جھوٹ پر پردہ ڈالا جبکہ خبریں نے حق کا ساتھ دیا اور ملعون کو ننگا کیا۔ انہوں نے کہا حکمرانوں کی آنکھیں کھل جانی چاہیں۔ مجلس احرار اسلام پاکستان کے رضا ظفر اقبال ایڈووکیٹ نے کہا یوسف علی ملعون نبی پاکؐ کا تسلسل نہیں بلکہ غلام احمد قادیانی کا ہے۔ یہ مسیلمہ کذاب کی طرح کا یوسف کذاب ہے۔ انہوں نے کہا اس بے علم نے کس شہر میں دعویٰ کیا ہے جس جگہ ۱۹۵۳ء میں لوگوں نے ختم نبوتؐ کے لئے جانوں کے نذرانے پیش کئے۔ عبدالخالد چیمہ نے کہا اسلامی نظریاتی کونسل کے فیصلے کے مطابق یوسف کذاب کو سزا دی جائے اور مرزائیوں کو کلیدی اسامیوں سے ہٹایا جائے۔ انہوں نے کہا نواز شریف نے آٹھویں ترمیم کی تلوار تو اپنے اوپر سے ختم کر لی ہے اب یوسف ملعون کو وی آئی پی بنا کر نہ

رکھے اور سزا دیں۔ بھائی پھیرو سے نامہ نگار کے مطابق لعنتی ملعون کذاب یوسف علی کی طرف سے نبوت کے جھوٹے دعوے کے خلاف دوسرے شہروں کی طرح بھائی پھیرو میں بھی آج جمعہ کے اجتماعات میں علمائے کرام نے ملعون کذاب کو فوری طور پر پھانسی دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ جامعہ انوار غوثیہ کے خطیب مولانا غلام قاسم نورانی نے جمعہ کے بہت بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسے فوری طور پر مینار پاکستان کے چوک میں تختہ دار پر لٹکایا جائے تاکہ لوگوں کے لئے باعث عبرت ہو۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ظالم کذاب یوسف علی کو فوری طور پر پھانسی نہ دی گئی تو بھائی پھیرو کے تمام علمائے کرام اور حضور نبیؐ کے ہزاروں دیوانے پروانے ملتان روڈ پر کفن بردار جلوس نکالیں گے۔ جامعہ احیاء العلوم کے خطیب مولانا الحاج محمد اسحاق صدیقی، جامعہ مسجد صدیقہ کے حاجی مولانا حافظ محمد یعقوب اور دیگر علمائے کرام نے بھی جمعہ کے اجتماعات میں کذاب یوسف کو پھانسی دینے کا مطالبہ کیا۔ اجتماعات کے آخر میں علمائے کرام نے روزنامہ خبریں کے چیف ایڈیٹر ضیاء شاہد کو زبردست خراج تحسین پیش کیا جنہوں نے ملعون یوسف علی کے جھوٹے نبوت کے دعوے کا پول کھولا۔ کے پی آئی کے مطابق جمعیت طلبہ عربیہ اور مجلس احرار اسلام لاہور کے زیر اہتمام تحریک ختم نبوتؐ کے مطالبات کے سلسلہ میں مسجد شہداء لاہور کے باہر احتجاجی مظاہرہ کیا، مظاہرین نے بڑے بڑے بینرز اور پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے جن پر قادیانیوں اور ملعون یوسف مرتد کے خلاف نعرے درج تھے۔ خیر پور ٹامیوالی سے تحصیل رپورٹر کے مطابق نماز جمعہ کے اجتماعات میں ملعون یوسف علی کے خلاف انتہائی غم و غصہ کا اظہار کیا گیا اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ کذاب یوسف کے خلاف ہائی کورٹ کے فل بنچ میں مقدمہ چلایا جائے اور اسے قرار واقعی سزا دی جائے امام عیدین سید عبدالسلام ہمدانی نے اپنے بیان میں کہا کہ روزنامہ خبریں کا کردار اس معاملہ میں قابل تحسین ہے جس کی وجہ سے پاکستان کی غیور عوام کو اس ملعون کی سیاہ کاریوں کا پتا چلا۔ انہوں نے مزید کہا کہ روزنامہ خبریں نے ہر موقع پر جرات کا مظاہرہ کرتے ہوئے دین اور معاشرے کی برائیوں کی نشاندہی کی ہے اور ظالموں کے خلاف ننگی تلوار ثابت ہوا ہے۔ (خبریں لاہور: ۱۵ اپریل ۱۹۹۷ء)

کذاب کی بیوی نے ہائی کورٹ میں رٹ کر دی، ڈپٹی کمشنر سے ریکارڈ طلب

ہائی کورٹ نے تفتیشی افسر کو ریکارڈ سمیت طلب کر لیا، یوسف کذاب کو ہراساں نہ کرنے کا حکم "خبریں" کے چیف ایڈیٹر اور تکبیر کے ایڈیٹر نے ملی بھگت سے جھوٹا نبی ہونے کا الزام لگایا، رٹ کا متن

لاہور (خبر نگار سے) لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس خالد پال خواجہ نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے کاذب یوسف کی بیوی طیبہ یوسف کی رٹ درخواست پر ڈپٹی کمشنر لاہور سے جواب طلب کر لیا۔ فاضل عدالت نے تھانہ ملت پارک کے تفتیشی افسر کو آئندہ سماعت پر ریکارڈ سمیت طلب کر لیا۔ فاضل عدالت نے ہدایت کی ہے کہ درخواست گزار اور اس کے اہل خانہ کو ہراساں نہ کیا جائے جبکہ مزید سماعت ۹ اپریل کو ہوگی۔ درخواست گزار طیبہ یوسف نے اقبال محمود اعوان ایڈووکیٹ کی وساطت سے دائر کردہ رٹ درخواست میں موقف اختیار کیا ہے کہ وہ ایسوسی ایٹ پروفیسر ہے اور اس کا خاوند محمد یوسف علی مشہور مذہبی سکالر ہے اس کا خاوند ضیاء الحق کے دور میں مجلس شوریٰ کا رکن رہ چکا ہے اور اسے وزارت خارجہ کی طرف سے وی آئی پی سٹیٹس دیا جاتا ہے۔ اس کے شوہر نے اسلام کے لئے اپنی زندگی وقف کر رکھی ہے جبکہ وہ سچا مسلمان ہے اور ختم نبوتؐ کے عقیدے پر یقین رکھتا ہے۔ میرے خاوند کے کچھ حاسدوں نے اس کے خلاف مہم شروع کر رکھی ہے۔ ان حاسدوں نے روزنامہ "خبریں" کے چیف ایڈیٹر اور ہفت روزہ تکبیر کے ایڈیٹر کی ملی بھگت سے میرے شوہر پر جھوٹا نبی ہونے کا الزام لگایا ہے حالانکہ میرے شوہر نے کبھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ ہی اس کا کوئی ثبوت ہے۔ خبروں کی اشاعت کے بعد اس کے شوہر کو ڈی سی لاہور نے نظر بند کر دیا۔ درخواست گزار نے فاضل عدالت سے استدعا کی کہ اس کے شوہر کو رہا کیا جائے جبکہ اخبارات کو اس کے شوہر کی کردار کشی کرنے سے روکا جائے اور

درخواست گزار اور اہل خانہ کی جان و مال کی حفاظت کا بندوبست کیا جائے۔
(خبریں لاہور: ۵ اپریل ۱۹۹۷ء)

ملعون یوسف کی رٹ پر فریق بن کر اس کی ناپاک جسارتوں کے ثبوت ہائی کورٹ میں پیش کریں گے
اسماعیل قریشی

لاہور (فورم رپورٹ) علماء کرام نے ملعون یوسف علی کے پیروکاروں کے بارے میں رائے دی ہے کہ گستاخ رسولؐ کی پیروی کرنے والا بھی شریک جرم ہے۔ مفتی غلام سرور قادری نے کہا کہ اگر کوئی شخص توہین رسالتؐ کرتے ہوئے ثابت ہو جائے تو اس کے مقدمے کی پیروی کرنے والا بھی شریک جرم سمجھا جائے گا۔ تنظیم اسلامی کے مرکزی رہنما میجر جنرل (ر) ایم ایچ انصاری نے کہا کہ شان رسالتؐ ہمارے ایمان اور عقیدے کا معاملہ ہے جو شخص کسی بھی مرحلے پر کسی گستاخ رسولؐ کی پیروی کرتا ہے' وہ یقیناً اس کا ساتھی قرار پائے گا۔ اتحاد علماء اہل سنت کے رہنما مولانا حسین احمد اعوان نے کہا کہ ملعون یوسف علی کے بارے میں جید علماء کرام' مفتی صاحبان اور آئینی ماہرین کی طرف سے خصوصی نشست میں منظور کی جانے والی متفقہ قرارداد سے صورت حال واضح ہوگئی تھی۔ اب اس کی پیروی کرنے والے کو اچھی طرح سوچ سمجھ لینا چاہیے کہ وہ دنیا کی خاطر دین کے معاملے میں خسارے کا سودا تو نہیں کر رہا ہے۔ سینئر وکیل محمد اسماعیل قریشی نے کہا کہ ملعون یوسف کی طرف سے لاہور ہائی کورٹ میں رٹ ایک چیلنج ہے جسے ہر عاشق رسولؐ قبول کرنے کو تیار ہے انہوں نے کہا کہ اس رٹ میں فریق بننے کی درخواست دیں گے اور ملعون کی ناپاک جسارت عدالت عالیہ کے نوٹس میں لائیں گے۔ (خبریں لاہور: ۵ اپریل ۱۹۹۷ء)

”خبریں“ نے کذاب یوسف کو بے نقاب کر کے مجاہدانہ کردار ادا کیا' ”جنگ“ اور ”نوائے وقت“ شرم کریں مولانا عبدالمالک

لاہور (خصوصی رپورٹ) یوسف کذاب کے خلاف احتجاجی مظاہرے میں جمعیت اتحاد العلماء پاکستان کے صدر مولانا عبدالمالک نے کہا کہ ”جنگ“ اور ”نوائے وقت“ اخبارات کو شرم آنی چاہیے کہ وہ جھوٹے نبی کے اشتہارات چند ٹکوں کے عوض شائع کر رہے ہیں جبکہ ”خبریں“ ضیاء شاہد کی سربراہی میں اس ایشو کو عوام تک لا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ دنوں ”خبریں“ نے یوسف ملعون کے متعلق ویڈیو آڈیو کیسٹ دکھا کر بھی اس کا پردہ چاک کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یوں تو نوائے وقت اسلام کا داعی بنتا ہے لیکن جھوٹے نبی کا اشتہار لگا کر اس نے اپنا سارا کردار ختم کرلیا ہے۔ انہوں نے دعا کی کہ خدا خبریں کو اور بھی زیادہ قوت دے کہ وہ سچ کا ہمیشہ ساتھ دیتا رہے۔ (خبریں لاہور: ۵ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۳۹)

کذاب یوسف کو پھانسی نہ ملی تو عذاب الٰہی نازل ہو گا
ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک

ابوالحسنین محمد یوسف گستاخ رسولؐ اور موجودہ صدی کا سب سے بدبخت اول درجے کا مکار' جھوٹا اور گمراہ انسان ہے حقیقت کھل چکی ہے' غلیظ اور مردود ہے' اس کے جال میں پھنسنے والے تجدید ایمان کریں کذاب اور ملعون کو پندرہ سال سے جانتا ہوں' اس نے روضہ اقدس پر بہت بڑا جھوٹ بولا: غلام مرتضیٰ' فتنہ کو فوراً ختم کردیا

جائے تاکہ امت مسلمہ کذب بیانی سے محفوظ رہ سکے: خبریں سے انٹرویو

لاہور (میاں غفار، رانا فواد) ابوالحسنین محمد یوسف گستاخ رسولؐ اور موجودہ صدی کا سب سے بدبخت انسان ہے۔ آج تک کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ وہ (نعوذ باللہ) محمدؐ ہے اور نہ ہی کسی نے دعویٰ کیا ہے کہ اس میں رسولؐ اللہ کی روح حلول کر گئی ہے۔ یہ اپنے جھوٹے دعویٰ کی وجہ سے واجب القتل ہے اور اس کے ساتھ کسی بھی قسم کی رعایت کرنا امت مسلمہ کے ساتھ زیادتی ہوگی۔ میں اس ملعون کو ۱۵ سال سے جانتا ہوں۔ یہ اول درجے کا مکار، جھوٹا اور گمراہ ہے۔ ان خیالات کا اظہار معروف عالم دین اور عالمی شہرت یافتہ سکالر ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک نے اپنی رہائش گاہ پر فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے روانہ ہونے سے قبل "خبریں" سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ متعدد ایسی خواتین کو جانتے ہیں جنہیں یہ ملعون (نعوذ باللہ) ازواج مطہرات بناچکا ہے اور کئی ایسے حضرات کو جانتے ہیں جنہیں وہ حضور نبی اکرمؐ کا دیدار کروانے کا کہہ کر اپنا دیدار کرواتا ہے اور اگر کوئی وضاحت مانگے تو کہتا ہے کہ اندھے ہو آنکھیں نہیں اب تک رسولؐ اللہ کو نہیں پہچانتے۔ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک نے کہا کہ ہم اسے کیپٹن یوسف کہتے تھے کیونکہ یہ فوج سے نکالا گیا تھا۔ جب میں سعودی عرب میں تھا تو یہ اکثر میرے پاس آتا اور کئی کئی دن میرے گھر قیام کرتا، میں اس کی مصروفیات کا خیال نہ کرتا۔ اس دوران اس نے میرے گھر آنے جانے والے افراد سے روابط بڑھائے اور ایڈریس لے لئے اور پھر مجھے پتا چلا کہ اس نے ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی بنا رکھی ہے اور میرے کئی جاننے والوں سے ہزاروں لاکھوں بٹور چکا ہے۔ میں نے اپنے گھر میں اس کا داخلہ بند کر دیا۔ پھر مجھے پتا چلا کہ اس نے میرے ایک دیرینہ دوست خواجہ غفور احمد کی بیٹی اور داماد سے ۳۵ ہزار ریال ورلڈ اسمبلی کے نام پر بٹور لئے ہیں۔ پھر مجھے لندن سے میرے جاننے والوں کا فون آیا کہ یہ ان سے ۱۰ ہزار پاؤنڈ ورلڈ اسمبلی کے نام پر بٹور چکا ہے۔ سعودی عرب، انگلینڈ، امریکہ اور کینیڈا سے یہ ہزاروں ڈالر، پاؤنڈ اور ریال اکٹھے کر کے پاکستان آگیا اور شادمان میں ڈیرے ڈال لے۔

ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک نے بتایا کہ اس دوران وہ پاکستان آئے تو اس کذاب نے مجھ سے فرمائش کی کہ میں شادمان میں جمعہ پڑھاؤں میں مسجد پہنچا تو اس نے میرا تعارف ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی کے سرپرست کے طور منبر رسولؐ پر کھڑے ہو کر کروایا میں خاموش ہوگیا اور خطبہ جمعہ کے بعد میں نے اس سے پوچھا کہ تم نے منبر رسولؐ پر کھڑے ہو کر جھوٹ کیوں بولا تو وہاں بھی جھوٹ بول گیا کہ میں نے صرف آپ کی عزت کے لئے ایسا کہا۔ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک نے مزید بتایا کہ ۱۹۸۸ء میں مدینہ منورہ میں روضہ اقدس میں بیٹھا ہوا تھا کہ یہ ملعون میرے پاس آیا اور اس نے کہا کہ ابھی تھوڑی دیر قبل حضور نبی کریمؐ میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے کہا کہ تم اپنی کوششیں تیز کر دو کیونکہ ۱۹۹۲ء تک پاکستان میں اسلام پوری طرح نافذ ہو جانا ہے۔ جس پر میں اور میرے ساتھی طیش میں آگئے مگر روضہ رسولؐ کی حرمت کا تقاضہ مجھے خاموش رہنے پر مجبور کر گیا۔ میں نے اتنا کہا کہ بدبخت انسان میں اتنا گونگا بہرا نہیں کہ حضور اکرمؐ کے مبارک قدموں کی چاپ نہ سن سکوں اور اس کی لعنت ملامت کے بعد اسے چلے جانے کو کہا۔ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک نے کہا کہ اس سے زیادہ لعنتی آدمی تو کوئی ہو ہی نہیں سکتا جو حضورؐ کے قدموں میں روضہ اقدس پر بیٹھ کر حضورؐ کے حوالے سے اتنا بڑا جھوٹ بولے۔ میں نے یہ الفاظ سننے کے بعد اس غلیظ آدمی سے ملنا ترک کر دیا۔ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک نے کہا کہ جو لوگ اس کے جال میں پھنسے رہے اب ان کی آنکھیں کھل جانی چاہیں کیونکہ حقیقت ان کے سامنے آچکی ہے۔ اس لئے انہیں کلمہ طیبہ پڑھ کر تجدید ایمان کرنا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا کرنا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں صراط مستقیم کی طرف لوٹا دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یوسف کذاب جیسے شخص کے لئے طاغوت اور مرتد سے بھی بڑھ کر الفاظ استعمال کئے جانے چاہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے کراچی کے ایک دوست نے انہیں ایک فائل بھیجی ہے جس میں اس مردود کی غلاظت کے بہت سے ثبوت ہیں اور ایسی تصاویر ہیں جن میں خواتین کے ساتھ یہ قابل اعتراض حالت میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر اس مردود کو پھانسی نہ دی گئی تو ایسی حرکتیں کرنے والوں کا سیلاب آجائے گا اور ہم پر عذاب الٰہی نازل ہوگا کہ ایسے مردود کو ہم نے کھلی چھٹی دے دی۔ انہوں نے بتایا کہ اس بدبخت نے ان کا نام پوری دنیا میں استعمال کیا۔ ایک وقت وہ بھی تھا کہ یہ بدبخت میرے ساتھ ۲۴ گھنٹے چمٹا رہتا۔ پھر

اپنی بیٹی کی شادی میرے بیٹے جنید سے کرنا چاہتا تھا۔ میں نے جنید سے اس بارے میں بات کی تو جنید نے انکشاف کیا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس کی بیٹی کے دو نام ہیں۔ ایک عائشہ اور دوسرا فاطمہ۔ میرے علم میں اس وقت تک اس کی بیٹی کا ایک ہی نام تھا جو عائشہ تھا اور گھر میں یہ اس کو عائشہ ہی کے نام سے پکارتا تھا۔ بعد میں' میں نے پوچھا کیپٹن یوسف تمہاری بیٹی کے دو نام ہیں تو اس نے کہا کہ کبھی کبھار اسے فاطمہ بھی کہتے ہیں۔ میرے بیٹے نے کہا یہ اول نمبر کا جھوٹا ہے اور مجھے بھی ورلڈ اسمبلی کا نمائندہ کہتا ہے۔ جس پر مجھے اسے انکار کرنا پڑا۔ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک نے بتایا کہ بعض مقامات پر اس نے یہ بکواس بھی کی ہے کہ نعوذ باللہ' اللہ تعالیٰ کی ذات اس مردود میں حلول کر گئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ کراچی میں اور لاہور میں اس نے شادیاں کر رکھی ہیں اور یہ عورتوں کی محفل میں بہت غلیظ باتیں کرتا ہے۔ انہوں نے اس کا طریقہ واردات بتاتے ہوئے کہا کہ یہ لوگوں سے کہتا تھا کثرت سے رسولؐ پر درود و سلام بھیجو پھر انہیں علیحدہ کمرے میں لے جاتا اور وجد کی حالت میں سلام بار بار تیزی سے پڑھنے کو کہتا پھر آنکھیں بند کرواتا اور پھر کہتا آنکھیں کھولو اور سامنے خود بیٹھا ہوتا پھر پوچھتا دیدار ہوا تو کمرے میں اسے اکیلا پاکر نبی کریمؐ کے دیدار کا خواہش مند سوالیہ انداز میں پوچھتا حضورؐ کہاں ہیں تو یہ غصے میں آجاتا اور کہتا آنکھیں رکھتے ہوئے بھی اندھے ہو حضورؐ کا دیدار اب بھی نہیں ہوا' جی ہم ہی ہیں۔ اب بتاؤ دیدار ہوگیا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اس مردود کو سزائے موت دی جائے تاکہ اس کی کذب بیانی سے امت مسلمہ محفوظ رہ سکے۔ (خبریں لاہور: ۶ اپریل ۱۹۹۷ء)

یہ کافر کا گھر ہے آیئے اور تھوکئے اور لعنت بھیجئے

لاہور (سٹاف رپورٹر) ملعون کذاب اور مرتد ابوالحسنین محمد یوسف علی کی طرف سے اللہ تبارک و تعالیٰ' قرآن مجید' نبی کریمؐ اور صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی اور خود کو رسول اور پیغمبر کہلوانے والے بدکردار لعنتی کے گھر کی دیوار پر اہل علاقہ کے مشتعل افراد نے اس پر لعنتیں بھیجنے کے لئے تحریر لکھ دی کہ "یہ کافر کا گھر ہے آیئے اور تھوکئے اور لعنت بھیجئے کافر کتا" یہ نعرہ اس کے گھر میں مسلح

سکیورٹی والوں کی موجودگی میں لکھا گیا۔ (خبریں لاہور: ۶ اپریل ۱۹۹۷ء)

حکومت بذریعہ عدالت کذاب کا قصہ پاک کر کے سنت صدیق اکبرؓ پر عمل کرے ظہیر احمد میر ایڈووکیٹ

لاہور (خصوصی رپورٹ) جمعیت العلماء پاکستان کے مرکزی رہنما ظہیر احمد میر ایڈووکیٹ نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ حضرت صدیق اکبرؓ کی طرح موجودہ دور میں پیدا ہونے والے یوسف کذاب کا قصہ پاک کرے تاکہ پھر ایسے لوگ مسلمانوں کو گمراہ نہ کر سکیں۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا کہ یوسف کذاب دنیا میں تو لعنتی بن چکا ہے آخرت میں بھی اسے جہنم کی دہکتی آگ میں پھینکا جائے گا۔ انہوں نے کہا حکومت اس ملعون کا عدالت میں ٹرائل کرے اور سزا دے تاکہ عوام کا حکومت پر اعتماد بحال ہو۔ (خبریں لاہور: ۶ اپریل ۱۹۹۷ء)

یوسف کذاب کے خلاف تحقیقات کر رہے ہیں جرم ثابت ہونے پر سخت سزادیں گے وزیر اوقاف

لاہور (خبر نگار) صوبائی وزیر اوقاف صاحبزادہ فضل کریم نے کہا ہے کہ یوسف کذاب نے شان الوہیت و رسالتؐ میں جو توہین کی ہے اس پر پولیس اور انتظامیہ کے اعلیٰ افسران تحقیقات کر رہے ہیں۔ جرم ثابت ہونے پر اسے تاریخی سزادیں گے۔ (خبریں لاہور: ۶ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۴۰)

یوسف کذاب کے متعلق خبریں تحقیقات کے بعد

شائع کیں، علماء نے بھی فتویٰ دیا ضیاء شاہد

زہد و تقویٰ کا دعویٰ نہیں لیکن قسم کھاتا ہوں سب سچ لکھ رہا ہوں، جن اخبارات نے اس کے تردیدی اشتہارات شائع کئے، صحیح صورت حات نہیں جانتے ہوں گے میر شکیل نے جھوٹے نبی کے تین تردیدی اشتہار شائع کئے، اس کے خلاف خبریں بلیک آؤٹ کرنے کا فیصلہ ابلاغ کی کمی یا کوئی غلط فہمی ہو سکتی ہے۔ اکبر بھٹی نے خبریں شائع ہونے پر اپنے اخبار میں کذاب یوسف کا کالم بند کر دیا جس سے پتا چلتا ہے کہ صحیح صورت حال معلوم ہونے پر انہوں نے ازالہ کر دیا جناب مجید نظامی، میر شکیل اور اکبر بھٹی صاحب سے گزارش ہے کہ اس مسئلے کو اس طرح نہ لیں کہ کسی ایک اخبار کا شروع کردہ ہے علماء نے کذاب کی تقاریر سننے کے بعد اسے توہین کا مرتکب قرار دیا اور تحریک چلانے کا فیصلہ کیا، رپورٹرز بھی اس موقع پر موجود تھے علماء کے موقف کی تفصیلات اخبارات میں بھجوائی گئی لیکن کسی نے شائع نہیں کیں، کیا اشتہار چھاپنے کے بعد اخبارات سچائی ماننے سے گریز کر رہے ہیں۔ تینوں اخبارات کے ایڈیٹر حضرات خبروں پر نہ جائیں بلکہ خود لٹریچر دیکھیں، کیسٹ سنیں اور ویڈیو دیکھیں، متاثرین سے ملیں اور پھر کوئی فیصلہ کریں مولانا شجاع آبادی اخبارات کے ایڈیروں کو حقائق سے آگاہ کریں، اقبال محمود اعوان سے درخواست ہے کہ جھوٹے نبی کے لئے وکالت نہ کریں: ضیاء

شاہد کا خط

لاہور (تجزیہ نگار) روزنامہ "خبریں" کے چیف ایڈیٹر ضیاء شاہد نے کذاب یوسف کے متعلق خبریں شائع نہ کرنے اور تردیدی اشتہارات شائع کرنے پر اخبارات کے ایڈیٹروں کے نام ایک خط لکھا ہے۔ اپنے اس خط میں انہوں نے کہا ہے:

محترم حضرات السلام علیکم!

آپ سب حضرات کو روزنامہ "خبریں" کے چیف ایڈیٹر کی حیثیت سے میں یہ خط قیام پاکستان کے بنیادی نظریئے یعنی "اسلام ہمارا نظریہ حیات ہے" کے حوالے سے لکھ رہا ہوں۔ میری درخواست ہے کہ اس خط کو پڑھتے وقت یہ نہ دیکھا جائے کہ یہ کس نے لکھا ہے بلکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے قول مبارک کے مطابق یہ دیکھا جائے کہ کیا لکھا ہے۔ میں نہ تو دینی اعتبار سے اور نہ دنیاوی اعتبار سے آپ حضرات سے زیادہ باعلم ہوں اور نہ مجھے زہد و تقویٰ کا کوئی دعویٰ ہے۔ میں گناہ گار انسان ہوں، تاہم ایک مسلمان کی حیثیت سے میرا اللہ تعالیٰ کی حقانیت اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی نبوت اور رسالت پر غیر متزلزل ایمان ہے اور مقام مصطفیٰ کے لئے اگر اس گناہ گار کی یا اس کے ساتھیوں کی جان بھی چلی جائے تو یہ منافع کا سودا ہوگا، گھاٹے کا نہیں۔ اللہ پاک دلوں کا بھید خوب جانتے ہیں تاہم میں آپ حضرات کی تسلی کے لئے باری تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر قسم کھاتا ہوں کہ میں جو کچھ لکھ رہا ہوں، اس کا ایک ایک لفظ سچ اور صرف سچ ہے۔

پہلی بات یہ ہے کہ "خبریں" کے ۵ اپریل کے ایڈیشن میں نبوت کے جھوٹے داعی یعنی کذاب یوسف کے حوالے سے جو خبریں شائع ہوئی ہیں، ان میں مولانا عبدالمالک کے حوالے سے ایک سنگل کالمی خبر کی سرخی کچھ اس طرح شائع ہوئی ہے کہ "روزنامہ "خبریں" نے کذاب یوسف کو بے نقاب کرکے مجاہدانہ کردار ادا کیا ہے، "جنگ" اور "نوائے وقت" شرم کریں۔

میں محترم مولانا عبدالمالک کے جذبات کا احترام کرتا ہوں لیکن "جنگ" اور "نوائے وقت" کے بارے میں جو الفاظ ہمارے اخبار میں شائع ہوئے ہیں، میں ان پر دل سے شرمسار ہوں کیونکہ "نوائے وقت" پاکستان کا مقتدر اخبار ہے جس

کے بانی حمید نظامی مرحوم تحریک پاکستان کے سرگرم کارکن ہونے کے علاوہ آزادی فکر اور نظریہ پاکستان سے محبت کے حوالے سے ہمارے آئیڈیل رہے ہیں اور "نوائے وقت" کے موجودہ چیف ایڈیٹر جناب مجید نظامی ہمارے استاد بھی ہیں اور ذاتی طور پر میں نے انہیں ہمیشہ اپنا روحانی باپ سمجھا ہے۔ وہ اپنی ذاتی زندگی میں مجھ سے کہیں زیادہ مسلمان ہیں اور میں سوچ بھی نہیں سکتا کہ وہ عشق رسولؐ کے سلسلے میں مجھ سے پیچھے ہوں گے یا ان سے کوئی کوتاہی ہو سکتی ہے اور اگر انہوں نے اب تک "نوائے وقت" میں اس جھوٹے انسان کے خلاف خبریں نہیں چھاپیں' اپنی صفائی میں دیا جانے والا اس کا ایک اشتہار شائع کیا یا اس کے خلاف مظاہروں کی خبر شائع نہیں کی تو یقیناً ان تک صحیح معلومات نہیں پہنچی ہوں گی یا اپنی کسی مصروفیت کے باعث وہ خود یوسف کذاب کا لٹریچر نہیں پڑھ سکے ہوں گے یا اس کے کیسٹ نہیں دیکھ سکے ہوں گے۔

دوسری بات یہ ہے کہ "جنگ" ہمارے ملک کا سب سے کثیر الاشاعت اخبار ہے۔ اس ادارے کے بانی میر خلیل الرحمٰن مرحوم ایک سیلف میڈ انسان تھے۔ مجھے ان کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا اور میں نے ان سے بہت کچھ سیکھا۔ ذاتی طور پر میر صاحب نہ صرف پابند صوم و صلوۃ تھے بلکہ رسول پاکؐ کا ذکر آتے ہی ان کی آنکھیں عقیدت اور محبت سے نم ہو جاتی تھیں۔ ان کے صاحبزادے میر جاوید رحمٰن اور میر شکیل الرحمٰن ذہین اور ذمہ دار لوگ ہیں اور کمرشل جرنلزم کے تقاضوں سے بخوبی واقف ہیں۔ انہوں نے بھی جھوٹے نبی کے اپنی صفائی میں تین اشتہار یکے بعد دیگرے چھاپے یا ابھی تک اس کے خلاف مظاہروں کی خبریں بلیک آؤٹ کرنے کا فیصلہ کیا' تو یقیناً اس میں ابلاغ کی کمی یا ان کی غلط فہمی ہو سکتی ہے کیونکہ "جنگ" ایک ایسا ادارہ ہے جو قارئین کی ناراضگی مول لے ہی نہیں سکتا اور جس طرح مچھلی پانی کے بغیر نہیں رہ سکتی اسی طرح کمرشل صحافت بھی تمام مسلمانوں کے مذہبی جذبات کے خلاف زیادہ دن تک کوئی سٹینڈ نہیں لے سکتی۔

تیسری بات یہ ہے کہ روزنامہ "پاکستان" کے چیف ایڈیٹر اکبر علی بھٹی صاحب کے ساتھ مل کر میں نے یہ اخبار شروع کیا تھا۔ اس وقت جناب اکبر علی بھٹی فنانسر تھے۔ اگرچہ بعض اصولی اختلافات کی بنا پر مجھے الگ ہونا پڑا' تاہم اس ادارے سے میری محبت اس قسم کی ہے کہ خود اپنے ہی لگائے ہوئے پودے کو ہمیشہ

میں سرسبز و شاداب دیکھنا چاہتا ہوں۔ اکبر علی بھٹی صاحب کی ادارت میں یوسف کذاب' ابوالحسنین کے قلمی نام سے روزانہ "تعمیر ملت" کے عنوان کے تحت روزنامہ "پاکستان" کے ادارتی صفحے پر دینی کالم لکھتا رہا لیکن مجھے یقین ہے کہ جناب اکبر علی بھٹی جو ایک کامیاب بزنس مین ہیں اپنی دیگر مصروفیات کی وجہ سے شاید اس حقیقت سے آگاہ نہیں ہوں گے' تاہم جونہی یوسف کذاب کو "خبریں" نے پہلے روز بے نقاب کیا' روزنامہ "پاکستان" نے فوری طور پر یہ کالم بند کر دیا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ غلط فہمی کی بنیاد پر اگر کوئی چیز چھپ بھی رہی تھی تو اس کا سلسلہ بند کر کے جناب بھٹی صاحب نے غلطی کا ازالہ کر دیا' تاہم اپنے سابق کالم نویس کے بارے میں شاید ابھی تک روزنامہ "پاکستان" بھی اس شد و مد سے اس کی جھوٹی نبوت اور کذب بیانی کا پردہ چاک نہیں کر سکا جس کا رسول پاکؐ کی نبوت پر ہم سب مسلمانوں کا ایمان تقاضا کرتا ہے۔

چوتھی بات یہ ہے کہ محترم جناب مجید نظامی صاحب' جناب میر شکیل الرحمٰن صاحب اور جناب اکبر علی بھٹی صاحب سے میری دست بستہ گزارش ہے کہ اس مسئلے کو اس انداز میں نہ لیں کہ یہ کسی ایک اخبار کا شروع کردہ ہے۔ خود ہمیں بھی اس کا علم نہیں تھا اور کراچی کے ہفت روزہ "تکبیر" اور روزنامہ "امت" میں خبریں چھپنے کے بعد میں نے اس کا نوٹس لیا۔ میں نے اپنے ڈپٹی ایڈیٹر (رپورٹنگ) میاں غفار کی سربراہی میں باقاعدہ کمیٹی بنائی جس نے تحقیقات کیں' خود لٹریچر کا مطالعہ کیا اور ملک بھر کے متاثرین سے رابطہ کیا۔ خود جھوٹے نبی سے ملاقات کی۔ ان خواتین اور ان کے عزیز و اقارب سے باتیں کیں جو اس کی متاثرہ تھیں اور بعد ازاں میری ہدایت پر سارا لٹریچر اور ویڈیو کیسٹیں ۲۲ علمائے کرام' سکالرز کو پیش کی گئیں جنہوں نے کئی گھنٹے تک انہیں پڑھا' دیکھا اور سنا پھر اپنی رائے دی جسے روزنامہ "خبریں" نے اپنی ۲ اپریل ۱۹۹۷ء کی اشاعت میں تفصیل سے شائع کیا۔ جن علمائے کرام نے اس فورم میں حصہ لیا' ان کے نام یہ ہیں۔

تنظیم اسلامی کے میجر جنرل (ر) ایم ایچ انصاری' جامعہ رحمت ٹاؤن شپ کے مولانا محمد شفیع جوش' جامعہ منصورہ کے مولانا عبدالمالک' مرکزی امیر جماعت اہلحدیث علامہ زبیر احمد ظہیر' مرکزی جماعت اہل حدیث پاکستان کے سیکرٹری جنرل میاں محمد جمیل' جامعہ رحمانیہ گڑھی شاہو کے مولانا حبیب الرحمٰن فاروقی' عالمی مجلس

تحفظ ختم نبوت کے مولانا ظفر اللہ شفیق، وفاقی شرعی عدالت کے سابق مشیر ڈاکٹر ریاض الحسن گیلانی، جامعہ نعیمیہ کے ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی، شاہ سعود یونیورسٹی سعودی عرب ریاض کے مولانا محمد رفیق ربانی، جامعہ المنتظر کے حافظ کاظم رضا نقوی، وفاق علماء شیعہ کے مرکزی سیکرٹری جنرل مولانا محمد افضل حیدری، اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی کے پرنسپل ڈاکٹر ظہور احمد اظہر، جماعت اسلامی پنجاب کے امیر حافظ محمد ادریس، ملی یکجہتی کونسل پنجاب کے صدر لیاقت بلوچ، جامعہ منصورہ کے حافظ علی سرور، مرکزی جمعیت اہل حدیث کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات حافظ محمد نعیم بٹ، جماعت اسلامی کے پریس سیکرٹری سردار مقصود حسین طاہر، اہل حدیث یوتھ فورس کے حاجی عبدالقیوم، جمعیت اتحاد علماء کے سیکرٹری اطلاعات مولانا ضیاء اللہ قصوری اور تنظیم اسلامی کے نائب ناظم نشرو اشاعت نعیم اختر کے علاوہ "جنگ" اور "نوائے وقت" کے سینئر رپورٹروں نے بھی شرکت کی۔

تمام مکاتب فکر کے علماء کرام نے کذاب ابوالحسنین محمد یوسف کی تقاریر سننے، ویڈیو کیسٹ دیکھنے کے بعد اسے اللہ تبارک و تعالیٰ، نبی کریم حضرت محمدؐ اور صحابہ کرامؓ کی توہین کا مرتکب قرار دیا۔ علمائے کرام نے اس اجتماع میں خصوصی قرارداد منظور کی، جس میں مطالبہ کیا گیا کہ کذاب یوسف اور اس کے ساتھیوں کے خلاف ہائیکورٹ کے فل بنچ میں مقدمہ چلایا جائے۔ علمائے کرام نے آڈیو کیسٹ سننے اور ویڈیو کیسٹ دیکھنے کے بعد یہ متفقہ فیصلہ کیا کہ اس بدبخت نے اس گستاخی کی بھی جسارت کی ہے کہ نبی کریم حضرت محمدؐ کا ظہور پوری آب و تاب سے اس ناپاک شخص میں ہوا ہے۔ اجتماع میں منظور کی جانے والی قرارداد میں اس ملعون کے خلاف مشترکہ جدوجہد اور تحریک چلانے کا فیصلہ کیا گیا۔ جن علمائے کرام اور آئمہ عظام نے یہ فیصلہ دیا انہوں نے تقریباً چار گھنٹے تک اس بدبخت کی تقریریں سنیں اور "جنگ" کے رپورٹر امتیاز راشد اور "نوائے وقت" کے رپورٹر رؤف طاہر کی موجودگی میں یہ قرارداد منظور کی۔ پھر ہم نے اس قرارداد اور علمائے کرام کے موقف کی تفصیلات تمام اخبارات کو بھجوانے کے علاوہ "این این آئی" سے بھی ریلیز کروائیں۔ "جنگ" اور "نوائے وقت" کو بھی کاپیاں بھجوائی گئیں۔ میری توقع تھی کہ دونوں مقتدر اخبارات کے نمائندگان کی موجودگی میں علمائے کرام کا متفقہ فیصلہ ضرور "نوائے وقت" اور "جنگ" میں شائع ہو گا مگر اگلے روز اس تمام

کاروائی کا اور علمائے کرام کی متفقہ قرارداد کا ایک لفظ بھی دونوں اخبارات میں شائع نہیں ہوا۔ مذاکرے میں شریک بعض اصحاب کا اس صورت حال کے حوالے سے جو خیال مجھ تک پہنچا وہ یہ تھا کہ دونوں اخبارات نے کذاب یوسف کی صفائی کے اشتہارات شائع کئے ہیں، اس لئے اب وہ سچائی ماننے سے گریز کر رہے ہیں۔ یہ صورت حال آپ حضرات کے سنجیدہ غور و فکر کی متقاضی ہے کہ یوسف کذاب کے خلاف تمام دینی رہنماؤں، مذہبی سکالروں اور مفتی حضرات نے متفقہ رائے نہ تو ہمارے کہنے پر دی اور نہ اس رائے کا تعلق کسی دوسرے اخبار سے ہے۔ یہ ایسا مسئلہ ہے جس پر تمام مکاتب فکر کا اتفاق رائے ہے اور ہونا بھی چاہیے۔

میں اپنے تینوں محترم ایڈیٹروں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ہفت روزہ "تکبیر"، روزنامہ "امت" یا روزنامہ "خبریں" کی خبروں اور تحقیق پر نہ جائیں بلکہ خود یہ لٹریچر دیکھیں، کیسٹ سنیں اور ویڈیو دیکھیں، متاثرین سے ملیں۔ اپنے طور پر مفتیان کرام، علماء حضرات اور دینی سکالروں سے پوچھیں اور اگر ہماری طرح اس نتیجے پر پہنچیں کہ یہ شخص ایک لعنتی اور گمراہ ہے جو دوسروں کو بھی گمراہ کر رہا ہے مالدار گھروں کی عورتوں کو اپنے دام میں پھانس کر ان کی عزتیں خراب کرتا ہے اور انہیں لوٹتا ہے تو خدا کے لئے اس جنگ میں نہ صرف ہمارا ساتھ دیں بلکہ ہماری قیادت اور رہنمائی کریں اور اگر علمائے کرام اور سکالر اس نتیجہ پر پہنچیں کہ خدا نخواستہ ہم غلطی پر ہیں اور یہ شخص جھوٹا اور لعنتی نہیں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری کوئی ذاتی لڑائی نہیں، ہم اللہ کے حضور بھی اور اپنے قارئین کے سامنے بھی، اگر غلط ہوئے تو ہاتھ جوڑ کر معافی مانگنے کو تیار ہیں۔

پانچویں بات حضرت مولانا اسماعیل شجاع آبادی سے درخواست ہے کہ جس طرح آپ نے ہماری رہنمائی کی ہے اسی طرح آپ کا فرض بنتا ہے کہ آپ علمائے کرام اور سکالروں کو ساتھ لے کر دیگر قومی اخبارات کے دفاتر میں جائیں بالخصوص جناب مجید نظامی، جناب شکیل الرحمان اور جناب اکبر علی بھٹی سے ملاقات کریں، انہیں حقائق سے آگاہ کریں۔ یہ ذمہ دار لوگ ہیں اگر ان تک حقائق پہنچیں گے تو وہ یقیناً حق اور سچ کی جنگ میں ہم سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے اور ہراول دستہ ثابت ہوں گے۔

اقبال محمود اعوان ہمارے دوست اور سابق صحافی فاروق اعوان کے بھائی

ہیں۔ فاروق اعوان "نوائے وقت" میں ہمارے ساتھ رہے اور آج کل اشتہاری ایجنسی چلاتے ہیں۔ اقبال محمود اعوان سے ہماری برادرانہ درخواست ہے کہ پاکستان کے آئین اور قانون کے تحت تو ملزم کا دفاع وکلاء کا پیشہ وارانہ فرض ہے، تاہم عام ملزم اور جھوٹی نبوت کے ملزم میں بھی فرق ہوتا ہے۔ یوسف کذاب کا صرف تردیدی اشتہار اس کی بے گناہی کے لئے کافی نہیں۔ میں اقبال محمود اعوان سے بھی درخواست کرتا ہوں اور پاکستان بار کے مسلمان وکلاء سے بھی عرض کرتا ہوں کہ خدارا جھوٹی نبوت کے ملزم کے وکیل صفائی کے طور پر پیش نہ ہوں۔ اس کام کے لئے غیر مسلم وکلاء کافی ہیں۔ قانون کا تقاضا ہی پورا کرنا ہے تو وہ یہ کام کرسکتے ہیں۔ آپ اپنا ایمان خراب نہ کریں کیونکہ آپ کو بھی اللہ کے سامنے پیش ہونا ہے اور جواب دینا ہے کہ آپ نے رسول خدا کی توہین کرنے والوں کا ساتھ کیوں دیا؟
(خبریں لاہور: ۶ اپریل ۱۹۹۷ء)

خیر اندیش
(ضیاء شاہد)
چیف ایڈیٹر

(۴۱)

کذاب یوسف کو پھانسی دی جائے لیگی تاجروں نے احتجاج کا فیصلہ کرلیا

پولیس کذاب کو اپنی تحویل میں لے کر مار دے ورنہ ہم اسے ختم کر دیں گے: محمود الرحمان قریشی، ملعون اس قابل نہیں کہ اسے زندہ چھوڑ دیا جائے: حبیب، کذاب کو لگام نہ ڈالی گئی تو روز جھوٹے نبی پیدا ہوں گے: راجہ عزیز، تحقیقات کے ذریعے بچانے کی کوشش ہو

رہی ہے: مظہر تقی، موبائل لبرٹی فورم میں گفتگو

لاہور (خبر نگار) مسلم لیگی تاجروں نے کذاب یوسف علی کے خلاف احتجاج کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ تاجر جھوٹے نبی کے خلاف احتجاج اس وقت تک جاری رکھیں گے جب تک اسے پھانسی نہیں دی جاتی۔ ان خیالات کا اظہار لیگی تاجر نمائندوں نے کذاب یوسف کے حوالے سے روزنامہ "خبریں" کے موبائل لبرٹی فورم میں کیا۔ انجمن تاجران اچھرہ کے چیئرمین محمود الرحمٰن قریشی نے کہا کہ پولیس کذاب یوسف کو فوری طور پر اپنی تحویل میں لے کر مار دے ورنہ ہم اسے جہنم رسید کر دیں گے۔ فیروز پور روڈ ایسوسی ایشن کے جنرل سیکرٹری شیخ حبیب نے کہا کہ کذاب یوسف اس قابل نہیں ہے کہ اسے زندہ چھوڑ دیا جائے۔ مسلم لیگ لاہور کے جائنٹ سیکرٹری راجہ عزیز الرحمان نے کہا کہ آج کذاب یوسف کو لگام نہ ڈالی گئی تو پھر اس طرح کے جھوٹے نبی ہر روز پیدا ہوا کریں گے اس لئے پولیس اگر یہ کام نہیں کرسکتی تو پھر تاجروں کے حوالے کردے، ہم اسے ٹھکانے لگا دیں گے۔ مسلم لیگ ٹریڈرز ونگ کے جائنٹ سیکرٹری مظہر تقی بٹ نے کہا کہ کذاب یوسف کو تحقیقات کے ذریعے بچانے کی سازش کی جارہی ہے، جسے عاشق رسولؐ کسی صورت بھی برداشت نہیں کریں گے۔ (خبریں لاہور: ۷ اپریل ۱۹۹۷ء)

کذاب یوسف کو قتل کرنے کے لئے اس کا پیچھا کر رہے ہیں: مولانا محمد حسین

غازی علم دین کی ضرورت ہے، جماعت اہل سنت کے ناظم نے بھی اسے واجب القتل قرار دیا: "خبریں" سے گفتگو میمن خاندان کی بچی کو اپنے نکاح میں لیا جبکہ اس کی شادی اپنے چیلے سے بھی کردی

لاہور (سٹاف رپورٹر) جماعت اہل سنت پاکستان کے چیف آرگنائزر مولانا

محمد حسین لاکھانی نے کہا ہے کہ کذاب یوسف واجب القتل ہے اور ہم کافی دنوں سے اس کا پیچھا کر رہے ہیں۔ وہ کراچی میں بہت سے گھروں کو اجاڑ چکا ہے اور چھ سے زائد بچیوں کو اپنی ازواج مطہرات بنا کر ان کی عزتیں خراب کر چکا ہے۔ اس وقت کسی غازی علم دین کی ضرورت ہے جو اس کذاب کو جہنم رسید کر سکے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے کراچی سے کذاب یوسف کے حوالے سے علماء کرام سے ملاقاتیں کرنے کا مشن لے کر لاہور پہنچنے پر "خبریں" سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے بتایا کہ کراچی کے معروف میمن خاندان کی بچی کو اس نے اپنے نکاح میں لیا اور پھر اپنا نکاح ہونے کے باوجود اس کی شادی اپنے چیلے سہیل سے کروا دی اور اس طرح سے اس بچی کے بیک وقت دو نکاح کروا دیئے' ایک دنیاوی اور دوسرا روحانی انہوں نے بتایا کہ صوبائی وزیر اوقاف صاحبزادہ فضل کریم سے ان کی ملاقات ہوئی ہے وہ بھی کذاب یوسف کے دعوؤں پر سخت اشتعال میں ہیں اور انہوں نے وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف کو بھی اس ملعون کی سیاہ کاریوں سے آگاہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جماعت اہل سنت پاکستان کے ناظم اعلیٰ پیر محمد افضل نے بھی اس مرتد کو واجب القتل قرار دیا ہے۔ (خبریں لاہور: ۷ اپریل ۱۹۹۷ء)

کذاب یوسف: مرکزی جماعت اہل حدیث نے ۱۰ اپریل کو کل جماعتی ختم نبوت کانفرنس طلب کر لی' اس مسئلہ کو سرد خانے میں نہیں ڈالنے دیں گے: علامہ زبیر احمد ظہیر

لاہور (فورم رپورٹ) مرکزی جماعت اہل حدیث پاکستان کے زیر اہتمام ۱۰ اپریل بروز جمعرات تین بجے شام ہوٹل فلیٹیز میں آل پارٹیز "ختم نبوت" کانفرنس طلب کی گئی ہے جس میں تمام دینی' سیاسی جماعتوں اور تنظیموں کے مرکزی رہنما شرکت کریں گے۔ اس موقع پر کذاب یوسف علی کے حوالے سے پیدا ہونے والی

صورت حال پر غور کرتے ہوئے آئندہ متفقہ لائحہ عمل تیار کیا جائے گا۔ امیر مرکزی جماعت اہل حدیث علامہ زبیر احمد ظہیر نے کہا ہے کہ ہم اس مسئلہ کو کسی قیمت پر سرد خانے میں ڈالنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ کیونکہ یہ ہمارے ایمان کا لازمی جزو ہے۔ اس سلسلے میں کوئی بھی مسلمان کسی قسم کی مصلحت پسندی قبول نہیں کر سکتا۔ (خبریں لاہور: ۷ اپریل ۱۹۹۷ء)

کذاب کو سزا نہ دی گئی تو علماء سڑکوں پر نکل آئیں گے: عہدیدار جمعیت مشائخ' ملعون کے وضاحتی بیان کی شرعی یا آئینی حیثیت نہیں: ممتاز اعوان

لاہور (پ ر) مشائخ پاکستان کے چیئرمین پیر سید منور حسین شاہ جماعتی چیئرمین سپریم کونسل پیر سید خورشید حسین شاہ چشتی نے احتجاجی جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے چیف آرگنائزر ایس اے جعفری' صوبہ پنجاب کے صدر صاحبزادہ پیر محمد صدیق نقشبندی اور سینئر نائب صدر صاحبزادہ پیر محمد سیف اللہ نے صدر فاروق احمد خان لغاری' وزیر اعظم نواز شریف اور وزیر اعلیٰ میاں شہباز شریف سے اپیل کی ہے کہ وہ کذاب یوسف کے مسئلہ پر از خود نوٹس لیتے ہوئے اسے قرار واقعی سزا دلوائیں ورنہ علماء و مشائخ اپنے لاکھوں عقیدت مندوں اور مریدوں کے ساتھ سڑکوں پر نکل آئیں گے۔ پاسبان ختم نبوت پاکستان کے چیف آرگنائزر اور رسالہ "ترجمان ختم نبوت" کے چیف ایڈیٹر محمد ممتاز اعوان نے کہا ہے کہ کذاب یوسف کے وضاحتی بیان کی کوئی شرعی یا آئینی حیثیت نہیں اب اسے عدالت میں اپنی بے گناہی ثابت کرنا ہوگی۔ (خبریں لاہور: ۷ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۴۲)

کذاب یوسف کے خلاف تفتیش شروع پولیس نے

ثبوت جمع کر لئے سزائے موت ہو سکتی ہے

ریمانڈ لیا جائے گا' پولیس بدبخت کا بیان بھی ریکارڈ کرے گی: ڈی ایس پی علامہ اقبال ٹاؤن' تفتیش کی نگرانی ایس پی صدر میجر مبشر کر رہے ہیں مقدمہ کے مدعی مولانا اسماعیل شجاع آبادی ملتان چلے گئے ایک دو روز میں لاہور پہنچ جائیں گے' ملعون کو چوہنگ سب جیل سے لاکر باقاعدہ گرفتار کیا جائے لعنتی کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے: پیر کبیر علی شاہ' مسئلہ بے حد سنگین ہے' شواہد اور دستاویزات کی روشنی میں خبیث کے خلاف فیصلہ کیا جائے: مختلف علماء کرام کا بیان

لاہور (وقائع نگار خصوصی) ڈی ایس پی اقبال ٹاؤن سرکل محمد عمرورک نے نبوت کے جھوٹے دعویدار ابوالحسنین یوسف علی کے خلاف تفتیش شروع کر دی ہے۔ پولیس نے تمام ثبوت اکٹھے کر لئے اور مقدمے کے مدعی اور گواہ کے بیانات قلم بند کرنا باقی ہیں۔ مقدمے کے مدعی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ ذاتی کام کے سلسلے میں ملتان گئے ہیں اور آیندہ دو روز تک لاہور آجائیں گے۔ عمرورک نے "خبریں" کو بتایا کہ پولیس نے یوسف علی کے خلاف تمام ثبوت اکھٹے کر کے انہیں ریکارڈ میں شامل کر لیا ہے اور اب مزید کسی ثبوت کی ضرورت باقی نہیں رہ گئی البتہ آئندہ دو تین روز تک یوسف علی کو چوہنگ سب جیل سے لاکر اسے باقاعدہ مقدمے میں گرفتار کر کے اس کا ریمانڈ حاصل کیا جائے گا' اس سے قانونی تقاضے پورے کرنے کے لئے پولیس اس کا بیان ریکارڈ کرے گی' پھر تفتیش مکمل کر کے ملزم کو جیل بھجوا دیا جائے گا تاکہ اس کے خلاف مقدمے کی فوری طور پر سماعت شروع کرائی جاسکے۔ ماہر پولیس افسروں کے مطابق ملعون کے خلاف جن دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے ان میں سے سزائے موت ہو سکتی ہے۔

تفتیش کی نگرانی ایس پی صدر میجر مبشر اللہ کر رہے ہیں۔ دریں اثناء مختلف مکاتب فکر کے علماء کی طرف سے کذاب کے خلاف بیانات کا سلسلہ جاری ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری جنرل مولانا ظفر اللہ شفیق نے کہا ہے کہ مختلف مکاتب فکر کے علمائے کرام نے تین گھنٹے سے زائد عرصہ تک ملعون ابوالحسنین محمد یوسف کی آڈیو اور ویڈیو کیسٹیں دیکھیں اور ان کے عقائد کا بغور جائزہ لیا۔ ملعون نے بعض اخبارات میں جو بیانات اور تردیدیں شائع کرائی ہیں اس میں اس ملعون نے اپنے عقائد سے توبہ کا اعلان نہیں کیا بلکہ گمراہ کن چال چلی ہے۔ اس لئے یہ شخص انہی وجوہات کی بنا پر ملعون اور کافر قرار پاتا ہے' جن وجوہات کی بنا پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہود و نصاریٰ کو ملعون اور کافر قرار دیا تھا۔ مولانا ظفر اللہ شفیق نے کہا کہ یہ شخص بھی تحریف قرآن کی وجہ سے ملعون اور کافر ہے۔ انہوں نے کہا کہ تردید شائع کروانے والے عدالت سے رجوع کریں' جہاں ہم پورے ثبوت کے ساتھ مقابلہ کریں گے۔ علاوہ ازیں علماء کرام نے کہا ہے کہ کذاب یوسف علی کی طرف سے نبوت کے جھوٹے دعوے سے انکار کرتے ہوئے جنگ اور نوائے وقت میں اشتہار کی کوئی حیثیت نہیں' اس کے دعوے سے متعلق آڈیو اور ویڈیو کیسٹ موجود ہیں' متعدد افراد نے شہادت بھی دی ہے۔ اخبار میں اپنے جرم کی تردید جھوٹ پر جھوٹ کے مترادف ہے۔ معروف سکالر ڈاکٹر ظہور احمد اظہر نے کہا کہ کذاب یوسف علی کا جھوٹا دعویٰ موجود ہے' جس کی تردید اپنا جرم چھپانے کے لئے کی گئی۔ علماء کرام اور آئینی ماہرین نے آڈیو' ویڈیو کیسٹیں دیکھنے اور شہادتیں سننے کے بعد متفقہ قرارداد کے ذریعے اپنا فیصلہ سناتے ہوئے اس بات پر زور دیا تھا کہ اس ملعون کے خلاف عدالت عالیہ کے فل بنچ میں سماعت کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔ اب کوئی وقت ضائع کئے بغیر اسے سزا دی جائے۔ مفتی غلام سرور قادری نے کہا کہ کذاب یوسف علی کے خلاف ایف آئی آر درج ہو چکی ہے' اب عدالتی کاروائی کا فوری طور پر آغاز ہونا چاہیے تاکہ انصاف کا بول بالا ہو۔ جامعہ نعیمیہ کے ڈاکٹر سرفراز نعیمی نے کہا کہ کذاب یوسف علی کی طرف سے اخبارات میں اشتہار کے ذریعے جو تردید کی گئی اس کی کوئی حیثیت نہیں' حکومت کو چاہیے کہ فوری طور پر عدالت عالیہ میں معاملہ لے جا کر فیصلہ کیا جائے۔ جامع المنتظر کے مولانا محمد افضل حیدری نے کہا کہ یہ مسئلہ بے حد سنگین ہے۔ عدالت عالیہ کے فل بنچ میں جلد از جلد سماعت

کرکے شواہد اور دستاویزات کی روشنی میں فیصلہ کیا جائے۔ (خبریں ۸ اپریل ۱۹۹۷ء)

کذاب یوسف کو چوراہے پر ۷۰ بار پھانسی دی جائے

اس نے اسلام سے بہت بڑا مذاق کیا ہے' ہمارا ایمان کہاں سو گیا اور خون کیوں جوش نہیں مارتا ملعون کے خلاف لکھنا جہاد اور اسلام کی خدمت ہے' "خبریں" کو خراج تحسین پیش کرتی ہیں نبیؐ کے ماننے والے اس بدبخت انسان کو کسی قیمت پر برداشت نہیں کریں گے:

خواتین کے تاثرات

لاہور (عائشہ غفار سے) نبوت کا دعویٰ کرنے والے کذاب یوسف کو حکومت تحفظ دینے کے بجائے سرعام کوڑے مارے اور پھانسی پر لٹکائے' تاکہ آئندہ کوئی شخص اس قسم کی جرات نہ کرسکے۔ کذاب یوسف کی طرف سے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنا اسلام پر ضرب کاری اور کسی گہری سازش کا نتیجہ ہے' لہٰذا اسے کڑی سے کڑی سزا دینی چاہیے ان خیالات کا اظہار مختلف سیاسی جماعتوں سے متعلقہ خواتین نے "خبریں" سے کیا۔ مسلم لیگی رہنما نجمہ حمید نے کہا کہ کذاب یوسف کو چوراہے میں پھانسی دی جائے' نبوت کا دعویٰ کرنا اسلام سے مذاق اور بہت بڑا گناہ ہے۔ کذاب یوسف پاکستان کا سلمان رشدی ہے۔ ہمارا ملک اسلام کے نام پر بنا ہے' حکومت کو چاہیے کہ جلد از جلد اسے کیفر کردار تک پہنچائے۔ ایک اور لیگی رہنما ممتاز رفیع نے کہا کہ کذاب یوسف پر مقدمہ کی سماعت جلد ہونی چاہیے' اگر جرم ثابت نہیں ہوتا تو جو قانون کہتا ہے اسے ماننا چاہیے۔ جماعت اسلامی کی نوشابہ احسن نے کہا کہ ایسا شخص بغیر کسی شک و شبہ کے سنگین جرم کا مرتکب ہوا ہے' جو

نبی کریمؐ کے بارے میں اتنے گستاخانہ الفاظ استعمال کرے' اسے جلد از جلد ختم کر دینا ہے' ایسے اخبارات جو اس ملعون کے خلاف لکھ رہے ہیں' ہم انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ صحافت ایک مقدس مشن ہے' اس سلسلے میں تمام اخبارات کو جہاد کرنا چاہیے۔ جماعت اسلامی کی رکن فرزانہ چیمہ نے کہا کذاب یوسف کا فتنہ اہل ایمان کے لئے ایک تازیانہ ہے' کذاب یوسف واجب القتل ہے' بلکہ اس کو ۷۰ بار سزائے موت دی جائے۔ انہوں نے کہا انسانوں کی بنائی ہوئی عدالت کے بارے میں جب کوئی بات کرے تو توہین عدالت قرار دیا جاتا ہے۔ توہین رسالتؐ تو توہین عدالت سے کہیں افضل ہے۔ ہمارا ایمان کہاں سو گیا' ہمارا خون کیوں جوش نہیں مارتا۔ انہوں نے اس سلسلے میں جہاد کے لئے "خبریں" کو خراج تحسین پیش کیا۔ مولانا عبدالسلام نے کہا کہ کذاب یوسف کو جتنی جلدی ممکن ہو سخت سے سخت سزا دینی چاہیے۔ جماعت اسلامی کی ہی ساجدہ زبیری نے کہا کہ کذاب یوسف جرائم پیشہ ہے' اس کے مظالم کا سب سے زیادہ شکار توہم پرست ہوتے ہیں' ایسے جرائم پیشہ اور بڑے لوگوں کی نشاندہی ہونی چاہیے۔ "خبریں" جرائم کے خلاف صحیح جہاد کر رہا ہے۔ تحریک انصاف کی مرکزی رہنما شہناز لغاری نے کہا کہ خاتم النبین رسول کریمؐ تھے' اب جو بھی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے اسے سنگسار کر دینا چاہیے۔ انہوں نے کہا تمام مسلم اخباروں کو اس جہاد میں برابر کا حصہ لینا چاہیے۔ تحریک انصاف کی رکن عائشہ اقبال نے کہا کہ کذاب یوسف جیسے انسان کو سرعام پھانسی اور اسے عبرتناک موت دی جائے' تاکہ آئندہ کوئی ایسا دعویٰ نہ کرسکے۔ یہ مشترکہ جہاد ہے جس میں تمام مسلمانوں کو حصہ لینا چاہیے۔ پیپلز پارٹی کی رکن ساجدہ میر نے کہا کہ اس جیسے لوگوں کو دنیا میں رہنے کا کوئی حق نہیں۔ اسرائیل میں رہنے والے شخص بھی ایسی بات نہیں کرتے' جو اس بدبخت انسان نے کہی۔ ایسے شخص کو زندہ سنگسار کر دینا چاہیے۔ بھٹو شہید پارٹی کی چیف آرگنائزر بیگم ہمایوں مرزا نے کہا کہ جو صحیح مسلمان ہیں وہ کبھی اس کا ساتھ نہیں دیں گے' جو نبیؐ کا مقام ہے وہ کوئی نہیں لے سکتا۔ حکومت سخت نوٹس لے اور کذاب یوسف کو سزائے موت دی جائے۔ (خبریں لاہور: ۸ اپریل ۱۹۹۷ء)

یوسف کذاب کو بیرون ملک فرار کرنے کی کوششیں، تقریر کی کیسٹوں سے قابل اعتراض حصے نکال دیئے گئے

چیلوں کو اپنی خفیہ سرگرمیاں بے نقاب ہونے کا خدشہ، امجد قاضی کی قیادت میں وفد علماء اور ارکان اسمبلی سے ملاقاتیں کرنے لگا، رقم کا لالچ دے کر خاموش رکھنے کی ترغیب دے رہے ہیں ملعون یوسف کی پرانی تقریروں کی ویڈیو کیسٹوں کو ایڈٹ کر کے قابل اعتراض حصے نکال دیئے گئے، کیسٹوں کے سیٹ بااثر شخصیات اور حکومتی عہدیداروں کو بھیجے جا رہے ہیں

لاہور (احمد فراز سے) کذاب یوسف کو بحفاظت بیرون ملک لے جا کر سلمان رشدی کا پروٹوکول دلوانے کے لئے اس ملعون کے چیلے سرگرم عمل ہوگئے ہیں اور لاہور کے ایک معروف صنعت کار امجد قاضی جنہوں نے دو اخبارات میں اس ملعون کے وضاحتی اشتہارات بھی شائع کروائے تھے، اس سلسلے میں سرگرم عمل ہیں کیونکہ ملعون یوسف کے بے نقاب ہونے پر بعض چیلوں کی خفیہ سرگرمیاں بھی بے نقاب ہونے کا خدشہ ہے۔ جس کی وجہ سے چیلے سرگرم عمل ہوگئے ہیں اور انہوں نے ایک وفد بھی تشکیل دیا ہے جو شہر بھر میں بااثر سیاست دانوں، حکومتی عہدیداروں، علماء کرام اور اراکین اسمبلی سے ملاقاتیں کر رہے ہیں اور ذاتی اثر و رسوخ اور رقم کا لالچ دے کر انہیں اس اہم ترین مسئلے پر خاموش رہنے کی ترغیب دے رہے ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ کذاب یوسف کے چیلوں نے بھی اس ملعون کی پرانی تقاریر کی ویڈیو کیسٹوں کا سیٹ تیار کیا ہے جس میں سے قابل اعتراض حصے نکال

دیئے گئے ہیں اور ان کیسٹوں کو ان بااثر افراد کو دیکھنے کے لئے دیا جا رہا ہے۔
(خبریں لاہور ۹ اپریل ۱۹۹۷ء)

"کیا حکمرانوں کا ایمان مردہ ہو گیا؟" پاسبان ختم نبوت نے تحریک چلانے کا اعلان کر دیا

اپنے ساتھی رکن سے زیادتی یا توہین پر ارکان اسمبلی چند منٹوں میں اکٹھے ہو جاتے ہیں، حیرت ہے توہین رسالتؐ پر کیوں خاموش ہیں: علماء کا احتجاج کذاب یوسف کو پھانسی دی جائے رعایت دینا نہ صرف اسلام بلکہ نبی پاکؐ کی بے ادبی ہوگی، پاسبان ختم نبوتؐ جمعہ سے ملک بھر میں مظاہرے شروع کرے گی سزا نہ دی گئی تو آئے روز فتنے کھڑے ہوں گے، "خبریں" نے حق ادا کیا، اب حکومت اور عدالت کا فرض بنتا ہے، شہر کی مسجدوں کے اماموں کی رائے

لاہور (خبریں رپورٹر، سٹاف رپورٹر) پاسبان ختم نبوت نے کذاب یوسف کے خلاف ۱۱ اپریل سے بھرپور تحریک چلانے کا اعلان کر دیا ہے۔ تحریک کا آغاز ۱۱ اپریل کو جمعہ کی نماز کے بعد لاہور بھر میں احتجاجی جلسے، جلوس اور مظاہروں سے کیا جائے گا۔ پاسبان ختم نبوت پاکستان کی سنٹرل ورکنگ کمیٹی کا اجلاس منگل کے روز چیف آرگنائزر محمد مختار اعوان کی صدارت میں ہوا۔ اجلاس میں ملک بھر سے علمائے کرام نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اجلاس میں جھوٹے مدعی نبوت مرتد اعظم کذاب یوسف کو اب تک پھانسی پر نہ لٹکانے پر شدید تشویش کا اظہار کیا اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ کذاب یوسف کو فوری طور پر پھانسی کی سزا دی جائے تاکہ آئندہ کسی مردود کو جھوٹا دعویٰ نبوت کرنے کی ہمت نہ ہو۔ علمائے کرام نے کہا کہ اس مرتد اعظم سے کسی بھی قسم کی رعایت برتنا نہ صرف اسلام بلکہ نبی کریم ﷺ

کی بے ادبی ہوگی۔ اگر حکومت نے کذاب یوسف کو پھانسی پر نہ لٹکایا تو پورا ملک سراپا احتجاج بن جائے گا۔ اس ضمن میں عوام کا مزید امتحان نہ لے ورنہ حالات کے ابتر ہونے کی تمام تر ذمہ داری خود حکومت پر ہوگی۔ اجلاس میں علمائے کرام نے فیصلہ کیا کہ اگر حکومت نے ۲ روز کے اندر اندر اس کذاب یوسف کو پھانسی نہ دی تو جمعہ ۱۱ اپریل سے کذاب یوسف کے خلاف بھرپور تحریک کا آغاز کیا جائے گا۔ دریں اثناء صوبائی دارالحکومت کی مختلف مساجد اور دینی مدارس کے خطیب حضرات نے کذاب ابوالحسنین محمد یوسف کو واجب القتل قرار دیتے ہوئے اس فتنہ کو سرکاری سطح پر ختم کرنے کی فوری ضرورت پر زور دیا ہے اور اس امر پر حیرت کا اظہار کیا ہے کہ حکومت نے ایک ملعون کی اتنی بڑی گستاخی کا تاحال نوٹس نہیں لیا۔ اس معاملے کو قومی اور صوبائی اسمبلیوں میں کیوں نہیں اٹھایا گیا۔ علمائے کرام نے اس بات پر بھی افسوس کا اظہار کیا کہ اپنے ساتھی سے زیادتی یا توہین پر اراکین اسمبلی چند منٹوں میں اکھٹے ہو جاتے ہیں جبکہ توہین رسالتؐ کے معاملے پر خاموش ہیں۔ جامعہ مسجد فضل ربی فضل پارک شادباغ کے خطیب علامہ محمد حبیب نے کہا کہ اگر ملعون یوسف علی کو قرار واقعی سزا نہ دی گئی تو بے دین عناصر کے حوصلے بلند ہوں گے اور آئے دن اس قسم کے فتنے جنم لیتے رہیں گے۔ بلال مسجد چراغ پارک شادباغ کے خطیب حافظ یار محمد نے کہا کہ اس کا سخت نوٹس لینا چاہیے اور اس فتنے کو ختم کرنا چاہیے۔ جامعہ مدنیہ گلشن راوی کے ناظم اعلیٰ قاری محمد فیروز صدیقی نے اپنے تحریری بیان میں کہا کہ "خبریں" نے اپنا حق ادا کر دیا اور اب حکومت و عدالت کا کام ہے کہ اس کذاب کو قرار واقعی سزا دے۔ جامعہ مسجد احیائے اسلام شاہدرہ کے خطیب قاری محمد افضل اور جامعہ مسجد حنفیہ کلفٹن کالونی کے خطیب حافظ عبدالکریم نے کہا کہ کذاب ابوالحسنین کو سخت سزا دی جائے۔ جامعہ مسجد خیر دین بند روڈ کے امام قاری محمد اسماعیل صدیقی نے کہا کہ کذاب یوسف کی وہی سزا ہونی چاہیے جو خلافت راشدہ کے زمانے میں تھی۔ جو اس شخص کی سزا میں تخفیف کرے گا وہ بھی واجب القتل تصور ہوگا موہڑوی قاسمی مسجد باغبانپورہ کے امام خلیفہ شفیق احمد نے کہا کہ جج صاحبان پر مشتمل بنچ تشکیل دیا جائے جو روزانہ سماعت کرکے اس بدبخت کو سزا دے اور اس کے حواریوں کو بھی گرفتار کرے۔ جامعہ مسجد صدیقیہ داروغہ والا کے مخدوم محمد افضل نے کہا کہ کذاب یوسف کے بارے میں جو

شائع ہوا درست ہے تو اسے فوری طور پر سزا دی جائے پرانی انارکلی کے حافظ ضیاء الدین نے کہا کہ حکومت فوری نوٹس لے اور اس ملعون کو کیفر کردار تک پہنچائے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو کسی نہ کسی کو غازی علم دین بننا پڑے گا۔ جامعہ مسجد رحیمیہ کریم پارک کے امام مسجد سید محمد ارشاد شاہ قادری نے کہا کہ ایسے شخص کو ختم کیا جانا چاہیے۔ جامعہ مسجد طیبہ مصطفیٰ ٹاؤن کے امام مسجد محمد رمضان نے کہا ہے کہ کوئی مسلمان ختم نبوت کے عقیدے کی توہین نہیں کرسکتا اور ایسا کرنے والا شخص مردود اور غیر مسلم ہے اور واجب القتل ہے۔ سنی تحریک کے کنوینر محمد صدیق قادری نے کہا ہے کہ یوسف کذاب جیسے مردود کو سربازار پھانسی دی جائے مسجد میاں قمرالدین چوک باغبانپورہ کے امام مسجد حافظ خان محمد نے کہا ہے کہ کذاب شریعت کے مطابق واجب القتل ہے۔ جامع مسجد المدینہ اتفاق کالونی شاہدرہ کے امام مسجد محمد عمران نے کہا ہے کہ علمائے کرام کو اس کے خلاف سخت ایکشن لینا چاہیے۔ مرکزی جامع مسجد محمدی کشمیر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن کے خطیب حافظ غلام مصطفیٰ گولڑوی نے کہا ہے کہ یوسف کذاب دائرہ اسلام سے خارج ہے جامع مسجد راجپانوالی سانده لاہور کے خطیب حافظ سردار علی نے کہا ہے کہ حضور خاتم النبینؐ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا کوئی بھی شخص نہ صرف کذاب فاسق ہے بلکہ اسے سخت سزا ملنی چاہیے۔ جامع مسجد محمدیؐ سمن آباد کے خطیب طالب حسین زیدی نے کہا ہے کہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ یوسف کذاب کو پھانسی دے۔ مرکزی امیر سنی علماء کونسل پاکستان مولانا نزاکت حسین گولڑوی نے کہا ہے کہ ہم "خبریں" کے چیف ایڈیٹر اور رپورٹروں کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ کہ جنہوں نے یوسف کذاب جیسے ملعون شخص کو بے نقاب کیا۔ (خبریں لاہور: ۹ اپریل ۱۹۹۷ء)

لعنتی کی بیوی نے ضیاء شاہد اور شجاع آبادی کے خلاف توہین عدالت کی رٹ کردی

ہائی کورٹ کی ہدایت کے باوجود "خبریں" میں یوسف کذاب کے

خلاف بیانات سے اہل خانہ کو ہراساں کیا جارہا ہے کذاب کی نظر بندی کے خلاف رٹ کی سماعت آج ہوگی، علماء نے کارکنوں کو ہائی کورٹ پہنچنے کی ہدایت کردی

لاہور (خبر نگار سے) نبوت کے جھوٹے داعی یوسف کذاب کی بیوی طیبہ یوسف نے روزنامہ "خبریں" کے چیف ایڈیٹر ضیاء شاہد اور عالمی مجلس ختم نبوت کے رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے خلاف توہین عدالت کی درخواست دائر کر دی۔ درخواست میں موقف اختیار کیا گیا ہے کہ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس خالد پال خواجہ نے ۴ اپریل کو ہدایت کی تھی کہ طیبہ یوسف اور اس کے دیگر اہل خانہ کو ہراساں نہ کیا جائے لیکن ہائیکورٹ کے حکم کے باوجود روزنامہ "خبریں" مسلسل ایسی خبریں شائع کر رہا ہے جن کی وجہ سے درخواست گزار اور دیگر اہل خانہ کی زندگیاں خطرے میں ہیں۔ روزنامہ "خبریں" میں مولانا اسماعیل شجاع آبادی سمیت دیگر علمائے کے یوسف کے خلاف بیانات چھپ رہے ہیں۔ لہٰذا "خبریں" کے چیف ایڈیٹر ضیاء شاہد اور عالمی مجلس ختم نبوت کے رہنما مولانا اسماعیل شجاع آبادی کو توہین عدالت میں سزا دی جائے۔ اس درخواست کی سماعت آج مسٹر جسٹس خالد پال خواجہ کریں گے۔ یوسف کذاب کی نظر بندی کو غیر قانونی قرار دلوانے کے لئے دائر کی گئی رٹ درخواست کی سماعت بھی آج اسی عدالت میں ہوگی۔ آج اس رٹ کی سماعت کے موقع پر بڑی تعداد میں دینی جماعتوں کے رہنما اور کارکن موجود ہوں گے۔ عدالت عالیہ میں مفتی غلام سرور قادری، مولانا عبدالمالک، ڈاکٹر سرفراز نعیمی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا حسین احمد اعوان، نعیم عدنان اور جنرل (ر) محمد حسین انصاری نے کہا ہے کہ کارکن لاہور ہائی کورٹ پہنچیں کیونکہ عقیدہ ختم نبوت ہی ہمارے ایمان کی بنیاد ہے اور کوئی مسلمان اس سے غافل نہیں ہو سکتا۔ (خبریں لاہور: ۹ اپریل ۱۹۹۷ء)

یوسف کا انٹرویو تو کسی نے دیا نہیں، اس کی صفائی میں اشتہارات چھاپے جارہے ہیں "خبریں" کے سوا تمام اخبارات نے جھوٹے نبی کا مسئلہ الجھادیا: اعظم طارق

اس کے رشتہ داروں کے بیان آرہے ہیں، ملعون کے متعلق ثبوت مل جائے اسے اسمبلی میں لے جاؤں گا ویڈیو آڈیو کیسٹ دیکھوں گا، نبی پاکؐ کی توہین برداشت نہیں کرسکتے: "خبریں" سے انٹرویو

لاہور (خصوصی رپورٹ) سپاہ صحابہ کے مرکزی رہنما اور پنجاب اسمبلی میں پارلیمانی لیڈر مولانا اعظم طارق نے کہا ہے کہ "خبریں" کے سوا دوسرے تمام اخبارات نے نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف علی کے مسئلہ کو الجھا کر رکھ دیا ہے۔ "خبریں" کو خصوصی انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ ان اخبارات نے یوسف علی کا انٹرویو تو نہیں دیا اس کی صفائی میں اشتہارات دیئے یا پھر رشتہ داروں کے بیانات آرہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ یوسف علی ملعون کے بارے میں واضح ثبوت مل جانے کے بعد اس کو فوری طور پر پنجاب اسمبلی میں لے جاؤں گا۔ میں اس کے متعلق ویڈیو اور آڈیو کیسٹ دیکھ لوں۔ ہم تو کسی صحابیؓ کی توہین برداشت نہیں کرتے، نبی پاکؐ کی توہین کرنے والوں کو کیونکر برداشت کریں گے۔ (خبریں لاہور: ۹ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۴۴)

ملزم یوسف کے خلاف سخت الفاظ استعمال نہ کئے جائیں: ہائی کورٹ

ڈی سی نے توہین رسالت کے ملزم کی نظر بندی کے احکامات واپس

لے لئے ہیں، پولیس مقدمے کی تفتیش کر رہی ہے، ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل کا عدالت میں بیان تفتیش کب تک مکمل کرلیں گے: عدالت، ملزم کی تقریروں پر مبنی آڈیو اور ویڈیو کیسٹس مل گئیں ہیں، ایک ہفتہ میں تفتیش مکمل ہو جائے گی: تفتیشی افسر یوسف پر جرم ثابت ہو گیا تو اسے سخت ترین سزا ملنی چاہیے: عدالت، مدعی مولانا اسماعیل کو قابل اعتراض تحریروں والی ڈائری تفتیشی افسر کو دینے کی ہدایت ملزم کی ضمانت کے لئے متعلقہ عدالت سے رجوع کریں، عدالت کا یوسف کی بیوی کی درخواست پر جواب، کیس کی مزید سماعت ۲۸ اپریل کو ہوگی

لاہور (خبر نگار سے) لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس خالد پال خواجہ نے توہین رسالت کے مبینہ ملزم یوسف کی بیوی طیبہ یوسف کی دو درخواستوں کی مزید سماعت ۲۸ اپریل تک ملتوی کر دی۔ فاضل عدالت نے توہین عدالت کی درخواست پر روزنامہ خبریں کے چیف ایڈیٹر ضیاء شاہد اور مولانا اسماعیل شجاع آبادی کو نوٹس جاری کر دیئے۔ گزشتہ روز ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل نے پیش ہو کر عدالت کو بتایا کہ ڈی سی لاہور نے توہین رسالت کے مبینہ ملزم یوسف کی نظر بندی کے احکامات واپس لے لئے ہیں۔ اس لئے اب وہ نظر بند نہیں بلکہ تھانہ ملت پارک پولیس اس کے خلاف درج مقدمے کی تفتیش کر رہی ہے۔ فاضل عدالت نے اس کیس کے تفتیشی افسر سے پوچھا کہ آپ کب تک تفتیش مکمل کرلیں گے تو اس نے کہا کہ ایک ہفتے میں تفتیش مکمل کرلی جائے گی۔ تفتیشی افسر نے فاضل عدالت کو بتایا کہ اسے ملزم یوسف کی تقریروں پر مبنی آڈیو اور ویڈیو کیسٹس فراہم کی جا چکی ہیں لیکن ابھی تک میں یہ کیسٹس سن اور دیکھ نہیں سکا۔ فاضل عدالت نے ایف آئی آر کے مدعی مولانا اسماعیل شجاع آبادی کو ہدایت کی کہ وہ ملزم کی قابل اعتراض تحریروں والی اصل ڈائری تفتیشی افسر کے سپرد کریں طیبہ یوسف کے وکیل نے عدالت سے

استدعا کی کہ ملزم کی عبوری ضمانت منظور کرلی جائے۔ اس پر فاضل عدالت نے کہا کہ آپ ضمانت کے لئے متعلقہ عدالت سے رجوع کریں۔ طیبہ یوسف کے وکیل نے فاضل عدالت کی توجہ اس جانب مبذول کرائی کہ روزنامہ خبریں میں ملزم کے خلاف سخت الفاظ میں خبریں شائع کی جارہی ہیں حالانکہ معاملہ عدالت میں زیر سماعت ہے۔ فاضل عدالت نے ہدایت کی کہ اخبارات ملزم یوسف کے بارے میں خبریں شائع کرتے وقت سخت اور شدت پسند الفاظ استعمال نہ کریں کیونکہ معاملہ عدالت میں زیر سماعت ہے جب تک یوسف عدالت سے مجرم ثابت نہیں ہو جاتا اس وقت تک ایسی خبروں سے پرہیز کیا جائے۔ اگر وہ مجرم ثابت ہو جائے تو پھر اسے سخت سزا ملنی چاہیے۔ سماعت کے وقت کمرہ عدالت میں عالمی مجلس ختم نبوت اور عالمی مجلس احرار کے کارکنوں کی کثیر تعداد موجود تھی۔ ان سب نے اپنے سینوں پر ختم نبوت زندہ باد کے بیج آویزاں کر رکھے تھے۔ روزنامہ خبریں کے چیف ایڈیٹر ضاء شاہد کی طرف سے اعظم سہروردی ایڈووکیٹ اور مولانا اسماعیل شجاع آبادی کی طرف سے اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ نے پیروی کی۔ (خبریں لاہور ۱۰ اپریل ۱۹۹۷ء)

یوسف کے خلاف کارروائی نہ ہوئی تو خون خرابے کا خطرہ ہے، حساس اداروں کی رپورٹ

مریدوں میں اہم شخصیات شامل ہونے کی وجہ سے اس کے خلاف کاروائی میں مشکلات پیش آرہی ہیں

لاہور (خبر نگار خصوصی) ملک کی خفیہ ایجنسیوں نے اپنی رپورٹوں میں مبینہ شاتم رسول یوسف کے خلاف کوئی بھی انتہائی اقدام ہونے کا خدشہ ظاہر کیا ہے اور کہا ہے کہ اگر اس کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی گئی تو ملک بھر میں فساد پھیلنے کا خطرہ ہے اور کوئی بھی شخص یا مذہبی جماعت کے اہلکار رسول پاکؐ کی اس توہین پر اسے قتل کر سکتے ہیں۔ ذرائع کے مطابق خفیہ ایجنسیوں نے وفاقی حکومت کو آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں اور دستاویزی ثبوت پر مشتمل بھیجی جانے والی ایک تفصیلی

رپورٹ میں یہ بھی کہا ہے کہ یوسف کے مریدوں میں اہم شخصیات ہونے کی وجہ سے اس کے خلاف کوئی بھی کارروائی کرنے میں مشکلات پیش آرہی ہیں۔ حساس اداروں کی طرف سے بھیجی گئی رپورٹ میں ابوالحسنین یوسف پر لگائے جانے والے تمام الزامات کی تفصیل بھی بتائی گئی۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ یوسف کی وجہ سے ملک میں کسی بھی وقت خون خرابے کی ایک نئی لہر پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ اس رپورٹ میں یوسف کے مریدین میں بعض اہم شخصیات اور صنعتکاروں کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ آئندہ چند دنوں میں ایسے افراد سے باز پرس کی جائے جنھوں نے اخبارات میں یوسف کی حمایت میں وضاحتی اشہارات شائع کروائے ہیں۔ ذرائع نے بتایا کہ بااثر مریدین یوسف کے خلاف لگائے جانے والے الزامات کو غلط قرار دلوانے اور اسے ملک سے فرار کروانے کی کوشش میں ہیں۔ (خبریں لاہور: ۱۰ اپریل ۱۹۹۷ء)

پاسبان ختم نبوت کل جھوٹے نبی کے خلاف مختلف شہروں میں مظاہرے کرے گی

لاہور میں نماز جمعہ کے بعد عبدالکریم روڈ سے احتجاجی جلوس نکالا جائے گا یوسف کو بے نقاب کرنے میں "خبریں" کا کردار قابل ستائش ہے، چیلوں کو بھی سزا دی جائے: حافظ ادریس تحقیقات کے لئے سپریم کورٹ یا ہائی کورٹ کا بنچ تشکیل دیا جائے: منور عباسی

لاہور (خصوصی رپورٹر) پاسبان ختم نبوت پاکستان کے چیف آرگنائزر محمد ممتاز اعوان نے کہا ہے کہ مبینہ جھوٹے نبی یوسف کے خلاف اور نئے جنم لینے والے فتنوں کی روک تھام کے لئے اسلامی نظریاتی کونسل کی طرف سے مرتد کی شرعی سزا کے نفاذ کی سفارشات کی حمایت میں پاسبان ختم نبوت کل ۱۱ اپریل کو بعد نماز جمعہ دو بجے دوپہر جامعہ رحمانیہ عبدالکریم روڈ سے چوک لاہور ہوٹل تک

جلوس نکالے گی اور بعد ازاں مظاہرہ بھی کیا جائے گا۔ نیز اس روز بعد نماز جمعہ مساجد کے باہر مختلف شہروں میں مظاہرے کئے جائیں گے۔ امیر جماعت اسلامی پنجاب حافظ محمد ادریس نے کہا ہے کہ یوسف کو بے نقاب کرنے میں "خبریں" نے جو کردار ادا کیا ہے وہ قابل ستائش ہے۔ میں نے "خبریں" کی طرف سے دکھائی گئی ویڈیو اور آڈیو کیسٹیں دیکھی اور سنی ہیں۔ اس شخص نے قرآن مجید کی آیات سے نہایت غلط دلیلیں دے کر خود کو رسول اللہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ جھوٹے نبی سے تائب نہ ہونے والے چیلوں کو سزا دی جائے۔ مجلس احرار اسلام لاہور کے ناظم میاں محمد اویس نے کہا کہ یوسف کیس کی تفتیش ایس پی لیول کے افسر سے کروائی جائے۔ انہوں نے اس کیس میں مجلس تحفظ ختم نبوتؐ کو مکمل اخلاقی اور عدالتی تعاون کا یقین دلایا ہے۔ اس سلسلہ میں مجلس احرار اسلام لاہور کے ناظم میاں محمد اویس نے لاہور ہائی کورٹ میں یوسف کے خلاف اپنی درخواست میں یہ موقف اختیار کیا کہ یوسف علی کے چیلوں یوسف رضا' عبدالواحد اور سرفراز کے خلاف مقدمہ درج کرکے گرفتار کیا جائے اور یوسف کے ساتھ ہی انہیں بھی شامل تفتیش کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ سہراب سائیکل کمپنی کے چیئرمین امجد شریف قاضی اپنے گرو کو عدالتی محاسبے سے بچانے کے لئے یوسف علی کی پشت پناہی سے باز آجائیں ورنہ وہ بھی عدالتی محاسبے کے لئے تیار ہو جائیں۔ سپاہ محمد پاکستان کے صدر منور عباس علوی نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ نبوت کے دعویدار یوسف علی کے خلاف الزامات کو دیکھنے کے لئے سپریم کورٹ یا پھر ہائی کورٹ کے ججوں پر مشتمل ایک بنچ تشکیل دیا جائے جو اس معاملہ کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرے۔ (خبریں لاہور: ۱۰ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۴۵)

کذاب یوسف نے توہین رسالتؐ کی خبریں فورم میں ویڈیو دیکھ کر یقین ہو گیا: علماء کرام

یوسف کے خلاف مقدمے کی تفتیش اعلیٰ پولیس افسروں سے کرائی

جائے اور سماعت کے لئے فل بنچ بنایا جائے: کل جماعتی ختم نبوتؐ کانفرنس کی قراردادیں' مسئلہ حساس ہے اکابرین سے مشورہ کے لئے کمیٹیاں بنادی جائیں: صلاح الدین یوسف' "خبریں" کی تقریب میں میں نے کیسٹیں دیکھی ہیں' یوسف نے ہماری ایمانی غیرت کو للکارا ہے اسے برداشت نہیں کیا جاسکتا: ایم ایچ انصاری ہمیں اس بارے میں کوئی شبہ نہیں کہ یوسف علی نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے' اس کے بارے میں جلد اور صحیح فیصلہ نہ ہوا تو عوام کے مشتعل جذبات کو روکنا مشکل ہوگا: حافظ محمد ادریس یوسف گستاخ رسولؐ ہے' کسی رعایت کا مستحق نہیں حکومت فوراً ایکشن لے' تمام اخبارات اپنا کردار ادا کریں: علامہ زبیر احمد ظہیر' عوام مشتعل ہیں کوئی اسے قتل کردے گا' فیصلہ میرٹ پر کیا جائے: سیف الرحمان سیف' افسوس ہے کہ حکومت نے اتنے بڑے واقعہ کا نوٹس ہی نہیں لیا: مولانا محمد شفیع جوش' کافر کو مسلمان' مسلمان کو کافر کہنا اور کذاب کو کذاب نہ کہنا بھی کفر ہے' مسئلہ نازک ہے احتیاط برتی جائے: شبیر ہاشمی

لاہور (خصوصی رپورٹر' اپنے خبر نگار سے) مرکزی جماعت اہل حدیث پاکستان کے زیر اہتمام آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس میں تمام مکاتب فکر کے علماء کرام نے جو مختلف جماعتوں کی نمائندگی کر رہے تھے اعلان کیا آڈیو اور ویڈیو کیسٹیں دیکھنے کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ابوالحسنین یوسف علی نبوت کا دعویٰ کرکے توہین رسالت کا مرتکب ہوا ہے اور کذاب کو کذاب نہ کہنا بھی کفر اور توہین رسالت ہے۔ علماء کرام کو یوسف علی کی تقریروں کی آڈیو اور ویڈیو کیسٹیں دکھانے

کا اہتمام "خبریں" نے کیا تھا۔ اس کے لئے علماء کرام نے "خبریں" کے چیف ایڈیٹر جناب ضیا شاہد کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور انہیں مجاہد صحافت قرار دیا۔ کانفرنس میں وزیراعظم نواز شریف اور وزیراعلیٰ پنجاب شہباز شریف سے اپیل کی گئی کہ وہ خود آڈیو اور ویڈیو کیسٹیں دیکھ کر اس فتنہ کو ختم کرنے کے لئے عاشق رسولؐ ہونے کا عملی مظاہرہ کریں۔ علماء کرام نے متفقہ طور پر اعلان کیا کہ کیسٹیں دیکھنے کے بعد اس بارے میں قطعی کوئی گنجائش نہیں رہی کہ یوسف توہین رسالتؐ کا مرتکب ہے اور اسے جہنم واصل کیا جائے لیکن ہم عدالتوں کا احترام کرتے ہیں اگر ہمارے باپ' بھائی جائیداد یا کسی اور مسئلہ پر مقدمہ ہو تو زیادہ وقت بھی دینے میں کوئی حرج نہیں لیکن یہ مسئلہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور امت مسلمہ کا مشترکہ مسئلہ ہے اس لئے اس کو جلد از جلد ختم کرکے مسلمانان اسلام کو اس کرب سے نجات دلائی جائے۔ مفسر قرآن اور ممتاز عالم دین مولانا صلاح الدین یوسف نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ یہ انتہائی نازک اور حساس مسئلہ ہے اس کے لئے مذہبی جماعتوں کے اکابرین اور قائدین سے مشورہ لینے کے لئے کمیٹیاں بنائی جائیں اور مذہبی و دینی جماعتوں کے قائدین کو آگے بڑھ کر اس کے لئے جہاد کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم' وزیراعلیٰ اور چیف جسٹس سے ملاقات کرکے انہیں حقائق سے آگاہ کرنا چاہیے اور انہیں کیسٹیں فراہم کی جانی چاہیں تاکہ وہ خود دیکھ لیں۔ تنظیم اسلامی کے مرکزی رہنما میجر جنرل (ر) ایم ایچ انصاری نے کہا کہ یوسف علی کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے ہر مسلمانوں کو بالعموم اور علماء دین کو بالخصوص اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ اس نے ہماری ایمانی غیرت کو چیلنج کیا ہے' ہم اسے برداشت نہیں کرسکتے۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ایم ایچ انصاری کی آواز بھرا گئی اور وہ جذباتی ہوگئے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے خود یوسف علی کی ویڈیو کیسٹیں دیکھی ہیں اور میرے جیسا دنیادار آدمی بھی کانپ رہا تھا کہ ہم قیامت کے دن خدا کو کیا جواب دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ایسے لوگ پاکستان میں موجود ہیں حالانکہ ایک عالم دین سے مجھے معلوم ہوا کہ وہ مردود یوسف علی کو گزشتہ پندرہ سال سے جانتا ہے۔ جماعت اسلامی پنجاب کے امیر حافظ محمد ادریس نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم "خبریں" کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ اس نے اس معاملے کو اٹھایا اور اسے سامنے لے کر آئے۔ انہوں نے کہا کہ

ختم نبوت کے لئے جو بھی کام کرتا ہے وہ ہمیں عزیز ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے خود اس شیطان کی ویڈیو کیسٹیں دیکھی ہیں' وہ رسول اللہؐ کا ذکر کرتے ہوئے اپنی طرف اشارہ کرتا تھا کہ پہچانو رسول اللہؐ تمہارے درمیان موجود ہیں (نعوذ باللہ) ہمیں اس کے متعلق کوئی شبہ نہیں کہ اس نے نبی ہونے کا دعوے کیا ہے اور جو کچھ اس کے بارے میں کہا جا رہا ہے وہ بالکل درست ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم تمام قومی اخبارات سے مطالبہ کرتے ہیں کہ یہ "خبریں" کا یا میرا مسئلہ نہیں بلکہ یہ مسلم امہ کا مسئلہ ہے لہٰذا وہ بھی اس جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں انہوں نے کہا کہ یہ مسئلہ بند کمرے کا نہیں' اگر عدالتوں نے اس کے متعلق صحیح فیصلہ نہ دیا' پس و پیش سے کام لیا گیا تو عوام کے مشتعل جذبات کو روکا نہیں جاسکے گا۔

کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر حافظ زبیر احمد ظہیر نے کہا کہ ہم روزنامہ "جنگ" "نوائے وقت"' "پاکستان" اور دیگر قومی اخبارات سے متفقہ طور پر درخواست کرتے ہیں کہ وہ بھی خدا کا خوف کریں اور اللہ سے ڈریں اور اس خبیث کے چہرے کو بے نقاب کرنے میں آگے بڑھیں انہوں نے کہا کہ یہ صرف ایک اخبار "خبریں" کا مسئلہ نہیں اور نہ ہی ہمارے آباؤ اجداد کا ذاتی مسئلہ ہے بلکہ یہ اس ذات پاک کا مسئلہ ہے جس کے نام پر یہ ملک معرض وجود میں آیا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے بھی خود اس یوسف علی شیطان کی ویڈیو کیسٹیں دیکھی ہیں' وہ کہتا ہے کہ میں (نعوذ باللہ) رسولؐ کی تکمیلی شکل میں ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ہم متفقہ طور پر قرارداد منظور کرتے ہیں کہ اس شیطان کی ویڈیو کیسٹیں صدر پاکستان' وزیراعظم پاکستان اور چیف جسٹس سپریم کورٹ کو دکھائی جائیں اور وہ خود اس کے متعلق فیصلہ کریں کہ آیا یہ گستاخ رسولؐ کسی بھی رورعایت کا مستحق ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اس سلسلے میں فی الفور ایکشن لے اور یوسف علی کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ انہوں نے کہا آج کی کانفرنس یک نکاتی ایجنڈا یوسف کذاب کے متعلق ہے۔ جمعیت علمائے اسلام (فضل الرحمان گروپ) کے رہنما سیف الدین سیف نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ رسالت مآبؐ کے ختم المرسلین کا مسئلہ انتہائی نازک مسئلہ ہے اور عوام اس قدر مشتعل ہیں کہ وہ اگر آج جیل سے باہر آئے تو اسے کوئی نہ کوئی مرد مومن جہنم رسید کر دے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں خطرہ ہے کہ کہیں یوسف علی کو

دوسرے توہین رسالتؐ کے مرتکب افراد کی طرح رات کے اندھیرے میں ملک سے باہر نہ بھیج دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ یوسف علی کے معاملے میں کسی قسم کا غیر ملکی دباؤ ہرگز قبول نہ کیا جائے اور اس کیس میں وفاقی شرعی عدالت کے ججوں کو شریک کیا جائے اور مستند علمائے کرام سے مشورے لئے جائیں انہوں نے کہا کہ اس مسئلے کے لئے کمیٹیاں بنائی جائیں جو وکلاء کی معاونت کریں۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس کیس کا فوری طور پر میرٹ پر فیصلہ کرکے یوسف علی کو سزائے موت دی جائے۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے علمائے اہل سنت کے رہنما مولانا محمد شفیع جوش نے کہا کہ میں نے اور یہاں موجود کئی ایک علماء نے خود محمد یوسف علی بدبخت کی ویڈیو کیسٹ دیکھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس خبیث نے ایسی ایسی باتیں کہی ہیں کہ ہم بھی وہ ویڈیو کیسٹ پوری نہیں دیکھ سکے کیونکہ ہماری برداشت سے باہر ہو گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ یوسف علی کے نبوت کے جھوٹے دعوے کے بارے میں کیا ہماری گواہی کافی نہیں ہے کہ اس نے ایسا کہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے ملک میں چھوٹے چھوٹے مسئلوں پر تو فل بنچ تشکیل دے دیئے جاتے ہیں جبکہ پوری کائنات کے لئے رحمت العالمینؐ کی توہین کے مسئلہ پر فل بنچ تشکیل نہیں دیا جاسکتا۔ انہوں نے کہا کہ شریف خاندان کے دور حکومت میں یہ واقعہ نحوست ہے اور اسے تو باہر آتے ہی ختم کر دینا چاہیے تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات قابل افسوس ہے کہ وزیراعظم پاکستان میاں نواز شریف اور وزیراعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف کی جانب سے اس مسئلے پر کوئی بیان نہیں دیا گیا اور اسے غیر اہم مسئلہ تصور کیا جا رہا ہے حالانکہ یہ مسئلہ انتہائی نازک اور حساس ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم نواز شریف نے اپنے پاؤں جمانے کے لئے آٹھویں ترمیم کے مسئلے کو تو پہلی فرصت میں ختم کر دیا ہے جبکہ توہین رسالتؐ کے مسئلہ پر ان کے کان پر جوں بھی نہیں رینگی۔ جمعیت العلمائے پاکستان کے مرکزی رہنما شبیر احمد ہاشمی نے کہا کہ یہ ایک انتہائی نازک اور حساس مسئلہ ہے کیونکہ ہمارے دین اسلام میں کافر کو مسلمان اور مسلمان کو کافر اور کذاب کو کذاب نہ کہنا بھی کفر ہے اور یہ ضروریات دین میں شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ یوسف علی کی وڈیو اور آڈیو کیسٹ اور ثبوت تمام علماء کے سامنے نہیں ہیں لہٰذا اسے مرتد' ملعون یا کذاب کہنے سے پہلے مختلف دینی جماعتوں سے تعلق رکھنے والے علماء پر مشتمل کمیٹی بنائی جائے' جو اپنی جماعتوں اور

دوسری دینی جماعتوں کے ذمہ دار فقہ عالم اور قائدین کو یہ کیسٹیں دکھائیں جو اس مسئلہ کے لئے فیصلہ دیں جبکہ کانفرنس میں ان کی اس تجویز کو مسترد کر دیا گیا اور کہا گیا کہ یہاں یہ موجود بہت سے علماء اور قائدین نے وہ ویڈیو کیسٹیں دیکھی ہیں اور وہ اس بات کے گواہ ہیں کہ اس مرتد نے جھوٹے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ مولانا شبیر احمد ہاشمی نے کہا کہ وفاقی شرعی عدالت کے ججوں پر مشتمل ایک کمیٹی بنا دی جائے جس میں جسٹس پیر کرم علی شاہ اور جسٹس تقی عثمانی جیسے ججوں کو شامل کیا جائے جو اس مسئلے پر فیصلہ دیں اور جب تک فیصلہ نہ ہو اس مسئلے پر احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ نے کہا کہ تمام دینی جماعتوں کے رہنما یوسف علی کو اس کے انجام تک پہنچانے کے لئے متحد ہو کر ثبوت و شواہد اکٹھے کریں۔ انہوں نے کہا کہ یوسف علی کو ایسی عبرتناک مثال بنا دیا جائے گا کہ صرف اقلیتی ہی نہیں بلکہ کوئی مسلمان بھی اگر توہین رسالتؐ کا مرتکب ہوگا تو اس کا حشر یوسف علی کذاب جیسا ہوگا انہوں نے کہا کہ ہمارا کیس بڑا مضبوط ہے اور ہم عدالت میں تمام تر ثبوت پیش کریں گے۔ اس کانفرنس میں تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے علمائے کرام کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ (خبریں لاہور: ۱۱ اپریل ۱۹۹۷ء)

نبوت کے جھوٹے دعویدار کے خلاف آج ملک بھر میں احتجاج ہوگا

پاسبان ختم نبوت کی اپیل پر ملک گیر احتجاج شروع کیا جارہا ہے، مجلس احرار الاسلام بھی شریک ہوگی ملزم یوسف کے بارے میں مشترکہ لائحہ عمل کے لئے دینی جماعتوں کا اجلاس ۱۲ اپریل کو بلالیا گیا

لاہور (اپنے سٹاف رپورٹر سے) نبوت کے جھوٹے دعویدار ابوالحسنین یوسف علی کی جانب سے توہین رسالتؐ اور اسے سزا دینے میں حکومت کی کوتاہی

کے خلاف پاسبان ختم نبوت کی اپیل پر آج سے ملک گیر احتجاج کیا جارہا ہے۔ پاسبان ختم نبوت نماز جمعہ کے بعد لاہور سمیت ملک بھر کی مساجد کے باہر احتجاجی مظاہرہ کرے گی مجلس احرار الاسلام لاہور نے احرار کارکنوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ پورے ملک میں ہونے والے ان مظاہروں میں بھرپور شرکت کریں اور عوام کو اس نئے فتنے اور اس کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کریں اس ضمن میں پاسبان ختم نبوت میں شامل تمام دینی مکاتب فکر کے علماء و خطباء کو ایک خط بھیجا ہے جس میں عقیدہ ختم نبوت اور منکرین ختم نبوت کے فتنوں کے اسلام دشمن عقائد پر روشنی ڈالنے کے علاوہ درخواست کی گئی کہ نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف کے خلاف شدید احتجاج کرتے ہوئے اسے سرعام پھانسی پر لٹکانے کے لئے عوام الناس سے قراردادیں پاس کرائی جائیں۔ آج لاہور میں جامعہ رحمانیہ عبدالکریم روڈ سے جلوس نکالا جائے گا اور لاہور ہوٹل چوک میں مظاہرہ کیا جائے گا دریں اثناء پاسبان ختم نبوت کے چیف آرگنائزر اور کل جماعتی مجلس عمل ختم نبوت محمد ممتاز اعوان نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف کے بارے میں حکومت کی سرد مہری اور مشترکہ احتجاجی لائحہ عمل اختیار کرنے کے لئے کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت میں شامل تمام دینی جماعتوں کا اجلاس ۱۲ اپریل کو صبح ۱۱ بجے مرکز ختم نبوت مسجد عائشہ نیو مسلم ٹاؤن لاہور میں طلب کیا گیا ہے۔ تحریک ختم نبوت کے رہنما مولانا محمد اکرم طوفانی نے ختم نبوت اکیڈمی میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ملزم یوسف کے خلاف خصوصی عدالت میں مقدمہ چلا کر سزا دی جائے تاکہ آئندہ ایسے کسی شخص کو مسلمانوں کے حساس مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے کی جرات نہ ہو۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے جمعرات کے روز بھوانہ میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت محمدؐ مصطفےٰ اور احمد مجتبیٰ کے اعزاز میں خاص ختم نبوت کے حفاظت کرنا حکومت پاکستان اور تمام مسلمانوں کی ذمہ داری ہے مولوی فقیر محمد نے صدر فاروق احمد لغاری، وزیراعظم محمد نواز شریف اور چاروں صوبوں کے وزرائے اعلیٰ سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کی شائع کردہ کتابیں "ایک مرد خدا" مرزا طاہر احمد"، "اسلامی اصول کی فلاسفی ۱۹۸۶ء ۱۹۹۶ء اور قادیانی میر محمد اسحاق کا ترجمہ شدہ قرآن مجید فوراً ضبط کیا جائے اور آئین اور قانون کے مطابق انہیں

شائع کرنے والوں کو سزا دی جائے۔ (خبریں لاہور: ۱۱ اپریل ۱۹۹۷ء)

کل جماعتی کانفرنس کے شرکاء

لاہور (خصوصی رپورٹ) مرکزی جماعت اہل حدیث پاکستان کی طرف سے ملزم یوسف علی کے متعلق ایک نکاتی ایجنڈا پر آل پارٹیز کانفرنس منعقد ہوئی جس میں محمد ادریس ہاشمی سیکرٹری جماعت غرباء اہل حدیث پنجاب' میجر جنرل (ر) محمد حسین انصاری' حبیب الرحمان فاروقی خطیب رحمانیہ مسجد اہل حدیث گڑھی شاہو لاہور' سید شبیر احمد ہاشمی خطیب جامع مسجد مینار والی پتوکی ضلع قصور مرکزی نائب صدر جمعیت العلمائے پاکستان' مولانا رفیع الدین سیکرٹری مسلم لیگ علماء کونسل خطیب جامع مسجد نورانی باغبانپورہ لاہور' حافظ صلاح الدین یوسف خطیب جامع اہل حدیث مدنی روڈ مصطفیٰ آباد لاہور' حافظ محمد ادریس امیر جماعت اسلامی صوبہ پنجاب' سیف الدین سنی امیر جمعیت علمائے اسلام لاہور غالب مارکیٹ گلبرگ تھرڈ لاہور' مولانا حسین احمد اعوان مرکزی جمعیت علمائے اہل سنت پاکستان' قاری محمد اسماعیل سلیمانی جنرل سیکرٹری جمعیت علماء اہل سنت لاہور پاکستان' محمد قدیر رکن جماعت اسلامی آزاد کشمیر' حافظ عبدالمجید بٹ جماعت اہل حدیث پاکستان' علامہ حافظ زبیر احمد ظہیر امیر مرکزی جماعت اہل حدیث پاکستان' محمد یاسین' محمد نعیم بٹ' حسین احمد' عبداللہ خان' حافظ محمد اصغر خطیب جامع محمدیہ مسجد اہل حدیث شادباغ لاہور' حافظ محمد اشرف قمر لاہور' حافظ محمد ابراہیم' حافظ احمد خان منڈی بہاء الدین' محمد اسحاق تحریک تحفظ حرمین شریفین (روزنامہ خبریں)' خالد محمود قادری مدیر اعلیٰ جمعیت اتحاد العلماء پاکستان' عطاء اللہ بخاری' مولانا ناصر رفیق ربانی' شاہ السعود یونیورسٹی السعودی عرب الریاض' میاں محمد افضل' محمد اسماعیل شجاع آبادی دفتر ختم نبوت مسلم ٹاؤن لاہور' ابوالبدر محمد شمس الزمان قادری نیو سمن آباد لاہور' قاری محمد جعفر حسین' حافظ قمر الزمان' قاری محمد فاروق' امیر حمزہ' عبدالرحمان' محمد اسماعیل قریشی سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ' عبدالکریم اعوان' محمد یحییٰ مجاہد مرکز الدعوۃ والارشاد' محمد حسین لاکھانی' محمد اکرم اور محمد خالد لطیف گھمن مدیر ماہنامہ انوار ختم نبوت لاہور شامل تھے۔ (خبریں لاہور: ۱۱ اپریل ۱۹۹۷ء)

ملزم یوسف کے خلاف کارروائی کے لئے صدر' وزیر اعظم چیف جسٹس' گورنر اور وزیر اعلیٰ پنجاب کو ٹیلی گرام دینے کا فیصلہ

لاہور (خصوصی رپورٹر + اپنے خبر نگار سے) مرکزی جماعت اہل حدیث پاکستان کے زیر اہتمام آل پارٹیز ختم نبوت کانفرس میں متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا کہ کانفرنس میں شامل تمام علماء کرام اپنی اپنی طرف سے صدر پاکستان' وزیر اعظم پاکستان' چیف جسٹس پاکستان' گورنر پنجاب اور وزیر اعلیٰ پنجاب کو ٹیلی گرام دیں گے کہ ملزم یوسف علی کے خلاف فوری کارروائی کریں۔ (خبریں لاہور: ۱۱ اپریل ۱۹۹۷ء)

جنرل (ر) ایم ایچ انصاری رو پڑے

لاہور (خصوصی رپورٹر' اپنے نامہ نگار سے) مرکزی جماعت اہل حدیث پاکستان کے زیر اہتمام کل جماعتی ختم نبوتؐ کانفرنس میں جنرل (ر) ایم ایچ انصاری یوسف کی کیسٹوں کا ذکر کرتے ہوئے رو پڑے اور بھرائی ہوئی آواز میں کہا کہ کیسٹیں دیکھتے ہوئے میں کانپ رہا تھا اور مجھے لرزہ طاری تھا کہ میں خدا کو کیا جواب دوں گا۔

..... مولانا محمد شفیع جوش نے بڑی جذباتی تقریر کی اور کہا کہ کوئی شخص اپنے باپ کو گالی برداشت نہیں کر سکتا یوسف علی نے رحمت اللعالمینؐ کی توہین کی ہے۔ اس کی کیسٹیں تو وہ دیکھے جو اپنے باپ کو گالی برداشت کر سکتا ہو۔

..... مقررین میں انتہائی جوش تھا اور وہ سارے غازی علم دین کا کردار ادا کرنے

کے لئے تیار نظر آتے تھے۔

..... اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ نے نبوت کے دعویدار یوسف کے مقدمہ کی تفصیل سے علماء کرام کو آگاہ کیا اور کہا کہ یہ سو فیصد کذاب ہے۔

..... اسماعیل شجاع آبادی نے کہا یوسف کے دعویٰ نبوت کے متعلق روزنامہ امت' تکبیر اور خبریں نے پردہ اٹھایا۔

..... سیف الدین سیف نے کہا میں یوسف کو آٹھ سال سے جانتا ہوں وہ اپنی بیوی کو گلے میں دوپٹہ ڈال کر سیر کراتا تھا اور اس وقت اس کی سرگرمیاں مشکوک تھیں اور نبوت کا دعویٰ کرنے کا پروگرام بناتا تھا۔ (خبریں لاہور: ۱۱ اپریل ۱۹۹۷ء)

ملزم یوسف کا تین روزہ جسمانی ریمانڈ

لاہور (سٹاف رپورٹر سے) نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے اور خود کو (نعوذ باللہ) محمدؐ کہنے والے ابوالحسنین یوسف کا مقامی عدالت کے مجسٹریٹ چودھری وکیل نے تین روز کا جسمانی ریمانڈ دے دیا۔ پولیس نے ریمانڈ حاصل کرنے کے بعد تفتیش شروع کر دی ہے۔ اب اسے ۱۳ اپریل کو مقامی عدالت میں پیش کیا جائے گا۔ (خبریں لاہور: ۱۱ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۴۶)

"یوسف کذاب کو پھانسی نہ دی گئی تو عذاب آئے گا" : ملک بھر میں احتجاج حکمرانوں پر تنقید

پاسبان ختم نبوتؐ کی اپیل پر جمعہ کے اجتماعات میں توہین رسالتؐ کے ملزم یوسف کو جلد از جلد سزا دینے کی قراردادیں منظور کی گئیں توہین رسالتؐ ثابت ہو چکی، حکومت ملزم کو تحفظ دے رہی ہے: لیاقت

بلوچ، حکومت نے فتنہ نہ مٹایا تو مسلمان فرض ادا کرنے پر مجبور ہوں گے: سیف الدین حکومت نے رحمت مسیح والا ڈرامہ رچایا تو مزاحمت کریں گے: ظفر اقبال عدالتی تحقیقات مکمل کر کے عبرتناک سزا دی جائے: ربوہ، گجرات، بہاولنگر کا مطالبہ نبوت کے دعویدار کو کذاب کہنا ہمارا ایمان ہے، جیل جانے کو تیار ہیں: اسماعیل شجاع آبادی، دینی جماعتوں کے رہنما آج مشترکہ لائحہ عمل کے لئے اکٹھے ہوں گے

(لاہور نمائندہ خبریں' خصوصی رپورٹر) نبوت کے جھوٹے دعویدار ابوالحسنین یوسف علی کی جانب سے توہین رسالتؐ کرنے پر اور حکومت کی اپنی دینی ذمہ داری کی ادائیگی میں غفلت برتنے کے خلاف جمعہ کے روز ملک بھر میں پاسبان ختم نبوتؐ کی اپیل پر احتجاج کیا گیا۔ اس سلسلے میں لاہور سمیت ملک بھر کی مساجد میں خطیب حضرات نے جمعہ کے اجتماعات میں اس ناپاک جسارت پر شدید احتجاج کیا اور ختم نبوتؐ کے مسئلہ پر قرآن و سنت کی رو سے روشنی ڈالتے ہوئے مسلمان عوام کی طرف سے حکمرانوں سے مطالبہ کیا کہ ملعون ابوالحسنین یوسف علی کے خلاف تمام ثبوت موجود ہیں جن کی روشنی میں اس پر فوراً مقدمہ چلا کر سزائے موت دی جائے۔ بصورت دیگر ناموس محمدؐ کی حفاظت نہ کرنے والے حکمرانوں پر خدا تعالیٰ عذاب بھیج سکتا ہے۔ جمعہ کے روز لاہور میں مجلس احرار اسلام' پاسبان ختم نبوت' عالمی مجلس ختم نبوت' جماعت اسلامی اور دیگر مذہبی جماعتوں اور سماجی تنظیموں نے مظاہرے بھی کئے۔ مجلس احرار اسلام لاہور اور پاسبان ختم نبوت کی جانب سے نماز جمعہ کے بعد عبدالکریم روڈ قلعہ گوجر سنگھ میں احتجاجی جلوس سے خطاب کرتے ہوئے مجلس احرار اسلام لاہور کے صدر چودھری ظفر اقبال ایڈووکیٹ نے کہا کہ یوسف ملعون شاید بھول گیا ہے کہ اس نے جس شہر میں اپنی جھوٹی نبوت کا ڈرامہ رچانے کی کوشش کی ہے وہ شہدائے ختم نبوت کے ورثا کا مسکن ہے۔ انہوں نے

کہا کہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے کہا تھا کہ جب کوئی بھی سر اٹھائے گا صدیق اکبرؓ کی سنت تازہ کی جائے گی۔ انہوں نے حکومت کو انتباہ کیا کہ اگر حکومت نے اس کیس میں سلامت مسیح اور رحمت مسیح والا ڈرامہ رچانے کی کوشش کی تو احرار ایسی کسی بھی کوشش کو نیست و نابود کر دیں گے۔ ملتان میں مجلس احرار کے مرکزی رہنما سید محمد کفیل بخاری نے جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یوسف کذاب مرزا غلام احمد قادیانی کا تسلسل ہے۔ ایسے شخص کا قتل کیا جانا واجب ہے۔ ملتان کے علاوہ مسجد احرار ربوہ میں مولانا محمد مغیرہ' جامع عثمانیہ چیچہ وطنی میں مولانا منظور حمد اور عبداللطیف خالد چیمہ' گجرات میں مولانا سید محمد یونس بخاری' حاصل پور میں مولانا ابو سفیان تائب' بہاولنگر میں حکیم مولوی عبدالغفور اور لیاقت پور ضلع رحیم یار خان میں مولانا قاری ظہور الرحیم نے جمعہ کے خطبات میں حکومت سے مطالبہ کیا کہ یوسف کذاب کے خلاف جلد از جلد عدالتی تحقیقات کر کے توہین رسالتؐ کے جرم میں پھانسی دی جائے۔ جماعت اسلامی لاہور کے مظاہرے کے بعد لیاقت بلوچ نے کہا کہ حکومت رحمت مسیح کیس کی طرح ملزم یوسف کو تحفظ دے رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یوسف نے اپنی ویڈیو تقریروں میں توہین رسالتؐ کی ہے اور حکومت کو اس کے خلاف سخت کارروائی کرنی چاہیے فردوس مارکیٹ گلبرگ لاہور کی مسجد میں جمعہ کا خطبہ دیتے ہوئے مرکزی جماعت اہل حدیث پاکستان کے امیر علامہ زبیر احمد ظہیر نے کہا کہ یوسف علی کذاب کا فتنہ قادیانی فتنے سے کم نہیں جبکہ حکومت کو چاہیے کہ وہ اس فتنہ کو جلد جڑ سے نکال دے۔ انہوں نے کہا یہ غیرت رسولؐ کا تقاضا ہے کہ جو شخص بھی توہین رسولؐ کا مرتکب ہو اس کو فی الفور ختم کر دیا جائے۔ غالب مارکیٹ گلبرگ لاہور کے خطیب اور جمعیت علماء اسلام کے مرکزی رہنما سیف الدین سیف نے کہا کہ مسلمانان پاکستان ملعون یوسف کے زندہ ہونے پر جو زندگی گزار رہے ہیں وہ ان پر بھاری ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ از خود اس فتنہ کو ختم کر دے ورنہ مسلمان اس کو خود ختم کر دیں گے۔ بھائی پھیرو سے نامہ نگار کے مطابق ملعون کاذب ابوالحسنین یوسف علی کے خلاف دوسرے شہروں کی طرح بہاولنگر میں بھی مساجد میں جمعہ کے اجتماعات میں زبردست احتجاج کیا گیا۔ علماء کرام نے مطالبہ کیا ہے کہ ملعون کذاب کو آزادی چوک لاہور میں پھانسی کے تختہ پر لٹکایا جائے تاکہ آئندہ کسی بھی نبوت کے دعویدار کے لئے باعث عبرت

بن سکے۔ جامعہ انوار غوثیہ کے خطیب مولانا غلام قاسم نورانی نے کہا کہ نبوت کے جھوٹے دعویدار کو حکومت کو جتنی جلدی ہو سکے پھانسی دینی چاہیے۔ مسجد صدیقیہ محلہ رسولپورہ کے خطیب حاجی حافظ محمد یعقوب نے کہا کہ ملعون شیطان کو جتنی جلدی ہو سکے کیفر کردار تک پہنچایا جائے ورنہ کئی فتنے اٹھ کھڑے ہوں گے۔ علماء کرام نے کہا کہ اگر عید سے قبل اسے پھانسی نہ دی گئی تو ڑو کے روز بھائی پھیرو کے تمام علماء کرام احتجاجی مظاہرہ کریں گے۔ جامعہ احیاء العلوم کے خطیب مفتی ضیاء الحسنین نے کہا کہ نبی کریمؐ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا کذاب ہے۔ سمبڑیال سے نمائندہ "خبریں" کے مطابق ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کے مرکزی صدر صاجزادہ سلمان منیر خطیب مرکزی جامع مسجد مشرقی سمبڑیاں نے ایک بیان میں صدر فاروق احمد خان لغاری' وزیر اعظم میاں نواز شریف اور سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سے اپیل کی ہے کہ کذاب یوسف علی کے لئے فی الفور پھانسی کا اعلان کریں۔ دیپالپور سے تحصیل رپورٹر کے مطابق ممتاز قانون دان اور سابق صدر ایسوسی ایشن قاضی ضرغام الحق ایڈووکیٹ نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف کو بے نقاب کرنے پر "خبریں" کے چیف ایڈیٹر ضیاء شاہد اور خبریں" ٹیم کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ کذاب یوسف جیسے باثر شیطان پر ہاتھ ڈالنا "خبریں" کا عظیم کارنامہ ہے۔ انہوں نے وزیر اعظم نواز شریف اور وزیر اعظم شہباز شریف سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ کذاب یوسف کو سرعام پھانسی دی جائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی سیکرٹری اور یوسف کذاب کیس کے مدعی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی ہو یا یوسف کذاب کسی بھی کذاب کے معاملہ میں مصلحت سے کام نہیں لیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوتؐ و ناموس رسالتؐ کے لئے صرف جیل ہی نہیں بلکہ جان عزیز کا نذرانہ پیش کرنا عین سعادت ہے۔ انہوں نے کہا کہ مدعی نبوت کو کذاب و دجال خود سرور کائنات ﷺ نے فرمایا ہے لہٰذا مدعی نبوت کو دجال و کذاب کہنا ایمان ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس مسئلہ پر متفقہ لائحہ عمل اختیار کرنے کے لئے آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کا اجلاس آج گیارہ بجے صبح دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلم ٹاؤن میں طلب کر لیا گیا ہے۔

(خبریں لاہور: ۱۲ اپریل ۱۹۹۷ء)

کذاب یوسف کی تفتیش اعلیٰ پولیس افسر کو دی جائے: شجاع آبادی کی آئی جی سے درخواست

لاہور (سٹاف رپورٹر سے) مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے آئی جی پنجاب کو نبوت کے جھوٹے دعویدار ابوالحسنین یوسف کی تفتیش تھانہ ملت پارک سے تبدیل کرکے ڈی آئی جی یا ایس ایس پی کے سپرد کرنے کی درخواست میں لکھا ہے کہ یوسف علی کی اہلیہ طیبہ یوسف کی ہائی کورٹ میں ایک رٹ کی سماعت کے دوران عدالت عالیہ نے تفتیشی افسر سے تفتیش کے بارے میں تعزیرات پاکستان کی بعض دفعات کے بارے میں چند سوالات کئے جس کا تفتیشی افسر تسلی بخش جواب نہ دے سکا۔ انہوں نے کہا کہ چونکہ یہ انتہائی حساس نوعیت کا کیس ہے اگر صحیح اور قانونی طور پر تفتیش نہ کی گئی تو ملزم مذکورہ اس سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے گا۔ (خبریں لاہور: ۱۲ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۴۷)

جھوٹے نبی کے خلاف تلوار اٹھانے کا حکم ہے عدالت حکم امتناعی منسوخ کرے: ضیاء شاہد

لاہور ہائی کورٹ کی طرف سے طیبہ یوسف کی رٹ پر جاری کیا جانے والا حکم امتناعی آزادی تحریر و تقریر کے منافی ہے' چیف ایڈیٹر خبریں کی رٹ علماء کرام نے فلم دیکھنے اور ٹیپ سننے کے بعد متفقہ فتویٰ دیا کہ یوسف کاذب توہین رسالتؐ کا مرتکب ہوا ہے' ہر مسلمان اٹھ

کھڑا ہو کسی شخص کو اخبار سے تکلیف پہنچے تو وہ دیوانی یا فوجداری قانون کے تحت کاروائی کر سکتا ہے' رٹ کے ذریعے تحفظ نہیں دینا چاہیے "خبریں" محض اخبار نہیں اس نے پاکستان کی نظریاتی اساس اور اسلام کو اس کے دشمن سے تحفظ دینے کا عہد بھی کر رکھا ہے بے نظیر' نواز شریف اور بھٹو کے کیس میں اس قسم کا حکم امتناعی جاری نہیں کیا گیا تھا' ہمیں اپنا نقطہ نظر پیش کرنے سے محروم کر دیا گیا ہے

لاہور (خصوصی رپورٹ) "خبریں" کے چیف ایڈیٹر مسٹر ضیاء شاہد نے لاہور ہائی کورٹ سے درخواست کی ہے کہ ابوالحسنین یوسف کی اہلیہ مسز طیبہ یوسف کی رٹ میں ان کے خلاف حکم امتناعی جاری کیا گیا ہے۔ اعظم سلطان سہروردی ایڈووکیٹ کے ذریعے کی گئی اس رٹ درخواست میں کہا گیا ہے کہ حکم امتناعی منسوخ کیا جائے۔ انہوں نے اپنی ایک رٹ درخواست میں کہا ہے کہ اس حکم امتناعی کے ذریعے انہیں آزادی تحریر و تقریر کے حق سے محروم کر دیا گیا ہے اور "قلمی اپاہج" بنا کر رکھ دیا ہے' روزنامہ "خبریں" محض خبریں شائع کرنے تک محدود نہیں اس اخبار نے پاکستان کی نظریاتی اساس اور اسلام کو اس کے دشمنوں سے تحفظ دینے کا عہد بھی کر رکھا ہے۔ انہوں نے کہا اگر کسی شخص کو ایک اخبار سے تکلیف پہنچے تو وہ دیوانی یا فوجداری قانون کے مطابق حیثیت عرفی کو نقصان پہنچانے کا مقدمہ درج کرا سکتا ہے۔ واضح رہے کہ عدالت عالیہ نے ابوالحسنین یوسف کے ضمن میں سخت الفاظ کی اشاعت کی ممانعت کر دی ہے۔ ضیاء شاہد نے اپنی رٹ میں کہا ہے کہ کسی ایسے اخبار کے خلاف حکم امتناعی جاری نہیں کیا جا سکتا' جس کی ملکیت نجی شعبہ کے پاس ہو۔ درخواست گزار نے ناموس اسلام اور رسول اکرمؐ کی عزت و وقار کے لئے ملزم کے خلاف مضامین شائع کئے۔ درخواست گزار پاکستان کے آئین اور قرارداد مقاصد (آرٹیکل ۲ اے) پر ایمان رکھتا ہے۔ ان میں کہا گیا ہے کہ پاکستان ایک ایسا ملک ہے جہاں مسلمان انفرادی اور اجتماعی طور پر اسلام کی تعلیمات اور

احکامات کے مطابق زندگی بسر کریں گے جو قرآن و سنت میں دیئے گئے ہیں۔ درخواست گزار کا ایمان ہے کہ جو شخص ختم نبوتؐ کے لئے اپنی جان قربان نہیں کرتا وہ مسلمان نہیں۔ درخواست گزار حضرت عمرؓ کی ان غیر معمولی ہدایات پر بھی یقین رکھتا ہے جس میں انہوں نے نبوتؐ کے جعلی دعویداروں کے خلاف تلوار اٹھانے کا حکم دیا تھا۔ فاضل عدالت کے حکم امتناعی کی وجہ سے درخواست گزار کو اپنے اخبار میں ملزم کے خلاف اپنے قلم سے کچھ لکھنے سے روک دیا گیا ہے اور اس کے اخبار کو صرف اہم عوامی شخصیات کے خیالات رپورٹ کرنے تک محدود کر دیا گیا ہے۔ درخواست گزار سے اس کے اپنے خیالات کی اشاعت کا حق چھین لیا گیا ہے اور اسے واضح طور پر آزادی تحریر و تقریر کے حق سے محروم کر دیا گیا ہے۔ اس طرح درخواست گزار کے اخبار میں اس کے اپنے نظریات کی فروغ و اشاعت نہ کرنے کی پابندی عائد کر دی ہے۔ درخواست گزار کو سنگین طور پر "اپاہج قلمی" بنا دیا گیا ہے۔ اخبار کو اپنا نقطہ نظر پیش کرنے والے اخبار کی خصوصیت سے محروم کر دیا گیا ہے اور اب یہ اخبار دوسرے لوگوں کے بیانات اور خبروں کی اشاعت تک محدود ہو گیا ہے جبکہ اس کے اپنے خیالات کے اظہار پر قدغن عائد کر دی گئی ہے۔ زیر نظر مقدمے میں پیٹیشنز کو دیوانی اور فوجداری عدالتوں میں چارۂ کار دستیاب ہے۔ ملزم شخص کو عوام الناس کی منفی تنقید سے محفوظ رکھنے کے لئے اس فاضل عدالت میں رٹ دائر کرنے کی حد فراہم نہیں کی جاسکتی۔ درخواست گزار کو ملزم کے خلاف کوئی عناد نہیں وہ اس سے نہ کبھی ملا نہ اس سے کبھی گفتگو کی۔ جب درخواست گزار کو ملزم کی سرگرمیوں کا لوگوں سے اور ہفت روزہ "تکبیر" سے علم ہوا تو اس نے ملزم کے ویڈیو کیسٹس حاصل کئے اور ایک ہال کرائے پر لے کر یہ ویڈیو ٹیپ مندرجہ ذیل علماء کی معیت میں دیکھے اور سنے۔ میجر جنرل (ر) ایم ایچ انصاری، مولانا محمد شفیع جوش (خطیب جامعہ رحمت ٹاؤن شپ)، مولانا عبدالمالک (جماعت اہل حدیث)، علامہ زبیر احمد ظہیر (جنرل سیکرٹری جماعت اہل حدیث)، مولانا حبیب الرحمان فاروقی، ڈاکٹر ریاض الحسن گیلانی، سینئر ایڈووکیٹ سابق مشیر شریعت کورٹ آف پاکستان، ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی (جامعہ نعیمیہ)، مولانا محمد رفیق ربانی (شاہ سعود یونیورسٹی)، حافظ کاظم رضا نقوی، مولانا محمد افضل حیدری، ڈاکٹر ظہور احمد اظہر پرنسپل اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی، حافظ محمد ادریس جماعت اسلامی

لاہور، جناب لیاقت بلوچ سابق رکن قومی اسمبلی، حافظ علی سرور، حافظ محمد نعیم بٹ، سردار مقصود حسین طاہر، حاجی عبدالقوم، مولانا ضیاء اللہ قصوری۔ تمام علما فلم دیکھنے کے بعد اور کیسٹیں سننے کے بعد متفقہ طور پر اس نتیجے پر پہنچے کہ یوسف کاذب رسول اکرمؐ کی توہین کا مرتکب تھا۔ انہوں نے متفقہ طور پر فتویٰ دیا کہ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ اس بدی کو ابتدا ہی میں پکڑے اور اس کے خلاف اٹھ کھڑا ہو۔ متذکرہ بالا قسم کا تحفظ پوری دنیا کے کسی آزاد ملک میں کسی ملزم کو کبھی نہیں دیا گیا۔ یہاں او جے سمپسن کے مقدمے کی مثال پیش کی جاتی ہے۔ اس مقدمے میں امریکہ کے ایک مشہور نیگرو سپورٹس سٹار پر اپنی سفید فارم بیوی کو قتل کرنے کا الزام تھا۔ پورے امریکہ کا پریس اس مقدمے پر تبصرے کر رہا تھا لیکن حکم امتناعی جاری نہیں کیا گیا۔ حال ہی میں پاکستان کی سپریم کورٹ نے محترمہ بے نظیر بھٹو کے مقدمے کی سماعت کی ان کی حکومت کو کرپشن کے الزام میں معزول کر دیا گیا تھا لیکن ان کے حق میں ایسا کوئی حکم جاری نہیں کیا گیا جس میں پریس کو ان کے خلاف کچھ لکھنے سے جسے عرف عام میں میڈیا ٹرائیل کہا جاتا ہے سے روکا گیا ہو۔ میاں نواز شریف نے اپنی حکومت بحال کرنے کے لئے سپریم کورٹ میں پیٹیشن دائر کی تھی تو اس وقت سارا پریس ان پر کرپشن کا الزام لگا رہا تھا لیکن اس وقت پریس کے خلاف حکم امتناعی جاری نہیں کیا گیا تھا۔ ذوالفقار علی بھٹو کے خلاف ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں قتل کا مقدمہ چل رہا تھا تو بھی اس قسم کا امتناعی حکم جاری نہیں ہوا تھا۔ یہ بات قرین انصاف نہیں ہے کہ عدالت اپنی طاقت ایک ایسے شخص کے تحفظ کے لئے استعمال کرے جو توہین رسالتؐ کا مرتکب ہے۔ اخبارات کا حق ہے کہ وہ کسی واردات کے ملزم کے بارے میں اہم شہریوں کے بیانات اور ان کی آراء شائع کریں۔ اس بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ اس قسم کے بیانات مقدمہ کی سماعت کرنے والی عدالت کی کارروائی کو متاثر نہیں کریں گے۔ عدالتوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ ان بیانات کے مواد کی طرف متوجہ نہیں ہوں گی۔ بصورت دیگر بھی عدالتیں اور عدلیہ کسی ملزم کے خلاف چھپنے والے مواد کو زیر غور نہیں لاتیں اور مقدمے کا فیصلہ ریکارڈ کی اساس پر کرتی ہیں۔ دوسرے متعدد اخبارات کے برعکس روزنامہ "خبریں" ایک اخبار بھی ہے اور یہ آراء پیش کرنے والا پرچہ بھی ہے۔ اس کا مقصد صرف خبریں چھاپنے تک محدود نہیں۔ اس اخبار نے پاکستان کی نظریاتی

اساس اور اسلام کو اس کے دشمنوں سے تحفظ دینے کا عہد کر رکھا ہے۔ یہ پہلی دفعہ نہیں جب ایک شخص کو جعلی نبی قرار دیا گیا تو اس نے جعلسازی کے ارتکاب سے انکار کر دیا ہو۔ مرزا غلام احمد نے بھی اپنی زندگی میں کئی مرتبہ یہ کہا تھا کہ اس نے نبی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ مرزا غلام احمد نے اس قسم کے بیانات پر احمدیہ گروہ کی لاہوری پارٹی ابھی تک اعتماد کرتی ہے وہ یقین کرتے ہیں کہ مرزا غلام احمد نے کبھی نبی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تھا بلکہ وہ صرف مجدد تھے۔ احمدیوں کی قادیانی پارٹی اس قسم کے بیانات پر اعتماد نہیں کرتی ان کے ایقان کے مطابق مرزا صاحب نے یہ بیانات مصلحت کے تحت لیکن خدا کے حکم کے مطابق دیئے تھے۔ یہ درست ہے کہ بعض ایسے اخبارات بھی ہیں جنہوں نے ملزم کے خلاف بیانات اور مضامین نہیں چھاپے لیکن حکم امتناعی جاری کرنے کے لئے اس بات کو بنیاد نہیں بنایا جاسکتا۔ ہر اخبار کی اپنی پالیسی' اپنی ترجیحات اور اپنی نظریاتی وابستگی ہوتی ہیں صحافت میں ہر قسم کے لوگ موجود ہیں۔ ان میں سے بعض سوشلسٹ ہوں گے' بعض سیکولر اور بعض خود کو آزاد خیال کہتے ہوں گے۔ ہر شخص اپنے ذاتی اعتقادات اور خیالات کے مطابق تحریر و تقریر کے وسائل آزادی سے استعمال کر سکتا ہے درخواست گزار کو مجبور نہیں کیا جاسکتا کہ وہ سوشلسٹ' آزاد خیال سیکولر اخبار چھاپے۔ آزادی تحریر و تقریر کے بنیادی حقوق حیثیت عرفی کے قوانین سے مشروط ہیں۔ اس لئے ضروری امر یہ ہے کہ اگر کسی کو ایک اخبار سے تکلیف پہنچے تو وہ دیوانی' فوجداری قانون کے مطابق حیثیت عرفی کو نقصان پہنچانے کا مقدمہ درج کرائے لیکن اس شخص کی رٹ کے مدار میں تحفظ نہیں دینا چاہیے۔ (خبریں لاہور: ۱۳ اپریل ۱۹۹۷ء)

"یوسف علی کے کردار سے آگاہ کر دوں تو آپ اسے فوراً قتل کر دیں طیبہ یوسف"

یوسف نے ۹۰ء میں سابق ایم این اے میاں محمد عثمان سے دوسری شادی کی اجازت لی' میاں عثمان نے ثبوت پیش کر دیئے بیوی کا اجازت نامہ لانے کو کہا تو اپنی علمیت اور تعلقات کا رعب جھاڑنے

لگا' میرے اصرار پر سیکرٹری یونین کونسل کو ساتھ لے گیا' طیبہ یوسف سیکرٹری کے سامنے رونے لگی اور بار بار ایک ہی فقرہ دہراتی رہی بعد میں طیبہ نے اجازت دے دی اور رازداری کی تاکید کی: میاں عثمان ""خلافت بحال کرنے کے لئے کالجوں میں جانا ہے' بیوی ساتھ نہیں دے سکتی' چالیس برس کی عورت سے نکاح کروں گا""

یوسف کا انگریزی میں خط

لاہور (سٹاف رپورٹر) سابق رکن قومی اسمبلی میاں محمد عثمان نے روزنامہ "خبریں" کے نام ایک خط میں انکشافات کئے ہیں کہ ۱۹۹۰ء میں کذاب یوسف دوسری شادی کی اجازت لینے کے لئے میرے پاس آیا کیونکہ اس وقت میں کونسلر اور مصالحتی عدالت کا چیئرمین تھا اور محمد یوسف علی ۱۵ سی جی او آر تھری شادمان کا رہائشی تھا۔ میں نے قانون کے تحت پہلی بیوی کی اجازت کے بغیر دوسرے نکاح کی اجازت دینے سے انکار کر دیا تو یوسف علی نے کہا کہ اس کی بیوی ثالثی کونسل کے دفتر ہرگز نہیں آئے گی اور ساتھ ہی اس نے اپنی علمیت اور تعلقات کا رعب جھاڑا۔ بار بار مجبور کرنے پر سیکرٹری یونین کونسل کو میں نے یوسف علی کے ساتھ اس کی بیوی طیبہ بڑے سنجیدگی [illegible] بھیجا جس نے یوسف علی کی بیوی طیبہ یوسف کو صورت حال سے [illegible] کی موجودگی میں آگاہ کیا تو مسماۃ طیبہ یوسف علی نے زار و قطار رونا شروع کر دیا اور اس کذاب کو دوسری شادی کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ نیز اس نے بار بار ایک ہی جملہ ادا کیا کہ "اگر آپ لوگوں کو میں اس (یوسف علی) کے اصل کردار سے آگاہ کر دوں تو آپ اسے فوراً قتل کر دیں گے۔" چند دن بعد یوسف علی اپنی بیوی کے ہمراہ میرے پاس آیا تو اس کی بیوی نے اسے دوسری شادی کی اجازت دے دی مگر رازداری کی سخت تاکید کی۔ میاں محمد عثمان نے "خبریں" کے نام خط میں یوسف علی کا خط' اس کی بیوی کا اجازت نامہ' ثالثی کونسل کی رپورٹ کی نقل اور شناختی کارڈ کی کاپی بھی ارسال کی۔ یوسف علی

نے اپنے خط میں جو اس نے میاں عثمان کے نام لکھا بتایا کہ وہ ۱۵ سی جی او آر تھری کا رہائشی ہے۔ ۲ مئی ۱۹۹۰ء کو لکھے گئے اس خط میں جو انگریزی میں لکھا گیا یوسف علی نے میاں عثمان کو اپیل کی کہ اسے دوسری شادی کی اجازت دی جائے کیونکہ اس کی بیوی جو ۱۹ سال سے اس کے نکاح میں ہے اب ۱۹۷۸ء سے بیمار ہے اور بعض دیگر ناگزیر وجوہات بھی ہیں جس کی بنا پر میں دوسری شادی کرنا چاہتا ہوں۔ اپنے خط میں یوسف علی نے لکھا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے مسلم امت کی عظیم ذمہ داری سونپ رکھی ہے اور مجھے خلافت کو بحال کرنا ہے جس کے لئے مجھے طالبات اور طلبہ کے کالجوں میں جانا ہے میری بیوی طیبہ میرا ساتھ نہیں دے سکتی کیونکہ بیماری اور بچوں کی وجہ سے وہ میرا ساتھ دینے سے معذور ہے۔ اپنی درخواست میں یوسف علی نے مزید لکھا ہے کہ جس خاتون کے ساتھ وہ شادی کرنے جا رہا ہے اس کی عمر ۴۰ سال ہے۔ اس کے پاس قرآن مجید کا بہت علم ہے اور میں یہ شادی اللہ اور اس کے دین کے لئے کر رہا ہوں۔ مجھے اپنے ہیڈ کوارٹر مدینہ منورہ واپس جانا ہے اور دنیا بھر کے ممالک میں جانا ہے، مجھے آپ کی فوری اجازت چاہیے۔ اس خط کے بعد طیبہ یوسف نے تحریری طور پر یوسف علی کو دوسری شادی کی اجازت دیتے ہوئے لکھا کہ "میں بعض ناگزیر اور خصوصی وجوہات کی بنا پر اپنے خاوند محمد یوسف علی ولد وزیر علی کو دوسری شادی کی اجازت دیتی ہوں" پھر اپنے دستخط کئے اور شناختی کارڈ نمبر بھی درج کیا یوسف علی کی طرف سے اچھرہ کی گلی نمبر ۳۱ کے رہائشی حمید الدین بطور گواہ پیش ہوئے۔ طیبہ یوسف کی تحریری اجازت کے بعد ثالثی کونسل نے رپورٹ تیار کر کے یوسف علی کو دوسری شادی کرنے کی یکم ستمبر [illegible] اجازت دے دی۔ اس سے قبل یوسف علی نے ۲۷ اگست ۱۹۹۰ء کو ایک اور [illegible] آپ [illegible] محمد عثمان کے نام اپنے ہاتھ سے لکھا جس میں اپنی بیوی طیبہ یوسف علی کو [illegible] خاتون قرار دیتے ہوئے اپنی مرکز نگاہ قرار دیا اور کہا کہ وہ میرے ساتھ دوسری شادی کے باوجود حسن سلوک کے ساتھ رہے گی۔ (خبریں لاہور: ۱۳ اپریل ۱۹۹۷ء)

یوسف کذاب کو سزا نہ ملی تو حکومت فارغ: دینی جماعتوں کا انتباہ

صدر، وزیراعظم، گورنر اور وزیراعلیٰ پنجاب کی غیر سنجیدگی قابل مذمت ہے، یوسف کو فرار کرانے کی کوشش ہوئی تو حکومت نہیں رہے گی: آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کذاب کے خلاف کیس کے لئے لیگل کمیٹی اور پریس کمیٹی بنا دی گئی، علماء نے آئی جی سے ملاقات کی، جہانزیب برکی نے تفتیش اعلیٰ افسر کو دینے کا مطالبہ مان لیا

لاہور (خصوصی رپورٹر) آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا اجلاس جامع مسجد عائشہ مسلم ٹاؤن مولانا عبدالمالک خان کی صدارت میں ہفتہ کے روز ہوا۔ اجلاس میں اس بات پر تشویش کا اظہار کیا گیا کہ ابھی تک صدر، وزیراعظم، گورنر اور وزیراعلیٰ پنجاب کی طرف سے کذاب یوسف علی کے بارے میں کوئی ردعمل ظاہر نہیں کیا گیا۔ اجلاس میں اس حکومتی بے حسی کی شدید مذمت کی گئی اور مطالبہ کیا گیا کہ حکومت فی الفور جھوٹے مدعی نبوت کذاب یوسف کو کیفر کردار تک پہنچائے بصورت دیگر پورا ملک سراپا احتجاج بن جائے گا۔ حکومت سے یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ اس خالص دینی اور حساس مسئلہ میں حکومت روایتی ٹال مٹول سے کام لینے کے بجائے سنجیدگی کا مظاہرہ کرے۔ تاخیری حربہ اختیار یا ملعون یوسف کو ملک سے باہر فرار کرانے کی کوشش کی گئی تو شمع رسالتؐ کے کروڑوں پروانوں کا سیلاب حکومت کو خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے جائے گا۔ اجلاس میں ایم پی اے مولانا منظور احمد چنیوٹی، اتحاد العلماء پاکستان کے صدر مولانا عبدالمالک خاں، جماعت اسلامی کے رہنما مولانا فتح محمد، تنظیم اسلامی کے جنرل محمد حسین انصاری، جمعیت علماء اسلام کے رہنماؤں مولانا نعیم اللہ فاروقی، مولانا خلیل الرحمن حقانی، مولانا محب النبی، مولانا سیف الدین سیف، حافظ محمد ریاض درانی، قاری نذیر احمد، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، قاری محمد رمضان، قاری محمد علی، جمعیت علماء پاکستان کے سردار محمد خان لغاری، قاری عبدالحمید

قادری، انجینئر سلیم اللہ خان، امیر مرکزی جماعت اہل حدیث حافظ زبیر احمد ظہیر، محمد اکبر ظہیر، جمعیت علماء اہل سنت کے مولانا حسین احمد اعوان، پاسبان ختم نبوت کے محمد ممتاز اعوان، پاکستان مسلم لیگ نواز گروپ علماء ونگ کے صدر رجیع اللہ خاں، حافظ محمد الیاس عثمان، مجلس احرار السلام کے قاری محمد یوسف احرار، میاں محمد اویس سمیت کئی جماعتوں کے رہنماؤں نے شرکت کی۔ اجلاس میں یوسف کذاب کیس کی کامیابی اور عقیدہ ختم بنوت کی تحریک کو مزید فعال بنانے کے لئے لیگل کمیٹی، رابطہ کمیٹی اور پریس کمیٹی بنائی گئی۔ دریں اثناء آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں پر مشتمل ایک وفد نے آئی جی پنجاب جہانزیب برکی سے ان کے دفتر میں ملاقات کی۔ علماء کرام نے آئی جی پنجاب سے مطالبہ کیا کہ کذاب یوسف علی کیس کی تفتیش سب انسپکٹر کے بجائے ڈی آئی جی یا کم از کم ایس ایس پی لاہور کے سپرد کی جائے اور ۲۸ اپریل سے قبل تفتیش مکمل کر کے عدالت عالیہ میں پیش کی جائے۔ جنابِ برکی نے وفد کو یقین دلایا کہ بہت ہی جلد تفتیش تبدیل کر کے کسی اہم افسر کے سپرد کی جائے گی۔ (خبریں لاہور: ۱۳ اپریل ۱۹۹۷ء)

یوسف کذاب کے زندہ رہنے پر پورا ملک سراپا احتجاج بن گیا، جگہ جگہ مظاہرے اور پھانسی کے مطالبے

لاہور (خبریں نمائندگان) علماء کونسل سرگودھا نے ۱۷ اپریل کو جامع مسجد بلاک نمبر ایک میں کذاب یوسف علی کو سزا دینے میں غفلت برتنے پر حکومت کے خلاف احتجاجی جلسے کا اعلان کیا ہے سرگودھا شہر کی ۴۸ مسجدوں میں جمعہ کے اجتماعات میں مشترکہ قرارداد منظور کی گئی، جس میں متفقہ طور پر حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ یوسف کو توہین رسالتؐ پر فوراً تختہ دار پر لٹکایا جائے۔ صادق آباد سے تحصیل رپورٹر کے مطابق صادق آباد فوٹو سٹیٹ یونین کے جنرل سیکرٹری غلام مصطفیٰ نے توہین رسالتؐ کے مرتکب کذاب یوسف کو جلد از جلد عبرتناک سزا دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ عیسیٰ خیل سے تحصیل رپورٹر کے مطابق گورنمنٹ ڈگری کالج لکی مروت

کے طلبہ نے نبوت کا دعویٰ کرنے والے ملعون و کذاب یوسف علی کے خلاف ایک احتجاجی جلوس نکالا جو لاری اڈہ اور عمر گل چوک سے ہوتا ہوا ڈی سی آفس لکی مروت پہنچا جہاں طلبہ نے ڈپٹی کمشنر لکی مروت لائق الرحمان ڈاوڑ کو ایک یادداشت پیش کی جس میں پرزور مطالبہ کیا گیا کہ ملعون یوسف علی کو سنگسار کیا جائے۔ بوریوالا سے نامہ نگار کے مطابق مختلف سماجی، سیاسی، دینی، صحافتی اور ادبی رہنماؤں نے خبریں فورم میں اظہار خیال کرتے ہوئے نبوت کے دعویدار یوسف کذاب کی کرتوتوں کی نشاندہی پر "خبریں" کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ملعون یوسف کو سرعام پھانسی کا مطالبہ کیا ہے۔ (خبریں لاہور: ۱۳ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۴۸)

یوسف نے سرکاری مہمان خانے میں مکر کر لیا ہاتھ جوڑ کر نبوت سے انکار

سلاخوں کے پیچھے ایسا لگ رہا ہے کہ جنت اور دوزخ کے درمیان میدان اعراف میں آگیا ہوں، الزام علماء کی سازش ہیں سینکڑوں افراد کو اپنی تقریر سے قابو کرنے والا جھوٹا نبی حوالات کے باہر کھڑے سنتری کو متاثر نہ کر سکا، بولتے ہوئے اٹکتا اور صفائی پیش کرتا رہتا ہے حوالات میں باربار دہراتا ہے کہ اس نے کوئی دعویٰ نہیں کیا، طیبہ کے علاوہ اس کی کوئی بیوی نہیں، الزام لگانے والی لڑکیوں پر عذاب نازل ہو گا نیند آور گولیاں کھانے کے باوجود جاگتا رہتا ہے، سجدہ کی حالت میں رونے کی اداکاری کرتا ہے، انگریزی اور دیسی ادویات باقاعدگی سے کھاتا ہے

لاہور (سٹاف رپورٹر) سالہاسال تک لوگوں کو ورغلانے والا خود کو (نعوذ باللہ) آخری نبی حضرت محمدؐ کا درجہ دینے والا اور نبی کریم کی روح حلول کرنے کی بات کرکے اپنے جسم کو پاک قرار دے کر متعدد خواتین سے زیادتی کرنے والا ابوالحسنین محمد یوسف سرکاری مہمان بن کر تھانہ مسلم ٹاؤن کی حوالات میں بند ہے حوالات میں کبھی گھنٹوں لیٹ کر چھت کو دیکھتا رہتا ہے اور کبھی دینی کتابوں کا مطالعہ شروع کر دیتا ہے۔ زمین پر فوم کا گدا اور اس پر خوبصورت بستر کمبل اور سر کے نیچے دو تکیے رکھ کر لیٹا ہوا یہ شخص جو کبھی سینکڑوں افراد کو اپنے زور خطابت اور الجھے دلائل سے متاثر کرتا تھا۔ اب حوالات کے دروازے پر کھڑے سنتری بادشاہ کو بھی متاثر نہیں کر سکا۔ ابوالحسنین یوسف جو کبھی بولتا ہوا نہیں تھکتا تھا اب بولتے ہوئے بری طرح اٹکتا ہے اور دن بھر ہاتھ جوڑ کر اپنی صفائی پیش کرتا رہتا ہے۔ تھانہ مسلم ٹاؤن کے حوالات میں اس نے طوطے کی طرح ایک ہی فقرہ رٹا ہوا ہے کہ "اس نے کوئی دعویٰ نہیں کیا' اس کے الفاظ کو غلط معنی دیئے گئے ہیں۔ پورے ملک میں طیبہ کے علاوہ اس کی کوئی بیوی نہیں اور جس جس لڑکی نے بھی اس پر اس قسم کے الزامات لگائے ہیں وہ جھوٹی ہیں اور ان پر عذاب نازل ہوگا۔ ایک ذریعے کے مطابق ۹ اپریل کو انسداد دہشت گردی سیل چوہنگ سے تھانہ مسلم ٹاؤن کی وسیع و عریض حوالات میں منتقل ہو کر محمد یوسف کافی پرسکون ہے اور دوبارہ کہہ چکا ہے کہ اس کی یہاں آکر کیفیت ایسی ہے گویا کوئی دوزخ سے نکل کر جنت اور دوزخ کے درمیان میدان اعراف میں آگیا ہو۔ حوالات میں یوسف علی کو اکثر اوقات بعض مریدوں اور عزیزوں کی طرف سے گھر کا پکا ہوا کھانا وافر مقدار میں بھیجا جاتا ہے جو وہ خود کھانے کے ساتھ ساتھ دیگر حوالاتیوں کو بھی کھلا دیتا ہے۔ ۲۴ گھنٹے میں مختلف قسم کی انگریزی اور دیسی ادویات باقاعدگی سے کھاتا ہے اور نیند آور گولیاں کھانے کے باوجود کافی دیر تک خاموشی سے لیٹا رہتا ہے۔ حوالات میں وہ دیر تک سجدے کی حالت میں پڑا رہنے کی ایکٹنگ کرتا ہے۔ حوالات میں ابھی تک کسی بھی سینئر پولیس آفیسر نے اس سے کسی بھی قسم کی تفتیش نہیں کی البتہ تھانہ ملت پارک کے سب انسپکٹر ریاض نے اس کے بیان قلم بند کئے ہیں جس میں محمد یوسف نے تمام الزامات کو رد کر دیا ہے اور ان الزامات کو بعض علماء کی سازش قرار دیا ہے۔

(خبریں لاہور: ۱۴ اپریل ۱۹۹۷ء)

یوسف کو پھانسی نہ دی گئی تو یہ سعادت حاصل کروں گا : قاضی کفایت اللہ

۱۶ ایم پی او کے خاتمہ سے فساد پھیلے گا' فوری سزا دی جائے' پاکستان قومی موومنٹ کی قرارداد میں پھانسی دی جائے' تحریک کی حمایت کریں گے : جمعیت مشائخ' دس روز میں سزائے موت دی جائے : انجمن غلامان مصطفیٰؐ وفاقی شرعی عدالت یوسف کے مسئلہ پر تحقیقات کرے' دستک کو فوری طور پر بند کیا جائے : رانا ناظم

لاہور (سٹاف رپورٹر سے' خصوصی رپورٹر) "خبریں" نے یوسف کے باطل نظریات سامنے لاکر سرکار دو عالم ﷺ کی سچی غلامی کا ثبوت دیا۔ مرتد یوسف کو حکومت پھانسی دے ورنہ یہ سعادت میں حاصل کروں گا۔ ان خیالات کا اظہار تحریک اتحاد اہل سنت پاکستان کے امیر مولانا قاضی کفایت اللہ نے ایک بیان میں کیا۔ یوسف کو حکومت فوری طور پر سزا دے۔ ڈپٹی کمشنر لاہور کی جانب سے ۱۶ ایم پی او کا خاتمہ ناقابل فہم ہے' اس سے فساد پھیلے گا یہ قراردادیں پاکستان قومی موومنٹ پاکستان کے مرکزی قائد ڈاکٹر شاہد قادری کی صدارت میں ہونے والے سپریم کونسل کے اجلاس میں منظور کی گئیں جمعیت مشائخ پاکستان کی ہائی کمان کا اجلاس چیف آرگنائزر ایس اے جعفری کی صدارت میں ہوا جس میں حکومت سے یوسف علی کو پھانسی پر لٹکانے کا مطالبہ کیا گیا اور کہا گیا کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو علماء و مشائخ ملک بھر میں احتجاج کریں گے۔ اجلاس میں یوسف کے خلاف تحریک کا ساتھ دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ انجمن غلامان مصطفیٰ گوالا کالونی نے اپنے اجلاس میں مطالبہ کیا ہے کہ ملعون یوسف علی کو دس روز میں سزائے موت دی جائے۔ اجلاس میں کہا گیا کہ

چیف ایڈیٹر "خبریں" ضیاء شاہد اس ملعون کی آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں کو عوام تک بھی پہنچائیں شباب ملی لاہور کے ڈپٹی سیکرٹری رانا ناظم نے پریس کانفرنس میں کہا کہ یوسف کذاب کے مسئلہ پر وفاقی شرعی عدالت تحقیقات کرے اور فیصلہ کرے۔ (خبریں لاہور: ۱۴ اپریل ۱۹۹۷ء)

یوسف علی کی ضمانت کے لئے درخواست کی سماعت آج ہو گی

لاہور (سٹاف رپورٹر) ایڈیشنل سیشن جج لاہور مصطفیٰ شہزاد آج نبوت کے جھوٹے دعویدار ابوالحسنین محمد یوسف علی کی اہلیہ طیبہ یوسف کی طرف سے دائر کردہ درخواست کی سماعت کریں گے۔ طیبہ یوسف نے اپنے شوہر کی ضمانت کے لئے درخواست سیشن جج لاہور کی عدالت میں دائر کی تھی۔ (خبریں لاہور: ۱۴ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۴۹)

کذاب یوسف کے خلاف کوٹ لکھپت میں مظاہرہ، پھانسی کا مطالبہ

ناموس رسالتؐ پر کٹ مریں گے، حکومت نے سزا نہ دی تو کوئی غازی علم دین شہید بن کر واصل جہنم کر دے گا تنظیم اہلسنّت پاکستان کے زیر اہتمام مظاہرہ سے علامہ حسین احمد اعوان اور دیگر علماء کا خطاب ہائی کورٹ کا بنچ بنا کر یوسف کے خلاف مقدمہ کی سماعت روزانہ کرائی جائے: نور المصطفیٰ رضوی

لاہور (پ ر) تنظیم اہل سنت پاکستان کے زیر اہتمام کوٹ لکھپت میں کذاب یوسف علی کے خلاف مظاہرہ کیا گیا۔ احتجاجی مظاہرے کی قیادت علامہ حسین احمد اعوان، ڈاکٹر محمد یٰسین سوہانی اور حافظ عابد حسین نے کی۔ مولانا حسین احمد اعوان نے کہا کہ ہم ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے لئے کٹ مر تو سکتے ہیں مگر کسی گستاخ کی سرزمین پاکستان پر گستاخی برداشت نہیں کر سکتے۔ انہوں نے کہا کہ یہ نہ صرف پاکستان کے مسلمانوں کا بلکہ پوری دنیا کے سوا ارب مسلمانوں کی غیرت ایمانی کا مسئلہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر صدر وزیراعظم، وزیراعلیٰ اور گورنر کی کوئی کردار کشی کرے تو فوراً قانون حرکت میں آجاتا ہے لیکن کیا وجہ ہے کہ محمد عربیؐ کی شان میں بار بار گستاخی کرنے والے کے خلاف ابھی تک صحیح معنوں میں قانون حرکت میں نہیں لایا گیا۔ انہوں نے کہا کہ کذاب یوسف کے خلاف فوری ایکشن نہ لینا قابل مذمت ہے۔ علامہ عبدالستار تونسوی نے کہا کہ اگر حکومت نے نبوت کے جھوٹے دعویدار کذاب یوسف کو سزا دینے میں تاخیر کی تو کروڑوں شمع رسالت کے پروانوں میں کوئی بھی غازی علم دین شہید بن کر اسے واصل جہنم کر سکتا ہے دریں اثناء پاکستان سنی تحریک اہل سنت کے مرکزی رہنما مولانا محمد نور المصطفیٰ رضوی نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ یوسف جیسے گستاخ کو بلا تاخیر کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ اس نے اللہ سبحانہ اور قرآن مجید کی اہانت کے علاوہ نبی کریمؐ اور بنت رسولؐ، صحابہ کرامؓ اور اولیاء عظام کی بھی توہین کی ہے اس کے خلاف اور اس کے پیروکاروں کے خلاف تحقیقات کے لئے ہائی کورٹ کا فل بنچ تشکیل دیا جائے جو اس سنگین مقدمے کی روزانہ سماعت کر کے قانون کے مطابق قرار واقعی سزا دے ورنہ اس وطن کے بے شمار غازی علم دین شہید جیسے نوجوان قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر اس بدبخت اور گستاخ رسولؐ کو خود ہی کیفر کردار تک پہنچا دیں گے۔ (خبریں لاہور: ۱۵ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۵۰)

"خبریں" نے سچ لکھا یوسف نے گناہ کبیرہ کا اعتراف کرلیا

تقریر کے دوران غلطی سے منہ سے نکل گیا کہ میری مجلس میں صحابہ موجود ہیں، اللہ نے معاف کردیا تو باقی زندگی اسی گوشے میں گزار دوں گا میرا "خبریں" یا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا اسماعیل شجاع آبادی سے کوئی اختلاف نہیں، آئندہ تقریر یا تبلیغ کے قریب بھی نہیں جاؤں گا: علماء سے گفتگو۔ اس جرم کی معافی نہیں، نبی کریم نے تمام کافروں کو معاف کردیا مگر اپنے گستاخ کے متعلق اعلانیہ کہا تھا کہ کون ہے جو اس کو جا کر قتل کرے گا: علماء

لاہور (سپیشل رپورٹ) تھانہ مسلم ٹاؤن کی حوالات میں بند نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے ابوالحسنین محمد یوسف علی نے گزشتہ رات مختلف مکتبہ فکر کے علماء کرام کے سامنے اپنی گفتگو کے دوران اس بات کا اقرار کیا کہ اس سے گناہ کبیرہ ہوگیا ہے اور اس کے منہ سے یہ بات نکل گئی ہے کہ اس کی محفل جو بیت الرضا میں منعقد ہوئی تھی میں اس نے جو تقریر کی تھی میں صحابہ موجود ہیں۔ اس نے کہا کہ وہ گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرچکا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ نے اسے معاف کیا تو تقریر یا تبلیغ کے قریب نہیں جائے گا اور باقی زندگی اسی گوشے میں گزار دے گا۔ اس موقع پر یوسف علی نے مختلف علماء کرام سے یہ بھی کہا کہ اس کا "خبریں" یا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا اسماعیل شجاع آبادی جو اس مقدمے کے مدعی بھی ہیں سے کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ انہوں نے جو کچھ لکھا میری بیت الرضا کی ایک تقریر

کو سن اور دیکھ کر سچ لکھا جو کہ مجھ سے غلط ہوگئی۔ گزشتہ رات ایک بجے تک علماء کرام ایس پی صدر میجر مبشر اللہ کے دفتر میں یوسف علی کی تقاریر پر مشتمل ویڈیو کیسٹ دیکھتے رہے۔ اس موقع پر مولانا اسماعیل شجاع آبادی، (ر) جنرل محمد حسین انصاری، مولانا ظفر اللہ شاہ سمیت مختلف علماء اور خطیب حضرات موجود تھے اور انہوں نے ان کیسٹوں کو دیکھ اور سن کر اپنے اپنے عقائد کے مطابق نوٹس لئے اور تقریر کے اختتام پر مشترکہ طور پر یوسف علی کو توہین رسالت کا ملزم قرار دیا اور کہا کہ اس جرم کی معافی نہیں ہے۔ خود نبی کریمؐ نے فتح مکہ کے موقع پر تمام کافروں کو معاف کر دیا تھا مگر اپنی توہین کرنے والے ایک شخص کے بارے میں اعلانیہ کہا کہ کون ہے جو اس کو جا کر قتل کرے۔ (خبریں لاہور: ۱۶ اپریل ۱۹۹۷ء)

جمعیت علماء مشائخ نے یوسف کذاب کو سرعام پھانسی دینے کا مطالبہ کردیا

ملتان (وقائع نگار خصوصی) جمعیت علماء مشائخ پاکستان کے زیر اہتمام مذہبی، سیاسی اور تاجر تنظیموں کا ایک احتجاجی اجلاس پاکستان قومی یکجہتی کونسل کے سربراہ علامہ مفتی مصطفیٰ رضوی کی صدارت میں ہوا۔ اجلاس میں جمعیت علمائے مشائخ پاکستان کے مرکزی قائد علامہ پیر میاں محمود الحسن نقشبندی، جامعہ سردار العلوم کے مہتمم مفتی علامہ یعقوب رضوی، مدرسہ مدینۃ العلوم کے مہتمم مولانا غلام احمد نظامی، عبدالستار نظامی، جمعیت علمائے مشائخ پاکستان یوتھ ونگ کے مرکزی صدر میاں عامر محمود نقشبندی، انجمن غلامان مصطفیٰ پاکستان کے شیخ عبدالکریم، میلاد کمیٹی ملتان کے آرگنائزر مولانا عبدالستار سعیدی، مولانا محمد رمضان نقشبندی، انجمن فدایان مصطفیٰ پاکستان کے مرکزی جنرل سیکرٹری حافظ محمد اکبر جتوئی، انجمن فکر انسانیت کے چیئرمین عامر شہزاد صدیقی، پاک سنی تنظیم کے صدر ملک اظہر سندیلہ، مولانا احمد بخش سندیلہ، مولانا اللہ دتہ، مولانا مشتاق احمد کارو، پاکستان مسلم لیگ (ج) کے رہنما حاجی الطاف حسین قریشی، پاکستان فنکشنل مسلم لیگ کے صدر امیر الحسن جنجوعہ، پاکستان مسلم لیگ

(ن) کے رانا شریف، شیخ محمد سلیم، تاجر رہنما محمد عبداللہ عاطف، نذیر احمد قریشی، ملک یٰسین، عبدالرحمان چغتائی اور سیٹھ الٰہی بخش سومرو نے شرکت کی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے علامہ میاں محمود الحسن نقشبندی نے کہا کہ مرتد و ملعون یوسف علی کذاب کے خلاف ٹھوس ثبوت موجود ہیں، تو حکومت اس کو سرعام پھانسی کیوں نہیں دیتی۔ انہوں نے کہا کہ عوام میں جو اشتعال پایا جا رہا ہے وہ کذاب یوسف علی کو کیفر کردار تک پہنچا کر ہی ختم کیا جاسکتا ہے اور ویسے بھی پاکستان کے آئین کے تحت توہین رسالت کا مرتکب واجب القتل ہے اور حکومت کو اس معاملہ میں اپنی آئینی ذمہ داریاں پوری کرنی چاہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت اس معاملہ میں پاکستان کے جید علماء کرام کا بورڈ بلا کر کذاب یوسف علی کے بارے میں فیصلہ کا اہتمام کرے۔ علماء کرام نے روزنامہ "خبریں" کے چیف ایڈیٹر ضیاء شاہد کے اس جرات مندانہ اقدام کو سراہتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اس معاملے کو عوامی عدالت میں لاکر اپنی غیرت اسلامی کا ثبوت دیا ہے۔ مفتی غلام مصطفیٰ رضوی نے کہا کہ نبوت کا دعویدار واجب القتل ہے اور اس بارے میں حکومت کو سنجیدگی سے نوٹس لینا چاہیے۔ مولانا محمد یعقوب رضوی نے کہا کہ یوسف علی پر تحفظ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے قوانین کے تحت مقدمہ درج کرکے سرعام پھانسی دی جائے۔ مولانا ثاقب نقشبندی نے کہا کہ ختم نبوت کا عقیدہ ہماری اساس ہے اور اس میں مداخلت کسی صورت میں برداشت نہیں کی جائے گی۔ میاں عامر نقشبندی نے کہا کہ اگر ویڈیو کیسٹ کی صورت میں دستاویزی شہادتوں سے یہ چیز ثابت ہوگئی ہے تو کذاب یوسف علی کو سرعام پھانسی دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ اس بارے میں عید قربان کے بعد جمعیت علمائے مشائخ پاکستان بہت جلد اپنا آئندہ لائحہ عمل کا اعلان کرے گی اور یوسف علی کذاب کے بارے میں اپنی مذہبی ذمہ داری پوری کرنے تک چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ (خبریں لاہور: ۱۶ اپریل ۱۹۹۷ء)

نواز شریف کو روضہ رسولؐ کے صدقے حکمرانی ملی لیکن انہوں نے ابھی تک مذمتی بیان تک نہیں دیا گنبد خضرا کے مکین کی ناراضگی انہیں بہت مہنگی

پڑے گی: منظور چنیوٹی، اللہ یار ارشد

چنیوٹ (تحصیل رپورٹر) انٹرنیشنل ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں مولانا منظور احمد چنیوٹی ممبر صوبائی اسمبلی مولانا اللہ یار ارشد نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایک جھوٹے مدعی نبوت یوسف کذاب کو مرتد کی شرعی سزا کے مطابق سزا نہ دی گئی تو پھر گستاخان رسولؐ کی فہرست میں مزید اضافہ ہوگا اور پھر کوئی بھی شخص سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے توہین رسالتؐ کے جرم کا ارتکاب کرے گا۔ یوسف کی صفائی اور تحفظ دینے والے بھی توہین رسالتؐ کے مرتکب ہوئے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت غیر ملکی دباؤ کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے محبت رسولؐ کا ثبوت دے اور یوسف کذاب کے لئے عبرتناک سزا تجویز کرے۔ انہوں نے کہا نواز شریف روضہ رسولؐ کے صدقے حکمران بنے لیکن انہوں نے یا کسی وفاقی یا صوبائی وزیر نے کوئی مذمتی بیان تک نہیں دیا۔ گنبد خضرا کے مکینؐ کی ناراضگی بڑی مہنگی پڑے گی۔ سرگودھا بیورو کے مطابق ضلع بھر کی درجنوں مساجد میں نبوت کا دعویٰ کرنے والے بدبخت یوسف کذاب کے خلاف فتوے جاری کئے گئے ہیں جن میں اس رذیل شخص کو واجب القتل قرار دیا گیا اور کہا گیا کہ اگر حکومت نے اس ملعون کے خلاف رو رعایت برتی تو ملک بھر کے علماء سڑکوں پر نکل آئیں گے۔ دریں اثنا انجمن تاجران عمر چوک ٹاؤن شپ لاہور کے سینئر نائب صدر محمد سرفراز خاں نے گستاخ رسولؐ کذاب یوسف کی جانب سے اعتراف جرم پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا ہے کہ اب کوئی کسر باقی نہیں رہی۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ اس شاتم رسولؐ کو ایسی سخت ترین سزا دے کہ آئندہ کسی خبیث کو اس قسم کی گھناؤنی سازش کرنے کی ہمت نہ ہو۔ (خبریں لاہور: ۱۶ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۵۱)

نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف علی کی درخواست

ضمانت مسترد

"خبریں" جان بوجھ کر معاملہ اچھال رہا ہے حالانکہ ہائی کورٹ نے منع کیا تھا: ملزم کے وکیل کی دلیل ملزم کی ڈائری اور ویڈیو سے اس کا جرم ثابت ہوتا ہے' یوسف دھوکے باز ہے: سرکاری وکیل کے دلائل کیس کی تفتیش مکمل نہیں' ملزم جسمانی ریمانڈ پر ہے اس لئے ضمانت نہیں لی جاسکتی: ایڈیشنل سیشن جج

لاہور (خبرنگار خصوصی) ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج غلام مصطفیٰ شہزاد نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے یوسف کذاب کی درخواست ضمانت مسترد کر دی ہے۔ جج نے اپنے فیصلے میں کہا کہ کیس کی تفتیش مکمل نہیں اور ملزم جسمانی ریمانڈ پر ہے جس کی وجہ سے ملزم کی ضمانت خارج کی جاتی ہے۔ قبل ازیں ملزم کے وکیل اقبال محمود اعوان نے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ روزنامہ "خبریں" جان بوجھ کر معاملے کو اچھال رہا ہے حالانکہ ہائی کورٹ نے منع کیا تھا جبکہ تفتیشی افسر نے ہائی کورٹ میں غلط بیان دے کر یوسف کا ریمانڈ لیا۔ سرکاری وکیل محمد ناظم نے مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ملزم یوسف علی کی ڈائری اور آڈیو ویڈیو کیسٹ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ ملزم نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ ملزم یوسف دھوکے باز ہے اور اس سلسلے میں لاکھوں روپے بھی لوگوں سے بٹورے ہیں اور یہ کہا ہے کہ میں حضرت محمدؐ کی شبیہ ہوں جو کہ واضح طور پر کفر ہے۔ اس لئے اس کی ضمانت نہ لی جائے۔ (خبریں لاہور: ۱۷ اپریل ۱۹۹۷ء)

یوسف کو بے نقاب کر کے "خبریں" نے بھی جہاد کیا: شباب ملی کا خراج تحسین

لاہور (فورم رپورٹ) شباب ملی کے رہنماؤں نے ظلم کے خلاف آواز بلند کرنے اور یوسف کذاب جیسے فتنے کو بے نقاب کرنے پر روزنامہ "خبریں" کے چیف ایڈیٹر ضیا شاہد اور تمام کارکنوں کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ شباب ملی کے رہنماؤں نے کہا کہ "خبریں" کا کردار صحافت کے علاوہ پاکستان اور اسلامی تاریخ میں یادگار ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ "خبریں" نے یوسف کذاب کے بارے میں تمام ثبوت منظر عام پر لا کر ایسا کارنامہ انجام دیا ہے جو تحفظ ختم نبوت کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔ (خبریں لاہور: ۱۷ اپریل ۱۹۹۷ء)

توہین رسالتؐ پر نواز شریف خاموش کیوں ہیں؟ شباب ملی کا سوال

وزیراعظم بیوہ کی زمین سے قبضہ چھڑوانے کے لئے فوری کارروائی کا حکم دیتے ہیں لیکن اب انہیں کیا ہوا حکومت عاشقان رسولؐ کا امتحان نہ لے اور تفتیش جلد مکمل کر کے یوسف کو شریعت کے مطابق سزا دے یوسف کو باہر بھگانے والے کو بھی توہین رسالتؐ کی سزا دیں گے' شباب ملی کے عہدیداروں کا لبرٹی فورم میں خطاب

لاہور (فورم رپورٹ) شباب ملی کے نوجوان رہنماؤں نے کہا ہے کہ حکومت یوسف کذاب کے معاملے میں عاشقان رسولؐ کے صبر کا امتحان نہ لے اور فوری طور پر تفتیش مکمل کر کے عدالت کے ذریعے جلد از جلد اسے شریعت کے مطابق سزا دی جائے۔ ان خیالات کا اظہار شباب ملی کے عہدیداروں نے روزنامہ "خبریں" کے لبرٹی فورم میں کیا۔ شباب ملی لاہور کے صدر شاہد بلال نے کہا ظلم کے

خلاف مظلوم کا ساتھ دینے کا شعور پیدا کرنا ہمارا بنیادی مقصد ہے کیونکہ حکمرانوں، اداروں یا افراد کی جانب سے ظلم اور زیادتی کے خلاف ڈٹ جانا ہم سب کا اسلامی اور ملی فریضہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمعہ کی چھٹی اور آٹھویں ترمیم کے خاتمے اور کرپٹ افسروں کو معطل کرنے کے لئے موجودہ حکومت نے بڑی سرگرمی دکھائی، لیکن خلافت راشدہ کا نظام لانے کے لئے ابھی تک کوئی عملی اقدام نہیں اٹھایا گیا، حالانکہ وزیراعظم نواز شریف نے انتخابات میں خلاف راشدہ کا نظام لا کر مسائل کو حل کرنے کا نعرہ لگایا تھا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ یوسف کذاب کے خلاف وفاقی شرعی عدالت میں فوری طور پر مقدمہ چلایا جائے، ورنہ لوگ نبوت کے جھوٹے دعویدار کو خود کیفر کردار تک پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ حنا جیلانی اور عاصمہ جہانگیر "دستک" کو فوراً سماجی مفاد میں بند کر دیں۔ شباب ملی لاہور کے ڈپٹی سیکرٹری محمد معاویہ اور انچارج میڈیا سیل محمد اظہر نعیم نے کہا شباب ملی کے کارکن برائی کے خلاف ہراول دستے کا کردار ادا کرتے ہوئے ہر غلط کام کو روکیں گے۔ "دستک" کی انتظامیہ نے توہین رسالتؐ کیس کے ایک کردار اقبال مسیح کو بیرون ملک بھجوانے، پاکستان میں چائلڈ لیبر کے حوالے سے پراپیگنڈہ کیا اور عاصمہ ارشد لو میرج کیس کی سرپرستی کی، ایسے لوگوں کا عوامی سطح پر ہی نہیں عدالتی سطح پر بھی احتساب ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کسی سے زیادتی اور کسی بیوہ کی زمین سے قبضے پر وزیراعظم کی طرف سے فوری کاروائی کا حکم دیا جاتا ہے۔ لیکن یوسف کذاب کے معاملہ میں وزیراعظم میاں نواز شریف نے معنی خیز خاموشی کیوں اختیار کر رکھی ہے۔ شباب ملی کے راہنماؤں عبدالرحمٰن فیصل، طاہر شاہ نے کہا کہ جس کسی نے بھی یوسف کذاب کو ملک سے فرار کروایا، ہم اسے بھی وہی سزا دیں گے جس کا مستحق یوسف کذاب ہے۔ عامر نواز خاں کرمانی اور رانا ناظم جاوید نے کہا کہ موجودہ حکمرانوں کو عدل و انصاف پر مبنی نظام قائم کرنا چاہیے۔ صرف امریکہ کو خوش کرنے کے لئے جمعہ کی چھٹی ختم کر کے یہ نہ سمجھ لیں کہ ان کا کام ختم ہو گیا ہے۔ (خبریں لاہور: ١٧ اپریل ١٩٩٧ء)

یوسف کا اعتراف جرم "عذر گناہ بد تر از گناہ ہے"

ملزم خود اعتراف اور اس کا وکیل عدالت میں تردید کرتا ہے: اسماعیل شجاع آبادی

لاہور (سٹاف رپورٹر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما اور یوسف کذاب کیس کے مدعی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ گستاخ رسولؐ کی سزا صرف موت ہے جسے معاف کرنے کا کسی کو اختیار نہیں۔ کذاب یوسف کے اعتراف پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ بیان "عذر گناہ بدتر از گناہ" کے مترادف ہے۔ کذاب خود تو اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہے لیکن اس کا وکیل ایڈیشنل سیشن جج کی عدالت میں جرم کے اعتراف سے انکار کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مذکور کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے بھرپور قانونی جنگ لڑے گی۔ "خبریں" بیورو سرگودھا کے مطابق کذاب یوسف کی گستاخی رسولؐ کے خلاف مختلف مکتبہ فکر کے ڈیڑھ سو سے زائد علماء کا ایک خصوصی احتجاجی اجلاس گزشتہ روز مولانا احمد سعید ہاشمی کی صدارت میں ہوا جس میں ایک متفقہ قرارداد کے ذریعے حکومت سے پرزور مطالبہ کیا گیا ہے کہ کذاب یوسف کو عبرتناک سزا دی جائے تاکہ اس کا حشر دیکھ کر آئندہ کسی ملعون کو ایسا کرنے کی جرات نہ ہو۔ (خبریں لاہور: ١٧ اپریل ١٩٩٧ء)

حکومت جان بوجھ کر مسئلے کو طول دے رہی ہے کیسٹوں کے بعد کسی اور ثبوت کی ضرورت نہیں

ملتان کے علماء کا احتجاج

ملتان (رپورٹنگ ڈیسک) بزم فکر اسلاف کے سربراہ مولانا خادم، مجلس دعوت الحق کے سربراہ پیرزادہ سیف اللہ جالندھری، انٹرنیشنل ویلفیئر فرنٹ کے چیف آرگنائزر محمد اشرف بھٹی اور جمعیت علماء اسلام (س) کے ڈویژنل سیکرٹری علامہ عطا اللہ قادری نے "خبریں" کے دفتر آکر تحریری بیان دیتے ہوئے کذاب یوسف علی کے دعویٰ نبوت کی سخت مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ پندرھویں صدی کے ایک فاترالعقل نے عاشقان رسولؐ کی غیرت کو للکارا ہے لیکن حکومت جان بوجھ کر اس مسئلہ کو طول دے رہی ہے۔ کیسٹوں اور تحریری ثبوت کے بعد کسی اور ثبوت کی ضرورت نہیں ہے اور یوسف علی مردود کو سرعام سخت سے سخت سزا نہ دی گئی تو عوام کو سڑکوں پر آنے سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔ (خبریں لاہور: ۱۷ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۵۲)

یوسف کو سرعام پھانسی دی جائے نماز عید کے اجتماعات میں مطالبہ

آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر ملک بھر کی مساجد میں یوسف کے مسئلہ پر حکومت کی خاموشی پر تشویش کا اظہار یوسف کے خلاف کیس کی سماعت کے لئے ہائی کورٹ کا فل بنچ بنایا جائے، جھوٹے نبی کو ملک سے فرار کروایا گیا تو زبردست تحریک چلائی جائے گی: علماء

لاہور (سٹاف رپورٹر خصوصی رپورٹ) آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوتؐ کی اپیل پر ملک بھر میں عید الاضحیٰ کی نماز کے اجتماعات میں علماء نے نبوت کے

جھوٹے دعویدار یوسف علی کو فوری طور پر سرعام پھانسی دینے کا مطالبہ کیا۔ عید اور جمعۃ المبارک کے اجتماعات میں یوسف کذاب کے مسئلہ پر حکومت کی خاموشی پر تشویش کا اظہار کیا گیا اور کہا گیا کہ حکومت اس مسئلہ پر واضح پالیسی کا اعلان کرکے لوگوں کا اضطراب دور کرے۔ یہ مطالبہ بھی کیا گیا کہ یوسف کذاب کیس کی سماعت کے لئے ہائی کورٹ کا فل بنچ تشکیل دیا جائے جو روزانہ سماعت کرے۔ علماء نے کہا کہ اگر یوسف کو ملک سے فرار کروایا گیا تو اس کے خلاف زبردست تحریک چلائی جائے گی۔ (خبریں لاہور: ۲۱ اپریل ۱۹۹۷ء)

جھوٹے نبی نے چیلوں کو اپنی تقاریر اور ریکارڈ ضائع کرنے کا حکم دے دیا

ابوجہل کے چیلے مولوی میرے خلاف ہو چکے ہیں، زندگی کو خطرہ ہے، اپنی حفاظت کریں، حوالات سے پیغام لوگ ملک بھر سے یوسف کے پیچھے نماز عید ادا کرنے آتے تھے، اس کی قید پر خوش ہوں: کراچی کا شہری

لاہور (کرائمز رپورٹر) نبوت کے جھوٹے دعویدار ابوالحسنین یوسف علی نے تھانہ مسلم ٹاؤن کی حوالات سے اپنے چیلوں اور پیروکاروں کو پیغام بھجوایا ہے کہ ان کے پاس اس کی تصاویر یا کسی بھی قسم کا کوئی ریکارڈ ہے تو وہ اس کو ضائع کر دیں یا کسی محفوظ جگہ منتقل کر دیں اور اس کی طرف سے لکھے گئے خطوط بھی چھپا لیں تاکہ کوئی ان کی بنیاد پر اسے مصیبت میں مبتلا نہ کر سکے۔ اپنے پیغام میں یوسف نے کہا کہ ابوجہل کے چیلے مولوی حضرات اس کے خلاف ہو چکے ہیں اور اس کی زندگی خطرے میں ہے اس لئے آپ لوگ اپنی حفاظت کریں۔ یوسف نے کراچی میں اپنے چیف چیلے عبدالواحد خان کو بھی پیغام بھجوایا ہے کہ وہ بھی تمام کاغذات اور ویڈیو کیسٹیں ضائع کر دیں کراچی کے ایک نجومی کو بھی پیغام دیا ہے کہ وہ کچھ

عرصہ کے لئے گوشہ نشینی اختیار کرلے۔ کلفٹن کراچی کا یہ نجومی ابوالحسنین یوسف علی کا دست راست بتایا جاتا ہے اور متعدد خواتین کو ورغلا کر یوسف کی شان میں قصیدے گا کر اس کے چنگل میں پھنسانے میں اس جعلی نجومی کا بھی بڑا ہاتھ ہے۔ کراچی کے ایک شخص نے "خبریں" کو بتایا کہ اس کے لئے یہ بات خوشی کی ہے کہ جس شخص کے پیچھے گزشتہ سال لوگ نماز عید ادا کرنے پشاور، راولپنڈی اور کراچی سے ملتان روڈ پر بیت الرضا آتے تھے وہ اس عید پر اس بدبخت کو سلاخوں کے پیچھے دیکھ رہے ہیں۔ (خبریں لاہور: ۲۱ اپریل ۱۹۹۷ء)

یوسف علی کا مزید دو روزہ ریمانڈ کل عدالت میں پیش کیا جائے گا

لاہور (سٹاف رپورٹر) ڈیوٹی مجسٹریٹ ماڈل ٹاؤن نے نبوت کے جھوٹے دعویدار اور قرآنی آیات کی بے حرمتی کرنے والے ابوالحسنین محمد یوسف علی کا مزید دو روز کا ریمانڈ دے دیا ہے۔ جسمانی ریمانڈ کی درخواست تھانہ ملت پارک پولیس کی طرف سے دی گئی تھی اور عدالت کو بتایا گیا تھا کہ ملزم سے ابھی تک بہت کچھ برآمد کرنا اور معلومات حاصل کرنا باقی ہیں۔ اب یوسف علی کو منگل کے روز ماڈل ٹاؤن میں علاقہ مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا جائے گا۔ (خبریں لاہور: ۲۱ اپریل ۱۹۹۷ء)

وزیراعظم اور وزیراعلیٰ اللہ کے گھر میں وعدہ کریں کہ یوسف کو سزا دیں گے، بادشاہی مسجد میں نماز عید کے دوران شہری کی تقریر

لاہور (سٹاف رپورٹر) بادشاہی مسجد میں عید کی نماز کے دوران اس وقت خاموشی چھا گئی جب درمیانی صفوں سے ایک شخص اٹھ کھڑا ہوا اور یہ سمجھتے ہوئے کہ وزیراعظم اور وزیراعلیٰ اگلی صفوں میں ہیں اس نے بلند آواز میں کہا کہ وزیراعظم اور وزیراعلیٰ اللہ کے گھر میں بیٹھ کر وعدہ کریں کہ وہ توہین رسالت کے مرتکب شخص کو سزا دیں گے اور غریب عوام پر مہنگائی کے بوجھ کو کم کرنے کے لئے اپنے وعدوں پر پورا اتریں گے۔ (خبریں لاہور: ۲۱ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۵۳)

یوسف کے خلاف تفتیش مکمل، اپنے حجرے کو غار حرا قرار دیتا تھا: لوگوں کے بیانات

تھانہ ملت پارک کے ایس ایچ او نے کراچی میں لوگوں کے بیانات قلمبند کئے، اس نے مختلف افراد سے رسولؐ خدا کے دیدار کے نام پر لاکھوں روپے بٹورے یوسف نے درجنوں گھر تباہ کئے، وہ جس گھر میں قیام کرتا اپنے لئے کمرہ مخصوص کروالیتا بیٹی کو باپ اور شوہر کو بیوی سے لڑا دیتا تھا

لاہور (کرائمز رپورٹر) ملت پارک پولیس نے نبوت کے جھوٹے دعویدار اور خود کو "نعوذ باللہ" محمد کہہ کر لوگوں کو دیدار کروانے والے ابوالحسنین محمد یوسف علی کے خلاف پولیس نے تفتیش مکمل کرلی ہے اور لاہور کے علاوہ کراچی سے تعلق رکھنے والے متعدد افراد کے بیانات قلمبند کرلئے ہیں۔ اس سلسلہ میں ایس پی صدر

مجر مبشر کی ہدایت پر تھانہ ملت پارک کے ایس ایچ او ملک خوشی محمد دو روز کے لئے کراچی گئے جہاں انہوں نے کذاب کا باضابطہ دیدار کرنے والے خواتین و حضرات سے ان کے بیانات قلمبند کئے اور اپنی تفتیش مکمل کر کے ایس پی صدر کو آگاہ کر دیا۔ کراچی کے متعدد افراد نے بتایا کہ یہ شخص اول درجے کا لعنتی ہے اور اس نے توہین رسالت کے علاوہ قرآنی آیات اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی توہین کی ہے اور مختلف افراد سے لاکھوں روپے رسولؐ خدا کے دیدار کے لئے حاصل کئے ہیں۔ درجنوں لوگوں کو تباہ کیا ہے۔ بیوی کو شوہر سے' بیٹی کو باپ سے اور بہن کو بھائی سے جدا کیا۔ لوگوں کے گھروں میں داخل ہو کر لڑائی کروائی۔ اس بدبخت کے بارے میں لوگوں نے مزید بتایا کہ جس گھر میں بھی جاتا وہاں اپنے لئے ایک کمرہ خاص تیار کروالیتا پھر اس کو نعوذ باللہ "غار حرا" کا درجہ دیتا اور بعض اوقات اس کمرے کا مقام "غار حرا" سے بھی بلند قرار دے دیتا۔ (خبریں لاہور: ۲۲ اپریل ۱۹۹۷ء)

طیبہ یوسف کی رٹ پر سماعت ۲۸ اپریل تک ملتوی

لاہور (خبر نگار سے) لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس خالد پال خواجہ نے توہین رسالتؐ کے مبینہ ملزم یوسف کی بیوی طیبہ یوسف کی رٹ کی سماعت ۲۸ اپریل تک ملتوی کر دی۔ درخواست گزار نے اپنی درخواست میں موقف اختیار کیا ہے کہ لاہور ہائی کورٹ میں مقدمہ زیر سماعت ہونے کے باوجود روزنامہ "خبریں" یوسف کے خلاف بڑے سخت الفاظ میں خبریں شائع کرتا رہا ہے جو کہ توہین عدالت کے زمرے میں آتا ہے لہٰذا روزنامہ "خبریں" کے چیف ایڈیٹر ضیا شاہد اور مولانا اسماعیل شجاع آبادی کے خلاف توہین عدالت کی کارروائی کی جائے۔ (خبریں لاہور: ۲۲ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۵۴)

عدالت نے یوسف کا مزید دو دن کا جسمانی ریمانڈ دیدیا

ملزم یوسف حوالات سے نکلا تو رومال سے منہ چھپالیا' جائزہ لینے کے

بعد گاڑی میں بیٹھا

لاہور (سٹاف رپورٹر) ماڈل ٹاؤن کچہری کے مجسٹریٹ عبدالمجید سگو نے نبوت کے جھوٹے دعویدار ابوالحسنین محمد یوسف علی کا مزید دو روزہ جسمانی ریمانڈ دے دیا ہے۔ اب اسے جمعرات کے روز ماڈل ٹاؤن کچہری میں پیش کیا جائے گا۔ ابوالحسنین یوسف علی کو مسلم ٹاؤن تھانہ سے ہتھکڑی لگا کر حوالات سے باہر لے جایا گیا تو اس نے ایک بڑے سائز کے سفید رومال سے اپنا چہرہ مکمل طور پر چھپالیا اور رومال کی اوٹ سے اردگرد دیکھ کر چہرے کو ڈھانپا اور گاڑی میں بیٹھ گیا عدالت میں ابوالحسنین یوسف علی سر جھکائے ایک کونے میں کھڑا رہا۔ اس کی وکالت کرتے ہوئے مقامی وکیل صفائی نے موقف اختیار کیا کہ اس کے موکل کے خلاف تمام الزامات غلط ہیں۔ انہوں نے عدالت کے روبرو موقف اختیار کیا کہ عدالت ۱۴ دن سے زیادہ ریمانڈ نہیں دے سکتی۔ اس لئے ملزم کو جوڈیشل ریمانڈ پر جیل بھیج دیا جائے۔ اس موقع پر سرکاری وکیل محمد یعقوب طور نے موقف اختیار کیا کہ ابھی تک متنازعہ ویڈیو اور آڈیو کیسٹ برآمد نہیں ہو سکیں لہٰذا مزید ریمانڈ دیا جائے جس پر فاضل عدالت نے ملزم کا مزید جسمانی ریمانڈ دے دیا۔ اب ابوالحسنین یوسف علی کو دوبارہ ۲۴ اپریل کو عدالت میں پیش کیا جائے گا۔ (خبریں لاہور: ۲۳ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۵۵)

یوسف علی کے خلاف تحقیقات جاری ہیں توہین رسالتؐ برداشت نہیں کی جاسکتی: فضل کریم

حکومت حالات سے باخبر ہے اور اپنی ذمہ داری پوری کر رہی ہے' جو بھی شان رسالتؐ میں گستاخی جیسے سنگین جرم کا مرتکب ہوگا' سزا سے نہیں بچے گا یوسف علی جھوٹا مدعی نبوت ہے' کیسٹیں اور اس کی

تحریریں موجود ہیں' شبہ کی کوئی گنجائش نہیں' حکومت امن برباد ہونے سے پہلے نوٹس لے: علامہ زبیر احمد ظہیر معاملہ نازک ہے' شریعت کورٹ سے رائے لی جائے: مولانا شبیر احمد ہاشمی 'کاروائی ہو رہی ہے' ڈویژنل امن کمیٹی کے اجلاس میں وزیر اوقاف کی یقین دہانی یوسف علی کذاب ہے' علماء کرام نے کیسٹیں دیکھ کر توہین رسالتؐ کا مرتکب قرار دیا ہے' میرے لئے فیصلہ سے اختلاف ممکن نہیں: مولانا عبدالقادر آزاد

لاہور (سٹی رپورٹر) صوبائی وزیر اوقاف صاحبزادہ فضل کریم نے کہا ہے کہ شان رسالتؐ میں گستاخی کسی قیمت پر برداشت نہیں کی جاسکتی۔ جو بھی اس سنگین جرم کا مرتکب ہوگا' اسے قانون کے مطابق سخت سزا دی جائے گی۔ انہوں نے بدھ کو ٹاؤن ہال میں ڈویژنل امن کمیٹی لاہور سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ابوالحسنین یوسف علی کے خلاف تحقیقات کی جارہی ہیں۔ اگر اس کے خلاف توہین رسالتؐ کا جرم ثابت ہوگیا تو وہ سزا سے نہیں بچ سکے گا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اس مسئلہ سے بے خبر نہیں ہے بلکہ اپنی ذمہ داری پوری کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ اسلامی مملکت ہے' اس میں اس قسم کی حرکتیں برداشت نہیں کی جاسکتی۔ قبل ازیں مرکزی رہنما جماعت اہل حدیث علامہ زبیر احمد ظہیر نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اوقاف صاحبزادہ فضل کریم کی توجہ یوسف علی کی طرف دلائی اور کہا کہ اس نے شان رسالتؐ صحابہ کرامؓ اور خاتون جنتؓ کی شان میں گستاخی کی ہے۔ اس کی تحریریں اور کیسٹیں موجود ہیں' جنہیں دیکھا جاسکتا ہے۔ یوسف علی جھوٹا مدعی نبوت ہے۔ اس سے پہلے کہ اس مسئلہ پر فساد برپا ہو اور ملکی امن خطرے میں پڑ جائے' حکومت اس مسئلہ کا فوری نوٹس لے اور یوسف علی کو سزا دے کیونکہ یوسف علی نے جو کچھ کہا ہے اسے کوئی مسلمان برداشت نہیں کرسکتا۔ مولانا شبیر احمد ہاشمی نے بھی اس مسئلہ پر اظہار خیال اور کہا کہ کل جماعتی کانفرنس میں بھی یہ مسئلہ

زیر بحث آیا تھا۔ انہوں نے تجویز کیا کہ اس بارے میں شریعت کورٹ کے ججوں سے رائے لے لینی چاہیے اجلاس میں محرم الحرام کے دوران فرقہ وارانہ ہم آہنگی برقرار رکھنے کے لئے مختلف تجاویز کا جائزہ لیا گیا۔ لاہور' قصور اوکاڑہ اور شیخوپورہ کے تمام مکتب فکر کے علماء نے خیالات کا اظہار کیا جن میں مولانا عبدالقادر آزاد' پیر کبیر علی شاہ سجادہ نشین چورہ شریف' مولانا سیف الدین سیف' مولانا محمد حسین اعوان' حیدر علی مرزا' مولانا شمس الزمان قادری' محبوب علی شمسی بھی شامل تھے۔ کمشنر لاہور' چاروں اضلاع کے ڈپٹی کمشنر اور دوسرے افسران موجود تھے۔ محرم الحرام کے دوران امن و امان برقرار رکھنے کے لئے صاحبزادہ فضل کریم نے علماء کرام سے تعاون کی اپیل کی۔ دریں اثناء بادشاہی مسجد کے خطیب سید محمد عبدالقادر آزاد نے ایک بیان میں کہا ہے کہ وہ ۲۷ علماء کرام کے متفقہ فیصلہ سے اتفاق کرتے ہیں کہ یوسف علی کذاب ہے اور وہ توہین رسالتؐ کا مرتکب ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے لئے جید علماء کرام کے فیصلہ سے اختلاف ممکن نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو اس بارے میں فوری کارروائی کرنی چاہیے۔ (خبریں ۲۴ اپریل ۱۹۹۷)

(۵۶)

کذاب یوسف پر زمین تنگ جیلوں نے بھی قبول نہیں کیا واپس تھانے لانا پڑا

مجسٹریٹ نے جوڈیشل ریمانڈ پر بھیجا تو لاہور کی دونوں جیلوں نے جھوٹے مدعی نبوت کو رکھنے سے انکار کردیا' دوبارہ تھانے کی حوالات میں بند کردیا گیا جیل میں مختلف مذہبی تنظیموں کے لوگ قید ہیں' یوسف کو رکھنا اس کی زندگی کے لئے خطرناک ہے' کوٹ لکھپت جیل' روبکا ہمارے نام نہیں واپس لے جائیں' کیمپ جیل

لاہور (سٹاف رپورٹر) نبوت کے جھوٹے دعویدار ابوالحسنین یوسف علی کو ماڈل ٹاؤن کچہری کے مجسٹریٹ چودھری عبدالوکیل نے جوڈیشل ریمانڈ پر جیل بھیج دیا مگر لاہور کی دونوں جیلوں نے یوسف علی کو وصول کرنے سے انکار کر دیا جس پر پولیس نے دوبارہ یوسف علی کو راہداری پر تھانہ مسلم ٹاؤن کی حوالات میں بند کر دیا۔ تھانہ ملت پارک کے ایس ایچ او ملک خوشی محمد یوسف علی کو لے کر کوٹ لکھپت جیل گئے تو جیل حکام نے انہیں لینے سے انکار کر دیا اور موقف اختیار کیا کہ جیل میں مختلف مذہبی تنظیموں کے لوگ قید ہیں اور ویسے بھی نبوت کے جھوٹے دعویدار کو اس جیل میں رکھنا اس کی زندگی کے لئے خطرناک ہے جس کی وجہ سے اسے کیمپ جیل منتقل کیا جائے۔ ملت پارک پولیس محمد یوسف کو لے کر کیمپ جیل لاہور گئی تو جیل حکام نے کہا کہ روبکار کیمپ جیل کے نام نہیں اس لئے وہ اسے وصول نہیں کر سکتے۔ کیمپ جیل حکام نے بھی یہی موقف اختیار کیا کہ جیل میں مذہبی عناصر قید ہیں اس لئے وہ اسے قید میں نہیں رکھ سکتے جس پر پولیس نے راہداری پر محمد یوسف کو مسلم ٹاؤن تھانے کی حوالات میں بند کر دیا۔ (خبریں لاہور: ۲۵ اپریل ۱۹۹۷ء)

یوسف علی منکر ختم نبوت ہے اس کا اہل تشیع سے کوئی تعلق نہیں: مشتاق حسین جعفری

وزیر اوقاف صاحبزادہ فضل کریم کی زیر صدارت اتحاد بین المسلمین کمیٹی کے اجلاس میں یوسف علی کا مسئلہ زیر بحث آگیا' مختلف علماء کرام کا اظہار خیال معاملے کی چھان بین کے لئے علماء کرام کا بورڈ بنا دیا جائے' مولانا شبیر احمد ہاشمی کی تجویز' اجلاس میں کسی نے بھی اس تجویز کی حمایت نہ کی منکر ختم نبوت یوسف علی کی جو بھی حمایت کریگا

اس کے خلاف بھی تحریک چلائیں گے' توقع ہے حکومت تحفظ ختم نبوت کے لئے ذمہ داریاں پوری کرے گی: علامہ زبیر احمد

لاہور (سٹاف رپورٹر) ایوان اوقاف میں اتحاد بین المسلمین کمیٹی پنجاب کے اجلاس کے دوران جھوٹے مدعی نبوت کذاب یوسف علی کا مسئلہ زیر بحث آیا۔ اجلاس کی صدارت صوبائی وزیر اوقاف صاحبزادہ فضل کریم کر رہے تھے اور اس میں پنجاب بھر سے آنے والے جید علماء کرام' مذہبی جماعتوں کے سربراہ اور اعلیٰ صوبائی حکام موجود تھے۔ تحریک حقوق جعفریہ پاکستان کے سربراہ علامہ مشتاق حسین جعفری نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں پتہ چلا ہے کہ یوسف علی اپنا تعلق اہل تشیع سے ظاہر کر رہا ہے۔ میں اس بات کی سختی کے ساتھ تردید کرتا ہوں کہ اس کا ہمارے مسلک سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ یوسف علی گستاخ رسولؐ ہے' منکر ختم نبوت ہے' اسے سخت ترین سزا دی جانی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کا منکر خواہ کسی بھی مسلک اور فرقہ سے تعلق رکھتا ہو لعین' ملعون اور کذاب ہے۔ ختم نبوت سے جو بھی غداری کرے گا شیعہ حضرات اسے سزا دلوانے کی ہر تحریک کا ساتھ دیں گے۔ اجلاس میں پنجاب بھر سے آنے والے شیعہ علماء کرام موجود تھے' سب نے علامہ مشتاق حسین جعفری کے خیالات کی تعریف کی اور منکر ختم نبوت یوسف علی پر لعنت بھیجتے رہے۔ جے یو پی کے مولانا شبیر احمد ہاشمی نے پھر تجویز پیش کی کہ جید علماء کرام کا ایک بورڈ بنا دیا جائے جو اس بارے میں فیصلہ کرے لیکن اس تجویز سے اتفاق نہیں کیا گیا۔ مرکزی جماعت اہلحدیث کے امیر علامہ زبیر احمد ظہیر نے اعلان کیا کہ یوسف علی منکر ختم نبوت کی جو بھی حمایت کرے گا ہم اس کے خلاف بھی تحریک چلائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کے مسئلہ پر کوئی مسلمان سودے بازی کر سکتا ہے اور نہ ہی مصلحت سے کام لے سکتا ہے۔ جو بھی ختم نبوت سے غداری کرے گا اسے سزا دلوائی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ یوسف علی کا معاملہ عدالت میں ہے' ہمارا مطالبہ ہے کہ اس کیس کا فیصلہ جلد از جلد کیا جائے تاکہ ملکی فضا خراب نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ صوبائی وزیر اوقاف نے ڈویژنل امن کمیٹی کے اجلاس میں بدھ کو اس بارے میں جو بیان دیا تھا

ہم اس سے پوری طرح مطمئن ہیں اور توقع رکھتے ہیں کہ حکومت تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں اپنی ذمہ داریاں پوری کرے گی۔ (خبریں لاہور: ۲۵ اپریل ۱۹۹۷ء)

میرا کوئی مسلک نہیں' سب کچھ عدالت میں کہوں گا'

یوسف کا ایس پی کو بیان دینے سے انکار

لاہور (سٹاف رپورٹر) میں جو کچھ کہوں گا عدالت میں کہوں گا' فی الحال میں کوئی بیان نہیں دینا چاہتا۔ یہ باتیں نبوت کے جھوٹے دعویدار ابوالحسنین محمد یوسف علی نے ایس پی صدر سرکل میجر مبشراللہ کے روبرو کیں۔ یوسف علی نے کہا کہ اس کا کوئی مسلک نہیں اور وہ صرف مسلمان ہے' اس کے علاوہ وہ نہ کوئی بیان دینا چاہتا ہے اور نہ ہی الزامات کی وضاحت کرنا چاہتا ہے۔ جس پر ایس پی صدر نے اسے ماڈل ٹاؤن کچہری بھجوا دیا۔ (خبریں ۲۵ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۵۷)

یوسف کذاب لاہور میں خوار' آئی جی نے ساہیوال جیل بھیج دیا

عدالت سے کیمپ جیل کی روبکار بنوائی تو انہوں نے بھی رکھنے سے انکار کر دیا' ملزم یوسف کو کہاں رکھنا ہے؟ فیصلہ کیا جائے' پولیس کا اعلیٰ حکام سے سوال انتظامیہ نے آئی جی پنجاب سے بات کی جنہوں نے آئی جی جیل خانہ جات سے مشورے کے بعد ساہیوال جیل کے لئے کلیرنس دیا' رات کو پولیس کی جان چھوٹی

لاہور (سٹاف رپورٹر) نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف علی کو کیمپ جیل لاہور میں بھی امان نہ ملی اور جیل انتظامیہ نے اندیشہ نقص امن کے تحت اسے خطرناک قرار دیتے ہوئے جیل میں داخل کرنے سے انکار کر دیا۔ ملت پارک پولیس کے ایس ایچ او گزشتہ روز ماڈل ٹاؤن کچہری گئے جہاں انہوں نے مقامی مجسٹریٹ کی عدالت میں بتایا کہ کوٹ لکھپت جیل حکام نے یوسف علی کو جیل میں داخلہ دینے سے انکار کر دیا ہے' جس پر عدالت نے کیمپ جیل کے حکام کے نام روبکار بنا دی۔ پولیس نے یوسف علی کو لے کر کیمپ جیل کے حکام سے رابطہ کیا تو انہوں نے بھی موقف اختیار کیا۔ کہ ملزم خطرناک قیدی ہے اور گستاخ رسول ہے اس لئے اس کا دوسرے قیدیوں کے درمیان رہنا نہ صرف اس کی زندگی کے لئے بلکہ جیل کے امن و امان کے لئے بھی خطرناک ہے۔ ایس ایچ او ملت پارک ملک خوشی محمد نے اس صورت حال پر ایس پی صدر سرکل میجر مبشراللہ کو آگاہ کیا جنہوں نے ایس ایس پی اور ڈپٹی کمشنر کو تحریری طور پر بتایا کہ لاہور کی دونوں جیلیں یوسف علی کو رکھنے سے انکاری ہیں اس لئے یوسف علی کے بارے میں فیصلہ کیا جائے کہ اسے کہاں رکھا جائے۔ بعد ازاں انتظامیہ نے آئی جی پنجاب کو صورت بتائی جنہوں نے آئی جی جیل خانہ جات کو لاہور کی جیلوں کے انکار سے پیدا ہونے والا مسئلہ حل کرنے کے لئے کہا' جس پر آئی جی جیل نے ساہیوال جیل کے حکام سے رابطہ کر کے ان کی کلیئرنس لی۔ پولیس رات گئے یوسف علی کو ساہیوال لے گئی۔ (خبریں لاہور: ۲۶ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۵۸)

یوسف کذاب کیس کا فیصلہ فوری سنایا جائے: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ہائی کورٹ کا فل بنچ تشکیل دے کر روزانہ سماعت کی جائے' دہشت

گردوں کو کڑی سزا دی جائے

ملتان (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کا اجلاس مولانا عزیز الرحمان جالندھری کی صدارت میں ہوا۔ جس میں مولانا اللہ وسایا، مولانا خدا بخش ملتان، مولانا بشیر احمد، مولانا محمد حسین ناصر سکھر، مولانا جمال اللہ الحسینی پنوں عاقل، مولانا راشد درانی مفتی حفیظ الرحمان ٹنڈو آدم، مولانا محمد نذر عثمانی حیدر آباد، مولانا محمد اشرف کراچی، مولانا محمد علی صدیقی کوئٹہ، مولانا محمد اسحاق بہاولپور، مولانا عبدالعزیز بہاولپور، مولانا عبدالخالق رحمان ساہیوال، مولانا عبدالرزاق مجاہد اوکاڑہ، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی لاہور، حافظ محمد ثاقب، مولانا قیصر اللہ اختر گوجرانوالہ، مولانا غلام حسین جھنگ، قاضی احسان احمد ربوہ، علامہ اورنگ زیب اعوان اسلام آباد اور سید ممتاز الحسن گیلانی فیصل آباد سمیت کئی علماء شریک ہوئے۔ اجلاس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ یوسف کذاب کیس کی سماعت کے لئے عدالت عالیہ کا فل بنچ تشکیل دیا جائے۔ جو روزانہ سماعت کرکے کیس کا فوراً فیصلہ سنائے۔ اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں سے متعلق پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ میں احمدی لکھنے کا سرکلر واپس لیا جائے۔ نیز اجلاس میں بڑھتی ہوئی فرقہ وارانہ دہشت گردی کی مذمت کی گئی اور مطالبہ کیا گیا کہ فرقہ وارانہ دہشت گردی میں ملوث تخریب کاروں کو گرفتار کرکے قرار واقعی سزا دی جائے۔ (خبریں لاہور: ۲۷ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۵۹)

یوسف کو ساہیوال جیل میں چھپا دیا گیا قیدیوں میں بے چینی، شہریوں کا احتجاج

یوسف علی کو انتہائی سخت نگرانی کی چکی میں رکھا گیا، جیل حکام کی

نیندیں حرام، اعلیٰ حکام سے منکر ختم نبوت کو کسی دوسری جگہ منتقل کرنے کی اپیلیں جیل حکام صحافیوں سے چھپتے پھر رہے ہیں، مذہبی رہنماؤں کی طرف سے ملعون کو ساہیوال منتقل کرنے پر غم و غصہ کا اظہار، قتل کا حکم جاری کرنے کی اپیل

ساہیوال (نمائندہ خصوصی) نبوت کے جھوٹے دعویدار کذاب یوسف کو سنٹرل جیل ساہیوال نے قبول کرلیا ہے۔ اس کو انتہائی نگہداشت کی چکی میں زبردست پہرے میں رکھا ہوا ہے۔ جیل میں سپاہ صحابہؓ کے نظر بند کارکنوں اور رہنماؤں کو یوسف کذاب کی آمد کا پتا نہیں چل سکا۔ کذاب یوسف کو لاہور کی دونوں جیلوں نے قبول نہیں کیا تھا جس پر پولیس نے دوبارہ کذاب یوسف کو لے جا کر تھانہ میں بند کر دیا۔ معلوم ہوا ہے کہ انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب نے انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات سے درخواست کی کہ کذاب یوسف کو سنٹرل جیل ساہیوال میں رکھنے کے احکامات جاری کئے جائیں۔ آئی جی جیل خانہ جات نے سنٹرل جیل ساہیوال کے حکام کو حکم نامہ جاری کر دیا کہ پولیس جب بھی کذاب یوسف کو جیل لے کر آئیں تو اسے وصول کرلیں۔ جیل سپرنٹنڈنٹ غلام سرور کا تبادلہ لاہور ہو چکا ہے اور وہ چارج چھوڑ کر جا چکے تھے۔ جس وقت کذاب یوسف کو ساہیوال لایا گیا اس وقت تک نئے سپرنٹنڈنٹ جیل فاروق نذیر نے چارج نہیں لیا تھا۔ لاہور پولیس کی بھاری نفری کے ہمراہ کذاب یوسف کو گزشتہ روز تین بج کر پندرہ منٹ پر سنٹرل جیل ساہیوال میں وصول کیا گیا۔ جیل کے عملہ کو پہلے سے ہی الرٹ کر دیا گیا تھا۔ جیل حکام نے عام ملازمین کو بھی اس کی اطلاع نہیں ہونے دی کہ علی الصبح کس کو لایا گیا ہے۔ روزنامہ "خبریں" نے جب جیل حکام سے رابطہ کیا تو سپرنٹنڈنٹ جیل فاروق نذیر لاہور جا چکے تھے۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ چودھری ظہیر کو جیل کے مین گیٹ پر اس سلسلہ میں بات چیت کے لئے روکنے کی کوشش کی گئی تو وہ تیزی سے موٹر سائیکل سمیت جیل کے مین گیت کے اندر چلے گئے۔ سنٹرل جیل ساہیوال نے آج تک کسی بھی نظربند قیدی یا ملزم کو جیل میں رکھنے سے انکار نہیں کیا۔ اس جیل میں

سابق وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو مرحوم سمیت بڑے بڑے لوگ بھی رہ چکے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جیل حکام کذاب یوسف کو ساہیوال سے منتقل کرنے کے لئے بار بار اپیل کر رہے ہیں کہ کذاب یوسف کی وجہ سے سپاہ صحابہؓ اور دوسرے مذہبی کارکنوں میں بے چینی پیدا ہو چکی ہے۔

روزنامہ "خبریں" کے سب آفس میں کذاب یوسف کی ساہیوال سنٹرل جیل میں آمد کے سلسلہ میں مذہبی رہنماؤں نے ٹیلیفون پر بتایا کہ کذاب یوسف گستاخ رسولؐ ہے، منکر ختم نبوت ہے، اسے سخت ترین سزا دینی چاہیے انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کا منکر خواہ کسی مسلک سے تعلق رکھتا ہو لعین، ملعون اور کذاب ہے۔ سپاہ صحابہؓ ساہیوال کے صدر سید انعام اللہ شاہ بخاری، نائب صدر قاری محمد احمد رشیدی، قاری منظور احمد، قاری محمد شفیع کاظمی نے کہا کہ کذاب یوسف واجب القتل ہے اور یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ اس کے قتل کا فوری طور پر حکم نامہ جاری کرے۔ انہوں نے کہا کہ سپاہ صحابہ گستاخ رسول، منکر ختم نبوت، منکر صحابہ اور منکر اہل بیت اور دین اسلام کے خلاف اٹھنے والی ہر آواز کو ختم کر دے گی۔ بزم رضا پاکستان کے چیئرمین شیخ اعجاز احمد رضا نے کہا کہ منکر ختم نبوت کی جو بھی حمایت کرے گا، بزم رضا ان کے خلاف تحریک چلائے گی۔ انہوں نے کہا کہ کوئی بھی مسلمان ختم نبوت کے مسئلہ پر سودے بازی نہیں کر سکتا۔ مفتی ولایت اقبال نقشبندی نے کہا کہ جو بھی ختم نبوت سے غداری کرے گا، اسے سخت سزا دلوائی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ کذاب یوسف کو سنٹرل جیل ساہیوال سے فوری طور پر واپس لے جایا جائے ورنہ حالات کی تمام تر ذمہ داری حکمرانوں پر عائد ہوگی۔ نوجوان انجینئر محسن زمان نے کہا کہ حکمران تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں اپنی ذمہ داریاں پوری کریں اور کذاب یوسف کے مسئلہ کو فوری طور پر ختم کرائیں تاکہ مذہبی مسئلے پر عوام کے غضب کا شکار نہ ہو جائے۔ (خبریں لاہور: ۲۸ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۶۰)

جیل حکام کی نیندیں حرام، یوسف سے ملاقات پر مکمل پابندی

چیلوں نے ملاقات کے لئے کوششیں شروع کردیں، جیل میں ناخوشگوار واقعہ سے بچنے کے لئے یوسف کی سخت حفاظت، ساہیوال بدر کرنے کے لئے شہریوں کا احتجاج جاری کذاب یوسف کو تحفظ دینا نبی پاکؐ کی بے ادبی ہے، ثبوت موجود ہیں، سزائے موت دی جائے: جماعت اسلامی، مجلس احرار، منہاج القرآن اور دیگر سیاسی و سماجی تنظیموں کا مطالبہ

ساہیوال (نمائندہ خصوصی) سنٹرل جیل ساہیوال میں کذاب یوسف کے چیلے اس سے ملاقات کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں لیکن جیل حکام نے اس سے ملاقات پر سختی سے پابندی عائد کر رکھی ہے جبکہ جیل میں اس کی حفاظت کے انتظامات مزید سخت کر دیئے ہیں تاکہ جیل کے اندر کسی قسم کا مسئلہ کھڑا نہ ہو جائے۔ ذرائع کے مطابق کذاب یوسف کی جیل آمد کے بعد جیل حکام کی نیندیں اڑ گئی ہیں۔ ادھر جماعت اسلامی ضلع ساہیوال کے امیر منور علی خاں نے کہا ہے کہ کذاب یوسف کے ساتھ کسی بھی قسم کی رعایت کرنا امت مسلمہ سے زیادتی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ کذاب یوسف کی جانب سے توہین رسالت کے مرتکب ہونے کے بعد حکمرانوں نے اپنی مذہبی ذمہ داری کی ادائیگی میں غفلت کا مظاہرہ کیا ہے جو ناقابل معافی ہے۔ ختم نبوت کی شمع کے پروانے اسے کسی طور بھی معاف نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ملعون یوسف کے خلاف تمام ثبوت موجود ہیں جن کی روشنی میں اس کو فوری طور پر سزائے موت دے کر جہنم واصل کر دینا چاہیے۔ جماعت اسلامی ساہیوال شہر کے امیر شیخ شاہد حمید، ڈاکٹر انوار الحق، ڈاکٹر اکرم شیخ، چودھری محمود احمد اور ڈاکٹر عبدالستار نے کہا کہ حکومت رحمت مسیح کیس کی طرح کذاب یوسف کو تحفظ دے رہی ہے۔ مجلس احرار اسلام چیچہ وطنی کے رہنما عبداللطیف خالد چیمہ نے حکمرانوں کو خبردار کیا کہ اگر حکمرانوں نے سلامت مسیح والا ڈرامہ رچانے کی کوشش کی تو احرار ایسی کوشش کو ناکام کر دیں گے انہوں نے کہا کہ اس جھوٹے مدعی نبوت کو کسی بھی قسم کی رعایت دینا نہ صرف اسلام بلکہ حضور کی بے ادبی ہے۔

بزم رضا پاکستان کے چیئرمین شیخ اعجاز رضا، عبدالرزاق رضا، ملک ارشد، قصور بٹ، لالی، منہاج القرآن ساہیوال کے امیر محمد افضل قادری نے اس بات پر حیرت کا اظہار کیا کہ حکومت نے ایک ملعون کی اتنی بڑی گستاخی کو فوری نوٹس میں کیوں نہیں لیا۔ انہوں نے کذاب یوسف کو ساہیوال جیل سے فوری طور پر باہر منتقل کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ (خبریں لاہور: ٣٠ اپریل ١٩٩٧ء)

(٦١)

یوسف علی کی لیٹربازی یہ نئی چال ہے علماء کرام نے وضاحت مسترد کر دی

کذاب کے تردیدی اشتہارات اور وضاحتی خطوط کی کوئی حیثیت نہیں، اس کا مراسلہ ہماری رائے پر اثر انداز نہیں ہو سکتا، اس کی سزا صرف اور صرف موت ہے شان رسالتؐ میں اس کی گستاخی کے ناقابل تردید ثبوت موجود ہیں، "خبریں" نے اسے ننگا کر کے جہاد کیا ہے، پوری امت اخبار کی شکر گزار ہے: علامہ زبیر احمد ظہیر

لاہور (سٹاف رپورٹر) مدعی نبوت ابوالحسنین یوسف علی نے علمائے کرام کو فرداً فرداً خطوط لکھے ہیں اور اپنے بارے میں ان کی رائے تبدیل کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان خطوط کی عبارت کا مفہوم وہی ہے جو یوسف علی کی طرف سے لاہور کے مختلف اخبارات میں شائع ہونے والے اشتہارات کا تھا۔ علمائے کرام نے یوسف علی کی طرف سے ان خطوط کو نئی چال قرار دیا ہے اور وضاحت کو یکسر مسترد کر دیا ہے۔ مرکزی جماعت اہل حدیث پاکستان کے امیر علامہ زبیر احمد ظہیر نے کہا ہے کہ یوسف علی کذاب نے دھوکہ دہی اور مکر و فریب کا ایک نیا سلسلہ شروع کیا ہے۔ اس نے ملک کے معروف علماء کے نام بذریعہ ڈاک جو وضاحتی خط جاری کیا ہے وہ

رسمی اور سرسری حیثیت کا ہے۔ ہمارے خیال میں گستاخی اور اہانت رسولؐ کے جس جرم کا ارتکاب وہ کر چکا ہے اور جس کے ثبوت ویڈیو اور آڈیو کیسٹوں، اس کے ذاتی خطوط، ذاتی ڈائری میں درج ہیں اس کے علاوہ براہ راست سماعت کرنے والے سینکڑوں افراد بطور گواہ موجود ہیں ان تمام حقائق، شواہد، مضبوط دلائل، گواہوں کی موجودگی میں اس کے تردیدی اشتہار اور وضاحتی خطوط کی قطعی طور پر کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اس لئے اس کا یہ ڈاک سے ارسال کردہ مراسلہ وضاحت ہماری رائے پر کسی طرح بھی اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ہمارے سمیت تمام مذہبی اور سیاسی جماعتوں کے قائدین نے ہماری موجودگی میں روزنامہ خبریں کی دعوت پر یوسف علی کذاب کی ویڈیو تقریر دیکھی اور سن چکے ہیں جس میں وہ اپنی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ "اللہ کا رسول تم میں اب بھی موجود ہے" اور وہ نہ صرف دعویٰ کرتا ہے بلکہ اس پر باقاعدہ دلائل بھی دیتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ (نعوذ باللہ) میرے اندر تکمیلی شکل میں ظاہر ہوئے ہیں۔" لہٰذا ہم ایمانداری اور دیانتداری کے تمام تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے عدل و انصاف کے ساتھ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ واجب القتل ہے اور اس کی سزا صرف اور صرف موت ہے اور ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ کراچی سے شائع ہونے والے روزنامہ امت، ہفت وار تکبیر اور روزنامہ خبریں لاہور نے اس گستاخ رسول کو ننگا کر کے کوئی جرم نہیں کیا بلکہ جہاد کیا ہے اور حضور ختمی مرتبت ﷺ کی عزت و آبرو کے تحفظ کے لئے جو جرات مندانہ اور مجاہدانہ کردار ادا کیا ہے اس پر ملت اسلامیہ پاکستان کے ١٣ کروڑ افراد بالخصوص اور پوری امت رسولؐ بالعموم ان کی شکر گزار ہے۔ (خبریں لاہور ٥ مئی ١٩٩٧ء)

(٦٢)

یوسف کا امریکی قونصلیٹ اور انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں سے رابطہ

نبوت کے جھوٹے دعویدار کے دو آدمی دستاویزات لے کر امریکی

قونصل خانے گئے، جان بچانے کی کوششیں شروع

لاہور (کرائمز رپورٹر) نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف نے امریکی قونصلیٹ اور انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں سے رابطہ کی کوششیں شروع کر دیں۔ یوسف کی اہلیہ نے نبوت کے جھوٹے دعویدار کو بعض کاغذات جیل میں پہنچائے ہیں جو اس نے اپنے خاص آدمیوں زید زمان اور سہیل کے حوالے کر دیئے۔ گزشتہ روز یہ افراد وہ دستاویزات لے کر امریکی قونصلیٹ گئے اور کافی دیر تک وہاں موجود رہے۔ ذرائع نے بتایا کہ یوسف کو بچانے کے لئے انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں سے رابطہ کیا جارہا ہے۔ (خبریں لاہور: ۶ مئی ۱۹۹۷ء)

یوسف کا ایک اور جھوٹ پکڑا گیا

لاہور (کرائمز رپورٹر) نبوت کے جھوٹے دعویدار ابوالحسنین یوسف کے قول و فعل میں تضاد وقت گزارنے کے ساتھ ساتھ سامنے آتا جارہا ہے۔ وہ جب تھانہ مسلم ٹاؤن کی حوالات میں بند تھا تو پولیس نے اسے سادہ کاغذ فراہم کیا تھا اور کہا تھا کہ اس پر اپنا بیان لکھ دو لیکن یوسف نے یہ کہہ کر بیان لکھنے سے انکار کر دیا تھا کہ وہ گزشتہ تین سال سے لکھنے سے معذور ہے حتیٰ کہ دستخط بھی نہیں کر سکتا' لیکن اب یوسف نے جیل سے ہی علمائے کرام کو خط لکھے ہیں جس سے ان کا ایک اور جھوٹ ثابت ہو گیا ہے۔ (خبریں لاہور: ۶ مئی ۱۹۹۷ء)

(۶۳)

یوسف نے شناختی کارڈ میں نام تبدیل کر کے محمدؐ لکھوالیا

محمد پر "ؐ" بھی ڈالا گیا جبکہ ولدیت علی لکھی گئی ہے' کراچی کے شہری نے شناختی کارڈ خبریں کو بھیج دیا

لاہور (شاف رپورٹر) نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف نے لوگوں کو دھوکہ دینے اور خود کو نبی ثابت کرنے کے لئے اپنا نام تبدیل کر کے شناختی کارڈ بھی محمد کے نام کا بنوا رکھا ہے اور ملعون نے شناختی کارڈ میں اپنا نام صرف محمد لکھ کر اس پر "ؐ" ڈال رکھا ہے جبکہ ولدیت کے خانہ میں علی لکھا گیا ہے اور ایڈریس ۲۱۸ کیو ڈیفنس لکھا گیا ہے جہاں اس کی اہلیہ طیبہ یوسف رہائش پذیر ہے۔ متاثرین یوسف علی نے خبریں کو بتایا کہ اس نے اپنی تقریر میں اعلان کیا تھا کہ حکومت نے اب اسے سرکاری سطح پر تسلیم کرلیا ہے اس لئے شناختی کارڈ بھی میرے نام کا بن گیا ہے اور مجھے سرکاری طور پر (نعوذ باللہ) محمدؐ تسلیم کرلیا گیا ہے۔ کراچی کے ایک شخص کے پاس اس کذاب کا اصل شناختی کارڈ موجود ہے جس کی کاپی انہوں نے روزنامہ خبریں کو فراہم کی۔ کراچی سے یوسف کے سابقہ مرید نے اس کی نام نہاد ورلڈ اسمبلی کا دعوت نامہ بھی بھیجا ہے جس پر اس نے اپنا نام انگریزی میں (Muhammad) لکھ کر اس پر بھی "ؐ" ڈالا ہوا ہے۔ (خبریں لاہور: ۱۰ مئی ۱۹۹۷ء)

(۶۴)

مرزا غلام احمد قادیانی کے دور میں ضیاء شاہد ہوتا تو لوگ فتنے سے بچ جاتے

یوسف کذاب کو بے نقاب کر کے ضیاء شاہد نے نہ صرف پاکستان بلکہ پورے عالم اسلام پر احسان عظیم کیا ہے' کذاب یوسف کو سرعام پھانسی دی جائے: ایم رفیق "خبریں" کو متحدہ عرب امارات میں ناقابل بیان مقبولیت حاصل ہے ہر کوئی بک سٹال پر جا کر "خبریں"

مانگتا ہے' انجمن محی الاسلام ابوظہبی کے سیکرٹری نشریات کا خط

لاہور (نیوز ڈیسک) متحدہ عرب امارات میں انجمن محی الاسلام کی جانب سے نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف کذاب کو بے نقاب کرنے پر خبریں کے چیف ایڈیٹر ضیاء شاہد کو زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے۔ اس موقع پر ایک تقریب منعقد کی گئی جس میں انجمن کے ناظم اعلیٰ محمد رفیق نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ابوالحسنین یوسف کذاب کو بے نقاب کرکے ضیاء شاہد نے نہ صرف پاکستان پر بلکہ پورے عالم اسلام پر احسان عظیم کیا ہے۔ (خبریں لاہور: ۱۱ مئی ۱۹۹۷ء)

(۶۵)

یوسف کذاب کے مسئلہ پر حکومت کا لیت و لعل افسوسناک ہے: مولانا خان محمد

ملعون نے نہ صرف شان رسالتؐ میں گستاخی کی بلکہ واحدانیت خداوندی کی بھی توہین کی ہے کذاب کے مسئلہ پر اس ماہ آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا اجلاس طلب کیا جارہا ہے

لاہور (خصوصی رپورٹر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے سربراہ مولانا خان محمد نے کہا کہ حکومت یوسف کذاب کے مسئلہ پر لیت و لعل سے کام لے رہی ہے اور افسوسناک امر یہ ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے کسی بھی منتخب فورم یا اسمبلی نے کذاب یوسف کے مسئلہ پر آواز بلند نہیں کی حالانکہ اس کی ویڈیو اور آڈیو کیسٹوں کے علاوہ گواہان کے بیان سے ثابت ہو چکا ہے کہ ملعون نے نہ صرف توہین رسالتؐ کا ارتکاب کیا بلکہ واحدانیت خداوندی کی بھی توہین کی۔ انہوں نے ان خیالات کا اظہار حج بیت اللہ اور زیارت

حرمین شریفین سے واپسی پر لاہور ایئرپورٹ پر مجلس کے کارکنوں سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ حکمرانوں کی ناموس رسالتؐ کے مسئلہ سے بے رغبتی سے ثابت ہو چکا ہے کہ حکومت کو اسلام سے نہیں اسلام آباد سے دلچسپی ہے۔ انہوں نے کہا یوسف کذاب کے مسئلہ کے علاوہ کئی ایک قادیانیوں کو لاہور ہائی کورٹ کا جج بنانے' پاسپورٹ کے مذہب کے خانہ میں قادیانی کو احمدی لکھنے کے سرکلر سمیت کئی اور اہم مسائل پر ماہ رواں میں آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں کا اجلاس طلب کیا جارہا ہے۔ اس سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا اللہ وسایا اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی پر مشتمل دو رکنی کمیٹی قائم کردی گئی ہے۔ (خبریں لاہور ۱۲ مئی ۱۹۹۷ء)

(۶۶)

یوسف کو فرار کرانے کے لئے اس کی اہلیہ نے مریدوں سے رقم طلب کرلی

منصوبے پر عملدر آمد کے لئے افغان جنگ میں شریک زید زمان کی خدمات حاصل کی جائیں گی' سفارت خانوں سے رابطہ طیبہ یوسف نے مقدمہ میں گواہ بننے والوں کو ہراساں کرنے کے لئے مخصوص افراد کو ذمہ داریاں سونپ دی' یوسف کا چالان جلد پیش کیا جائے' فرار کرایا گیا تو تحریک ختم نبوت کی یاد تازہ کردیں گے: عبداللطیف

چیچہ وطنی (نمائندہ خصوصی) کسووال (نامہ نگار) ملت پارک تھانہ لاہور میں کذاب یوسف کے مقدمہ کی تفتیش مکمل ہونے کے بعد جان بوجھ کر چالان پیش نہیں کیا جارہا ہے اور کوئی خفیہ ہاتھ اور بااثر افراد کیس پر اثر انداز ہونے کے لئے متحرک ہو چکے ہیں۔ اگر نبوت کے جھوٹے دعویدار کے ساتھ کوئی رعایت برتی گئی یا

اسے بیرون ملک فرار کرانے کی کوشش کی گئی تو اسلامیان پاکستان ۱۹۵۳ء کی تحریک نبوت کی یاد تازہ کر دیں گے۔ ان خیالات کا اظہار مجلس احرار اسلام کے رہنماء اور کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ڈپٹی سیکرٹری اطلاعات عبداللطیف خالد چیمہ نے کیا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ کذاب یوسف کے مقدمہ کا چالان جلد پیش کر کے باقاعدہ عدالتی کارروائی شروع کی جائے ورنہ مسلمانوں میں یہ مسئلہ شدید اضطراب کا باعث بن سکتا ہے۔ مصدقہ اطلاعات کے مطابق ملعون کے خاص مریدوں سے طیبہ یوسف کے صلاح و مشوروں کے بعد ایک منصوبہ تیار کیا گیا ہے جس کے مطابق سب سے پہلے مرحلے میں یوسف علی کو ملک سے فرار کرانے کی کوشش کی جائے گی۔ اس منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کی ذمہ داری زید زمان کے سپرد کی جائے گی جو افغانستان کی جنگ میں براہ راست شریک ہونے کے باعث کمانڈو کی شہرت رکھتا ہے۔ اس سلسلے میں زید زمان اور سہیل احمد خان نے کچھ سفارت خانوں سے بھی رابطہ کیا ہے۔ منصوبے کے دوسرے مرحلے میں مقدمے کی کارروائی کو کمزور کرنے کے لئے کچھ "طریقے" اختیار کئے جائیں گے۔ اطلاعات کے مطابق اس حوالے سے طیبہ یوسف نے مریدوں کو بھاری رقم فوری طور پر فراہم کرنے کا حکم دے دیا ہے ذرائع کے مطابق ملعون کے خلاف دائر مقدمے میں جو منحرفین ممکنہ طور پر گواہ ہو سکتے ہیں انہیں ہراساں کرنے کے لئے بھی بعض مخصوص لوگوں کو ذمہ داریاں سونپ دی گئی ہیں۔ (خبریں لاہور: ۱۵ مئی ۱۹۹۷ء)

(۶۷)

کعبہ اور روضہ رسولؐ خالی مکان ہیں وہاں مت جاؤ: یوسف کی گستاخی

فلم دیکھنا اور گانے سننا جائز ہے، چودہ سو سال پہلے بھی دف بجائی جاتی تھی، خواتین کو "ہیر رانجھا" دیکھنے اور بھارتی گانے سننے کی ہدایت کرتا: سابق مریدنی "بیوی بھی نہیں مانتی تھی، مہر نبوت دیکھی تو

قدموں میں گر گئی" "انگریزی فلم "Ten Commandments" دکھا کر (نعوذ باللہ) "محمد" ہونے کی دلیل دیتا تھا: سابق مرید میدان حشر میں میرے پیروکار اللہ تعالیٰ کے پاس بیٹھ کر کافی پئیں گے، عام لوگ جنت میں جبکہ ہم اونچے مقام "وراء الورا" میں رہیں گے: ریٹائرڈ افسر سے کذب بیانی میں روحانی طور پر مدینہ میں پیدا ہوا پھر "غزوۂ ہند" لڑنے پاکستان بھیج دیا گیا، قادر مطلق نے کوٹھیوں میں رہنے اور عیش کرنے کی اجازت دی: کراچی کے سابقہ مریدوں کے بیانات

کراچی (میاں غفار سے) نبوت کے جھوٹے دعویدار ابوالحسنین محمد یوسف علی کے بارے میں کراچی کے متاثرین نے بتایا کہ وہ بیک وقت رسولؐ خدا کی توہین کے ساتھ ساتھ اللہ تبارک و تعالیٰ کی شان میں بھی گستاخی کرتا تھا اور خانہ خدا اور روضہ رسولؐ کو بھی بغیر مکین کے مکان قرار دیتا تھا۔ یوسف جس کو روحانی پیشوا سمجھ کر اس کی پیروی کرنے کے بعد تائب ہونے والی کراچی کی ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ اور پابند صوم و صلوٰۃ خاتون نے نام شائع نہ کرنے کی درخواست کرتے ہوئے "خبریں" کو بتایا کہ یوسف خواتین کو پاکستانی فلم "ہیر رانجھا" اور بعض بھارتی گانے سننے کے لئے کہتا تھا اور کہتا تھا کہ آج کے دور میں فلم دیکھنا اور گانے سننا جائز ہے۔ کیونکہ چودہ سو سال پہلے بھی تو دف بجائی جاتی تھی۔ کراچی کے ایک تاجر نے "خبریں" کو بتایا کہ خود کو (نعوذ باللہ) "محمد" کہہ کر متعارف کروانے کے بعد ایک مرتبہ یوسف علی نے مجھے بتایا کہ آپ ابھی نہیں مانیں گے۔ میری تو بیوی بھی نہیں مانتی تھی، لیکن میں ایک روز اندھیرے میں لباس تبدیل کر رہا تھا کہ بجلی آ گئی اور میری بیوی نے میری پشت پر "مہر نبوت" دیکھی لی۔ پھر وہ میرے قدموں میں گر گئی اور رو رو کر اپنی گستاخی کی معافی مانگنے لگی۔ ایک ریٹائرڈ سرکاری آفیسر نے "خبریں" کو بتایا کہ یوسف اکثر کہتا تھا کہ جو مجھے رقم دے گا وہ براہ راست اللہ تعالیٰ کو دے گا اور جو

دوسروں کو دے گا وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے گا۔ انہوں نے بتایا کہ کراچی میں ڈیفنس میں ایک گھر میں ایک مرتبہ ایک محفل میں یوسف علی نے کہا کہ قیامت کے روز میدان حشر میں لوگ حساب کتاب کے لئے پریشان ہوں گے مگر ہمارے مقربین اس وقت ہمارے ساتھ اللہ تعالیٰ کے پاس بیٹھ کر کافی پی رہے ہوں گے' پھر یوسف علی یہ بھی کہتا تھا کہ عام لوگ تو جنت میں جائیں گے مگر ہمارے چاہنے والوں کا مقام اس سے بہت بلند ہے اور وہ مقام ورا الوراء کا مقام ہے۔ ایک سابقہ مرید نے بتایا کہ کذاب یوسف علی نے ایک مرتبہ انہیں انگریزی فلم Comandments Ten دکھائی تو اس میں ایک ایسا کردار دکھایا جو مرتے وقت اپنی تمام صلاحتیں دوسرے اجسام میں منتقل کر دیتا ہے۔ محفل میں بیٹھے لوگوں کو کہا کہ اس طرح ہم میں پہلے روحانی قوتیں منتقل ہوئیں اور پھر "محمد" بنا دیا گیا۔ کراچی میں ایک کلب میں ایک محفل کے اختتام پر جب حسب واردات کذاب یوسف نے چند افراد کو علیحدہ علیحدہ کمروں میں بلا کر اپنا تعارف (نعوذ باللہ) "محمد" کی حیثیت سے کروایا تو ایک شخص نے یوسف کے عالی شان لباس اور گھروں کے بارے میں سوال کیا تو اس نے کہا کہ ہم نے یہی سوال ایک مرتبہ قادر مطلق سے بھی کیا تھا کہ آج سے چودہ سو سال پہلے مسجد نبوی اتنی سادہ تھی کہ اس کی چھت سے پانی گرتا تھا مگر اب اس کی شان ہی کچھ اور ہے تو قادر مطلق نے اجازت دی کہ یوسف علی تم کوٹھیوں میں رہو اور عیش کرو کیونکہ جو شان اب ہے وہ پہلے کبھی نہ تھی۔ کراچی کی ہی ایک خاتون نے بتایا کہ گزشتہ سال ہم حج پر جانے لگے تو حج پر روانہ ہونے سے قبل یوسف نے ہمیں اپنا تعارف "محمد" کی حیثیت سے کروایا اور کہا کہ مکین کے پاس رہو خالی مکانوں میں مت جاؤ۔ مکین ادھر ہے وہاں تو صرف خالی مکان ہے' پتہ نہیں لوگوں کو کب عقل آئے گی ایک خاتون کو یوسف علی نے ایک مرتبہ بتایا کہ کہنے کو تو اس کی جائے پیدائش جڑانوالہ ضلع فیصل آباد ہے مگر روحانی طور پر میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوا ہوں اور روحانی پیدائش کے بعد ابتدائی تعلیم اور دینی تعلیم بھی مجھے روحانی طور پر مکہ اور مدینہ میں دی گئی تھی جس کے بعد مجھے پاکستان محض اس لئے بھیجا گیا کہ یہاں سے انقلاب لانا ہے اور "غزوہ ہند" لڑی جانی ہے۔ (خبریں لاہور: ۲۱ مئی ۱۹۹۷ء)

گستاخی رسولؐ پر پشاور میں لوگوں نے یوسف کو پولیس کے حوالے کر دیا تھا ریٹائرڈ افسر چھڑوا کر لے گیا

کراچی (خصوصی رپورٹ) نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ اسے گزشتہ سال کے آخری مہینوں میں پشاور میں بھی گستاخی رسولؐ کے الزام میں لوگوں نے پکڑ کر پولیس کے حوالے کیا تھا مگر ایک بااثر آدمی اور ریٹائرڈ آفیسر اکبر نے کذاب یوسف کو رہا کروا لیا اور اکبر اسے فلائنگ کلب کے طیارے میں لاہور چھوڑ گیا۔ جس کے بعد کذاب یوسف نے پشاور جانا بند کر دیا تھا۔
(خبریں لاہور: ۲۱ مئی ۱۹۹۷ء)

(۶۸)

جے یو پی سپاہ محمدؐ اور جماعت اہل حدیث نے یوسف کے قتل کا مطالبہ کر دیا

مولانا شاہ احمد نورانی نے یوسف کے کیسٹیں اور متاثرہ افراد سے تفصیلات معلوم کرنے کے بعد توبہ استغفار کرتے ہوئے کہا کہ گستاخ رسولؐ کو قتل کرنے کے لئے اب کسی فتویٰ کی ضرورت نہیں رہی یوسف اللہ تعالیٰ کو اجسام میں منتقل کرنے کی بات کرتا ہے جو ہندوؤں کی تھیوری اور بڑی گستاخی ہے' جو شخص اس کو معاف کرنے کا سوچ رہا ہے اس کی معافی بھی نہ ہوگی: نورانی جیل میں یوسف کو تنہائی میں

رکھا جائے، پیروکاروں کو بھی سزا دی جائے: فرید الحق، یوسف نے جن لوگوں کو رسول بن کر دیدار کرایا انہیں قید میں ڈال دیا جائے مولانا شعیب قادری، فتنہ یوسف جلد ختم کیا جائے: منور عباس علوی، حکومت نہ جانے کیوں جھوٹے نبی کو سزا نہیں دے رہی: علامہ زبیر، یوسف قیامت کے روز کھولتا پانی پیئے گا: مولانا لغاری:

"خبریں" سے گفتگو

کراچی (میاں غفار سے) لاہور (خصوصی رپورٹر) جمعیت علمائے پاکستان کے صدر اور ورلڈ اسلامک مشن کے چیئرمین مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا ہے کہ کذاب یوسف واجب القتل ہے۔ اس کو جہنم میں پہنچانے کے لئے جتنی دیر کی جائے گی اتنا ہی حکمرانوں سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی بڑھتی جائے گی۔ اب کسی دلیل کی ضرورت نہیں رہی اس لئے حکومت کو فوری فیصلہ کرنا چاہیے اور گستاخ رسولؐ کو کیفر کردار تک پہنچانا چاہیے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے گزشتہ روز اپنے دفتر میں روزنامہ خبریں سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر جے یو پی کے سینئر نائب صدر شاہ فرید الحق، مولانا شعیب قادری اور مولانا محمد حسین لاکھانی بھی موجود تھے اور انہوں نے بھی کذاب یوسف کو واجب القتل قرار دیا۔ مولانا شاہ احمد نورانی نے یوسف کی آڈیو کیسٹ اور ویڈیو کیسٹ کی کاپیوں کا جائزہ لینے اور متاثرہ افراد سے گفتگو کرنے کے بعد توبہ استغفار کرتے ہوئے کہا کہ اب تو کسی قسم کے فتویٰ کی ضرورت نہیں کیونکہ گستاخ رسولؐ کے حوالے سے فتویٰ تو ۱۴ سو سال پہلے ہی حضرت ابوبکر صدیقؓ دے چکے ہیں۔ جب انہوں نے تمام محاذوں پر لڑائی روک کر سخت شورش کے حالات میں مسیلمہ کذاب کو قتل کروا کر ثابت کر دیا کہ حکومت کے حالات کتنے خراب ہی کیوں نہ ہوں گستاخ رسولؐ کو کیفر کردار تک پہنچانے میں دیر نہ کی جائے انہوں نے کہا کہ پاکستان میں اسلامی حکومت ہوتی تو قصہ کب کا پاک ہو گیا ہوتا۔ انہوں نے کہا اگر یہ گستاخ اللہ تعالیٰ کو اجسام میں منتقل کرنے کی بات کرتا ہے تو یہ ہندوؤں والی تھوری ہے اور بہت بڑی گستاخی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر

کوئی یہ سوچ رہا ہے کہ اس گستاخ رسولؐ کو معاف کر دیا جائے تو اس کی معافی بھی نہ ہوگی۔ جے یو پی کے نائب امیر شاہ فرید الحق نے کہا کہ یوسف کو جیل میں قید تنہائی میں رکھا جانا چاہیے اور کسی بھی قسم کی ملاقات پر پابندی لگائی جانی چاہیے کیونکہ مرتد کے لئے کوئی معافی نہیں ہوتی۔ اس کی معافی کے بارے میں سوچنا بھی گناہ کبیرہ ہے اور جو لوگ اس کذاب کے پیروکار ہیں انہیں بھی یہی سزا ملنی چاہیے۔ مولانا شعیب قادری نے کہا کہ جن لوگوں کو اس کذاب نے اپنا دیدار محمد رسول اللہ بن کر کروایا اور وہ اس کے ابھی تک ماننے والوں میں ہیں انہیں بھی جیل میں ڈال کر اس کے ساتھ ہی سزا دینی چاہیے سپاہ محمد پاکستان کے صدر علامہ منور عباس علوی نے گمراہ کن خطبات دیئے، اللہ اور رسولؐ کی شان میں گستاخی کرنے پر یوسف کو سزائے موت دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے "خبریں" سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ اس فتنہ کو جلد از جلد دبا دینا چاہیے اور واصل جہنم کر کے آئندہ کے لئے کذابوں کے منہ بند کر دینے چاہیں۔ جماعت علمائے اہل حدیث پاکستان کے سربراہ علامہ زبیر احمد ظہیر نے کہا یوسف کذاب جیسا خناس آدمی عالم اسلام میں کوئی نہیں ہے۔ حکومت نہ جانے کن وجوہات کی بنا پر اس غلیظ شخص کو سزائے موت نہیں دے رہی جمعیت علمائے پاکستان (نورانی) کے مرکزی رہنما مولانا محمد خان لغاری نے کہا میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ یوسف کذاب اور اس کے ساتھی میدان حشر میں "کافی" تو کیا کھولتا ہوا پانی پییں گے اور دوزخ کے اعلیٰ درجے میں سزا بھگت رہے ہوں گے۔ جمعیت علمائے پاکستان (نیازی) کے مرکزی رہنما پیر صفدر شاہ نے کہا جھوٹے نبی کو قتل کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں رہ گیا۔ جمعیت العلمائے پاکستان پنجاب کے رہنما ظہیر احمد میر ایڈووکیٹ نے کہا میں یوسف کذاب کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ پاکستان کے عوام اس کی "ڈگڈگی" بجانے کے لئے بالکل تیار ہیں۔ (خبریں لاہور: ۲۴ مئی ۱۹۹۷ء)

جرنیلوں کو مجھے اقتدار میں لانے کا حکم مل چکا ہے:

یوسف

محفل میں اعلان کیا ۱۹۹۷ء کا سورج ہماری حکومت کے ساتھ طلوع

ہوگا، نواز شریف کا نام نہیں ہوگا، کراچی اور سندھ عبدالواحد خان اور پنجاب امجد قاضی کے سپرد کیا جائے گا شہریوں کی "خبریں" سے گفتگو

کراچی (خصوصی رپورٹ) نبوت کے جھوٹے دعویدار کذاب یوسف علی کی خرافات کے حوالے سے لوگوں نے بتایا کہ گزشتہ سال اس نے اعلان کیا تھا کہ بے نظیر حکومت ختم ہوگی اور جرنیل اسے اقتدار میں لے آئیں گے کیونکہ جرنیلوں کو خواب میں حکم ہو چکا ہے جس کی روشنی میں جرنیل مجھ سے مل بھی چکے ہیں۔ حکومت کے معاملات میں میجر جنرل (ر) سرفراز جو میرے سپہ سالار ہیں، حکومت میں میرا ساتھ دیں گے۔ یوسف نے اپنی ایک محفل میں یہ بھی اعلان کر رکھا تھا کہ ۱۹۹۷ء کا سورج ہمارا اقتدار لے کر طلوع ہوگا اور نواز شریف کا نام کہیں نہیں ہوگا۔ کراچی اور سندھ عبدالواحد خان کے ذمہ ہوگا اور پنجاب امجد قاضی کے سپرد کر دیا جائے گا۔ (خبریں لاہور: ۲۲ مئی ۱۹۹۷ء)

یوسف کی کیسٹ سننے کے دوران مولانا نورانی کانوں کا ہاتھ لگاتے رہے، کئی بار لاحول پڑھی

کراچی (خصوصی رپورٹ) کذاب یوسف کی خرافات پڑھتے ہوئے علامہ شاہ احمد نورانی کا چہرہ کئی مرتبہ غصے سے سرخ ہوگیا جبکہ ملعون کی آڈیو کیسٹیں سنتے ہوئے وہ بار بار کانوں کو ہاتھ لگاتے رہے۔ دو تین مرتبہ انہوں نے لاحول بھی پڑھی۔ (خبریں لاہور: ۲۲ مئی ۱۹۹۷ء)

(۶۹)

یوسف کی ورلڈ اسمبلی کا وجود نہیں، نورانی: حکومت قادیانیوں کے دباؤ سے غلط فیصلہ نہ کرے مولانا ایاز

کذاب یوسف کے گھر اور اہل خانہ کی حفاظت کی ذمہ داری برنکس کو دے دی گئی، فرم کے افسر زید زمان کو جھوٹے نبی نے اپنا خلیفہ مقرر کر رکھا ہے یوسف مردوں سے چند منٹ اور عورتوں سے طویل ملاقات کرتا، جس گھر میں قیام کرتا اس کے سب سے اچھے کمرے کو غار حرا قرار دیتا: متاثرین، عدالتی کارروائی شروع ہوئی تو یوسف کے پول کھولوں گی: خاتون، پشاور کے دورے کے بعد اپنے میزبان کی بیٹی کو ساتھ لے آیا: حسین لاکھانی، "خبریں" سے گفتگو

کراچی (خصوصی رپورٹ) ورلڈ اسلامک مشن اور جے یو پی کے صدر مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا ہے کہ توہین رسالتؐ کے مرتکب کذاب یوسف کی ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی کا دنیا بھر میں کہیں وجود نہیں۔ انہوں نے "خبریں" سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یہ کوئی جعلی اور فرضی ادارہ ہوگا کیونکہ اگر دنیا کے کسی بھی ملک میں اس کا کوئی دفتر ہوتا یا عہدیدار ہوتے تو انہیں ضرور علم ہوتا۔ تحریک فدایان ختم نبوت اور جے یو پی کے رہنما مولانا ایاز نیازی نے کہا ہے کہ ملعون یوسف علی کا دعویٰ اور طریقہ تقریر قادیانیوں سے ملتا جلتا ہے اور موجودہ حکومت قادیانیوں کے اثر میں ہے اس لئے خدشہ ہے کہ جس طرح توہین رسالتؐ کے عیسائی ملزموں کو سابق حکومت نے رہا کر کے باہر بھجوا دیا تھا، اسی طرح اسے بھی قادیانیوں کے ٹی وی چینل پر تبلیغ کے لئے باہر لے جایا جائے گا۔ مولانا ایاز خان نیازی نے "خبریں" سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں بڑے بڑے اخبارات اور رہنما اور دینی مبلغ موجود ہیں مگر اللہ تبارک و تعالیٰ نے روزنامہ "خبریں" کو یہ

اعزاز دیا کہ وہ اس ملعون کو جیل کی سلاخوں کے پیچھے دھکیل سکے اور اس کی زبان سے مزید کفر نہ نکل سکے۔ انہوں نے کہا کہ اس نیک کام کی برکات جلد ہی "خبریں" والے محسوس کرلیں گے۔ مولانا محمد ایاز خان نے کہا کہ موجودہ حکومت کا امتحان ہے اور اگر قادیانیوں کے اثر سے کوئی غلط فیصلہ کیا گیا یا اس ملعون کو سزا دلوانے میں کسی قسم کی کوتاہی کی گئی تو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اس حکومت کا مقدر بنے گی۔ کذاب یوسف کے گھر اور اہل خانہ کی سیکورٹی کی تمام تر ذمہ داری لاہور، راولپنڈی اور کراچی کی ایک مشہور سیکورٹی فرم برنکس کو دے دی گئی ہے۔ اس فرم کے ایک آفیسر زید زمان کو یوسف نے راولپنڈی اور اسلام آباد کا خلیفہ بھی مقرر کر رکھا ہے اور وہ ابھی تک اس جھوٹے نبی کے حصار میں ہے۔ لاہور میں کذاب یوسف کے گھر واقع ۲۱۸ کیو ڈیفنس کی سیکورٹی کی ذمہ داری بھی زید زمان نے اپنے آدمیوں کے سپرد کر رکھی ہے اور یوسف کی بیوی طیبہ کی حفاظت پر بھی مامور ہیں۔ یوسف سے متاثرہ افراد نے روزنامہ "خبریں" کو اس ملعون کے بارے میں تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ وہ مردوں سے تو چند منٹ ملاقات کرتا تھا البتہ لڑکیوں سے اس کی ملاقاتیں بہت طویل اور بعض اوقات ساری رات جاری رہتی تھیں۔ جس گھر میں قیام کرتا وہاں کے سب سے اچھے کمرے کو غار حرا قرار دے دیتا اور اس کے دروازوں اور کھڑکیوں پر مضبوط چٹخنیاں لگواتا اور اندر سے ڈور لاک کے علاوہ چٹخنیاں بھی بند کرلیتا۔ ایک خاتون نے بتایا کہ جب عدالت میں کارروائی شروع ہوگی تو وہ اس کے وہ پول کھولے گی کہ جج دنگ رہ جائیں گے۔ کراچی کے معروف سوشل ورکر اور دینی رہنما محمد حسین لاکھانی نے بتایا کہ یوسف نے پشاور میں تین روز قیام کیا اور خاموشی سے اپنے علاوہ اس لڑکی کا ٹکٹ بھی بنوالیا جس کے باپ کے پاس وہ مقیم تھا۔ اسے حکم دے کر ساتھ لے آیا اور اسے بشارت دی کہ اگر گھر والے اسے نکال دیں گے تو وہ اسے اپنے نکاح میں لے لے گا۔ (خبریں لاہور: ۲۳ مئی ۱۹۹۷ء)

(۷۰)

یوسف کی حمایت میں قادیانیوں کے ٹی وی چینل

پروگرام

پنجاب کی سرزمین سے مرزا غلام احمد کے بعد ایک اور شخص یوسف نے نبوت کا دعویٰ کردیا' بنیاد پرستوں نے اعلان سے قبل ہی اسے جیل میں ڈال دیا ابھی نبوت ختم نہیں ہوئی' انسانیت کی رہنمائی کے لئے سلسلہ جاری ہے' مذہبی انتہا پسند اسے روک رہے ہیں' مرزا غلام احمد سچا تھا: ٹی وی چینل پر بکواسیات

کراچی (خصوصی رپورٹ) نبوت کے جھوٹے دعویدار کذاب یوسف کی حمایت میں قادیانیوں کے ڈش ٹی وی چینل ایم ٹی اے سے پروگرام نشر ہو چکے ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ پنجاب کی سرزمین سے مرزا غلام احمد قادیانی کے بعد ایک اور شخص ابوالحسنین یوسف علی نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا ہے مگر اسے ابھی باضابطہ اعلان کا موقع ہی نہیں ملا تھا کہ پاکستان کے بنیاد پرست اور مذہبی انتہا پسند افراد کے گروہ نے اسے جیل میں ڈال دیا۔ ان پروگراموں میں قادیانیوں نے بہت منفرد طریقے سے کذاب یوسف کو پیش کرکے جہاں اسے پروجیکشن دی وہاں یہ نظریہ بھی پیش کیا کہ نبوت ختم نہیں ہوئی بلکہ انسانیت کی رہنمائی کے لئے یہ سلسلہ جاری ہے مگر مذہبی انتہا پسند اسے روک رہے ہیں اور وہ جدید دور کے لوگوں کو ہزار سال پیچھے لے جا رہے ہیں۔ جہاں جہالت تھی۔ قادیانیوں کے ڈش چینل کے اس پروگرام میں یہ بھی بتایا گیا کہ پاکستان میں ان کے ماننے والے موجود ہیں مگر ان پر بھی سختیاں شروع ہونے کا خدشہ ہے جس کی وجہ سے وہ زیر زمین چلے گئے ہیں مگر اپنی تبلیغ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اس پروگرام میں کذاب یوسف کی تشہیر کے بجائے اس نظریئے کی بہت زیادہ تشہیر کی گئی ہے کہ مرزا غلام احمد سچے تھے اور اس کا فلسفہ اور نقطہ نظر کذاب یوسف کے اعلان سے سچ ہوگیا ہے۔ (خبریں لاہور: ۲۶ مئی ۱۹۹۷ء)

سود حلال ہے اور حج پر جانے کی ضرورت نہیں

یوسف نے سٹی بینک میں شاہد خان کے ساتھ ایک منافع سکیم کے تحت اکاؤنٹ کھلوایا کذاب نے ایک محفل میں سود کی حمایت میں دلائل دیئے اور سودی اکاؤنٹ کی کاپی دکھائی ایک میاں بیوی کے حج پر جانے کی اجازت مانگنے پر کہا مت جاؤ یہاں حج کرادوں گا

کراچی (خصوصی رپورٹ) نبوت کے جھوٹے دعویدار اور گستاخی رسالتؐ کے الزام میں ساہیوال جیل میں گرفتار کذاب یوسف کے بارے میں مزید معلومات ملی ہیں کہ اس نے کراچی میں ڈیفنس کے علاقے میں ایک محفل میں سود کو حلال قرار دے دیا تھا اور موقف اختیار کیا تھا کہ آج کے جدید دور میں سود کے بغیر کاروبار ناممکن ہے اس لئے قادر مطلق نے ہمیں بصیرت دی ہے کہ سود پر ہم نظرثانی کریں۔ اس فیصلے کے اعلان کے بعد اس لعنتی نے اپنے چیف چیلے اور اس ملعون کی گرفتاری کے باوجود اس کے حصار میں قید کراچی کے عبدالواحد خان کے بیٹے شاہد خان کے ساتھ مشترکہ اکاؤنٹ سٹی بینک میں ایک منافع سکیم کے تحت کھولا اور پھر اگلی محفل میں اس کی کاپی دکھا کر تمام حاضرین کو کہا کہ ہم نے خود منافع سکیم کے تحت سودی اکاؤنٹ کھول لیا ہے اور اب آپ سب کو بھی اجازت ہے کہ آپ سودی کاروبار کر سکیں مگر اس کی ایک شرط ہو گی کہ آپ اپنی سود کی آمدن کا ۱۰ تا ۱۵ فیصد حصہ مجھے دیں' اس سے آپ کی سود کی کمائی حلال ہو سکتی ہے۔ کراچی میں ایک محفل میں ایک مرتبہ ایک میاں بیوی نے اس لعنتی سے حج پر جانے کی اجازت مانگی تو اس نے کہا کہ آپ کو میں یہیں پر حج کروا دیتا ہوں اور پھر اس نے تقریباً" ۴۰ آدمیوں اور عورتوں کو محفل میں بیٹھ کر تمام افراد کو حج کروا کر حاجی ہونے کی بشارت دے دی' جس پر اس کے خلاف ہونے والے بہت سے لوگوں نے جو اندر سے تو ٹوٹ چکے تھے مگر اس کے خلاف ثبوت حاصل کرنے کے لئے اس کے ساتھ تھے پوچھا کہ اس طرح حج کیسے ہو سکتا ہے؟ تو ملعون نے کہا کہ رات کو آپ کو میں اپنے ساتھ حج پر لے جاؤں گا۔ بس آپ درود شریف اور "الصلوۃ والسلام علیک یا انسان کامل" ۹۹ مرتبہ پڑھ کر سو جائیں۔ ایک ٹریولنگ ایجنسی کی مالکہ نے "خبریں" کو بتایا کہ اس نے سب سے پہلے اشارے کے ساتھ اپنے جسم کے گرد احرام باندھا اور پھر ہاتھ میں تسبیح پکڑ کر تمام لوگوں کو کہا کہ آنکھیں بند کرلیں اور تصور کریں کہ وہ جدہ جانے کے لئے جہاز میں سوار ہو گئے ہیں۔ پھر اس نے وہیں بیٹھے کہا کہ آپ سب لوگوں نے مکہ معظمہ کی تصاویر دیکھی ہیں' اب آپ تصور میں لائیں کہ آپ مکہ پہنچ چکے ہیں اور مکہ میں خانہ خدا آپ کے سامنے اور میں آپ کے ساتھ ہوں۔ پھر اس ملعون نے اسی طرح ایک ایک مناسک حج زبانی ادا کیا اور کہا کہ اب ہم طواف کر رہے ہیں پھر کہا کہ اب ہم سعی کر رہے ہیں' اب ہم صفا مروہ کر رہے ہیں' اب حج کا خطبہ ہو رہا ہے اور اب قربانی دے رہے ہیں۔ پھر اسی طرح حج بیان ہی بیان میں مکمل کروا دیا اور اعلان کر دیا کہ اس محفل میں بیٹھے ہوئے تمام افراد کا حج ہو گیا۔ آپ حاجی ہو گئے آپ کو مبارک ہو اور پھر کہا کہ اب آپ نے جو حج پر رقم خرچ کرنی تھی اس کا ۲۵ فیصد مجھے دے دیں اور پھر وہاں بیٹھے ہوئے ۴۰ افراد میں سے پانچ افراد نے کچھ رقم بھی دے دی جو اس نے لبنی نامی لڑکی کو اسی وقت دے دی اور اس لڑکی کے ساتھ یہ ملعون وہاں سے رخصت ہو گیا اور جاتے ہوئے خواتین کو دیکھ کر دکڑی کا نشان بنا کر چلا گیا۔ (خبریں لاہور: ۲۶ مئی ۱۹۹۷ء)

(۷۱)

قادیانی ڈش پر پروگرام دکھا کر یوسف کی مدد کر رہے ہیں: ممتاز اعوان

ملک میں اعلیٰ عہدوں پر تعینات قادیانی سازشیں کر رہے ہیں انہیں برطرف کیا جائے: مذہبی رہنما

لاہور (خصوصی رپورٹ) پاسبان ختم نبوت پاکستان کے چیف آرگنائزر محمد ممتاز اعوان نے قادیانیوں کے ڈش ٹی وی چینل پر کذاب یوسف کی حمایت میں پروگرام دکھانے پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ قادیانی فتنہ کے اس عمل سے

واضح ہوگیا ہے کہ کذاب یوسف کے پیچھے قادیانیوں کا ہاتھ ہے۔ دیگر مذہبی رہنماؤں پیر سلمان منیر' میاں عبدالرحمان' صاحبزادہ سعید الرحمان احمد' ڈاکٹر جہانگیر شجاع' مولانا سیف اللہ اکرم' مفتی سید عاشق حسین' قاری محمد عالمگیر رحیمی' عبدالحفیظ کھوکھر' علامہ عبدالحق حقانی اور قاری الطاف الرحمان گوندل نے بھی الگ الگ بیانات میں کہا ہے کہ پاکستان کے اعلیٰ عہدوں پر فائز قادیانی اسلام اور ملک کے خلاف مسلسل سازشیں کر رہے ہیں۔ ان رہنماؤں نے مطالبہ کیا کہ اعلیٰ اور حساس عہدوں پر فائز تمام قادیانی افسروں کو فوری طور پر برطرف کیا جائے اور مختلف حکومتی شعبوں میں کام کرنے والے قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھی جائے۔ (خبریں لاہور: ۲۸ مئی ۱۹۹۷ء)

لاہور کی انتظامیہ' عدلیہ اور پریس نے حضور سے معافی مانگ لی ہے' یوسف کے چیلوں کے لوگوں کے گھروں میں ٹیلی فون

لاہور (کرائمز رپورٹر) کذاب یوسف کے کراچی میں موجود چیلوں عبدالواحد خان اور سہیل احمد نے مختلف افراد کے گھروں میں ٹیلی فون کرکے کہا ہے کہ لاہور کی انتظامیہ' پولیس' عدلیہ اور پریس نے حضور سے معافی مانگ لی ہے اور حضور نے انہیں معاف بھی کردیا ہے۔ اس لئے عدالت سے ان کی ضمانت ہو جائے گی اور وہ دوبارہ تبلیغ شروع کریں گے مگر جن لوگوں نے ان سے ابھی تک معافی نہیں مانگی ان کے خلاف کارروائی ہوگی۔ (خبریں لاہور ۲۸ مئی ۱۹۹۷ء)

(۷۲)

”خبریں سچا ہے“' یوسف کے وکیل نے کیس لڑنے

سے انکار کردیا

نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے یوسف کی درخواست ضمانت کی سماعت آج ہوگی

لاہور (نمائندہ خصوصی) معروف قانون دان اقبال محمود اعوان ایڈووکیٹ سپریم کورٹ نے ابوالحسنین محمد یوسف علی کے خلاف ”خبریں“ کے موقف کو تسلیم کرتے ہوئے اس کی وکالت کرنے سے انکار کردیا ہے۔ واضح رہے کہ یوسف علی پر نبوت کے جھوٹے دعویدار ہونے کا الزام ہے۔ ”خبریں“ نے جب اس سلسلے میں مذکورہ ایڈووکیٹ سے بات کی تو انہوں نے کہا یوسف علی کے بارے میں ”خبریں“ کا موقف درست ہے۔ اب میں عدالت عالیہ میں اس کی ضمانت کی درخواست کی پیروی نہیں کروں گا۔

ابوالحسنین یوسف علی جس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا ہوا ہے درخواست ضمانت کی آج جسٹس احسان الحق چودھری کی عدالت میں سماعت ہوگی۔ (خبریں لاہور: ۲۴ جون ۱۹۹۷ء)

پولیس نے یوسف کو ملزم قرار دے کر چالان پیش کردیا

تفتیشی افسر نے چالان جوڈیشل مجسٹریٹ ماڈل ٹاؤن عبدالحمید کی عدالت میں پیش کیا جس میں یوسف نے اپنے مرتد ہونے اور نبوت کے دعویٰ کا اقرار کیا ہے ہائی کورٹ میں یوسف کی درخواست ضمانت کی سماعت وقت کی کمی کے باعث ملتوی' دینی جماعتوں کے کارکن عدالت کے باہر جمع رہے' اے ٹی آئی کا خاموش مظاہرہ

لاہور (خبرنگار سے، کورٹ رپورٹر) توہین رسالتؐ کے مبینہ ملزم یوسف کے خلاف پولیس نے چالان مکمل کرکے جوڈیشل مجسٹریٹ ماڈل ٹاؤن عبدالحمید سگو کی عدالت میں پیش کر دیا۔ چالان میں پولیس نے یوسف کو گنہگار قرار دیا ہے۔ تفتیشی افسر فقیر محمد نے چالان کی کاپی عدالت میں پیش کی، جس میں یوسف نے اقرار کیا کہ میں مرتد ہو گیا ہوں اور نبوت کے دعویٰ کا بھی اقرار کیا۔ گزشتہ روز لاہور ہائی کورٹ میں یوسف کی درخواست ضمانت کی سماعت وقت کی کمی کے باعث نہ ہو سکی۔ عدالت کے باہر صبح سے ہی تحریک ختم نبوتؐ اور دیگر دینی جماعتوں کے کارکن بھاری تعداد میں موجود تھے۔ لاہور ہائی کورٹ میں انجمن طلبہ اسلام کے کارکنوں نے یوسف کے خلاف خاموش احتجاجی مظاہرہ کیا اس مظاہرے کی قیادت بدر ظہور چشتی اور ابو ظفر سعید، احمد شاہ کر رہے تھے۔ کتبوں پر مندرجہ ذیل نعرے درج تھے۔ توہین رسالت کے مجرم یوسف کذاب کو پھانسی دی جائے غلامی رسولؐ میں موت بھی قبول ہے، ایوانوں میں بیٹھے حکمرانو یوسف کذاب کو پھانسی دو، توہین رسالت پر حکومت خاموش کیوں ہے، حکمرانو! قیامت کے دن اللہ کے دربار میں حضور پاکؐ کو کیا جواب دو گے۔ (خبریں لاہور: ۲۵ جون ۱۹۹۷ء)

(۷۳)

توہین رسالت کے ملزم یوسف نے درخواست واپس لے لی

لاہور (خبرنگار سے) توہین رسالت کے مبینہ ملزم یوسف نے لاہور ہائی کورٹ میں دائر درخواست ضمانت واپس لے لی گزشتہ روز یوسف کے وکیل سلیم اے رحمان نے فاضل عدالت سے استدعا کی کہ ان کا موکل اپنی درخواست ضمانت

واپس لینا چاہتا ہے لہٰذا اس کی اجازت دی جائے۔ فاضل عدالت نے درخواست ضمانت واپس لینے کی اجازت دیتے ہوئے درخواست نمٹا دی۔ (خبریں لاہور: یکم جولائی ۱۹۹۷ء)

کراچی جم خانہ کی انتظامیہ نے کذاب یوسف کے چیلے کو امامت سے روک دیا

عبدالواحد خان جونہی جم خانہ کی مسجد میں امامت کے لئے آیا تو ایک شخص نے اسے پیچھے کھینچ لیا کذاب یوسف کی پیروی کرنے کے بعد اس کا ایمان مشکوک ہو گیا ہے: انتظامیہ کا موقف، عبدالواحد کی بیٹی، بہو اور بیٹا ابھی تک کذاب یوسف کے لئے کام کر رہے ہیں

ملتان (سٹاف رپورٹر) نبوت کے جھوٹے دعویدار کذاب یوسف کے چیلے عبدالواحد کو کراچی جم خانہ کی انتظامیہ نے مسجد میں نماز کی امامت کروانے سے منع کر دیا اور موقف اختیار کیا کہ کذاب یوسف کی پیروی کرنے کے بعد اس کا ایمان مشکوک ہو گیا ہے۔ پہلے وہ اپنے ایمان کی تجدید کسی جید عالم دین سے کروائے اور پھر مسلمانوں کے ساتھ نماز ادا کریں کراچی کے ایک سابقہ مرید نے بتایا کہ عبدالواحد خان جونہی جم خانہ کراچی کی مسجد میں عشاء کی نماز کی امامت کروانے کے لئے کھڑا ہوا تو ایک شخص نے اسے پیچھے سے کھینچ لیا اور سختی سے منع کر دیا یاد رہے کہ عبدالواحد خان کی بیٹی شہلا بہو شبانہ اور بیٹا شاہد خان ابھی تک کذاب یوسف کے حصار میں ہیں بلکہ اس کی صفائیاں پیش کرنے میں دن رات مصروف ہیں۔ عبدالواحد، خان نے دنیا بھر کی اسلامی تنظیموں کو خط بھی لکھے ہیں جن میں کذاب یوسف کو بہت بڑا عالم دین بنا کر پیش کیا گیا ہے۔ عبدالواحد خان کی بہو شبانہ بھی کراچی، لاہور اور اسلام آباد کی مختلف خواتین سے رابطہ کرکے انہیں کذاب کے پیغامات دے رہی ہے کہ وہ جلد رہا ہو کر آ رہے ہیں۔

(خبریں لاہور: ۳۰ جولائی ۱۹۹۷ء)

(۷۴)

یوسف کو اڈیالہ جیل منتقل کر دیا گیا بی کلاس دینے اور عام سماعت کی درخواستیں مسترد

ملتان (نمائندہ خصوصی) نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف کو محکمہ داخلہ کی منظوری کے بعد ساہیوال جیل سے اڈیالہ جیل راولپنڈی منتقل کر دیا گیا ہے جبکہ محکمہ داخلہ نے اس کی قید تنہائی ختم کرنے، جیل میں بی کلاس دینے اور مقدمے کی سماعت جیل میں کرنے کی بجائے عام سماعت کرنے کی درخواستیں مسترد کر دی ہیں۔ کذاب یوسف کو گزشتہ رات اڈیالہ جیل منتقل کر دیا گیا۔ محکمہ داخلہ کی طرف سے جیل انتظامیہ کو ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ کذاب یوسف کے نزدیکی رشتے داروں کے علاوہ کسی دوسرے کو ملاقات کی اجازت نہ دی جائے اور اسے الگ سیل میں رکھا جائے۔ کذاب یوسف نے سیکرٹری داخلہ پنجاب کو درخواست دی تھی کہ اسے اڈیالہ جیل منتقل کیا جائے تاکہ اس کی بیٹی اور دیگر رشتے داروں کو اس سے ملاقات میں آسانی رہے۔ (خبریں لاہور: ۵ اگست ۱۹۹۷ء)

"۳۱ جولائی سے قبل رہا ہو جاؤں گا"

کذاب یوسف کا ایک اور دعویٰ جھوٹا ثابت ہو گیا

ملتان (سٹاف رپورٹر) نبوت کے جھوٹے دعویدار کذاب یوسف کا اپنی رہائی کے لئے دعویٰ جھوٹ ثابت ہو گیا ہے۔ یاد رہے کہ کچھ عرصہ قبل اس نے ساہیوال جیل سے اپنے مرید خاص اور کراچی کے خلیفہ سہیل کے ذریعے لاہور،

اسلام آباد اور کراچی میں اپنے چیلوں کو پیغام بھجوایا تھا کہ اسے اشارہ مل چکا ہے اور وہ ۳۱ جولائی سے پہلے رہا ہو جائے گا۔ پھر سرخ رنگ کی ایک گاڑی میں پورے ملک کا دورہ کرے گا۔ کذاب یوسف نے یہ پیغام بھی اپنے مریدوں کو بھجوایا تھا کہ اسے داڑھی منڈوانے کا حکم ملا ہے تاکہ وہ بھرپور طریقے سے دوبارہ اپنی زندگی شروع کر سکے۔ پیغام ملنے کے بعد اس کی تمام بغیر نکاح کے اعلانیہ بیویوں نے اس کے استقبال کی تیاریاں مکمل کر لی تھیں۔ مگر جولائی گزر گیا اور کذاب یوسف کی رہائی کے بجائے اس کے مقدمہ کی سماعت شروع ہو گئی ہے۔ (خبریں لاہور: ۷ اگست ۱۹۹۷ء)

یوسف کذاب پر مہربانیاں، جیل میں بی کلاس دیدی گئی

میڈیکل بورڈ نے ۵ خطرناک بیماریاں گنوا دیں پسند کا میڈیکل بورڈ بھی بنوا لیا گیا

ملتان (سٹاف رپورٹر) حکومت پنجاب نبوت کے جھوٹے دعویدار اور توہین رسالتؐ کے الزام میں اڈیالہ جیل راولپنڈی میں بند کذاب یوسف پر اچانک مہربان ہو گئی ہے اور اسے نہ صرف جیل میں بی کلاس کی سہولت دے دی گئی ہے بلکہ ریڈیو اور خدمت گزار بھی فراہم کر دیئے گئے ہیں۔ حکومت پنجاب کے محکمہ داخلہ نے کذاب یوسف کی میڈیکل بورڈ کی درخواست بھی منظور کرتے ہوئے راولپنڈی کے ڈاکٹروں کا میڈیکل بورڈ تشکیل دے دیا ہے۔ گزشتہ روز اڈیالہ جیل میں حکومت پنجاب کی طرف سے مقرر کردہ ڈاکٹروں کی ٹیم نے کذاب یوسف کا معائنہ کیا اور اپنی ابتدائی رپورٹ میں اسے پانچ مختلف نوعیت کی خطرناک بیماریوں میں مبتلا ظاہر کیا۔ ٹیم نے یہ سفارش کی کہ یوسف کو مزید طویل علاج کے لئے پمز یا راولپنڈی جنرل ہسپتال میں منتقل کیا جائے۔ (خبریں لاہور: ۱۰ اگست ۱۹۹۷ء)

یوسف کذاب کو اڈیالہ جیل منتقل کر دیا گیا: اسماعیل

شجاع آبادی

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما اور یوسف کذاب کیس کے مدعی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ حکومت یوسف کذاب کو مراعات دے کر مسلمانوں کے زخموں پر نمک پاشی کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ معلوم ہوا ہے کہ یوسف کذاب کو ساہیوال جیل سے اڈیالہ جیل راولپنڈی منتقل کر دیا گیا ہے اور اسے جیل میں اے کلاس اور گھر سے کھانا اور ہسپتال میں منتقل کیا جا رہا ہے انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ مدعی نبوت اور گستاخ رسول کسی رو رعایت کا مستحق نہیں۔ اسے دی گئی مراعات واپس لے کر اس کے خلاف کیس کو شروع کیا جائے اور کیس کی سماعت ہائی کورٹ کا فل بنچ کرے۔ (خبریں لاہور: ۱۱ اگست ۱۹۹۷ء)

کذاب یوسف کو سزائے موت کے قیدیوں کے سیل میں سی کلاس دے دی گئی' اڈیالہ جیل حکام نے ہفتے میں دو بار ملاقات اور ذاتی معالج سے علاج کی درخواست مسترد کر دی

راولپنڈی (سٹاف رپورٹر) باوثوق ذرائع کے مطابق نبوت کے جھوٹے دعویدار اور توہین رسالتؐ کے الزام میں اڈیالہ جیل میں قید یوسف کذاب کو سزائے موت کے لئے مخصوص قیدیوں کے سیل میں سی کلاس قیدی کی حیثیت سے رکھا گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق ملزم کے داماد نے ۱۸ رشتہ داروں کی فہرست جیل حکام کو دی تھی اور ہفتے میں دو مرتبہ ملاقات کی اجازت کے علاوہ ذاتی فزیشن سے چیک اپ کی درخواست کی تھی' تاہم جیل حکام نے ۱۵ دن میں ایک مرتبہ ملاقات کی

اجازت دی ہے جبکہ ذاتی معالج سے علاج معالجے کی سہولت کی درخواست مسترد کرتے ہوئے موقف اختیار کیا کہ جیل حکام کے پاس علاج معالجے کے لئے مناسب انتظام ہے اور ضرورت پڑنے پر خصوصی ماہر ڈاکٹر بھی طلب کیا جاسکتا ہے۔ ذرائع کے مطابق ملزم کے خصوصی میڈیکل چیک اپ کے لئے صرف عدالت عالیہ ہی خصوصی اجازت دے سکتی ہے۔ فی الحال عدالت عالیہ کی جانب سے جیل حکام کو کوئی حکم نہیں ملا۔ (خبریں لاہور: ۱۶ اگست ۱۹۹۷ء)

کذاب یوسف واجب القتل ہے: باب العلوم کہروڑپکا کے علماء کا فتویٰ

حکومت پر لازم ہے کہ اسے پھانسی پر لٹکائے' فتوے کی نقلیں دینی مدارس میں پہنچائی جا رہی ہیں

ملتان (سٹاف رپورٹر) جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑپکا کے مفتیان کرام نے کذاب یوسف کی ویڈیو کیسٹ سننے اور خطوط و تحریروں کا بغور جائزہ لینے کے بعد اسے گستاخ رسول قرار دے دیا ہے اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ کذاب یوسف کو فی الفور پھانسی پر لٹکایا جائے۔ باب العلوم کہروڑپکا کے' جس کے فارغ التحصیل علمائے کرام کی ایک بڑی تعداد ملک کے کونے کونے میں موجود ہے۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید اور مفتی ابو طلحہ ظفر اقبال سمیت جید علماء کرام نے کذاب یوسف کی آڈیو کیسٹ سنی جس میں اس نے اپنی محفل میں ۱۰۰ صحابہ کرام کے موجود ہونے کا ذکر کیا اور حاضرین محفل میں سے دو افراد عبدالواحد خان اور زید زمان کو سٹیج پر بلا کر ان کا تعارف صحابی رسول کے طور پر کروایا۔ ان دونوں صحابیوں (نعوذ باللہ) نے بعد ازاں تقریر بھی کی اور کذاب یوسف کی شان میں قصیدے بھی پڑھے روزنامہ خبریں نے کذاب یوسف کے متاثرین کی طرف سے جمع کیا جانے والا مواد باب العلوم کہروڑپکا کے اکابرین کو فراہم کیا جنھوں نے چار روز

تک اس تحریری اور تقریری مواد کا جائزہ لے کر کذاب یوسف کو موجودہ صدی کا سب سے جھوٹا اور بدبخت انسان قرار دے دیا۔ باب العلوم کی طرف سے جاری ہونے والے فتوے میں تحریری طور پر کہا گیا ہے کہ توہین رسالت کے ساتھ ساتھ وہ اللہ تعالٰی کی توہین کا بھی مرتکب ہوا ہے اور اپنی تحریروں کے آئینے میں نہایت غلیظ اور گھٹیا انسان ہے۔ حکومت وقت پر لازم ہے کہ ایسے شخص کو فی الفور پھانسی پر لٹکائے تاکہ آئندہ کسی کو ایسی جرات نہ ہو اور حکومت وقت بھی ایسے شخص کو کیفر کردار تک پہنچا کر حضورؐ کے سامنے سرخرو ہو۔ باب العلوم کہروڑ پکا کی طرف سے اس فتویٰ کی کاپیاں ملک بھر کے تمام دینی مدارس میں پہنچائی جا رہی ہیں۔ (خبریں لاہور: ۱۷ اگست ۱۹۹۷ء)

یوسف کذاب معذور ہو گیا' جیل میں علاج کرایا جائے: ہائی کورٹ

ایک ہاتھ کی انگلیاں کام نہیں کر رہیں' علاج کے لئے ضمانت لی جائے' وکیل کی استدعا' سماعت آج بھی ہو گی' یوسف کے عزیز نے عدالت سے باہر آتے ہوئے تصویر بنانے پر فوٹو گرافر کو دھمکیاں دی' کیمرہ چھیننے کی کوشش

لاہور (وقائع نگار خصوصی) لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس مسٹر جسٹس احسان الحق چودھری نے یوسف کذاب کی درخواست ضمانت پر سماعت آج جمعہ تک کے لئے ملتوی کر دی ہے گزشتہ روز سماعت کے دوران کذاب کے وکیل سلیم اے رحمٰن نے عدالت کو بتایا کہ اس کے موکل کے ایک ہاتھ کی انگلیاں کام نہیں کر رہی جن کے علاج کے لئے اس کی ضمانت لی جائے۔ وکیل صفائی نے خدشہ ظاہر کیا کہ اس سے معذوری کا خطرہ ہے' لہٰذا ایک ماہ کے لئے یوسف کذاب کو ضمانت پر رہا کیا جائے۔ اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب یاسمین سہگل نے عدالت کو بتایا کہ

ایڈووکیٹ جنرل پنجاب چیف جسٹس آف پاکستان کے از خود نوٹس کی سماعت میں مصروف ہیں' لہٰذا سماعت ان کے آنے تک ملتوی کی جائے۔ وکیل صفائی کی طرف سے ضمانت کے اصرار پر اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب نے کہا کہ علاج جیل میں بھی ہو سکتا ہے' جس پر معزز عدالت نے کہا کہ پھر جیل میں علاج کرا دیں۔ مسٹر جسٹس احسان الحق چودھری نے اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کو ایک گھنٹہ کا ٹائم دیا کہ وہ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب سے رابطہ کر کے انہیں جمعہ کو بلوا لیں۔ سماعت کے دوسرے سیشن میں اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب یاسمین سہگل نے عدالت کو بتایا کہ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب چیف جسٹس آف پاکستان کے از خود نوٹس کے سلسلے میں اسلام آباد میں رہیں گے' جس پر مسٹر جسٹس احسان الحق چودھری نے سماعت آج (جمعہ) تک ملتوی کر دی۔

سماعت کے دوران کذاب کے عزیز کمرہ عدالت سے باہر آئے تو فوٹو گرافر نے ان کی تصویریں بنا لیں۔ جس پر کذاب کے عزیز و اقارب فوٹو گرافر سے الجھ پڑے اور فوٹو گرافر کو سنگین نتائج کی دھمکیاں دینے لگے۔ اس دوران کذاب کے ایک حواری نے آگے بڑھ کر کیمرہ چھیننے کی کوشش کی جسے وکلاء نے ناکام بنا دیا۔ (خبریں لاہور: ۲۲ اگست ۱۹۹۷ء)

یوسف کذاب کیس کی سماعت کے لئے متعدد دینی جماعتوں کے کارکن اور علماء ہائی کورٹ آئے

لاہور (وقائع نگار خصوصی) یوسف کذاب کیس کی سماعت کے سلسلے میں متعدد دینی جماعتوں کے علماء گزشتہ روز لاہور ہائی کورٹ آئے۔ دینی جماعتوں کے درجنوں کارکن بھی بڑے انہماک سے پوری کارروائی سنتے رہے۔ یوسف کذاب کیس کی سماعت کے لئے مرکزی جماعت اہلحدیث پاکستان کے امیر حافظ زبیر احمد ظہیر' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے عہدیدار مولانا منور حسین صدیقی' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' لشکر توحید پاکستان کے سیکرٹری جنرل جاوید اقبال' قاری محمد علی' قاری محمد رمضان' سپاہ صحابہ کے پروفیسر عمر حیات اور شباب ختم نبوت کے محمد بدر

عالم ایڈووکیٹ اپنے درجنوں ساتھیوں سمیت لاہور ہائی کورٹ آئے۔ (روزنامہ خبریں لاہور: ۲۲ اگست ۱۹۹۷ء)

یوسف پھانسی کے ڈر سے نبوت کے دعویٰ سے دستبردار ہوا: وکیل استغاثہ

مقدمہ "خبریں" اور "تکبیر" کی رپورٹوں پر بنا' مولانا نیازی اور مفتی سرور نے حق میں بیان دیا: وکیل صفائی' دونوں نے تردید کردی تھی' ملزم نے ایسے الفاظ استعمال کئے جو یہاں دہرائے نہیں جاسکتے: اسماعیل قریشی' پولیس رپورٹ اور ڈائری کی فوٹو کاپی پیش کردی گئی' سماعت آج تک ملتوی

لاہور (وقائع نگار خصوصی) لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس احسان الحق چودھری نے گزشتہ روز یوسف کذاب کیس کی درخواست ضمانت کی سماعت کی۔ معزز عدالت نے وکلاء کے دلائل سننے کے بعد سماعت آج ہفتہ تک کے لئے ملتوی کردی۔ سماعت کے دوران یوسف کے وکیل سلیم اے رحمٰن نے دلائل دیئے کہ یوسف سے کوئی چیز برآمد نہیں ہوئی۔ مقدمہ روزنامہ خبریں اور ہفت روزہ تکبیر کی رپورٹوں پر تیار کیا گیا' اس نے کبھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ اس کے حق میں دو علماء مولانا عبدالستار نیازی اور مفتی غلام سرور قادری نے بیان دیا ہے کہ یہ کفر نہیں بنتا وکیل صفائی کے دلائل کے بعد پولیس نے مسل مقدمہ اور کارروائی سے متعلق فائل پیش کی۔ عدالت میں یوسف کی ڈائری کی فوٹو کاپی بھی پیش کی گئی۔ اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب یاسمین سہگل نے اپنے دلائل میں کہا کہ تمام شواہد ملزم کے خلاف ہیں' اس لئے اس نے طبی بنیادوں پر ضمانت کی درخواست کی ہے۔ وکیل استغاثہ اسماعیل قریشی نے اپنے دلائل میں کہا کہ یوسف نے اپنی رٹ درخواست میں ظاہر کیا ہے کہ وہ لکھ نہیں سکتا' اس لئے پولیس کے سامنے لکھنے سے

انکار کردیا۔ اس سے گن پوائنٹ پر کوئی بیان نہیں لیا جاسکتا تھا' جن علماء کے بارے میں کہا گیا ہے کہ انہوں نے ملزم کے حق میں بیان دیا تھا اس کی تردید "خبریں" میں شائع ہوچکی ہے۔ عدالت کے استفسار پر اس نے کہا کہ میں حضرت محمد ﷺ کی جوتیوں کی خاک ہوں تو پھر یہ کیسے گمان کیا جاسکتا ہے کہ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ وکیل استغاثہ اسماعیل قریشی نے کہا کہ چونکہ اسے پھانسی کا پھندا نظر آرہا ہے' وہ تردید پر اتر آیا ہے۔ اس نے تو ایسے الفاظ استعمال کئے ہیں جو عدالت کے سامنے بھی دہرائے نہیں جاسکتے۔ عدالت نے وکلاء کے دلائل سننے کے بعد سماعت آج ہفتہ تک کے لئے ملتوی کردی۔ (روزنامہ خبریں لاہور: ۲۷ اگست ۱۹۹۷ء)

مقدمے کے مدعی اسماعیل شجاع آبادی کو عدالت کے باہر روک دیا گیا

لاہور (وقائع نگار خصوصی) کذاب کیس کے مدعی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ؐ کے امیر مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اپنے درجنوں کارکنوں کے ہمراہ مقدمہ کی سماعت کے لئے گزشتہ روز ہائی کورٹ آئے۔ جب مولانا سماعت کے لئے عدالت جانے لگے تو گیٹ پر متعین پولیس اہلکاروں نے انہیں عدالت میں جانے سے روک دیا۔ مولانا کے اصرار پر کہ وہ مقدمہ کے مدعی ہیں پولیس اہلکاروں نے جواب دیا کہ آپ اندر نہیں جاسکتے' آپ کو فیصلہ سے آگاہ کردیا جائے گا۔ (روزنامہ خبریں لاہور: ۲۷ اگست ۱۹۹۷ء)

مولوی پہلے ایک بیان دیتے ہیں پھر دوسرا ان کی سکریننگ کی جائے: ہائی کورٹ

انگریز یہ تصور دے گیا ہے کہ مولوی ہی آپ کے مذہب کا رکھوالا ہے' جسٹس احسان الحق کے کذاب یوسف کی درخواست ضمانت کی

سماعت کے دوران ریمارکس 'یوسف کو دل کی بیماری' رعشہ' بلڈ پریشر اور جوڑوں کا درد ہے ضمانت منظور کی جائے' سلیم اے. رحمٰن: ملزم کے آڈیو اور ویڈیو کیسٹ موجود ہیں: وکیل استغاثہ مولانا عبدالستار نیازی یوسف کے پیروکار ہیں؟' عدالت: جی نہیں' وکیل صفائی: ملزم کی تحریر کے معائنہ کے لئے نمونہ طلب' سماعت ۹ ستمبر تک ملتوی

لاہور (وقائع نگار خصوصی) عدالت عالیہ لاہور کے مسٹر جسٹس احسان الحق چودھری نے ریمارکس دیئے ہیں کہ مولوی پہلے ایک بیان دیتے ہیں پھر دوسرا۔ انگریز یہ تصور دے گیا ہے کہ مولوی ہی آپ کے مذہب کا رکھوالا ہے۔ ان کی "سکریننگ" کریں تو پتہ چل جائے گا۔ فاضل عدالت نے یہ ریمارکس یوسف کذاب کی درخواست ضمانت کی سماعت کے دوران اس وقت دیئے جب یوسف کذاب کے وکیل نے کذاب کے حق میں مولانا عبدالستار خان نیازی کے بیان کا حوالہ دیا اور بتایا کہ اس بیان کی تردید صرف "خبریں" میں شائع ہوئی ہے جبکہ مولانا نیازی نے کہا کہ انہیں تصویر کا ایک رخ دکھایا گیا ہے۔ گزشتہ روز کارروائی کے آغاز میں کذاب کے وکیل سلیم اے رحمٰن نے دلائل دیئے جبکہ اسمٰعیل قریشی نے درخواست ضمانت کی مخالفت کی۔ فاضل عدالت نے درخواست ضمانت پر سماعت ۹ ستمبر تک ملتوی کر دی۔ ضمانت کے حق میں دلائل دیتے ہوئے سلیم اے رحمٰن نے کہا کہ مقدمہ کی مزید تحقیقات کی ضرورت ہے۔ میرے موکل کی صحت خراب ہے اسے دل کی بیماری' رعشہ' بلڈ پریشر اور جوڑوں کا درد ہے۔ وکیل صفائی نے عدالت سے استدعا کی کہ اس کی ضمانت لی جائے۔ وکیل استغاثہ اسمٰعیل قریشی نے تردیدی دلائل میں کہا کہ آڈیو اور ویڈیو کیسٹ موجود ہیں جن کی رو سے توہین رسالت کا ارتکاب ہوا ہے جس کی سزا صرف موت ہے اور ملزم کا جرم ناقابل ضمانت ہے۔ وکیل صفائی نے جواباً" دینے والے دلائل میں کہا کہ یوسف کذاب کی عارضی ضمانت لی جائے تاکہ وہ اپنے طور پر طبی معائنہ کرائے۔ جسے عدالت نے مسترد کر دیا۔ دوران سماعت مسٹر جسٹس احسان الحق چودھری نے وکیل صفائی سے پوچھا کیا نیازی صاحب

بھی اس کے پیروکاروں میں ہیں جس پر وکیل صفائی نے کہا جی نہیں۔ عدالت نے سرکاری وکیل کے ہمراہ استغاثہ اور وکیل صفائی کو آڈیو اور ویڈیو کیسٹ سننے اور دیکھنے کی ہدایت کی جس پر اگلی سماعت پر بحث کی جائے گی۔ وکیل صفائی نے کہا ڈائری ماہر تحریر شناس کو بھجوا کر تحریر کے بارے میں رپورٹ لی جائے جس پر عدالت نے کہا اگر ملزم کی تحریر کا تازہ نمونہ دیں تو اس کا معائنہ کرایا جاسکتا ہے۔ عدالت نے ۹ ستمبر تک سماعت ملتوی کر دی۔ (خبریں لاہور: ۲۴ اگست ۱۹۹۷ء)

(۷۵)

یوسف کی رہائی کے لئے رٹ پر آج ہائی کورٹ میں سماعت ہو گی

کذاب کے چیلے علمائے کرام سے بعض تقاریر کے بارے میں بیانات حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہے "حضور کی آزمائش کے دن پورے ہو چکے' عدلیہ کو بھی حکم ہو چکا ہے' حضور جلد رہا ہو جائیں گے۔"

ملتان (سٹاف رپورٹر) نبوت کے جھوٹے دعویدار اور گستاخی رسالت کے الزام میں اڈیالہ جیل میں قید کذاب یوسف کی رہائی کے سلسلے میں ان کے پیروکاروں کی رٹ کی سماعت آج لاہور ہائی کورٹ میں جسٹس احسان الحق کی عدالت میں ہو رہی ہے۔ کذاب یوسف کے چیلے مختلف علمائے کرام سے ملاقاتیں کرکے انہیں کذاب کی مساجد میں کی گئی بعض تقاریر کی ویڈیو کیسٹیں سنا کر بیانات حاصل کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں جبکہ پشاور فلائنگ کلب کے سربراہ جلال الدین اکبر اپنے خصوصی طیارے کے ذریعے کراچی اور لاہور گئے جہاں انہوں نے کذاب یوسف کے پیروکاروں سے ملاقاتیں کیں اور کذاب یوسف کی بیٹی ڈاکٹر

فاطمہ نے خواتین کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت کی آزمائش کے دن پورے ہو چکے ہیں اور عدلیہ کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہو چکا ہے۔ (خبریں لاہور: ۹ ستمبر ۱۹۹۷ء)

یوسف کیس کا فیصلہ جلد کیا جائے' علماء کا ہائی کورٹ کے سامنے مظاہرہ

مظاہرہ جمعیت' اتحاد علماء تحفظ ختم نبوت اور جمعیت طلبہ عربیہ کے علماء کرام نے کیا حکومت نے یوسف کو تحفظ فراہم کرنے کی کوشش کی تو شمع رسالت کے پروانے سراپا احتجاج بن جائیں گے: مقررین ہائی کورٹ نے کیس کی سماعت ۱۵ ستمبر تک ملتوی کر دی' وکلاء صفائی کو ویڈیو فلم دیکھنے کی ہدایت

لاہور (وقائع نگار خصوصی + نیوز رپورٹر) لاہور ہائی کورٹ نے یوسف کذاب کیس کی سماعت ۱۵ ستمبر تک ملتوی کر دی ہے۔ قبل ازیں کذاب یوسف کے وکیل سلیم اے رحمن نے کہا کہ ۹ دن قبل ایڈووکیٹ جنرل کو خط لکھا تھا کہ ہمیں ویڈیو کیسٹ دکھائی جائے نگران کی طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا جس پر ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل نے کہا کہ ویڈیو' ٹی وی اور کیسٹ ہمارے پاس موجود ہے یہ جب چاہیں دیکھ سکتے ہیں۔ عدالت نے وکلاء صفائی کو ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل کے ساتھ مذکورہ ویڈیو فلم دیکھنے کی ہدایت کی۔ دریں اثناء عدالت عالیہ میں یوسف کذاب کے خلاف مقدمہ کی سماعت کے موقع پر جمعیت' اتحاد علماء' تحفظ ختم نبوت اور جمعیت طلبہ عربیہ کی جانب سے کذاب یوسف کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا گیا اور قائدین نے حکومت کو متنبہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر حکومت نے مقدمہ میں عدم دلچسپی کا اظہار کر کے ملعون یوسف کذاب کو تحفظ فراہم کرنے کی کوشش کی تو پھر شمع رسالتؐ کے پروانے سراپا احتجاج بن جائیں گے۔ مظاہرے کی قیادت تحفظ ختم

نبوت کے رہنما مولانا اسماعیل شجاع آبادی' جمعیت اتحاد علماء کے سیکرٹری اطلاعات مولانا ضیاء اللہ قصوری' مولانا ممتاز احمد ساقی' مولانا خواجہ شاہد محمود' عبید یونس اور جمعیت طلبہ عربیہ لاہور کے امین ناظم الدین' مولانا ایاز عمر اور خوشحال خان نے کی۔
اس موقع پر مقررین نے مطالبہ کیا کہ حکومت یوسف کذاب کیس کی سماعت کے لئے عدالت عالیہ کے چیف جسٹس کی سربراہی میں تین رکنی بنچ تشکیل دے کر جلد از جلد فیصلہ کرے تاکہ مذہبی جماعتوں میں پائی جانے والی کشیدگی ختم ہو سکے۔ (خبریں لاہور: ۱۰ ستمبر ۱۹۹۷ء)

رہائی ملنے کی صورت میں یوسف کذاب کو بیرون ملک لے جانے کا منصوبہ

تمام قیمتی سامان فروخت کر دیا' ڈیفنس میں عالی شان بنگلہ فروخت کے لئے پراپرٹی ڈیلر کے حوالے کر دیا گیا' گھر کے باہر "جنت طیبہ" کا بورڈ لگا ہے پہلے کسی عرب ملک میں لے جانے کا ارادہ تھا مگر مقدمہ کی وجہ سے وہاں مسائل پیدا ہو سکتے ہیں' لہٰذا اب راتوں رات انگلستان یا جرمنی میں منتقل کر دیا جائے گا سلمان رشدی کی طرح انگلینڈ میں آسانی سے سیاسی پناہ مل سکتی ہے' جرمنی میں سیاسی پناہ کے علاوہ این جی اوز کی طرف سے اخراجات کے لئے وظیفہ بھی ملے گا۔

لاہور (سیاسی رپورٹر) یوسف کذاب جس کا مقدمہ اس وقت لاہور ہائی کورٹ میں ہے' کے اہل خانہ نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر انہیں عدالت سے رہائی مل گئی تو وہ یوسف علی کو پاکستان سے باہر لے جائیں گے۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے نہ صرف اپنا قیمتی سامان بیچا ہے بلکہ ڈیفنس میں واقع اپنے عالی شان گھر کو بھی ایک پراپرٹی ڈیلر کے حوالے سے بیچنے کے لئے ہدایت کر دی ہے۔ واضح رہے کہ یہ

گھر جس کا پتہ ڈیفنس میں ۲۱۸ کیو بلاک ہے' انتہائی ماڈرن اور پر آسائش ہے اور اس کے دروازے پر "جنت طیبہ" لکھا ہے۔ یوسف کذاب اس گھر کی وجہ تسمیہ یہ بیان کرتا ہے کہ طیبہ ان کی اہلیہ کا نام ہے' بالکل اسی طرح جس طرح وہ اپنے لقب ابوالحسنین کی وجہ یہ بیان کرتا ہے' وہ دو حسنوں کا باپ ہے اس لئے خود کو ابوالحسنین کہتا ہے' حالانکہ ابوالحسنین رسول پاک ﷺ کی کنیت ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پہلے منصوبہ یہ تھا کہ رہائی کی شکل میں وہ سعودی عرب یا خلیج کی کسی عرب ریاست میں جائے گا' جہاں اس کے بعض مداح موجود ہیں لیکن اس مقدمے کے بعد فیصلہ کیا گیا ہے کہ عرب اور مسلمان ممالک میں شاید اس کے لئے مشکلات پیش آئیں' لہٰذا وہ انگلستان یا جرمنی کا رخ کرے گا۔ انگلستان کا انتخاب اس لئے کیا گیا ہے کہ وہاں کے قوانین میں سلمان رشدی کی طرح اسے پناہ مل سکتی ہے جبکہ جرمنی میں بھی سیاسی طور پر صرف اس مقدمے کی وجہ سے اسے نہ صرف پناہ ملے گی بلکہ کئی این جی اوز کافی امداد اور وظیفہ بھی مقرر کر دیں گی جس سے وہ بخوبی اپنی زندگی بسر کر سکتا ہے۔ متعلقہ پراپرٹی ڈیلر سے کہا گیا ہے کہ وہ مکان کی ملکیت طیبہ خاتون یعنی یوسف علی کی بیوی کی بیان کرے تاکہ مکان بیچنے کا سکینڈل نہ بنے۔ یوسف علی کے مداحوں کو امید ہے کہ جونہی اسے رہائی ملی' وہ ایک ہی رات میں اسے پاکستان سے باہر محفوظ مقام پر پہنچا دیں گے۔ (خبریں لاہور: ۱۱ ستمبر ۱۹۹۷ء)

یوسف کذاب کا کیس انسداد دہشت گردی کی عدالت میں منتقل کرانے کی کوشش

کذاب کے قریبی ساتھی دن رات مصروف ہیں' عالی شان بنگلے سے جنت طیبہ کا بورڈ ہٹا لیا گیا' بنگلہ خالی' نام پلیٹ غائب' اندر صرف سیکورٹی گارڈ موجود ہے یوسف کی فیملی کہاں ہے سیکورٹی گارڈ بھی نہیں جانتا' ایک کنال اراضی پر بنگلہ کی مالیت ۵۰ لاکھ ہے' فیملی ۷۰ لاکھ وصول کرنا چاہتی ہے' خریدار پہنچنا شروع ہو گئے

لاہور (انسپکشن ٹیم) یوسف کذاب جس کا مقدمہ ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے' کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ اپنا کیس ہائی کورٹ سے منتقل کر کے انسداد دہشت گردی کی عدالت میں لے جانے کی کوشش میں ہے۔ اس سلسلے میں یوسف کے قریبی ساتھی دن رات مصروف ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ رہائی کی صورت میں یوسف کو بیرون ملک منتقل کرنے کے انتظامات بھی کر لئے گئے ہیں۔ اس ضمن میں یوسف کذاب کا ڈیفنس کیو بلاک میں واقع ایک کنال اراضی پر عالی شان بنگلہ فروخت کیا جا رہا ہے' بیشتر گھریلو سامان پہلے ہی فروخت کیا جا چکا ہے۔ خبریں ٹیم نے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق ۶۵ تا ۷۰ لاکھ روپے وصول کرنے کی کوشش میں ہے۔ ذرائع کے مطابق بیشتر سامان فروخت ہو گیا' بقیہ اسلام آباد منتقل کر دیا گیا ہے۔ کوٹھی میں تعینات سیکورٹی گارڈ نے بھی تصدیق کر دی ہے کہ اب اس کوٹھی میں ہمارے سوا کوئی نہیں رہتا' متعدد افراد کوٹھی خریدنے کے لئے آ رہے ہیں۔ سیکورٹی گارڈ نے کذاب یوسف کی فیملی کی حالیہ سکونت کے بارے میں لاعلمی ظاہر کی ہے۔ علاوہ ازیں یوسف کذاب نے گھر سے باہر لگا ہوا جنت طیبہ کا بورڈ بھی ہٹا لیا ہے اور نام کی پلیٹ بھی اتار لی گئی۔ (خبریں لاہور: ستمبر ۱۹۹۷ء)

یوسف کا دعویٰ جھوٹا نکلا' پشت پر مہر نبوت نہ مل سکی

کذاب یوسف کی رہائی کے بعد برطانیہ جانے کی تیاریاں شروع' کرائے پر نیا گھر لے لیا ہائی کورٹ کے جسٹس احسان الحق چودھری آج طیبہ یوسف کی درخواست ضمانت کی سماعت کریں گے

ملتان (سٹاف رپورٹر) نبوت کے جھوٹے دعویدار اور گستاخی رسالت کے الزام میں اڈیالہ جیل میں بند ابوالحسنین محمد یوسف علی عرف کذاب یوسف کی رہائی کے بعد اسے بیرون ملک سیٹ کرنے کے لئے اس کے چیلوں نے کراچی' پشاور اور اسلام آباد سے بھاری رقوم اکٹھی کرنا شروع کر دی ہیں۔ کذاب کے ایک پیروکار

اور فلائنگ کلب پشاور کے انسٹرکٹر جلال الدین اکبر نے اس ملعون کے لئے برطانیہ کے علاقہ برمنگھم میں ایک گھر بھی کرائے پر لے لیا ہے اور کذاب یوسف کی ضمانت پر رہائی ہوتے ہی اسے برطانیہ بھیج دیا جائے گا۔ دریں اثناء کذاب یوسف کا ایک اور دعویٰ جھوٹا ثابت ہوا اور اڈیالہ جیل راولپنڈی میں اس کی پشت پر مہر رسالت نہ مل سکی' جس کا اپنے مریدوں سے سالہاسال سے دعویٰ کرتا چلا آرہا تھا اور جب کوئی مرید مہر نبوت دیکھنے کی بات کرتا تو یہ ایک ہی شرط رکھتا کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دو کیونکہ مہر نبوت دیکھنے کے بعد تمہاری شمولیت (نعوذ باللہ) خاندان مصطفویؐ میں ہو جائے گی اور پھر تمہارا دوبارہ نکاح ہماری اجازت سے ہوگا جس پر کوئی مہر نبوت دیکھنے کی جرات نہ کرتا۔ نبوت کے جھوٹے دعویدار کذاب یوسف کی اہلیہ طیبہ یوسف کی طرف سے اس کی ضمانت رہائی کی درخواست پر سماعت آج لاہور ہائی کورٹ میں جسٹس احسان الحق چودھری کی عدالت میں ہو رہی ہے۔
(خبریں لاہور: ۱۵ ستمبر ۱۹۹۷ء)

کذاب یوسف کی رہائی کے لئے سودے بازی ہو رہی ہے: دینی تنظیمیں

ایسا ہوا تو حالات خراب ہو جائیں گے' بیرون ملک فرار کا ڈرامہ کامیاب نہیں ہونے دیں گے

لاہور (پ ر) جمعیت علماء اسلام (ف)' جماعت اسلامی' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' جمعیت علماء پاکستان' پاسبان ختم نبوت سمیت دیگر جماعتوں کے رہنماؤں مولانا محب النبی' محمد امجد خان' حافظ رشید احمد' حافظ ندیم شہزاد' فرید احمد پراچہ' سمیع اللہ بٹ' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' حاجی بلند اختر نظامی' محمد ممتاز اعوان' پیر اعجاز ہاشمی اور دیگر رہنماؤں نے کہا ہے کہ نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف کذاب کو رہا کرنے کے لئے اعلیٰ سطح پر سودے بازی ہو رہی ہے اور ہماری اطلاع کے مطابق اگلی پیشی پر اس کی ضمانت پر رہا کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ رہنماؤں نے کہا

کہ یہ فیصلہ کرنے والوں کو تمام حالات کا جائزہ لینا چاہیے کیونکہ یوسف کی رہائی سے حالات کے خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ یوسف کو ملک سے باہر فرار ہونے کا ڈرامہ بھی نہیں کرنے دیا جائے گا۔ (خبریں لاہور: ۱۵ ستمبر ۱۹۹۷ء)

یوسف کذاب کی درخواست ضمانت کی سماعت ملتوی' ہائی کورٹ احاطہ میں مظاہرہ

مختلف مذہبی تنظیموں کے افراد نے یوسف کذاب کو پھانسی دو کے کتبے اٹھا رکھے تھے

لاہور (وقائع نگار خصوصی) لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس احسان الحق چودھری نے یوسف کذاب کی درخواست ضمانت کی سماعت آج تک ملتوی کر دی۔ درخواست کی سماعت عدالت میں مقدمہ کی فائل نہ پہنچنے کے باعث گزشتہ روز نہ ہو سکی تھی۔ دریں اثناء لاہور ہائی کورٹ کے احاطہ میں مختلف مذہبی تنظیموں کے پچاس ساٹھ افراد نے کذاب کے خلاف خاموش مظاہرہ کیا ہے۔ مظاہرین نے مختلف کتبے اٹھا رکھے تھے جن پر یوسف کذاب کو پھانسی دو' انصاف میں تاخیر کیوں؟ اور ختم نبوت زندہ باد جیسے نعرے درج تھے۔ (خبریں لاہور: ۱۶ ستمبر ۱۹۹۷ء)

کذاب یوسف کا مقدمہ خصوصی عدالت میں منتقل کیا جائے' اسماعیل قریشی کے دلائل

ہائی کورٹ نے کذاب یوسف کی درخواست ضمانت کی سماعت ۱۹ ستمبر تک ملتوی کر دی پاسبان ختم نبوتؐ کے کارکنوں کا ہائی کورٹ کے احاطے میں خاموش مظاہرہ' کتبے اٹھا کر چکر لگایا کذاب یوسف کو جلد

پھانسی نہ دی گئی تو ملک سراپا احتجاج بن جائے گا: دینی رہنماؤں کی صحافیوں سے گفتگو

لاہور (وقائع نگار خصوصی) لاہور ہائی کورٹ نے یوسف کذاب کی درخواست ضمانت کی سماعت ۱۹ ستمبر تک ملتوی کر دی ہے۔ گزشتہ روز سماعت کے دوران ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل رانا عارف نے عدالت کو بتایا کہ یہ کیس ۱۹۹۷ء کے ایکٹ نمبر ۲۷ کے مطابق شیڈول جرائم میں آتا ہے اور ایکٹ کے مطابق دفعہ ۲۹۵ اے اور ۲۹۸ کے زمرے میں آنے والے مقدمات خصوصی عدالتوں میں بھیجے جاتے ہیں۔ اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ نے دلائل دیئے کہ مذکورہ ایکٹ کی دفعہ ۱۲/۳ کے تحت شیڈول مقدمات خصوصی عدالتوں میں ٹرانسفر ہونا چاہیں اور یہ کیس ۲۹۵ اے اور ۲۹۸ اے کے تحت آتا ہے اس لئے یہ مقدمہ خصوصی عدالت میں منتقل کیا جائے۔ اس کے علاوہ دفعہ ۱۹/۳ کے تحت خصوصی عدالت ان جرائم کا نوٹس لے سکتی ہے۔ کذاب کے وکیل ایس ایم زمان نے اپنے دلائل میں کہا کہ ایسے بہت سے مقدمات التوا کا شکار ہیں جنہیں خصوصی عدالتوں میں بھیجا جاسکتا ہے لیکن صرف وہ مقدمات خصوصی عدالتوں میں بھیجے جائیں گے جنہیں حکومت چاہے گی۔ ابھی دلائل جاری تھے کہ سماعت ۱۹ ستمبر تک ملتوی کر دی گئی۔ پاسبان ختم نبوتؐ پاکستان کی پریس ریلیز کے مطابق پاسبان ختم نبوتؐ پاکستان کے کارکنوں نے مبینہ نبوت کے جھوٹے دعویدار کذاب یوسف کی ضمانت کی درخواست کی سماعت کے موقع پر ہائی کورٹ کے احاطہ میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محب النبی اور محمد ممتاز اعوان کی قیادت میں ایک پر امن خاموش مظاہرہ کیا، درجنوں مظاہرین نے ہاتھوں میں کتبے اٹھا کر ہائی کوٹ کے اندر چکر لگایا اور فرش پر بیٹھ کر علامتی دھرنا بھی دیا۔ انہوں نے اپنے مطالبات پر مبنی پلے کارڈ ہاتھوں میں تھامے رکھے جن پر کذاب یوسف کو جلد پھانسی دینے اور تحفظ ناموس ختم نبوتؐ زندہ باد کے نعرے درج تھے۔ اس موقع پر دینی رہنماؤں نے صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نے جھوٹے مدعی نبوت کذاب یوسف کو جلد پھانسی نہ دی تو پورا ملک سراپا احتجاج بن جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ انتہائی حساس مسئلہ ہے اور حکومت اس ضمن میں مسلمانوں کے

جذبات کا خیال رکھتے ہوئے ہوشمندی کا مظاہرہ کرے کیونکہ مسلمان سب کچھ برداشت کرسکتے ہیں۔ لیکن نبی کریمؐ کی شان اقدس میں کسی قسم کی تھوڑی سی گستاخی برداشت نہیں کرسکتے۔ (خبریں لاہور: ۱۷ ستمبر ۱۹۹۷ء)

ہائی کورٹ نے یوسف کذاب کی درخواست ضمانت خارج کر دی

انسداد دہشت گردی ایکٹ کے تحت عدالت عالیہ کو سماعت کا اختیار نہیں، مقدمہ کی سماعت خصوصی عدالت کرے گی: مسٹر جسٹس احسان الحق چودھری کا فیصلہ، انسائیکلوپیڈیا آف اینٹی ٹیررازم لاز کی رو سے ہائی کورٹ کو دفعہ ۹۷ کے تحت سماعت کا اختیار ہے: یوسف کے وکیل کا موقف شیڈول جرائم کی سماعت صرف خصوصی عدالت کرسکتی ہے: مولانا اسماعیل قریشی وکیل استغاثہ کے دلائل، اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل نے بھی ضمانت کی مخالفت کی

لاہور (وقائع نگار خصوصی) لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس احسان الحق چودھری نے یوسف کذاب کی درخواست ضمانت خارج کرتے ہوئے اپنے فیصلہ میں کہا ہے کہ انسداد دہشت گردی ایکٹ ۹۷ء کے تحت ہائی کورٹ کو اس کی سماعت کا اختیار نہیں ہے۔ عدالت عالیہ نے مقدمہ کو فیصلے کے لئے خصوصی عدالت میں بھجوا دیا۔ گذشتہ روز سماعت کے دوران اس قانونی نکتہ پر بحث ہوئی کہ اس مقدمہ کی سماعت کا اختیار ہائی کورٹ کو ہے یا نہیں۔ اس سے قبل سماعت میں کذاب کے وکیل سلیم اے رحمان نے "انسائیکلوپیڈیا آف اینٹی ٹیررازم لاز" کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس کتاب کی رو سے ہائی کورٹ کو دفعہ ۹۷ کے تحت سماعت کا اختیار ہے۔ اسی طرح دفعہ ۱۵۶ اے کے تحت سپریم کورٹ نے سابق وزیراعلیٰ قائم علی شاہ

کی بھی ضمانت لی تھی۔ گزشتہ روز مولانا اسماعیل شجاع آبادی کے وکیل اسماعیل قریشی نے عدالت کو نوٹیفکیشن کی نقل پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ انسداد دہشت گردی ایکٹ کے تحت شیڈول جرائم کی سماعت کا اختیار خصوصی عدالت کو ہے اور نوٹیفکیشن کے مطابق دفعہ ۲۹۷ انسداد دہشت گردی ایکٹ میں شامل ہے قائم علی شاہ مقدمے کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ دفعہ ۵۶۱ اے انسداد دہشت گردی ایکٹ میں شامل نہیں تھی لیکن ۹۷ء کے انسداد دہشت گردی ایکٹ میں یہ دفعہ بھی شامل ہے۔ دفعہ ۲۸۵ اے اور ۲۹۸ اے کے زمرے میں آنے والے جرائم کا نوٹیفکیشن ہو چکا ہے اور چونکہ یہ مقدمہ بھی انہی دفعات کے زمرے میں آتا ہے' اس لئے اس کی سماعت خصوصی عدالتیں کریں گی۔ سیشن کورٹ یا ہائی کورٹ کو اس کی سماعت کا اختیار نہیں۔ مسٹر جسٹس احسان الحق چودھری نے کہا کہ اگر ضمانت لے لی جائے تو؟ اس پر اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل رانا عارف نے کہا کہ خصوصی عدالت اسے منسوخ کر دے گی۔ فاضل عدالت نے انسداد دہشت گردی ایکٹ کا خصوصی مطالعہ کرنے کے لئے سماعت کچھ دیر کے لئے ملتوی کر دی۔ بعد ازاں مسٹر جسٹس احسان الحق چودھری نے فیصلہ دیتے ہوئے کہا کہ ہائی کورٹ کو اس مقدمہ کی سماعت کا اختیار نہیں۔ درخواست ضمانت خارج کی جاتی ہے۔ اس لئے مقدمہ کی سماعت خصوصی عدالت میں ہوگی۔ یاد رہے کہ یوسف کذاب نے دفعہ ۲۹۷'۲۹۸ کے تحت درخواست دائر کی تھی۔ (روزنامہ خبریں: ۲۰ ستمبر ۱۹۹۷ء)

یوسف کذاب کے خلاف احتجاجی مظاہرہ

لاہور (وقائع نگار خصوصی) یوسف کذاب کیس کی سماعت کے لئے پاسبان ختم نبوت کے درجنوں کارکن گزشتہ روز لاہور ہائی کورٹ آئے۔ انہوں نے عدالت کے باہر خاموش مظاہرہ کیا اور فیصلہ کے بعد پر سکون منتشر ہو گئے۔ اس موقع پر پولیس کی بھاری جمعیت بھی عدالت کے باہر موجود رہی۔ سماعت کے دوران کذاب کے لواحقین بھی عدالت میں موجود تھے۔ (روزنامہ خبریں: ۲۰ ستمبر ۱۹۹۷ء)

یوسف کذاب کا مقدمہ انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت میں بھجوا دیا گیا

جج خواجہ اعجاز فہیم جلد سماعت شروع کریں گے' وکلاء نے مقدمہ خصوصی عدالت میں بھیجنے کی استدعا کی تھی

لاہور (نیوز رپورٹر) توہین رسالت کے مرتکب اور بدنام زمانہ یوسف کذاب کے خلاف دائر مقدمہ کو انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت نمبر ۲ میں سماعت کے لئے بھجوا دیا گیا ہے۔ مذکورہ عدالت کے جج خواجہ فہیم اعجاز اس کیس کی جلد سماعت شروع کریں گے۔ واضح رہے کہ عدالت عالیہ میں یوسف کذاب کی ضمانت کی درخواست پر بحث کے دوران اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل رانا عارف اور اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ نے موقف اختیار کیا تھا کہ انسداد دہشت گردی ایکٹ میں ۲۹۵ اے ۲۹۸ اے کے تحت تمام شیڈول جرائم کی سماعت کی مجاز انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالتیں ہیں۔ گزشتہ روز یوسف کذاب کیس مجاز عدالت میں سماعت کے لئے بھجوا دیا گیا ہے۔ (روزنامہ خبریں: ۲۴ ستمبر ۱۹۹۷ء)

حصہ ششم

روزنامہ "امت" کراچی

۱۸ مارچ تا ۱۰ مئی ۱۹۹۷ء (متعلقہ شمارہ جات)

سٹاف رپورٹر' بیورو رپورٹ' نمائندگان' خصوصی رپورٹیں وغیرہ

○

(۷۶) یوسف علی ملحد زندیق اور کافر ہے' علماء کا فتویٰ۔ نماز میں اللہ کے بجائے میرا تصور کریں' خواتین کو یوسف علی کی ہدایت۔

(۷۷) ملعون یوسف کو گرفتار کر کے سرعام پھانسی دینے کا مطالبہ۔

(۷۸) ملعون یوسف بے نظیر دور کا وی۔ آئی۔ پی' وزارت خارجہ نے اس شیطان کو سرکاری پاسپورٹ جاری کیا۔

(۷۹) ایک شیطان لعین بھارتی گانوں کا شوقین۔

(۸۰) فرعون جنت میں جائے گا' ملعون کی بکواس شیطان کا سر قلم کرنے والے کے لئے ایک لاکھ روپیہ انعام۔

(۸۱) ملعون یوسف علی کی گرفتاری اور رہائی۔

(۸۲) ملعون یوسف کو تین ماہ کے لئے نظربند کر دیا گیا۔

(۸۳) ۵۰ لاکھ روپے لے لیں' ملعون یوسف کے خلاف کچھ شائع نہ کریں۔

(۸۴) ملعون یوسف نے بھاوج کو بھی نہیں بخشا۔

(۸۵) ملعون یوسف کو سرعام پھانسی دی جائے۔ علماء کا مطالبہ۔

(۸۶) ملعون یوسف : جیل کی زمین بھی تنگ ہو گئی۔

(۸۷) ملعون یوسف کے خلاف تفتیش مکمل' دستاویزی ثبوت جمع کر لئے۔

(۸۸) ملعون یوسف کے خاص مریدین کی لاہور طلبی' ممکنہ سزا کے بعد کی منصوبہ بندی۔

(٨٩) ملعون یوسف کی نئی جعل سازی، دوسرا شناختی کارڈ بنوایا۔ اپنا نام محمد اور والد کا علی لکھوایا۔

(٩٠) ملعون یوسف کے فرار کا منصوبہ، انسانی حقوق کی تنظیموں اور بیرونی سفارت خانوں سے رابطے۔

(٩١) ملعون یوسف: منحرفین پر قابو پانے کا فیصلہ۔

○

(٧٦)

یوسف علی ملحد، زندیق اور کافر ہے

یہ ملعون دائرہ اسلام سے خارج اور واجب القتل ہے، فوج میں اس کے اثر و نفوذ کو روکا جائے حکومت اسے عبرتناک سزا دے ورنہ عوام راست اقدام کریں گے، ملک بھر کے علماء کا ردعمل یوسف علی کے عقائد کافرانہ ہیں، اس کے معتقدین تجدید ایمان و نکاح کریں

جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن کا فتویٰ

کراچی (سٹاف رپورٹر) مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے ملک بھر کے علماء کرام نے نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف علی کے عقیدے اور کردار پر شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے اسے ملحد و زندیق اور کافر قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ملعون شخص دائرہ اسلام سے خارج اور توہین رسالت کے قانون کے تحت سزائے موت کا مستحق ہے۔ مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے قائدین خواجہ خان محمد، مولانا فضل الرحمان، مولانا سمیع الحق، مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا عبدالستار خان نیازی، لیاقت بلوچ، حافظ حسین احمد، عبدالقادر روپڑی، پروفیسر شاہ فرید الحق اور مولانا عبدالغفور حیدری نے ایک مشترکہ بیان میں لاہور کے جھوٹے مدعی نبوت یوسف علی کو دعویٰ نبوت اور خود کو محمد (ﷺ) کہنے کے باعث مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔ ان مرکزی رہنماؤں کے مطابق آنحضرت ﷺ نے ٣٠ دجالوں کے بارے میں پیش گوئی فرمائی تھی کہ ان میں سے ہر شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ یوسف علی کی حیثیت مرزا غلام احمد قادیانی جیسی اور اس کے ماننے والوں کی حیثیت قادیانیوں جیسی ہے۔ ان رہنماؤں نے مطالبہ کیا کہ اس سنگین واقعے کا فوری نوٹس لیا جائے اور فوج میں یوسف علی کے بڑھتے

ہوئے اثر و نفوذ کی روک تھام کرتے ہوئے توہین رسالت کے قانون کے تحت یوسف علی کو عبرتناک سزا دی جائے بصورت دیگر عوام راست اقدام پر مجبور ہوں گے۔ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے دارالافتاء سے پوچھے جانے والے ایک استفتاء کے جواب میں مولانا محمد عبدالمجید دین پوری نے فتویٰ جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ یوسف علی نامی شخص کے نظریات ملحدانہ و زندیقانہ ہیں بلکہ اس کا اپنے آپ کو محمد ﷺ کے وجود کا تسلسل قرار دینا صراحتاً" کافرانہ ہے اسی طرح اپنے پیروکاروں کو "صحابہ" قرار دینا۔ بعض کو "صدیق" اور اپنے آپ کو خاتم المرسلین قرار دینا' ان عقائد کے کفر ہونے میں کوئی شک نہیں۔ جو لوگ اس کے دام تزویر میں پھنس چکے ہیں وہ فی الفور ان نظریات و عقائد سے توبہ کر کے تجدید ایمان و نکاح کریں۔ حکومت اس شخص کو گرفتار کر کے عبرتناک سزا دے تاکہ آئندہ کسی فاتر العقل شخص کو ایسا کرنے کی جرات نہ ہو۔ دریں اثناء مساجد سنی مجلس عمل پاکستان اور جامعہ بنوریہ سائٹ کے مہتمم و شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد نعیم نے یوسف علی کے دعوے کو آئین پاکستان سے غداری کے مترادف قرار دیتے ہوئے متنبہ کیا کہ اگر حکومت نے اس معاملے میں مزید کمزوری اور نااہلی کا ثبوت دیا تو تمام نتائج کی وہ خود ذمہ دار ہوگی۔ انہوں نے بتایا کہ جامعہ بنوریہ کی طرف سے قائم کردہ سیل کو خواتین نے فون پر جن حالات سے آگاہ کیا ہے وہ انتہائی اذیت کا باعث ہیں۔ مذہب کے نام پر خواتین کی بے حرمتی کرنے والے شخص کو حکومت کا تحفظ حاصل ہے۔ اگر کوئی صدارت کا دعویٰ کر دے تو فوراً" گرفتار کر لیا جائے گا مگر شعائر اسلام کی توہین کرنے والا معتزز ہے۔ اگر یوسف علی کے خلاف فوری کاروائی نہ کی گئی یا اسے ملک سے فرار کرانے کی کوشش کی گئی تو حکومت کو زبردست تحریک کا سامنا کرنا پڑے گا اور ہم اس کے سر کی قیمت لگانے کا اعلان کریں گے۔ ادھر حیدر آباد سے نمائندہ امت کے مطابق شہر کی دینی و سیاسی شخصیات نے بھی شدید رد عمل کا اظہار کیا ہے۔ مولانا سید وصی مظہر ندوی نے یوسف علی کو جھوٹا اور پاگل کہا ہے۔ جماعت اسلامی حیدر آباد کے امیر مشتاق احمد خان نے اسے واجب القتل قرار دیا ہے جمعیت علماء اسلام (ف) کے رہنما مولانا تاج محمد' جمعیت العلماء' حیدر آباد کے ڈاکٹر مظہر الدین بقائی' شباب ملی کے رہنما راؤ مسعود علی خان اور جمعیت علماء پاکستان (نورانی) کے رہنما ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر نے بھی ملعون یوسف لی کو شریعت کے

مطابق قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ (امت کراچی: ۱۸ مارچ ۱۹۹۷ء)

نماز میں اللہ کے بجائے میرا تصور کریں' خواتین کو یوسف علی کی ہدایت

پشاور کی ایک خاتون کو نبوت کے جھوٹے دعویدار نے زبانی طور پر اپنے نکاح میں لے لیا گھر والوں کو خبر ہوئی تو انہوں نے ملعون پر بندوقیں تان لیں' اس نے مشکل سے جان چھڑائی

کراچی (نمائندہ خصوصی) نبوت کا جھوٹا دعویدار اپنے مریدوں کو ہدایت کرتا تھا کہ دوران نماز اللہ کے بجائے ملعون یوسف علی کا تصور کریں اور اسی کا چہرہ ذہن میں لائیں ایک منحرف خاتون نے "امت" کو بتایا کہ خواتین کو وہ فرداً فرداً بلوا کر تنہائی میں جو ہدایات دیا کرتا تھا ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ جائے نماز پر کھڑے ہونے کے بعد اللہ کے بجائے اسے یاد کیا جائے نعوذ باللہ اس کا کہنا تھا کہ چونکہ میں ہی خدا اور محمدؐ ہوں اس لئے نماز میں میرا تصور کرنا عبادت ہے۔ یوں ملعون یوسف علی نے نماز میں یکسوئی برقرار رکھنے کے اس حکم کو مسخ کر کے اپنی ذات کے لئے استعمال کیا جس میں کہا گیا ہے کہ دوران نماز یہ تصور کیا جائے کہ آپ اللہ کو دیکھ رہے ہیں یا یہ کہ اللہ آپ کو دیکھ رہا ہے۔ ملعون یوسف علی ہر خاتون سے تنہائی میں علیحدہ علیحدہ کہتا تھا کہ آپ کا درجہ ہم سے بلند ہے آپ اللہ کی جگہ ہیں اور ہم محمد کی جگہ آپ ہمیں اسی طرح دیکھیں جیسے اللہ محمد کو دیکھتے تھے۔ کئی خواتین نے "امت" کو بتایا کہ ملعون یوسف نے انہیں ہدایت کی تھی کہ وہ اپنے شوہروں سے کوئی تعلق نہ رکھیں بلکہ صرف اسی ملعون سے رجوع کریں ملعون نے دوسرے شہروں کی طرح پشاور کی ایک غیر شادی شدہ لڑکی کو بھی زبانی اپنے "نکاح" میں لے لیا۔ جس کی خبر لڑکی کے گھر والوں کو ہوئی تو انہوں نے اس ملعون پر بندوقیں تان لیں' ملعون نے بڑی مشکل سے معافی تلافی کی ہاتھ جوڑے اور اپنی

جان چھڑائی۔ (امت کراچی: ۱۸ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۷۷)

ملعون یوسف کو گرفتار کر کے سرعام پھانسی دینے کا مطالبہ

یوسف واجب القتل ہے' اسے مسلمان سمجھنے والا بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے' دار العلوم امجدیہ کا فتویٰ' شاہ فرید الحق' قاری سلیم نعمانی' مولانا عبد الرحمن سلفی' سلیم قادری اور اسیران سپاہ صحابہ کا شدید ردعمل

کراچی (سٹاف رپورٹر) روزنامہ امت اور ہفت روزہ تکبیر میں نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف علی کے باطل عقائد اور غیر اخلاقی حرکتوں کے متعلق انکشافات پر ملک بھر سے علماء دانشوروں اور عوام کا شدید ردعمل جاری ہے۔ دار العلوم امجدیہ کراچی کے مفتی عبدالعزیز نے اپنے فتویٰ میں کہا ہے کہ یہ شخص کذاب و دجال مرتد اور واجب القتل ہے۔ اس کو اب بھی جو مسلمان جانے وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے اس شخص نے اللہ اور رسول ﷺ سے کھلی بغاوت کی ہے ارباب حل و عقد نے اس جھوٹے مدعی نبوت کو کیفر کردار تک پہنچانے کی اپنی ذمہ داری پوری نہ کی تو وہ بھی قہر خداوندی سے نہ بچ سکیں گے۔ جمعیت علمائے پاکستان کے مرکزی رہنما شاہ فرید الحق نے کہا ہے کہ نبوت کے اس جھوٹے دعوے سے مسلمانوں کے قلوب مجروح ہوئے ہیں۔ یہ توہین رسالت و دین ہے۔ اور حکومت نے بروقت دخل اندازی کر کے یوسف علی کو کیفر کردار تک نہ پہنچایا تو مسلمانوں کے مشتعل جذبات سے لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا ہو جائے گا۔ عالمی مجلس تحفظ حقوق اہلسنت الجماعت کے جنرل سیکرٹری قاری محمد سلیم نعمانی نے شدید غم و

غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ یوسف علی کے دعویٰ نبوت سے امت مسلمہ سراپا احتجاج بن گئی ہے۔ ایک مسلمان ملک میں قادیانیت کی طرز پر اٹھنے والے نئے فتنے ہماری توجہ کے مستحق ہیں۔ جس پر تمام علمائے کرام کو متفقہ طور پر ایک واضح اور دو ٹوک لائحہ عمل طے کرنا چاہیے۔ جمعیت اشاعت التوحید والسنہ کے سرپرست مولانا سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری' امیر جمعیت و شیخ القرآن مولانا محمد طیب' ناظم اعلیٰ پاکستان مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری' مولانا ضیاء الحق' مولانا قاضی عصمت اللہ' صوبہ پنجاب کے ناظم اعلیٰ علامہ عطاء اللہ شاہ' مولانا صاحبزادہ اشرف علی' مولانا قاضی محمد نکاب' مولانا نور الہی' صاحبزادہ عزیز الرحمن مولانا قاری خلیل احمد بندھیانی' مولانا عبدالحئ مولانا عبدالرزاق اور قاری عبدالعزیز نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ یوسف علی ملحد و زندیق ہے اور اسلام سے خارج ہے۔ یہ یہود و ہنود کا ایجنٹ ہے۔ انہوں نے اس خدشے کا اظہار کیا ہے کہ ایک گھناؤنی سازش کے تحت اسلام کے خلاف جال بچھایا جا رہا ہے ان رہنماؤں نے اعلان کیا کہ اگر حکومت نے جمعرات تک اس ملعون کو گرفتار کر کے اس گھناؤنی سازش کو بے نقاب نہ کیا تو جمعیت و دیگر مذہبی جماعتوں کے ساتھ مل کر پورے ملک میں احتجاجی تحریک چلائے گی۔ امیر جماعت غربا اہل حدیث پاکستان مولانا عبدالرحمن سلفی نے اپنے بیان میں کہا کہ نبی اکرم کے بعد نبوت کا ہر دعویدار جھوٹا اور دجال ہے اسے کسی بھی اسلامی مملکت میں زندہ رہنے کا حق نہیں۔ ایسے کذاب شخص کو گرفتار کر کے ہمیشہ کے لئے اس کی زبان بند کر دی جائے۔ قصر نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والے اس باغی کو نیست و نابود کر دینا چاہیے۔ سپاہ صحابہ کراچی کے امیر رہنماؤں حافظ احمد بخش ایڈووکیٹ' صغیر احمد شیخ' منصور علی بابر' مولانا عبدالغفور ندیم' محمد الیاس زبیر اور ندی بابو خان نے سینٹرل جیل کراچی سے اپنے بیان میں کہا ہے کہ یہاں عام انسان کی ہتک عزت تو قانوناً" جرم ہے لیکن سید الانبیاء کی توہین کو جرم نہیں سمجھا جاتا یہی وجہ ہے کہ توہین رسالتؐ کے مجرم بے خوف ہو کر اپنی خباثت کا برملا اظہار کرتے ہیں۔ اگر حکمرانوں نے اس مسئلے کو کوئی اہمیت نہ دی تو عین ممکن ہے کہ کوئی محب رسول غازی علم دین شہید کی تاریخ دہرائے۔ قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری نے اپنے بیان میں کہا کہ ملک میں پہلے ہی قتل و غارت گری اور فرقہ واریت کے فتنے کم نہ تھے کہ مرتد و زندیق یوسف علی کی صورت میں ایک نیا فتنہ

کھڑا ہوگیا ہے انہوں نے مطالبہ کیا کہ اسے فی الفور گرفتار کرکے سرعام پھانسی دی جائے تاکہ آئندہ کوئی ایسی جرات نہ کرسکے۔ دریں اثنا شیعہ جامع مسجد کے خطیب اور مسلم متحدہ محاذ پاکستان کے چیئرمین مرزا یوسف حسین نے کہا ہے کہ اس قسم کا دعویٰ کرنے والا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ تاہم اس سلسلے میں محاذ کی طرف سے تمام مکاتب فکر کے جید علماء کی فوری میٹنگ بلانے کا فیصلہ کیا گیا ہے تاکہ ان سب کے فتوے اور نظریات سامنے آسکیں۔ (امت کراچی: ۱۹ مارچ ۱۹۹۷ء)

ہم پر جدید دنیا کے تمام مزے حلال کردیئے گئے ہیں

دوسروں کو ترک دنیا کی تعلیم دینے والا یوسف علی خود ڈش انٹینا کے مزے لوٹتا ہے آپ رابعہ بصری ہیں خانہ کعبہ کو دیکھیں تو میرا تصور کریں، ملعون کی ایک خاتون کو تلقین یہ شخص اللہ، رسول اور اولیائے کرام کے نام پر کروڑوں روپے لوٹ چکا ہے، مزید انکشافات

کراچی (رپورٹ محمد طاہر) ملعون یوسف علی اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل کے لئے اللہ اور رسولؐ کے ساتھ ساتھ اولیائے کرام کے ناموں کو بھی استعمال کرتا تھا۔ ایک نوجوان منحرف خاتون نے امت کو بتایا کہ ملعون یوسف نے انہیں رابعہ بصری قرار دیا اور کہا کہ ان کا مرتبہ دنیا کی تمام خواتین سے بلند ہے۔ ملعون نے مزید کہا کہ جب بھی آپ خانہ کعبہ کو دیکھیں تو میرا تصور کریں۔ منحرف خاتون نے امت کو بتایا کہ ملعون کے ایک مرید نے سوال کیا کہ آپ اتنی مسرفانہ اور شاہانہ زندگی گزارتے ہیں اس کا کیا سبب ہے تو ملعون نے جواب دیا کہ ہم پر جدید دنیا کی تمام آسائشیں اور مزے حلال کردیئے گئے ہیں۔ عقیدت مندوں کو ترک دنیا اور سادگی کی تلقین کرنے والے ملعون یوسف علی کے گھر واقع ڈیفنس سوسائٹی لاہور میں ڈش انٹینا نصب ہے جس کی مدد سے وہ ہر طرح کے پروگراموں سے لطف اندوز ہوتا ہے عینی شاہدین کا کہنا ہے کہ اس کے گھر میں دنیا کی ہر وہ آسائش اور سہولت موجود ہے جس کی خواہش کی جاسکتی ہے جدید ترین ماڈل اور ایل ایکس نمبر کی قیمتی گاڑیاں اس

کے ذاتی استعمال میں رہتی ہیں ان میں ایک ہنڈا سوک دوسری سہارو اور تیسری مہران ہے۔ یہ تینوں گاڑیاں بالکل نئی ہیں اللہ تک پہنچنے کے لئے خواتین مریدوں کو اپنے شوہروں سے ازدواجی تعلقات ترک کرنے کی ہدایت دینے والے ملعون یوسف علی کی اپنی بیوی گھر میں موجود ہے جس سے کئی اولادیں ہیں۔ دوسروں کو ترک تعلقات کا حکم دینے والا خود اپنے گھر میں دنیا داری کے تمام معاملات نبھاتا ہے۔ باخبر ذرائع نے امت کو بتایا کہ ملعون نے اللہ رسولؐ اور اولیائے کرام کے ناموں کو ایکسپلائٹ کرکے اپنے عقیدت مندوں سے کروڑوں روپے اینٹھ لئے ہیں صرف کراچی میں نصف درجن مریدوں کے ایک گروپ سے وہ ۶۰/۷۰ لاکھ روپے نقدی اور زیور کی صورت میں وصول کرچکا ہے اسی طرح لاہور، پشاور اور راولپنڈی میں موجود مریدوں سے بھی لاکھوں روپے وصول کئے ہیں ایک منحرف خاتون نے اعتراف کیا کہ وہ تین سے چار لاکھ روپے نقد اور زیور اس کی نذر کرچکی ہیں۔ (امت کراچی: ۱۹ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۷۸)

ملعون یوسف علی بے نظیر دور کا وی آئی پی

وزارت خارجہ نے اس شیطان کو سرکاری پاسپورٹ جاری کیا، محفلوں میں خواتین سے بے تکلف ہوجاتا، ذومعنی جملے کہتا عقیدت مندوں کو اس کی حرکتیں گراں گزرتیں، نوجوان خواتین کو بند کمرے میں لیجاکر شرمناک حرکتیں کرتا منحرف خواتین نے رو رو کر "امت" کو شرمناک تفصیل بتائی مذہبی محافل میں ذہنی بے راہ روی کا مظاہرہ کرتا

کراچی (رپورٹ محمد طاہر) ملعون یوسف علی اپنی ذہنی بے راہ روی کا

مظاہرہ اکثر ان محافل میں بھی کرتا ہے جو وہ ذکر اللہ یا ذکر نبی کے نام پر منعقد کرتا تھا۔ ایسی مخلوط محافل میں شرکت کرنے والی بعض ماڈرن اور آستین کے بغیر لباس پہننے والی خواتین سے اس درجہ بے تکلفی کا مظاہرہ کرتا کہ کبھی کبھی اس کے انتہائی قریبی عقیدت مندوں کو بھی گراں گزرتا ایسے ہی ایک عقیدت مند نے جواب اس ملعون سے منحرف ہو چکا ہے بتایا کہ ملعون اکثر آنے والی خواتین کو لوگوں کے سامنے گدگدیاں کرتا اور ان سے ذومعنی جملے کہتا۔ یہاں تک کہ بعض ماڈرن خواتین کو بازو سے تھام کر گھومتا پھرتا۔ وہ اپنے جن مریدوں سے ملنے ان کے گھر جاتا ان کے ہاں موجود ہر نوجوان لڑکی یا خاتون کو بند کمرے میں باری باری طلب کرتا اور تنہائی میں گھنٹوں ایسی حرکتیں کرتا جو ناقابل بیان ہیں۔ اس عرصے میں وہ کمرہ اندر سے مقفل کرلیتا۔ اس حوالے سے بعض منحرف خواتین نے زار و قطار روتے ہوئے نمائندہ امت کو انتہائی شرمناک تفصیلات بتائی ہیں۔ جسے وہ ملعون محض اللہ اور اس کے رسولؐ کے نام پر جائز قرار دیتا تھا۔ ملعون یوسف علی کی ایک کتاب "بانگ قلندری" ہے جس کے بارے میں اس کا کہنا ہے کہ یہ کتاب صرف ان لوگوں کو پڑھنے کے لئے دی جاتی ہے جو پہلے سوا لاکھ مرتبہ درود شریف پڑھ لیں اور قارئین جانتے ہیں کہ وہ اپنی معتقد خواتین سے ہمیشہ کہا کرتا تھا کہ جب کبھی درود پڑھیں تو میرا یعنی ملعون یوسف علی کا تصور کریں۔ وہ بعض خواتین کو محض اس وجہ سے بھی متاثر کرتا رہا کہ اسے بے نظیر دور حکومت میں وزارت خارجہ نے "وی آئی پی" درجہ دے رکھا تھا۔ اطلاعات کے مطابق چونکہ ملعون یوسف "او آئی سی" کے ہیڈ کوارٹر میں کام کرتا رہا ہے اسی لئے پاکستانی وزارت خارجہ نے اس شیطان کو "وی آئی پی" درجہ دینے کے ساتھ ساتھ ایک آفیشل پاسپورٹ بھی جاری کر رکھا تھا۔ (امت کراچی: ۲۱ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۷۹)

ایک شیطان لعین، بھارتی گانوں کا شوقین

ملعون یوسف علی نے ایک خاتون کی کم گوئی سے چڑ کر اسے گانے سننے

کی ہدایت کی یہ لڑکے اور لڑکی کا نہیں، مطلق اور مقید کا پیار ہے، عشقیہ گانے کی توجیہ ملعون کے بقول خدا نے اس سے کہا کہ تمہیں دنیا میں عیش کرنے کی اجازت ہے وہ اپنے مریدوں سے تحفے وصول کرنے اور قیمتی اشیاء ہتھیانے کا کوئی موقع ضائع نہیں کرتا

کراچی (رپورٹ: محمد طاہر) ملعون یوسف علی بھارتی گانے شوق سے سنتا ہے۔ ملعون نے اپنی ایک خاتون مرید سے ڈیک کا بھی مطالبہ کیا جس پر خاتون نے ایک بیش قیمت ڈیک خرید کر اسے "تحفتاً" پیش کیا۔ عینی شاہدین کے مطابق ملعون گانے سننے کے دوران جھوم جھوم جاتا۔ بھارتی گانوں سے اس کے لگاؤ کا یہ عالم تھا کہ ملعون نے کراچی کے ایک خاندان (جو پوری طرح اس ملعون کا معتقد ہے) سے تعلق رکھنے والی ایک سنجیدہ خاتون کی کم گوئی سے چڑ کر اسے یہ ہدایت دی کہ وہ بھارتی گانے ضرور سنا کرے تاکہ وہ بھی زندگی سے لطف اندوز ہو سکے۔ ملعون کا یہ شوق صرف بند کمروں ہی میں جاری نہیں رہتا بلکہ وہ کراچی کی سڑکوں پر گھومتے ہوئے کار میں بھی یہی گانے سنتا رہتا۔ منحرف مقربین کے مطابق گانوں کے وہ بول جو لڑکی اور لڑکے کے عشق سے متعلق ہوتے اس پر ملعون جھومتے ہوئے کہتا کہ یہ لڑکی اور لڑکے کا نہیں بلکہ مطلق (یعنی خدا) اور مقید (یعنی انسان) کا پیار ہے۔ فحش گانوں کے جملوں پر اس کے یہ تبصرے اکثر مقربین پر بھی گراں گزرتے تھے لیکن ملعون نے اپنے عقیدت مندوں کو اس بری طرح خوف زدہ کر رکھا تھا کہ وہ ان بیہودگیوں کو خدا کی طرف سے ان کے لئے "خصوصی اجازت" سمجھتے۔ ملعون اپنے مقربین کو ہمیشہ یہ بھی کہتا کہ اس نے خدا سے یہ سوال کیا تھا کہ حضرت محمدؐ اور صحابہ کرامؓ تو اپنے زمانے میں کچے گھروں اور چھپر نما مسجدوں میں عبادت کرتے رہے جبکہ آج مسجد نبوی اور مسجد حرام دنیا کی پر شکوہ عمارتوں میں شمار ہوتی ہیں، ملعون کے مطابق اسے خدا نے یہ جواب دیا کہ تمہیں بھی دنیا میں "عیش" کرنے کی اجازت ہے۔ چنانچہ وہ اپنے مریدین کو دنیا کے تمام مزے لوٹنے کی ترغیب بھی دیتا۔ یہاں تک کہ وہ اس سلسلے میں اپنے گھر (ڈیفنس) لاہور کینٹ میں واقع کیو ۲۱۸

سٹریٹ ۱۶ فیز نو) کی مثال دیتا کہ میں نے اس گھر کو خدا کی اجازت کے مطابق پر آسائش بنا دیا ہے۔ اس طرح وہ اپنے مریدین سے قیمتی اشیاء ہتھیانے کا کوئی موقع ضائع نہیں کرتا' اس کی حریصانہ ذہنیت کا عالم یہ تھا کہ وہ اپنے مریدین کو مختلف اشیاء کے نام اور تعداد دے کر خود کو تحفے میں دینے کا جبری حکم دیتا۔ ایک کسٹم آفیسر سے شرٹس کی ایک قابل ذکر تعداد کا مطالبہ اس طرح کیا کہ اس کے ڈیزائن تک بھی ملعون نے اسے بتاتے ہوئے کہا کہ اس ڈیزائن کی شرٹس مطلوبہ تعداد میں فلاح دکان سے خرید کر مجھے دیجئے اس طرح ملعون اپنے کراچی کے ہر دورے میں لاکھوں روپے کا قیمتی سامان اینٹھ کر چلا جاتا۔ (امت کراچی: ۲۲ مارچ ۱۹۹۷ء)

ملعون یوسف علی کو سرعام پھانسی دی جائے' نماز جمعہ میں مطالبہ

خطبات جمعہ میں ملک بھر کے علماء کرام اور عوام نے شدید غم و غصے کا اظہار کیا

کراچی (اسٹاف رپورٹر) جامعہ بنوریہ سائٹ کے مہتمم اور قائد سنی مجلس عمل پاکستان شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد نعیم کی اپیل پر کراچی کی بڑی بڑی مساجد میں علماء نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے یوسف علی کے خلاف اپنے جمعے کے خطبات میں تقریریں کیں اور حکومت کی مبینہ خاموشی اور یوسف علی کو وی آئی پی لسٹ میں شامل کرنے کے فعل کو ایک گھناونی سازش قرار دیا۔ سائٹ ایریا' گلشن اقبال' گلشن جدید نارتھ ناظم آباد' کلفٹن' ڈیفنس' شادمان ٹاؤن' لیاقت آباد' صدر' برنس روڈ' رنچھوڑ لائن' گرومندر اور جیکب لائن کی مساجد میں مولانا اقبال اللہ' مولانا سید گلزار شاہ' مولانا عبدالقیوم نعمانی' مولانا عبدالوحید' مولانا محمد یار' مولانا محمد اسلم شیخوپوری' مولانا مفتی عبداللہ شوکت' مولانا نورالامین' مولانا غلام رسول بخاری' مولانا قاری منور احمد' مولانا محمد عارف اور مولانا مفتی خالد محمد نے خطاب

کرتے ہوئے ملعون یوسف علی کے متعلق حکومت کی خاموشی کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے سرعام پھانسی دینے کا مطالبہ کیا۔ اہل حدیث یوتھ فورس کراچی کی مرکزی مسجد اہلحدیث ٹونیشیاء لائن کے خطیب مولانا محمد سعید نے خطبہ جمع کے دوران ملعون یوسف علی کے دعوے نبوت کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ایک سازش کے تحت امت مسلمہ کو بدنام کرنے کے لئے اس قسم کی حرکتیں کی جارہی ہیں۔ جن کی پست پناہی قادیانی کر رہے ہیں۔ علماء اہل سنت سندھ مولانا جمیل احمد نعیمی' مفتی محمد جان نعیمی' علامہ شبیر احمد اظہری' مولانا عبدالحلیم صدیقی' قاضی نورانی' مولانا مختار احمد قادری' مولانا رجب علی نعیمی' مولانا عبدالغفار اویسی' مولانا وزیر رحمانی' مولانا بشیر القادری نے یوسف مرتد کے بارے میں شائع ہونے والی خبروں پر شدید غم و غصے کا اظہار کرتے ہوئے عوام سے مطالبہ کیا کہ وہ ایسے منکرین ختم نبوت کی باتوں پر کان نہ دھریں' حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان پر قابو پائے۔ تحریک عوام اہل سنت پاکستان کے ممتاز علماء سید حامد اشرف شاہ جیلانی' علامہ نسیم احمد صدیقی' علامہ اشرف گورمانی' علامہ شبیر احمد غفاری' علامہ ریاض الدین' قادری' علامہ عبداللہ طیب' علامہ قاری محمد صدیقی' قادری علامہ فرحت القادری' علامہ سعید الحسن' قاری مقصود الاسلام اور تحریک کے سربراہ حاجی محمد حنیف بلور نے اپنے مشترکہ بیان میں ملک میں نبوت کے جھوٹے دعویدار اور قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر گہری تشویش و شدید غم و غصے کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ ملعون یوسف علی کو فوری گرفتار کرکے سرعام پھانسی دی جائے۔ دریں اثناء تحریک فدائیان ختم نبوت کا ایک اجلاس سید ارشاد علی کی زیر صدارت دار العلوم غوثیہ سبزی منڈی میں منعقد ہوا۔ جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ توہین رسالت آرڈیننس کے تحت یوسف علی نامی شخص کو گرفتار کیا جائے اور اسے پھانسی دی جائے۔ اجلاس میں مولانا عبدالحلیم ہزاروی مولانا عبدالغفار اویسی' محمد عثمان خان غوری' مولانا بشیر القادری' مولانا رجب علی نعیمی اور قاضی احمد نورانی نے بھی شرکت کی۔ (امت کراچی: ۲۲ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۸۰)

فرعون جنت میں جائے گا، ملعون کی بکواس

نبوت کا نور محمد سے مجھے منتقل ہوا، نبی بنتے ہی بال سفید ہو گئے قابل اعتراض انگریزی فلموں کی بنیاد پر ملعون یوسف کے بے بنیاد دعوے

کراچی (رپورٹ: محمد طاہر) ملعون یوسف علی خود کو محمد باور کرانے کے لئے نت نئے طریقے اختیار کرتا تھا۔ وہ اپنے معتقدین کو اجتماعی طور پر تین مختلف فلمیں دکھانے کا اہتمام کرتا جن میں ٹین کمانڈ منٹس (Ten Commandments)، مسیج (Mesaage)، اور دی ہارر ٹرین (The Horror Train) شامل ہیں۔ ملعون نے اپنے معتقدین کے سامنے دعویٰ کیا کہ جب مجھے "نبوت" عطا ہوئی تو میرے بال یکدم سفید ہو گئے اس واقعے کی توجیہ میں وہ اپنے معتقدین کو فلم (Message) دکھاتا ہے جس میں حضرت موسیٰ کے بال جبل طور پر جاتے ہوئے بھورے رنگ میں نظر آتے ہیں لیکن جب حضرت موسیٰ پہاڑ پر اللہ کی تجلی دیکھتے ہیں تو ان کے بال سفید ہو جاتے ہیں۔ اس عمل کو دیکھنے کے فوراً بعد ملعون اپنے معتقد ناظرین سے یہ کہتا کہ میرے بال بھی اسی طرح نبوت ملنے پر سفید ہوئے ہیں۔ The Horror Train نامی فلم میں ایک شخص ٹرین میں موجود مختلف مسافروں کا بھیس بدل کر خون کرتا ہے۔ اس خونی کو فلم میں مافوق البشر قوت کا حامل دکھایا گیا ہے۔ لیکن جب فلم کے اختتام پر اس خونی کی شناخت ہو جاتی ہے اور اسے مسافر قتل کرنے لگتے ہیں تو ایک دوسرے شخص میں اس خونی کی طاقت منتقل ہو جاتی ہے۔ ملعون یوسف علی اس عمل کی توجیہ کرتے ہوئے اپنے مریدین کو کہتا ہے کہ جس طرح فلم میں ایک شخص کی طاقت دوسرے شخص میں منتقل ہوئی ہے ٹھیک اسی طرح (نعوذ باللہ) نبوت کا نور محمد سے مجھ میں منتقل ہوا ہے۔ ملعون یوسف علی کے پاس اپنی بے سروپا باتوں کی کوئی بنیاد نہیں ہوتی وہ اپنے معتقدین کو اسلام کی کھلی

تعلیمات اور متعین عقائد کے برخلاف عجیب و غریب واقعات بتاتا رہا۔ یہاں تک کہ اس نے اپنے بعض مریدین کو یہ بھی بتایا کہ "فرعون جنتی ہے اور وہ جنت میں جائے گا۔" ملعون کا یہ عقیدہ بھی ایک ایسی فلم سے بنا ہے جس میں فرعون کو حضرت موسیٰ کے حوالے سے اختتامی منظر میں خوش عقیدہ دکھایا گیا ہے۔ ملعون اس طرح انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر بنائی جانے والی قابل اعتراض فلموں کو بھی اپنی مطلب برآری کے لئے استعمال کرتا رہا۔ (امت کراچی: ۲۳ مارچ ۱۹۹۷ء)

شیطان کا سر قلم کرنے والے کے لئے ایک لاکھ روپے انعام

ملعون یوسف علی جیسے مرتدوں کو کھلی چھوٹ دینا حکمرانوں کے لئے وبال ثابت ہوگا یہود و ہنود کے اس ایجنٹ نے عالم اسلام کی غیرت کو للکارا ہے، عوامی ردعمل

کراچی (اسٹاف رپورٹر) ملعون یوسف علی کے کافرانہ عقائد پر علماء اور عوام کے شدید ردعمل کا سلسلہ جاری ہے۔ سواد اعظم اہل سنت حقیقی کے سربراہ علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ کسی مرتد کو کھلی چھوٹ دینا حکمرانوں کے لئے وبال ثابت ہوگا۔ اس بارے میں حکومت کی خاموشی اور غفلت بلاشبہ سنگین غلطی اور جرم قرار پائے گا۔ مسلم متحدہ محاذ پاکستان کے چیئرمین اور ممتاز شیعہ عالم دین مرزا یوسف حسین نے نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ان کے پاس یوسف لاہوری کے بارے میں کچھ شواہد جمع ہوئے ہیں۔ مزید شواہد کے بعد محاذ کے پلیٹ فارم سے اس مسئلے کو اٹھایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ اس شخص کو پاسپورٹ جاری کرنے اور وی آئی پی قرار دینے کے مجرم ہیں، ان کی سازشوں کو بے نقاب کیا جائے۔ تحریک اصلاح معاشرہ کے مرکزی صدر محمد سرور شاہ نے کہا کہ یہود و ہنود کے ایجنٹ یوسف علی مردود نے عالم اسلام کی

غیرت کو للکارا ہے۔ اسے عبرت ناک سزا دی جانی چاہیے۔ گلوبل اسلامک مشن (ٹرسٹ) کے امیر سید صادق علی قادری نے یوسف علی جیسے افراد کی فتنہ انگیزی پر خاموشی کو اسلام سے کھلی بغاوت کے مترادف قرار دیتے ہوئے ملعون کو سزائے موت دینے کا مطالبہ کیا۔ معروف روحانی پیشوا مخدوم اعجاز حسین گیلانی نے کہا کہ یوسف علی انسان کے روپ میں شیطان ہے۔ انہوں نے اس شیطان کا سر قلم کرنے والے کے لئے اپنی جانب سے ایک لاکھ روپے دینے کا اعلان کیا ہے۔ (امت کراچی: ۲۳ مارچ ۱۹۹۷ء)

ملعون کی ڈھٹائی، فرار کے منصوبے

لاہور (اسٹاف رپورٹر) امت اور تکبیر میں ملعون یوسف علی کے کفریہ عقائد کی اشاعت کے بعد وہ روپوشی کی تیاریوں میں مصروف ہے، معتبر ذرائع کے مطابق ملعون نے اپنے انتہائی خاص مقربین سے رابطہ کرلیا ہے لاہور کے کچھ ذرائع نے ملعون سے رابطہ کرکے اس کے بارے میں شائع ہونے والی خبروں کی بابت دریافت کیا تو اس نے واضح طور پر کہا کہ اس کے متعلق خواتین جو کچھ بیان کر رہی ہیں وہ سب کچھ صحیح ہے اور انہیں میرے روپ میں اللہ ملتا تھا۔ جب ذرائع نے اس کی غیر محتاط گفتگو پر توجہ دلائی تو ملعون نے جواب دیا کہ جی میں بالکل ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ ذرائع کے مطابق ملعون نے پاکستان بھر سے اپنے چند خاص الخاص نوجوانوں کو لاہور طلب کرلیا ہے جہاں وہ ان سے روپوشی یا فرار کے مجوزہ منصوبے پر صلاح مشورے کر رہا ہے۔ دریں اثناء ملعون نے اپنے گھر کے تمام تالے تبدیل کر دیئے ہیں، کمروں میں نئی چٹخنیاں اور کھڑکیوں میں جالیاں لگا دی ہیں۔ (امت کراچی: ۲۳ مارچ ۱۹۹۷ء)

نبوت کا جھوٹا دعوی اور حکومت کی بے حسی

گزشتہ کئی دن سے امت میں یوسف علی نامی نبوت کے ایک جھوٹے دعویدار کی اشتعال انگیز اور شرمناک سرگرمیوں کی تفصیلات ثبوت و شواہد کے

ساتھ شائع ہو رہی ہیں۔ اس شخص کی چالبازیوں کا نشانہ بننے والے متعدد مردوں اور خواتین کے بیانات منظر عام پر آچکے ہیں۔ تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام دور حاضر کے اس مسیلمہ کذاب کی گرفتاری اور اس پر مقدمہ چلا کر کیفر کردار کو پہنچانے کا مطالبہ کررہے ہیں۔ پاکستان کے آئین کی رو سے خاتم النبیینؐ کے بعد نبوت کا ہر دعویدار نہ صرف جھوٹا بلکہ مرتد اور کافر ہے۔ جبکہ یوسف علی نہ صرف نبوت کا دعویدار ہے بلکہ اللہ اور رسول ﷺ کی شان میں انتہائی گستاخی کا مرتکب بھی جس کی تفصیلات اس بارے میں شائع ہونے والی خبروں میں آتی رہی ہیں یہ شخص دیوانہ یا فاترالعقل بھی نہیں بلکہ اتنے ہوش گوش والا ہے کہ کئی سال سے لاہور سے شائع ہونے والے ایک معروف قومی روزنامے میں قلمی نام سے اس کالم بھی شائع ہوتا رہا ہے جس کا سلسلہ امت اور تکبیر کے انکشافات کے بعد ابھی حال ہی میں بند ہوا ہے۔

ان تمام حقائق کے باوجود یہ بات انتہائی حیرت انگیز اور تشویش ناک ہے کہ حکومت کی جانب سے اب تک اس معاملے کا سرے سے کوئی نوٹس ہی نہیں لیا گیا۔ حکمرانوں کی یہ بے حسی ناقابل فہم ہے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت وقت دینی غیرت کا ثبوت دیتے ہوئے اس معاملے میں بلا تاخیر اپنی ذمہ داریاں پوری کرے اور جعلی مدعی نبوت اور گستاخ رسولؐ کو گرفتار کرکے اس پر مقدمہ چلائے۔
(امت کراچی: ۲۵ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۸۱)

ملعون یوسف علی کی گرفتاری اور رہائی

رہائی کے بعد گھر سے غائب ہوگیا حکام نے اس کے گھر پر حفاظتی گارڈ تعینات کردیئے ملعون کی گرفتاری اور سزا دینے کے لئے اخبارات کے دفاتر پر احتجاجی مظاہرے

لاہور (رپورٹ نصراللہ غلزئی) ملعون یوسف علی کو گزشتہ روز لاہور پولیس نے اس کے ملحدانہ عقائد سامنے آنے کے بعد گرفتار کرلیا اس کے بعد اعلیٰ حکام کی مداخلت پر ایک گھنٹے کے بعد اسے رہا کر دیا گیا۔ جس کے بعد یہ شخص ایک مقامی اخبار کے دفتر پہنچا اور وضاحت کی کہ وہ ایسے ملحدانہ عقائد نہیں رکھتا جن کی تشہیر کی جارہی ہے' اس وضاحت کے بعد اپنی رہائش گاہ چلا گیا اور پھر وہاں سے روپوش ہوگیا دریں اثناء جامعہ تعمیر لاہور نے اس شخص کے عقائد پر شدید گرفت کی اس کے بعد مختلف مکاتب فکر کے لوگوں نے بعض اخبارات کے دفاتر کے سامنے احتجاجی مظاہرے کئے اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ ایسے شخص کو گرفتار کرکے قرار واقعی سزا دی جائے۔ یہ شخص اس صورت کے بعد اب تک اپنی رہائش گاہ سے غائب ہے اور اس کا کچھ پتہ نہیں چل رہا کہ وہ کہاں ہے دریں اثنا مقامی پولیس نے اس کے گھر پر حفاظت کی غرض سے گارڈ مقرر کردیئے ہیں تاکہ مشتعل لوگ اس کے گھر کو نقصان نہ پہنچائیں۔ پولیس کے ذرائع کے مطابق یہ اقدام بھی اعلیٰ حکام کی ہدایت پر کیا گیا ہے۔ (امت کراچی: ۲۶ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۸۲)

ملعون یوسف علی کو تین ماہ کے لئے نظر بند کردیا گیا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے شیطان کے خلاف مقدمہ دائر کیا جائے گا

کراچی رپورٹ محمد طاہر) ملعون یوسف علی کو ایم پی او ۳ اور ایم پی او ۱۶ کے تحت چوہنگ سینٹر میں تین ماہ کے لئے نظر بند کردیا گیا ہے مذکورہ مقام پر انتہائی حساس نوعیت کے معاملات میں ملوث ملزموں کو رکھا جاتا ہے جن سے کسی بھی نوعیت کی ملاقات پر پابندی ہوتی ہے دریں اثناء ملعون یوسف علی کے عقائد و نظریات بے نقاب ہونے کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور نے اسماعیل قریشی

ایڈووکیٹ کی خدمات حاصل کرلی ہیں جو ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی کا جائزہ لے رہے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت آج کسی بھی وقت ڈیفنس لاہور میں ملعون کے خلاف مقدمہ دائر کردیا جائے گا۔ (امت کراچی: ۲۷ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۸۳)

۵۰ لاکھ روپے لے لیں' ملعون یوسف کے خلاف کچھ شائع نہ کریں

یہ رقم پاکستان میں یا بیرون ملک کسی بھی بینک میں جمع کرائی جاسکتی ہے دھمکیوں سے خوفزدہ ہونے پر مریدوں نے "امت" اور "تکبیر" کو نئی ترغیبات دینا شروع کردیں بہتر ہوگا کہ آپ کفریہ عقائد سے تائب ہوکر دوبارہ دائرہ اسلام میں آجائیں' "امت" کا جواب

کراچی (نمائندہ امت) ملعون یوسف علی کے کفریہ عقائد و نظریات کا انکشاف کرنے پر اول روز سے ہی اس کے مختلف مریدین کی طرف سے امت اور تکبیر کو دھمکی آمیز ٹیلی فون موصول ہو رہے ہیں۔ لیکن جب امت اور تکبیر نے ان دھمکیوں کی پروا نہیں کی تو ملعون کے مریدین نے امت کو مختلف ترغیبات کے ذریعے یہ سلسلہ روکنے کی درخواست کی ہے۔ گزشتہ روز ملعون کے ایک خصوصی مرید کی طرف سے موصولہ ٹیلی فون میں پیشکش کی گئی ہے کہ اگر امت ملعون کے خلاف خبریں شائع کرنا بند کردے تو اس کے عوض پچاس لاکھ روپے فراہم کئے جاسکتے ہیں۔ مرید نے کہا کہ یہ رقم پاکستان سے باہر کسی بھی ملک کے بینک اکاؤنٹ میں جمع کرائی جاسکتی ہے۔ اس حوالے سے یہ امت اور تکبیر کی رضامندی پر منحصر ہے کہ پچاس لاکھ کی رقم بینک میں جمع کرانے کے بعد پیش کردہ سلپ دیکھ کر ملعون

کے خلاف سلسلے کو روکا جائے۔ ادارہ امت نے ملعون کے مرید پر یہ واضح کر دیا ہے کہ تکبیر و امت توہین رسالتؐ کے مرتکب افراد اور گروہوں کا تعاقب جاری رکھیں گے اور انہیں اس مشن سے کسی لالچ، ترغیب، دھمکی اور دباؤ سے ہٹایا نہیں جاسکتا۔ امت نے مرید پر یہ بھی واضح کیا کہ ملعون یوسف علی کے خلاف جمع شدہ تمام دستاویزی ثبوتوں کو امت بوقت ضرورت عدالت میں پیش کرے گا اور ملکی قانون کے تحت قرار واقعی سزا ملنے تک ملعون کا تعاقب جاری رکھا جائے گا (انشاء اللہ) دریں اثناء امت نے خصوصی مرید کو یہ مشورہ بھی دیا کہ اس کے حق میں یہی بہتر ہے کہ وہ اپنے کفریہ عقائد سے تائب ہو کر دوبارہ دائرہ اسلام میں داخل ہو جائے۔ (امت کراچی: ۲۷ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۸۴)

ملعون یوسف نے بھاوج کو بھی نہیں بخشا

راز افشا ہونے کے بعد اپنے بھائی ناصر حیدر کو کلورین کے ذریعہ ختم کرادیا بھائی کے انتقال کے چھ ماہ بعد بھاوج نے بچے کو جنم دیا پھر دونوں لاپتہ ہوگئے

کراچی (رپورٹ محمد طاہر) ملعون یوسف علی کے پنجہ ہوس سے اس کی بھاوج بھی نہیں بچ سکی۔ ملعون آج سے بارہ سال قبل جدہ گیا تھا جہاں اس کا بھائی ناصر حیدر مقیم تھا۔ ایک دن ناصر حیدر نے گھر میں ملعون کو اپنی بیگم کے ساتھ قابل اعتراض حالت میں پایا۔ مذکورہ واقعہ کے بعد ناصر حیدر نے اس معاملے کی چھان بین کی تو خود اس کی بیوی نے اقرار کیا کہ ملعون یوسف کے ساتھ اس کے تعلقات کافی عرصہ پہلے سے استوار ہیں۔ اس راز کے افشا ہونے پر ناصر حیدر کا اپنے بھائی ملعون یوسف کے ساتھ تنازعہ رہنے لگا کچھ عرصہ بعد ملعون یوسف کے بھائی ناصر حیدر کا اچانک انتقال ہوگیا۔ موت کے اسباب تلاش کرتے ہوئے یہ انکشاف ہوا کہ

مرحوم کو اس کی بیگم اور ملعون یوسف علی کے "تعلقات" علم میں آنے کے فوراً بعد سے کلورین دی جارہی تھی۔ جس کے باعث اس کی آنتیں گل گئی تھیں۔ ناصر حیدر کے "انتقال" کے چھ ماہ بعد اس کی بیوہ نے ایک بچہ بھی جنم دیا اور اس کے بعد سے آج تک ملعون کی بھاوج اور وہ بچہ لاپتہ ہے۔ (امت کراچی: ۲۸ مارچ ۱۹۹۷ء)

نظر بندی کے دوران شیطان لعین کو سہولتوں کی فراہمی کے لئے بھاگ دوڑ

چیئرمین سہراب گروپ آف انڈسٹریز امجد قاضی نے بااثر لوگوں سے رابطے شروع کردیئے بدنام ہو جانے والے مخصوص غیر شادی شدہ جوڑوں کے درمیان ظاہری "نکاح" کرانے کی ہدایات

کراچی (اسٹاف رپورٹر) ملعون یوسف علی کی تین ماہ نظر بندی کے فیصلے سے اس کے خاص مقربین نہایت فعال ہوگئے ہیں اطلاعات کے مطابق چیئرمین سہراب گروپ آف انڈسٹریز امجد قاضی نے ملعون کو نظر بندی کے دوران سہولتیں فراہم کرنے کے لئے بعض بااثر لوگوں سے رابطے کرنا شروع کر دیئے ہیں۔ مزید براں ملعون کی زیر زمین تنظیم ورلڈ اسمبلی کے ڈائریکٹر سندھ سہیل احمد خان نے بھی اپنے تعلقات استعمال کرنا شروع کر دیئے ہیں۔ سہیل احمد خان کراچی میں رہائش پذیر ہے لیکن تکبیر اور امت میں ملعون کے خلاف تحریروں کی مسلسل اشاعت کے بعد اسے لاہور طلب کرلیا گیا تھا۔ جہاں ملعون یوسف علی کے ساتھ ڈائریکٹر ورلڈ اسمبلی پنجاب پہلے سے موجود تھے۔ انتہائی معتبر ذرائع کے مطابق نظر بندی سے قبل ملعون نے اپنے تمام مریدوں سے زید زمان اور سہیل احمد خان کے توسط سے رابطے کئے ہیں جنہوں نے مریدین کو ملعون یوسف علی کی طرف سے خصوصی ہدایات پہنچائی ہیں۔ ملعون یوسف علی نے اپنے مریدین کو یہ ہدایات کی ہے کہ ابھی اعلانیہ تبلیغ کا وقت

نہیں آیا اور ہم پانچ سال بعد اپنے اصل "مقام" کے ساتھ ظاہر ہوں گے۔ دریں اثناء کراچی میں ملعون کے مخصوص مریدین کے درمیان "نکاح" کروانے کا سلسلہ بھی زیر غور ہے۔ کراچی میں ملعون کے مخصوص مریدین میں نوجوان لڑکے اور لڑکیاں شامل ہیں۔ ملعون نے ان لڑکیوں کے ساتھ تعلقات کے علاوہ اپنے مخصوص مریدین سے بھی ان کے تعلقات استوار کرا دیئے تھے۔ اطلاعات کے مطابق مریدین میں سے عام ہو جانے والے چند مخصوص غیر شادی شدہ جوڑوں کو "ظاہری نکاح" پر اکسایا جاتا ہے۔ (امت کراچی: ۲۸ مارچ ۱۹۹۷ء)

غدار ختم نبوت کو سرعام پھانسی دی جائے، علماء کا مشترکہ بیان

ملعون یوسف علی کو وی آئی پی سہولتیں فراہم کرنے والوں کو بھی شامل تفتیش کیا جائے

کراچی (اسٹاف رپورٹر) اشاعۃ التوحید والسنہ کراچی ڈویژن نے غدار ختم نبوت ملعون یوسف علی کو سرعام پھانسی دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ مولانا رفیق اللہ، مولانا شمس الحق، مفتی کفایت اللہ، مولانا غلام رسول، مولانا طیب، مولانا سیف الرحمان، مولانا یوسف، مولانا قاری یعقوب، مولانا شفیق الرحمان، مولانا خالد، مولانا فیض الرحمان، مولانا ہدایت اللہ، مولانا ضیاء اللہ، مولانا روح الامین، مولانا نور الوکیل اور مولانا رفیع اللہ نے مشترکہ بیان میں ان لوگوں کو بھی مرتد کی سزا کا مستحق قرار دیا ہے جو یوسف ملعون کے خود کو (نعوذ باللہ) حضرت محمد رسول اللہ کا تسلسل قرار دینے کے باوجود، اس پر "ایمان" رکھتے ہیں۔ انہوں نے حکومت پر زور دیا کہ وہ ارتداد کا دروازہ بند کرنے کے لئے نبوت کے جھوٹے دعویداروں اور اس پر ایمان لانے والوں کے لئے سزائے موت کا قانون منظور کرائے۔ خاکسار تحریک کراچی ڈویژن کے صدر حکیم سید علی نصر عسکری نے حکومت سے پرزور مطالبہ کیا

ہے کہ ملعون یوسف علی کو جلد از جلد گرفتار کر کے توہین رسالت کے قانون کے تحت سزائے موت دی جائے اور اسے وی آئی پی سہولت فراہم کرنے والے افسران کو گرفتار کر کے شامل تفتیش کیا جائے۔ (امت کراچی: ۲۸ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۸۵)

ملعون یوسف کو سرعام پھانسی دی جائے، علماء کا مطالبہ

نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے کے خلاف حیدر آباد میں نماز جمعہ کے اجتماعات میں قراردادیں منظور ایک اسلامی ملک میں ابھی تک ملعون کے خلاف کارروائی نہ کرنا سمجھ سے بالاتر ہے، عارف جمال

حیدر آباد (بیورو رپورٹ) شہر کی بیشتر مساجد میں نماز جمعہ کے اجتماعات میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے ملعون یوسف علی کے خلاف قراردادیں پاس کرائی گئیں جن میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ یوسف علی کو سرعام پھانسی دی جائے علماء اکرام نے نماز جمعہ میں اپنے خطبات میں کہا کہ نبی اکرمؐ کے بعد نبوت کا ہر دعویدار جھوٹا اور دجال ہے اسے کسی بھی اسلامی مملکت میں زندہ رہنے کا حق نہیں اور اس قسم کا دعویٰ کرنے والا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے لہٰذا حکومت کو چاہیے کہ اسے قسم کے گمراہ افراد کا کھوج لگا کر انہیں سخت سے سخت سزا دے۔ علاوہ ازیں سلسلہ سہروردیہ کے عارف جمال سہروردی نے کہا کہ ایک اسلامی ملک میں اس قسم کے جھوٹے دعویٰ کرنے والے شخص کو ابھی تک کوئی سزا نہ دینا سمجھ سے بالاتر ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اس ملعون کو سرعام پھانسی دی جائے۔ (امت کراچی: ۲۹ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۸۶)

ملعون یوسف: جیل کی زمین بھی تنگ ہو گئی

لاہور جیل کے قیدیوں میں اشتعال پھیلا تو اسے خفیہ طور پر ساہیوال منتقل کر دیا گیا آج کل ساہیوال جیل میں زبردست پہرے کے ساتھ انتہائی نگہداشت کی چکی میں بند ہے جیل حکام اور پولیس کی پریشانی، دینی حلقے احتجاجی مظاہروں کا پروگرام بنا رہے ہیں

لاہور (نمائندہ امت) نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف علی کو لاہور کی دونوں جیلوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے اطلاعات کے مطابق لاہور کی جیلوں میں ملعون کو رکھے جانے کی خبر پر قیدیوں میں شدید غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی تھی جس کے باعث لاہور کی دونوں جیلوں کی انتظامیہ نے ملعون کو جیل میں رکھنے سے معذوری ظاہر کر دی۔ ذرائع کے مطابق اس صورت حال پر انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب نے مختلف ذمہ دار حلقوں سے براہ راست رابطے کئے چنانچہ آئی جی جیل خانہ جات نے سینٹرل جیل ساہیوال کی انتظامیہ کو یہ حکم نامہ جاری کیا کہ پولیس جب بھی ملعون کو لے کر آئے تو اسے قبول کر لیا جائے۔ اس طرح لاہور میں ملعون پر زمین تنگ ہونے کے باعث لاہور پولیس کی بھاری نفری کے ساتھ ملعون کو گزشتہ دنوں ساہیوال جیل میں قید کر دیا گیا، جہاں اسے زبردست پہرے کے ساتھ انتہائی نگہداشت کی چکی میں رکھا گیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق جیل میں ملعون کی قید کو خفیہ رکھا گیا کہ جیل کے عام ملازمین تک اس واقعے سے بے خبر تھے لیکن جب یہ خبر ساہیوال جیل کے قیدیوں تک پہنچی تو یہاں بھی قیدیوں میں شدید اشتعال پھیل گیا۔ ذرائع کے مطابق قیدیوں کے شدید رد عمل کے باعث کسی ناگہانی واقعے کے خوف سے ساہیوال جیل کی انتظامیہ نے بھی اعلیٰ حکام سے رابطہ کر کے ملعون کو رکھنے سے معذوری ظاہر کر دی ہے۔ تاہم آخری اطلاع تک وہ ساہیوال جیل ہی میں مقید ہے دریں اثناء ساہیوال کے دینی حلقے میں ملعون کی وہاں موجودگی پر خاصی تشویش پائی جاتی ہے اور ایک اطلاع کے مطابق وہاں کے دینی حلقے ایک زبردست مظاہرے اور

منظم احتجاج پر غور کر رہے ہیں۔ (امت کراچی: ۴ مئی ۱۹۹۷ء)

(۸۷)

ملعون یوسف کے خلاف تفتیش مکمل دستاویزی ثبوت جمع کر لئے

تفتیشی افسر نے لاہور سے کراچی آکر ملعون کے منحرفین سے زبانی شہادتیں جمع کیں، جلد چالان پیش کیا جائے گا ملعون نے خود کو محمدؐ قرار دیا، وہ تمام مریدین سے بحیثیت محمدؐ ملتا تھا، منحرفین کا پولیس کو بیان ملعون نے منحرفین سے کروڑوں روپے ہتھیا لئے تھے، منحرفین نے ملعون کے نبوت کے دعویٰ کی بھی گواہی دی

کراچی (رپورٹ محمد طاہر) نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف علی کے خلاف پولیس نے اپنی ابتدائی تفتیش مکمل کر لی ہے اطلاعات کے مطابق ملعون کے خلاف تمام دستاویزی ثبوتوں اور شہادتوں کو ملت پارک تھانہ لاہور نے جمع کر لیا ہے اس سلسلے میں پچھلے دنوں اس کیس کے تفتیشی افسر اور ملت پارک تھانے کے ایس ایچ او خوشی محمد نے لاہور سے آکر کراچی میں ملعون کے منحرفین سے بھی زبانی شہادتیں جمع کیں۔ ملعون کے منحرفین نے کراچی میں اپنی زبانی شہادتوں میں پولیس کو بتایا ہے کہ ملعون نے ان کے سامنے خود کو "محمد" قرار دیا ہے مزید برآں ملعون تمام مریدین سے بحیثیت "محمد" ملتا تھا اور مریدین ملعون سے ملتے ہوئے ملعون کو الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہہ کر مخاطب کرتے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق کراچی کے منحرفین سے ملعون نے کروڑوں روپے ہتھیا لئے تھے منحرفین کی طرف سے رقم کی وصولیابی کے ممکنہ مطالبے کے پیش نظر ملعون کی بیوی طیبہ یوسف نے منحرفین سے رابطے

کرکے انہیں واجب الادا رقم کی ادائیگی کا وعدہ بھی کیا تھا' موثق ذرائع کے مطابق منحرفین نے پولیس کو اپنے تفصیلی بیانات میں اس کا بھی ذکر کیا ہے اور تمام دعوؤں کو بیان کیا ہے جو ملعون نے وقتاً" فوقتاً" ان کے سامنے کئے تھے جس میں نبوت کا دعویٰ بھی شامل ہے۔ پولیس نے دستیاب ثبوتوں اور شہادتوں کی روشنی میں اپنی ابتدائی تفتیش مکمل کرکے جلد از جلد چالان پیش کرنے کا عندیہ دیا ہے۔ (امت کراچی: ۵ مئی ۱۹۹۷ء)

(۸۸)

ملعون یوسف کے خاص مریدین کی لاہور طلبی

ممکنہ سزا کے بعد پیدا ہونے والی صورت حال کے بارے میں منصوبہ بندی کی جائے گی ملعون کی بیگم مریدوں سے رقوم جمع کر رہی ہے' علماء سے طیبہ یوسف کے رابطے

کراچی (رپورٹ محمد طاہر) نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف علی کی بیگم طیبہ یوسف نے پاکستان بھر سے خاص الخاص مریدین کو لاہور طلب کرلیا ہے اطلاعات کے مطابق کراچی سے بھی سہیل اور رضوان طیب نامی دو مریدین لاہور پہنچ گئے ہیں جہاں ملعون یوسف کو ممکنہ سزا کے بعد کی صورت حال پر مریدین طیبہ یوسف کے ساتھ آئندہ کی منصوبہ بندی کریں گے مذکورہ منصوبے کا تعلق طیبہ یوسف کی دائر کردہ رٹ اور ملعون کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما اسماعیل شجاع آبادی کی مدعیت میں درج کی گئی ایف آئی آر کے ممکنہ نتائج سے ہے اس سلسلے میں ملعون کی بیگم مریدین سے بڑے پیمانے پر رقوم بھی جمع کر رہی ہے اطلاعات کے مطابق ملعون کی بیگم نے ایک خط کے ذریعے علماء کرام سے بھی رابطہ کیا ہے جو طیبہ یوسف نے ملعون کے نام پر خود تحریر کرکے لاہور کے مختلف علماء کرام کی خدمت میں ارسال کیا ہے جس پر علماء کرام نے اپنے ردعمل کا دوٹوک

اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ دعویٰ نبوت ناقابل معافی جرم ہے جس کی توبہ بھی قابل قبول نہیں۔ (امت کراچی: ۶ مئی ۱۹۹۷ء)

(۸۹)

ملعون یوسف علی کی نئی جعل سازی

خود کو "محمد" کہلوانے کے لئے دوسرا شناختی کارڈ بنوایا' اپنا نام محمد اور والد کا علی لکھوایا شناختی کارڈ آفس کے مطابق پورا نام چھپانے کی دانستہ کوشش قانونی جرم ہے ملعون پر دھوکہ دہی اور توہین رسالتؐ کے جرم میں مقدمات قائم ہو سکتے ہیں

لاہور (وقائع نگار) ملعون یوسف علی پنجاب کے شہر جڑانوالہ کے ایک شیعہ گھرانے سے تعلق رکھتا ہے تاہم اس کے عقائد میں کافرانہ تبدیلی کے باعث اس کے خاندان اور برادری کی اکثریت نے شدید ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے اس سے لاتعلقی اختیار کرلی تھی۔ ملعون نے خود کو نعوذ باللہ محمد ﷺ قرار دینے کی مکروہ سازش کے تحت ۳۰ جنوری ۱۹۹۷ء کو اپنا نقلی شناختی کارڈ بنوایا جس میں اپنا نام صرف محمد اور ولدیت فقط علی لکھوائی جبکہ قانوناً" اسے پورا نام اور ولدیت لکھوانی چاہیے تھی لفظ محمد پر بھی محمد "" کا نشان بنایا گیا حالانکہ ۲۷ اگست ۱۹۹۰ء کو دوسری شادی کی اجازت لینے کے لئے علاقہ کونسلر کو دی گئی درخواست میں ملعون نے اپنا پورا نام محمد یوسف علی لکھا تھا اس درخواست میں ملعون نے اپنی رہائش گاہ شادمان لاہور میں ظاہر کی تھی جبکہ تازہ ترین شناختی کارڈ میں اس کا پتہ کیوبلاک ڈیفنس سوسائٹی لاہور درج ہے۔ ملعون کے گھر واقع ڈیفنس سوسائٹی لاہور کے ٹیلیفون بل پر بھی اس کا پورا نام محمد یوسف علی درج ہے یہ گھر ملعون نے عقیدت مندوں سے بھاری رقوم اینٹھنے کے بعد لیا تھا۔ شناختی کارڈ آفس کے ذرائع کے مطابق ملعون کی جانب سے اپنا پورا نام عمداً" چھپانے کی کوشش قانوناً" جرم ہے اور اس امر کی

وضاحت کے بعد کہ یہ خود کو نعوذ باللہ حضور اکرم ثابت کرنے کی کوشش ہے اس پر دھوکہ دہی اور توہین رسالت کے مقدمے قائم ہو سکتے ہیں۔ (امت کراچی: ۷ مئی ۱۹۹۷ء)

(۹۰)

ملعون یوسف علی کے فرار کا منصوبہ

لاہور میں بیگم اور مریدوں کا خصوصی اجلاس' مناسب وقت کا انتظار کیا جارہا ابتدائی تیاریاں مکمل' انسانی حقوق کی تنظیموں اور بیرونی سفارت خانوں سے رابطے ڈیفنس میں واقع مکان فروخت کرنے کے انتظامات ضروری سامان پہلے ہی فروخت ہوچکا ہے

لاہور (وقائع نگار) نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف علی کے خاص الخاص مریدوں نے ملعون کی بیگم کے ساتھ مل کر اسے ملک سے فرار کرانے کا ایک منصوبہ تیار کرلیا ہے اطلاعات کے مطابق ملعون کی بیگم طیبہ یوسف نے پچھلے دنوں پاکستان بھر سے مخصوص مریدوں کو لاہور طلب کیا تھا۔ ان سے مل کر ملعون پر دائر کئے گئے مقدمے اور اس سے گلو خلاصی کے لئے ممکنہ منصوبے پر غور کیا گیا۔ متفقہ طور پر طے پائے جانے والے منصوبے کے تحت ملعون کو مقدمے میں الجھائے بغیر ملک سے فرار کرانے کی ابتدائی تیاریاں مکمل ہوگئی ہیں۔ اس سلسلے میں کراچی کے سہیل احمد خان اور پشاور کے زید زمان نے انسانی حقوق کی مختلف تنظیموں کے علاوہ بعض سفارت خانوں سے بھی رابطہ کیا ہے۔ ملعون کو ملک سے فرار کرانے کے مجوزہ منصوبے کو روبعمل لانے کے لئے ابھی مناسب وقت کا انتظار کیا جارہا ہے دریں اثناء ملعون کی بیگم طیبہ یوسف نے مریدین سے اس مقصد کے لئے بھاری رقوم بھی جمع کرنا شروع کر دی ہیں۔ باوثوق ذرائع کے مطابق ملعون کا ڈیفنس لاہور میں واقع مکان نمبر ۲۱۸ کیو اسٹریٹ ۱۶ فیز ٹو کو فروخت کرنے کی بھی تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں۔

فی الوقت ملعون کے گھر پر چار محافظ تعینات ہیں جن میں دو باوردی محافظ بھی شامل ہیں۔ اطلاعات کے مطابق دو ایئرکنڈیشنز' دو ڈش انٹینا اور گھر کا دیگر تمام ضروری سامان کسی نامعلوم جگہ پر منتقل ہو چکا ہے۔ (امت کراچی: ۸ مئی ۱۹۹۷ء)

(۹۱)

ملعون یوسف: منحرفین پر قابو پانے کا فیصلہ

صرف کراچی شہر کے ۱۱ افراد گواہ ہیں کہ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا گواہوں اور دستاویزی شہادتوں کی روشنی میں سزا کے امکانات روشن ہیں بیگم ملعون اور خاص مریدوں میں ہلچل' منحرفین پر اثر انداز ہونے کے لئے صلاح مشورے

کراچی (نمائندہ امت) نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف علی کے مریدوں نے کراچی کے ان منحرفین کو قابو کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو ملعون کے خلاف گواہیاں دینے پر تیار ہوگئے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما مولانا اسماعیل شجاع آبادی کی مدعیت میں درج کئے گئے مقدمے میں صرف کراچی سے گیارہ افراد نے گواہیاں دی ہیں۔ انہوں نے اپنے اپنے بیانات میں واضح طور پر کہا ہے کہ ملعون نے ہمارے سامنے نہ صرف نبوت کا دعویٰ کیا بلکہ وہ اسلامی احکامات کو اپنی مرضی سے تبدیل کرنے کے بارے میں بھی اپنے خصوصی اختیار کا ذکر کرتا تھا۔ گیارہ گواہوں کی واضح شہادتوں اور دستاویزی ثبوتوں کی روشنی میں ملعون کو سزا ملنے کے روشن امکانات دیکھ کر اس کے خاص الخاص مریدوں اور ملعون کی بیگم طیبہ یوسف نے پوری طرح طے کرلیا ہے کہ ان گواہوں پر اثر انداز ہوں گے۔ دریں اثناء رضوان طیب نامی کراچی کا ایک مرید پچھلے دنوں لاہور میں اس حوالے سے اہم صلاح مشورے کے بعد کراچی واپس پہنچ گیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق رضوان طیب کی لاہور سے واپسی کے بعد اس کے گھر پر اسرار لوگوں کی

آمد و رفت اور صلاح مشورے کو خاصی اہمیت دی جا رہی ہے انتہائی باوثوق ذرائع کے مطابق رضوان طیب نامی یہ مرید ٹیپو سلطان تھانے میں اپنے خصوصی اثر و رسوخ کے باعث محلے میں کافی دہشت رکھتا ہے۔ (امت کراچی: ۱۰ مئی ۱۹۹۷ء)

○

باب ہفتم

روزنامہ جنگ، نوائے وقت و دیگر اخبارات

۲۶ مارچ تا ۳۰ ستمبر ۱۹۹۷ء (متعلقہ شمارہ جات)

سٹاف رپورٹرز، خصوصی رپورٹرز، ایجنسی رپورٹرز، نمائندگان وغیرہ

○

(۹۲) اشتہار روزنامہ جنگ لاہور: ۲۶ مارچ ۱۹۹۷ء

(۹۳) اشتہار روزنامہ امت کراچی ۳۰ مارچ ۱۹۹۷ء

(۹۴) ابوالحسنین محمد یوسف علی کی تردید۔

(۹۵) ملعون یوسف علی پھر دھوکا دے گیا۔

(۹۶) نبوت کے جھوٹے دعویدار کی جھوٹی تردید اور روزنامہ جنگ۔

(۹۷) جنگ اور نوائے وقت نے جھوٹے نبی سے ایک لاکھ ستر ہزار دو سو بارہ روپے کمائے خبریں نے گستاخ رسول کی وضاحت چھاپنے سے انکار کر دیا۔

(۹۸) واجب القتل دیئے جانے پر یوسف علی نظر بند۔

(۹۹) توہین رسالت کے ملزم یوسف علی کی نظر بندی کا حکم واپس۔

(۱۰۰) "یوسف علی کو پھانسی دو" توہین رسالت پر یوم احتجاج منایا گیا۔

(۱۰۱) عدالت نے نبوت کے "دعویدار" کی ضمانت مسترد کر دی۔

(۱۰۲) توہین رسالت کیس میں یوسف کی درخواست ضمانت مسترد۔

(۱۰۳) یوسف علی پر الزام غلط ہے انہیں رہا کیا جائے مولانا عبدالستار نیازی۔

(۱۰۴) یوسف کے بارے میں مجھے تصویر کا صرف ایک رخ دکھایا گیا، مولانا عبدالستار نیازی۔

(۱۰۵) کملی والے ﷺ کی نبوت پر ڈاکہ نہیں ڈالنے دیں گے۔ زبیر احمد ظہیر۔

(۱۰۶) پاکستان توہین رسالت کا قانون ختم کرے: امریکہ

(۱۰۷) توہین رسالت کا قانون: امریکہ کو تبصرہ کرنے کا حق حاصل ہے: دفتر خارجہ

(۱۰۸) توہین رسالت کے مقدمات خصوصی عدالتوں میں چلیں گے، یوسف علی کی درخواست ضمانت کے دوران ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل کے دلائل۔

(۱۰۹) توہین رسالت: ابوالحسنین یوسف کی درخواست ضمانت مسترد۔

(۱۱۰) ہائی کورٹ سے یوسف علی کی درخواست ضمانت مسترد۔
توہین رسالت کے ملزم ابوالحسنین یوسف علی کی درخواست ضمانت مسترد: مقدمہ خصوصی عدالت میں منتقل ہو چکا ہے اب وہی فیصلہ کرنے کی مجاز ہے، ہائی کورٹ کے ریمارکس۔

○

(۹۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

ابوالحسنین محمد یوسف علی کی تردید

میں ابوالحسنین محمد یوسف علی واضح کرتا ہوں کہ میں ختم نبوت پر کامل یقین رکھتا ہوں

لاالہ الااللہ محمدؐ الرسول اللہ

میں نے کبھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ ہی ایسا سوچ سکتا ہوں، حضور نبی اکرم محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا۔ میرے نزدیک نبوت کا دعویٰ کرنے والا اور الزام لگانے والا دونوں مردود ہیں۔

(اشتہار: روزنامہ جنگ لاہور، ۲۶ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۹۳)

ملعون یوسف علی پھر دھوکا دے گیا

۱۔ گزشتہ روز روزنامہ جنگ کراچی میں ملعون یوسف علی کی جانب سے شائع ہونے والے اشتہار کے مطابق اس بات کا اعلان کیا گیا کہ وہ ختم نبوت پر پورا ایمان رکھتا ہے اور نبی آخر الزماں کے بعد کسی نبی کا قائل نہیں اور یہ کہ اس نے نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں کیا۔

۲۔ ملعون کی یہ وضاحت اصل معاملے سے قطعی غیر متعلق ہے ملعون پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ نعوذ باللہ وہ خود کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قرار دیتا ہے اور اپنے عقیدت مندوں کے سامنے خود کو اسی روپ میں پیش کرتا ہے۔ اس طرح اسے نبوت کے کسی اضافی دعوے کی ضرورت نہیں پڑتی ساتھ ہی وہ بدبخت اپنی تمام سیاہ کاریوں اور بداعمالیوں کا جواز یہ دیتا ہے کہ نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ وہ خود نہیں حضور اکرمؐ کا روحانی پر تو اس کے اندر سما کر یہ ساری حرکات کر رہا ہے۔ اس طرح وہ بالواسطہ طور پر خود کو معصوم عن الخطاء ٹھہرا کر ساری ذمہ داری حضور اکرمؐ کے مبارک نام پر ڈال دیتا ہے۔

۳۔ ملعون کی یہ وضاحت ایک گہری چال ہے اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ملعون نہ صرف یہ کہ اپنے گزشتہ عقائد سے باز نہیں آیا بلکہ اس اشتہار کی مدد سے انہیں چھپانے کی پوری پوری کوشش کر رہا ہے۔

۴۔ تمام مسلمانوں کو خبردار کیا جاتا ہے کہ اس چال میں نہ آئیں اور ملعون کو اصل معاملے سے اِدھر اُدھر نہ جانے دیں۔

۵۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اگر ملعون کے خلاف فوری کارروائی نہ کی گئی تو شدید اشتعال اور ردعمل پھیلے گا جس کی تمام ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔

عطیہ اشتہار

۱۔ مسلم قومی موومنٹ
۲۔ انجمن سرفروشان محمدؐ
۳۔ تحریک تحفظ ناموس رسالت
۴۔ تنظیم نوجوانان پاکستان

(اشتہار: روزنامہ امت کراچی' ۳۰ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۹۴)

ابوالحسنین محمد یوسف علی کی تردید

میں ابوالحسنین محمد یوسف علی واضح کرتا ہوں کہ میں ختم نبوت پر کامل یقین رکھتا ہوں

لا الہ الا اللہ محمدٌ الرسول اللہ

میں نے کبھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ ہی ایسا سوچ سکتا ہوں' حضور نبی اکرم محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا میرے نزدیک نبوت کا دعویٰ کرنے والا اور الزام لگانے والا دونوں مردود ہیں۔

(اشتہار: روزنامہ جنگ لاہور: ۲۶ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۹۵)

ملعون یوسف علی پھر دھوکا دے گا

۱۔ گزشتہ روز روزنامہ جنگ کراچی میں ملعون یوسف علی کی جانب سے شائع ہونے والے اشتہار کے مطابق اس بات کا اعلان کیا گیا کہ وہ ختم نبوت پر پورا ایمان رکھتا ہے اور نبی آخر الزمان کے بعد کسی نبی کا قائل نہیں اور یہ کہ اس نے نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں کیا۔

۲۔ ملعون کی یہ وضاحت اصل معاملے سے قطعی غیر متعلق ہے ملعون پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ نعوذ باللہ وہ خود کو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ قرار دیتا ہے اور اپنے عقیدت مندوں کے سامنے خود کو اسی روپ میں پیش کرتا ہے

اس طرح اسے نبوت کے کسی اضافی دعوے کی ضرورت نہیں پڑتی ساتھ ہی وہ بدبخت اپنی تمام سیاہ کاریوں اور بداعمالیوں کا جواز یہ دیتا ہے کہ نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ وہ خود نہیں حضور اکرمؐ کا روحانی پر تو اس کے اندر سما کر یہ ساری حرکات کر رہا ہے۔ اس طرح وہ بالواسطہ طور پر خود کو معصوم عن الخطاء ٹھہرا کر ساری ذمہ داری حضور اکرمؐ کے مبارک نام پر ڈال دیتا ہے۔

۳۔ ملعون کی یہ وضاحت ایک گہری چال ہے اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ملعون نہ صرف یہ کہ اپنے گزشتہ عقائد سے باز نہیں آیا بلکہ اس اشتہار کی مدد سے انہیں چھپانے کی پوری پوری کوشش کر رہا ہے۔

۴۔ تمام مسلمانوں کو خبردار کیا جاتا ہے کہ اس چال میں نہ آئیں اور ملعون کو اصل معاملے سے ادھر ادھر نہ جانے دیں۔

۵۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اگر ملعون کے خلاف فوری کاروائی نہ کی گئی تو شدید اشتعال اور ردعمل پھیلے گا جس کی تمام ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔

عطیہ اشتہار

مسلم قومی موومنٹ
انجمن سرفروشان محمدؐ
تحریک تحفظ ناموس رسالت
تنظیم نوجوانان پاکستان
(اشتہار: روزنامہ امت کراچی: ۳۰ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۹۶)

نبوت کے جھوٹے دعویدار کی جھوٹی تردید اور روزنامہ جنگ

روزنامہ جنگ کراچی کی ۲۹ مارچ کی اشاعت میں پہلے صفحے پر "ابوالحسنین محمد یوسف علی کی تردید" کے عنوان سے ایک دوکالمی باتصویر اشتہار شائع ہوا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ

"میں ابوالحسنین محمد یوسف علی واضح کرتا ہوں کہ میں ختم نبوت پر کامل یقین رکھتا ہوں، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، میں نے کبھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ ہی ایسا سوچ سکتا ہوں، حضور نبی اکرم محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ میرے نزدیک نبوت کا دعویٰ کرنے اور الزام لگانے والا دونوں مردود ہیں۔"

"امت" اور "تکبیر" کے قارئین ان تمام دستاویزی شواہد کو ملاحظہ کر چکے ہیں جو اس حقیقت کو ثابت کرنے کے لئے شائع کئے گئے کہ یوسف علی نامی یہ شخص نبوت کا دعویدار ہے اس کے اپنے ہاتھ کی تحریریں اس امر کی گواہ ہیں۔ اس کے جال میں پھنسنے والے درجنوں مرد اور خواتین کی گواہیاں اس سلسلے میں موجود ہیں اس موضوع پر جو کچھ شائع ہوا اس سے بہت زیادہ ابھی محفوظ ہے، تاہم جو کچھ منظر عام پر آچکا وہ بھی یہ ثابت کرنے کے لئے بالکل کافی ہے کہ یہ عیار اور مکار شخص نبوت کا دعویدار ہے، لیکن اس کے اور مرزا غلام احمد یا دوسرے جھوٹے مدعیان نبوت کے دعوے میں فرق یہ ہے کہ وہ سب نبی کے دعویدار تھے اور اس کا کہنا یہ ہے کہ نعوذ باللہ اس شخص میں خود محمد ﷺ کا نور نبوت منتقل ہوگیا ہے اس کی اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی تحریر میں کہا گیا ہے کہ "محمد جسمانی طور پر اب تک زندہ ہیں، ان کی پہلی شکل آدم تھے اور موجودہ شکل محمد یوسف علی ہے۔" آخر ان الفاظ کے بعد اس شخص کے دعوے نبوت میں کیا کسر رہ جاتی ہے بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ شان رسالت میں گستاخی کے حوالے سے یہ شخص دوسرے تمام جعلی مدعیان نبوت پر بازی لے گیا ہے کیونکہ وہ بیچارے تو صرف نبوت کا دعویٰ کرتے تھے جبکہ یہ گستاخ خود محمد ﷺ ہونے کا مدعی ہے۔

ہمیں حیرت ہے کہ ادارہ جنگ نے، جس کے بارے میں یہ تصور نہیں کیا جاسکتا کہ وہ برسر عام اشاعت کے بعد بھی اس شخص کے کفریہ عقائد سے واقف نہ ہو، اس کا تردیدی اشتہار کس طرح شائع کردیا۔ یہ حرکت واضح طور پر غیرت ایمانی کے خلاف ہے اور ہم امید رکھتے ہیں کہ ادارہ جنگ کے ذمہ داران اپنی اس غلطی پر اللہ کے حضور توبہ اور ان لاکھوں قارئین سے معذرت کریں گے جن کا دل

انہوں نے گستاخ رسول کا اشتہار شائع کر کے دکھایا۔ (ادارتی نوٹ : روزنامہ امت کراچی: ۳۰ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۹۷)

جنگ اور نوائے وقت نے جھوٹے نبی سے ایک لاکھ ۷۰ ہزار ۲۱۲ روپے کمالئے "خبریں" نے گستاخ رسولؐ کی وضاحت چھاپنے سے انکار کر دیا تھا

لاہور (سٹاف رپورٹر) ملعون ابوالحسنین محمد یوسف علی نے جنگ اور نوائے وقت کے لاہور اور اسلام آباد کے ایڈیشنوں میں اپنے تردیدی اشتہارات پر ایک لاکھ ۷۰ ہزار ۲۱۲ روپے کی رقم خرچ کی اور یہ تمام اشتہارات لاہور کی ایک غیر رجسٹرڈ اشتہاری ایجنسی کے ذریعے دیئے گئے۔ ملعون یوسف علی کے چیلوں نے روزنامہ "خبریں" سے بھی رابطہ کیا اور درخواست کی کہ ملعون کے بارے میں جو چھپ رہا ہے اس سے ہٹ کر وضاحت کا اشتہار بھی چھاپ دیں مگر "خبریں" نے گستاخ رسولؐ کا ایک بھی لفظ شائع کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ مرتد ابوالحسنین محمد یوسف علی نے جنگ میں مجموعی طور پر ایک لاکھ ۴۶ ہزار ۲۵۰ روپے کے جبکہ نوائے وقت میں ۵۴ ہزار روپے کے اشتہارات دیئے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ کراچی اور کوئٹہ کے کسی اخبار نے ملعون کے تردیدی اشتہار چھاپنے سے انکار کر دیا۔

(روزنامہ خبریں لاہور: ۲۸ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۹۸)

واجب القتل قرار دیئے جانے پر یوسف علی نظر بند

گرفتار کر لیا گیا آج جیل بھجوایا جائے گا' اندیشہ نقص امن کے تحت

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا اقدام یوسف علی پر نبوت کا مبینہ دعویٰ کرنے کا الزام ہے' لوگوں نے گھر پر پتھراؤ بھی کیا تھا

لاہور (خصوصی رپورٹر سے) ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے مبینہ طور پر نبوت کا دعوی کرنے والے یوسف علی کو اندیشہ نقص امن کے تحت تین ماہ کیلئے نظر بند کرنے کا حکم جاری کیا ہے۔ ڈیفنس پولیس نے یوسف علی کو گرفتار کر لیا ہے اور آج جیل بھیج دیا جائیگا۔ یاد رہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' سپاہ صحابہ' جمعیت مشائخ اور پاسبان ختم نبوت یوسف علی کو واجب القتل قرار دے چکی ہیں اتوار کے روز شہریوں نے یوسف علی کے گھر پر پتھراو بھی کیا تھا ڈیفنس پولیس نے نبوت کے مبینہ دعوے پر یوسف کو حراست میں لے لیا مگر بعد میں چھوڑ دیا اور کہا کہ یوسف علی نے انہیں تحریری بیان دیا ہے کہ اس نے کبھی بھی نبوت کا دعوی نہیں کیا تھا۔

(روزنامہ جنگ لاہور: ۲۶ مارچ ۱۹۹۷ء)

(۹۹)

توہین رسالت کے ملزم یوسف علی کی نظر بندی کا حکم واپس

لاہور ہائی کورٹ نے توہین رسالت کے الزام کے متعلق تفتیشی رپورٹ آئندہ سماعت پر طلب کر لی توہین عدالت کی درخواست پر مولانا اسماعیل شجاع آبادی اور ضیاء شاہد کو نوٹس' اشتعال انگیز خبریں شائع نہ کرنے کی ہدایت

لاہور (خبرنگار خصوصی) پنجاب حکومت نے توہین رسالت کے ملزم ابوالحسنین یوسف علی کی نظربندی کے احکامات واپس لے لئے۔ یہ بات پنجاب کے ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل نے گزشتہ روز لاہور ہائی کورٹ کے روبرو یوسف علی کی نظربندی کے خلاف دائر درخواست کی سماعت کے دوران بتائی۔ یہ درخواست یوسف علی کی اہلیہ طیبہ شاہین نے دائر کر رکھی ہے جس کی پیروی اقبال محمود اعوان ایڈووکیٹ کر رہے ہیں۔ عدالت کو بتایا گیا کہ نظربندی کے احکامات واپس لے لئے گئے ہیں مگر یوسف علی کے خلاف توہین رسالت کے الزام کے تحت تھانہ ملت پارک میں مقدمہ درج ہے۔ تھانہ ملت پارک کے ایس ایچ او نے عدالت کو بتایا کہ انہیں گزشتہ رات اس مقدمہ کی تفتیش سونپی گئی ہے عدالت نے انہیں ہدایت کی کہ وہ آئندہ سماعت پر تفتیش کی رپورٹ پیش کریں۔ فاضل عدالت طیبہ شاہین کی توہین عدالت کی درخواست پر تحریک تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری جنرل مولانا اسماعیل شجاع آبادی اور مقامی اخبار کے مالک ضیاء شاہد کو نوٹس جاری کر دیئے۔ درخواست میں کہا گیا تھا کہ عدالت نے درخواست گزار اور اس کے اہل خانہ کو ہراساں نہ کرنے کا حکم دیا تھا مگر مذکورہ اخبار کا مالک خبریں شائع کرکے مسلسل درخواست گزاز اور اس کے اہل خانہ کو ہراساں کر رہا ہے۔ فاضل عدالت نے نوٹس جاری کرتے ہوئے ہدایت کی کہ اس کیس کے حوالہ سے اشتعال انگیز خبریں شائع نہ کی جائیں۔

طیبہ شاہین کے وکیل اقبال محمود اعوان نے عدالت سے استدعا کی کہ یوسف علی کی عبوری ضمانت منظور کرلی جائے۔ عدالت نے یہ استدعا منظور نہیں کی البتہ ہدایت کی کہ وہ اس سلسلہ میں مجاز عدالت سے رجوع کرسکتے ہیں۔ عدالت نے قرار دیا کہ کیس زیر تفتیش ہے اس لئے اس کا میڈیا ٹرائل نہ کیا جائے اور اس کیس کی رپورٹنگ شائستہ زبان میں کی جائے۔ (روزنامہ جنگ لاہور: ۱۰ اپریل ۱۹۹۷ء)

والد نبوت کا دعویٰ کرتے تو انہیں باپ نہ مانتی: ڈاکٹر فاطمہ

لاہور (بزنس رپورٹر) ہمارے والد سچے عاشق رسول ﷺ ختم نبوت پر ایمان رکھنے والے راسخ العقیدہ مسلمان ہیں۔ یہ بات توہین رسالت کے مبینہ الزام میں ملوث ابوالحسنین محمد یوسف علی کے بچوں ڈاکٹر فاطمہ، ابراہیم اور حسنین نے سماعت کے دوران "جنگ" سے گفتگو کرتے ہوئے کہی۔ فاطمہ نے کہا کہ مجھے ایسے لوگوں کی سوچ پر دکھ ہوتا ہے جو تحقیق کے بغیر اس قدر سنگین الزامات لگا دیتے ہیں۔ اگر ہمارے والد نبوت کا دعویٰ کرتے تو میں ان کو ایک دن کے لئے اپنا باپ تسلیم نہ کرتی۔ ابراہیم نے کہا کہ میری والدہ کا رو رو کر برا حال ہے ہمارے دن کا آغاز اپنی ماں کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر ہوتا ہے۔ انہوں نے علمائے دین سے اپیل کی کہ وہ ان کی مدد کریں۔ (روزنامہ جنگ لاہور: ۱۰ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۱۰۰)

"یوسف علی کو پھانسی دو" توہین رسالت پر یوم احتجاج منایا گیا

پھانسی نہ دی تو پورا ملک سراپا احتجاج بن جائے گا، مساجد اور جلوسوں میں مطالبہ

لاہور (نمائندہ جنگ) مرکزی جماعت اہل حدیث پاکستان کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس کے مطالبے پر گزشتہ روز ملک بھر میں جمعہ کے خطبات میں یوسف علی کذاب کے خلاف یوم مذمت اور احتجاج منایا گیا اور میاں نواز شریف اور میاں شہباز شریف سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ عشق رسول ﷺ کا مظاہرہ کرتے ہوئے یوسف علی کو فوری طور پر کیفر کردار تک پہنچائیں تاکہ آئندہ

کسی شخص کو ختم نبوت کی توہین کرنے کی جرات نہ ہو سکے اس سلسلے میں جمعہ کے روز مرکزی جماعت اہل حدیث پاکستان کے زیر اہتمام جامعہ عمر بن عبدالعزیز گلبرگ سے احتجاجی جلوس بھی نکالا گیا جس کی قیادت علامہ زبیر احمد ظہیر نے کی اس موقع پر انہوں نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ رسول اکرم ﷺ کی توہین کرنے والے شخص کو پاکستان میں زندہ نہیں رہنے دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ عدالتوں کا احترام اپنی جگہ مگر حضور ﷺ کی ذات کا احترام سب پر فوقیت رکھتا ہے۔ دریں اثناء پاسبان ختم نبوت کی پریس ریلیز کے مطابق پاسبان ختم نبوت کی اپیل پر ملک کی ہزاروں مساجد میں خطبہ جمعہ میں علماء نے جھوٹے نبی کو پھانسی دینے کا مطالبہ کیا پاسبان ختم نبوت نے جلوس بھی نکالا' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' ممتاز اعوان' میاں محمد اویس زبیر رشید وڑائچ' ظفر اقبال ایڈووکیٹ ایس اے جعفری' پیر محمد صدیق نقشبندی' پرنس مصطفیٰ خان' علامہ عبدالحق' حافظ لطف اللہ خان اور میاں نسیم منور نے جلوس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر کذاب یوسف کو حکومت نے پھانسی نہ دی تو پورا ملک سراپا احتجاج بن جائے گا۔ (روزنامہ جنگ لاہور: ۱۲ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۱۰۱)

عدالت نے نبوت کے "دعویدار" کی ضمانت مسترد کر دی

یوسف نے نبوت کا دعویٰ کیا ساتھیوں کو صحابہ اور اہل خانہ کو اہل بیت قرار دیا' ڈپٹی اٹارنی' صاحب کی جمع اصحاب ہے جو اپنے ساتھیوں کو کہنا جرم نہیں' ڈائری بھی یوسف کی نہیں' وکیل صفائی کا موقف

لاہور (نمائندہ جنگ سے) ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج غلام مصطفیٰ شہزاد

نے توہین رسالت میں ملوث یوسف علی کی درخواست ضمانت وکلاء کے دلائل سننے کے بعد خارج کر دی ہے۔ عدالت نے اپنے ریمارکس دیتے ہوئے کہا ہے کہ کیونکہ کیس زیر تفتیش ہے اور پولیس ملزم کا ریمانڈ بھی حاصل کر چکی ہے اس لئے درخواست قابل پذیرائی نہیں ہے لہٰذا درخواست ضمانت خارج کی جاتی ہے۔ گزشتہ روز سرکاری وکیل ڈپٹی اٹارنی لاہور محمد عزیز قریشی نے درخواست ضمانت کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ایف آئی آر کے مطابق یوسف علی نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور خود کو رسول پاک کا تسلسل اور شبیہ قرار دیا ہے اور اپنے گھر والوں کو اہل بیت قرار دیا ہے جبکہ اپنے ساتھیوں کو صحابہ کے الفاظ سے مخاطب کیا ہے یہ واضح طور پر کفر ہے جس کے بعد ۲۲ صفحات پر مشتمل ڈائری کی فوٹو کاپی پیش کی گئی جس میں نبی ہونے کا دعوی کیا گیا تھا جس پر ملزم کے وکیل اقبال محمود اعوان نے کہا کہ یہ ڈائری یوسف علی نے نہیں لکھی پولیس نے ۲۸ فروری کو یتیم خانہ کے قریب ایک مسجد میں تقریر کرنے کے ایک ماہ بعد یوسف علی کے خلاف ایس ایس پی اور ڈی ایس پی لیگل کی ہدایات پر پرچہ درج کیا۔ تفتیشی افسر نے جوڈیشل مجسٹریٹ اور ہائی کورٹ میں غلط بیانی کر کے ریمانڈ حاصل کیا' صاحب کی جمع اصحاب ہے اپنے ساتھیوں کو اصحاب کہنا جرم نہیں ۱۴ سو سال قبل نبی کریمؐ کے ساتھی اصحاب کرام تھے' صاحب اصحاب کی جمع ہے۔ ایک مقامی اخبار جان بوجھ کر اس معاملے کو اچھال رہا ہے حالانکہ ہائی کورٹ نے پریس کو ڈائریکشن دی تھی کہ اس معاملے کو پریس میں نہ چھاپا جائے لیکن ایک مقامی اخبار جان بوجھ کر صریحاً" خلاف ورزی کر رہا ہے جس کے بعد سرکاری وکیل نے قرآن مجید کی آیات پڑھ کر سنائی جس کا ترجمہ تھا کہ رسول پاکؐ کی تعظیم کرو۔ عدالت نے وکلاء کے دلائل سننے کے بعد یوسف علی کی درخواست ضمانت خارج کر دی ہے۔ (روزنامہ جنگ لاہور: ۱۷ اپریل ۱۹۹۷ء)

(۱۰۲)

توہین رسالت کیس میں یوسف کی درخواست ضمانت مسترد

لاہور (نمائندہ جنگ) ایڈیشنل سیشن جج غلام مصطفی شہزاد نے توہین رسالت ﷺ کے ملزم یوسف کذاب کی درخواست ضمانت خارج کر دی۔ عدالت نے اپنے فیصلہ میں کہا ہے کہ کیونکہ اس نے اپنے آپ کو نبی اپنے گھر کو غار حرا اپنے گھر والوں کو اہل بیت اور اپنے ماننے والوں کو صحابہ کرام کہا ہے اس لئے ایسے شخص کی ضمانت منظور نہیں کی جاسکتی۔ گزشتہ روز یوسف کذاب کے وکیل نے عدالت میں دلائل دیتے ہوئے کہا کہ اگر تردید کر دی جائے تو وہ توبہ ہوتی ہے۔ خدا ہر انسان کو حق دیتا ہے کہ ہر انسان جان بچانے کے لئے میری جھوٹی قسم اٹھا سکتا ہے اگر ایک انسان کی زندگی اور موت کا فیصلہ ہو تو تردید ہی توبہ کے زمرے میں آتی ہے کیسٹوں اور ویڈیو فلموں سے یہ ثابت نہیں کیا جاسکتا کہ یہ یوسف کذاب کی آواز ہے اور پولیس اب تک اصل ڈائری بھی نہیں برآمد کر سکی بلکہ ڈائری کی جگہ پولیس کے پاس ڈائری کی فوٹو سٹیٹ ہے۔ عدالت نے یوسف کذاب کی درخواست ضمانت خارج کر دی ہے۔ (روزنامہ جنگ لاہور: ۱۵ جولائی ۱۹۹۷ء)

(۱۰۳)

یوسف علی پر الزام غلط ہے' انہیں رہا کیا جائے: مولانا عبدالستار نیازی

ان کی تقریروں اور تحریروں کو سمجھنے میں غلطی کی گئی' بہت سے اکابر "مثالی صحابہ" کے قائل ہیں' یوسف علی پر توہین رسالت کا الزام بھی غلط ہے' ان کی وضاحت قبول کر لینی چاہیے۔ وہ تمام افراد اور اخبار

قابل گرفت ہیں جنہوں نے بلا تحقیق الزام لگایا' تحریری بیان' یوسف علی سے منسوب بعض باتیں مشکوک ضرور ہیں لیکن انہیں دعویٰ نبوت نہیں کہا جاسکتا جو ایسی باتوں کی تردید کر دے یا ان سے رجوع کر لے' اسے رہا کر دینا چاہیے: مفتی غلام سرور قادری

لاہور (پ ر) جمعیت علماء پاکستان کے صدر اور سابق وزیر مذہبی و اقلیتی امور مولانا عبدالستار خاں نیازی نے کہا ہے کہ محمد یوسف علی ایک صاحب ایمان شخص ہیں اور ان پر نبوت کا دعویٰ کرنے کا الزام بے بنیاد ہے۔ اپنے بیان میں انہوں نے کہا کہ میں نے محمد یوسف علی صاحب کی تقریروں کا متن پڑھا ہے اور یہ سمجھتا ہوں کہ نہ تو یوسف صاحب نے دعویٰ نبوت کیا ہے اور نہ ہی توہین رسالت کے مرتکب ہوئے ہیں۔ ان کی تقریروں اور تحریروں کو سمجھنے میں غلطی کی گئی جس کے نتیجے میں غلط فہمی پیدا ہوئی۔ انہوں نے جمعہ کے خطبہ میں صحابہ کے موجود ہونے کا جو ذکر کیا ہے تو اس سے مراد مثالی صحابہ ہیں۔ یہ وہ اولیاء اللہ ہوتے ہیں جو خواب اور بیداری میں نبی پاک ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں مولانا یوسف بنوری' مولانا حسین احمد مدنی' مولانا ذکریا کاندھلوی' مولانا عبدالحق محدث دہلوی اور دیگر کئی اکابر علماء بھی زیارت النبی کے حوالے سے مثالی صحابہ کے قائل ہیں۔ تفصیل کے لئے کتاب بعنوان زیارت النبی ملاحظہ کی جائے۔ یہ وضاحت بھی خود یوسف صاحب نے اپنے مذکورہ خطبہ میں کر دی ہے کہ کوئی کتنا بھی بڑا ولی کیوں نہ ہو اصل صحابہ کے گھوڑوں کی گرد کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔ محمد یوسف علی صاحب نے اپنے اسلامی عقائد اور ایمان کی مدلل الفاظ میں وضاحت کی اور دعویٰ نبوت کے الزام کی جو تردید کی ہے اسے قبول کر لینا چاہیے۔ پھر ان کے قتل' سزا یا قید پر اصرار کرنا غیر شرعی اور غیر اسلامی ہے۔ انہوں نے کہا کہ محمد یوسف علی صاحب ایک صاحب ایمان مسلمان ہیں اور ان پر لگایا جانے والا دعویٰ نبوت یا توہین رسالت کا الزام غلط اور بے بنیاد ہے۔ مزید برآں وہ تمام افراد اور اخبارات

جنہوں نے بغیر تحقیق و تبیین یوسف پر الزام لگایا قابل گرفت و مواخذہ ہیں۔
یوسف صاحب کی کتاب "مرد کامل کا وصیت نامہ" میں عشق و اطاعت رسول ﷺ کا بار بار ذکر کیا گیا ہے اور ایک مسلمان کے لئے مرد کامل کی راہبری اور رہنمائی کو لازم قرار دیا ہے بلکہ کتاب کے انتساب میں انہوں نے لکھا ہے کہ "رحمت اللعالمین ﷺ" آپ کے ان قدموں کی چاپ کے نام جو معراج کی بلندیوں کو پانے کے بعد بندوں کی طرف بڑھے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رضا اور ہر ہر عطا کو نسل انسانی کے ہر فرد تک پہنچایا جائے لاانتہا درودوں اور لاتعداد سلاموں کے ساتھ اس کتاب میں عشق و اطاعت رسول ﷺ کا بھرپور اثر موجود ہے۔ جن لوگوں نے ابوالحسنین محمد یوسف علی صاحب پر دعویٰ نبوت کے الزامات گائے ہیں وہ قطعی بے بنیاد اور بے حقیقت ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ پولیس اور دیگر متعلقہ افسران نے نہ تو ان کی تقریروں کا تحقیقی مطالعہ کیا اور نہ ہی ان کی تصنیف "مرد کامل کا وصیت نامہ" غور و فکر سے پڑھا اور بلاجواز الزامات عائد کرکے انہیں گرفتار کیا ہے۔ مولانا عبدالستار نیازی نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس مرد مومن کو فی الفور رہا کیا جائے اور بے بنیاد الزامات لگانے والوں کا سنگین محاسبہ کرکے سخت سزا دی جائے۔ دریں اثناء مشیر وفاقی شرعی عدالت اور مفتی شیخ الحدیث دارالعلوم جامعہ رضویہ ماڈل ٹاؤن لاہور مفتی غلام سرور قادری نے کہا ہے کہ محمد یوسف نے جو کچھ کہا ہے اسے دعویٰ نبوت قرار نہیں دیا جاسکتا۔ ایک استفسار کے جواب میں اخبارات کے ذریعے معلومات پہنچی ہیں ان میں کوئی بات راقم کے علم میں نہیں کہ موصوف نے نبوت کا دعویٰ کیا ہو البتہ کچھ ایسی باتیں ان کی طرف منسوب کی گئی ہیں جن سے شکوک و شبہات پیدا ہوسکتے ہیں لیکن انہیں دعویٰ نبوت قرار نہیں دیا جاسکتا۔ بلاشبہ یہ ایک خالص اعتقادی مسئلہ ہے اس سلسلے میں محض اخبار کی رائے پر سطحی قسم کا علم رکھنے والوں یا غیر فقیہہ علماء (جو فقہ و علم کلام پر عبور نہیں رکھتے) ان کی رائے بھی کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ اس سلسلے میں صرف ان علماء کی رائے معتبر ہوگی جو فقہ و علم کلام پر عبور رکھتے ہیں اخبارات افراط و تفریط کا شکار ہو جاتے ہیں بعض اوقات رپورٹنگ مین بھی رپورٹر اپنے خیال و ظن کی روشنی میں الفاظ کا انتخاب کرلیتے ہیں بہرصورت کچھ بھی ہو محمد یوسف نے ایک تو ان الزامات کو جھوٹ قرار دے کر ان کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے اور فقہا لکھتے ہیں کہ ایسا انکار بھی توبہ قرار پاتا

ہے اس کے علاوہ انہوں نے صراحت کے ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ اگر بالفرض ان کی طرف منسوب الفاظ میں کوئی ایسا لفظ ہو جس سے مدعی کے فہم کے مطابق دعویٰ نبوت کا شائبہ پایا جاتا ہو اس سے وہ رجوع اور توبہ کرتے ہیں اور توبہ ایک ایسی نیکی ہے کہ اس سے گنہگار کے گناہ دھل جاتے ہیں اور نیکی کا درجہ بلند ہوتا ہے۔ شریعت کے احکام کی روشنی میں ایسے شخص کو رہا کردینا ضروری ہے جو توبہ کا اعلان کردے توبہ کے بعد اس کے قتل کرنے یا پھانسی دے دینے کا مطالبہ غیر اسلامی و غیر شرعی ہے اس سلسلے میں پوری تفصیل ہمارے ماہنامہ "البر" کے خاص نمبر "مدلل جواب ماہ اگست و ستمبر ۱۹۹۲ء میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے لہٰذا توبہ کے بعد کون سا ایسا مسلمان ہے جو کہے کہ نہیں اسے رہا نہ کیا جائے جبکہ شریعت اسے معاف کرتی ہے۔

بعد ازاں فون پر رابطہ کرنے پر مولانا مفتی غلام سرور قادری نے بتایا کہ اگرچہ یوسف علی کی کتب میں کفریہ کلمات تو نہیں ہیں لیکن جو فقرے ان کی کتابوں میں درج ہیں اور ان سے منسوب ہیں وہ گمراہی پر مبنی ضرور ہیں۔ اس لئے انہیں توبہ کرنی چاہیے اور توبہ قبول کی جانی چاہیے۔

مولانا غلام سرور قادری نے مزید کہا کہ ابوالحسنین محمد یوسف علی کے حامی ایک رسالے نے ان سے یہ الفاظ منسوب کئے ہیں "میں ان کی ذات میں گم ہوں میرا وجود کیا ہے یہ کس کو ان کا غلام کہتے ہیں" یہ الفاظ بڑے خطرناک ہیں جن کا مقصد اپنے آپ کو نبی پاک کا ہم مرتبہ قرار دیا جانا ہے گویا وہ خود کو آنحضور کا غلام بھی قرار نہیں دینا چاہتے ضروری ہے کہ یوسف علی اپنے ان حامیوں سے توبہ کرائیں اور اس رسالے میں شائع ہونے والے مواد سے بریت ظاہر کریں۔
(روزنامہ نوائے وقت لاہور: ۹ جولائی ۱۹۹۷ء)

(۱۰۴)

یوسف کے بارے میں مجھے تصویر کا صرف ایک رخ دکھایا گیا: عبدالستار نیازی

زید زمان نامی لڑکا چند افراد کے ساتھ آیا' "مرد کامل کا وصیت نامہ"

سے چند اقتباسات پڑھ کر سنائے ' ان میں کوئی قابل اعتراض بات نہیں تھی: "خبریں" سے بات چیت ' صحیح صورت حال کا علم نہیں ' یوسف کی آڈیو کیسٹ بھی نہیں سنی ' جس میں اس نے سو صحابہ والی بات کی ہے ' وہ واقعی گستاخ رسولؐ ہے تو کلیرنس دینے کا سوچ بھی نہیں سکتا "خبریں" کا ۱۵ جون کا جمعہ میگزین اور جس کے پاس جو بھی مواد ہے مجھے فراہم کیا جائے تاکہ اگر وہ گستاخ رسول ہے تو اس کے خلاف موثر حکمت عملی اختیار کی جائے

ملتان (سٹاف رپوٹر) جے یو پی کے رہنما مولانا عبدالستار خان نیازی نے کہا ہے کہ کذاب یوسف کے چند ساتھی ان کے پاس آئے اور انہوں نے "مرد کامل کا وصیت نامہ" نامی کتاب سے چند اقتباسات انہیں پڑھ کر سنائے جن میں کوئی قابل اعتراض بات انہیں نظر نہ آئی جس پر انہوں نے یوسف علی کے بارے میں ایسی بات کہہ دی۔ اگر یوسف علی واقعی گستاخ رسولؐ ہے تو میں کیا کوئی بھی مسلمان اسے کلیرنس دینے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے گزشتہ روز ایم این اے ہاسٹل اسلام آباد سے "خبریں" کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا زید زمان نامی کوئی لڑکا چند افراد کے ساتھ ان کے پاس آیا اور بتایا کہ بعض افراد اور تحریک تحفظ ختم نبوت کے بعض اکابرین ایک صحیح العقیدہ مسلمان اور رسول کریمؐ کے شیدائی کو کافر قرار دے کر جیل کی سلاخوں کے پیچھے بند کروا چکے ہیں۔ انہوں نے کہا مجھے صحیح صورت حال کا علم نہیں اور انہوں نے یوسف علی کی آڈیو کیسٹ بھی نہیں سنی جس میں اس نے ۱۰۰ صحابہ کرام والی بات کی ہے۔ انہوں نے "خبریں" سے کہا کہ ۱۵ جون کا جمعہ میگزین اور اس کے علاوہ جس کے پاس جو بھی مواد ہے انہیں فراہم کریں تاکہ اگر یوسف علی گستاخی رسولؐ کا مرتکب ہوا ہے تو اس کے خلاف موثر حکمت عملی اختیار کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ چند افراد نے انہیں تصویر کا صرف ایک رخ دکھایا ہے۔ (روزنامہ خبریں لاہور: ۱۰ جولائی

۱۹۹۷ء)

(۱۰۵)

کملی والے ﷺ کی نبوت پر ڈاکہ نہیں ڈالنے دیں گے: زبیر احمد ظہیر

یوسف کذاب کے بارے میں مولانا نیازی اور مفتی غلام سرور قادری کے بیان پر سخت رد عمل ' لگتا ہے ان کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ختم ہوگئی ہے: پریس کانفرنس ' عشق رسولؐ کے نام پر دکانیں چمکانے والے ڈھٹائی اور بے شرمی کے ساتھ گستاخ رسولؐ کے دفاع میں میدان میں اتر آئے ہیں جبکہ کذاب خود اس بات کا اقرار کرچکا ہے توبہ کرنے والے اس کے متاثرین بطور گواہ موجود ہیں جبکہ اس کے وکیل نے یہ کہہ کر دستبرداری کا اعلان کردیا کہ وہ رسولؐ اللہ کی شفاعت سے محروم نہیں ہونا چاہتا حکومت اور اس کے حاشیہ بردار گرفتاریوں اور تادیبی کارروائیوں کے لئے اپنے حلیف درباری مولویوں کو استعمال کرنے کا شوق ضرور پورا کرلیں ' ہم ڈرنے والے نہیں حضورؐ کی عزت و ناموس کی خاطر ایک حکومت کیا ہزار حکومتوں کو ٹھکرانے کا حوصلہ رکھتے ہیں ' کذاب کی حمایت

میں باتیں کرنے والے حضورؐ کی امت سے خارج ہیں

لاہور (وقائع نگار) مرکزی جماعت اہل حدیث پاکستان کے امیر علامہ زبیر احمد ظہیر نے یوسف علی کے بارے میں مولانا عبدالستار نیازی کے بیان پر سخت تنقید کرتے ہوئے اسے چودہ کروڑ مسلمانوں کی دل آزاری قرار دیا ہے۔ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا مولانا عبدالستار خاں نیازی نے یوسف کذاب کے بارے میں کہا ہے کہ وہ مدعی نبوت نہیں بلکہ صاحب ایمان شخص ہے اور یوسف کذاب پر جن لوگوں نے بے بنیاد الزام لگائے ہیں ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ ان کے اس مطالبہ پر ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ ان کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ عمر کے اس حصے میں داخل ہو چکے ہیں جہاں سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے اور ان کے اس بیان کے بعد وہ قرآن و سنت کے احکامات کی پیروی کرنے کے بجائے "رتن ہندی" کے پیروکار نظر آتے ہیں جس نے کئی صدیاں قبل جھوٹا مثالی صحابہ ہونے کا دعویٰ کیا تھا انہوں نے کہا مولانا عبدالستار خاں نیازی نے ایک مرتد' مدعی نبوت 'گستاخ رسولؐ کو مثالی صحابہ اور اولیاء اللہ کی صف میں شامل کرنے کی جو کوشش کی ہے اور جس انداز میں انہوں نے یہ بیان دیا ہے وہ انتہائی قابل مذمت اور قابل نفرت ہے اور ان کے اس بیان سے پاکستان کے چودہ کروڑ مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں اور دل آزاری کا سبب بنے ہیں۔ انہوں نے کہا مولانا عبدالستار خان نیازی اور مفتی غلام سرور قادری یوسف کذاب کے حوالے سے جو بیانات دے رہے ہیں وہ یہ بیانات اپنی نہیں کسی اور کی زبان سے دے رہے ہیں اور اس اہم مسئلہ پر حکومت خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عشق رسولؐ کے نام پر اپنی دکانیں چمکانے والے یہ لوگ کس ڈھٹائی اور بے شرمی سے حضورؐ کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والے کذاب کے دفاع میں میدان میں اتر آئے ہیں جبکہ یوسف کذاب کی ویڈیو تقریریں ہم نے بیسیوں علماء کرام کی موجودگی میں خود اپنی آنکھوں سے دیکھی اور سنی ہیں اور اس کذاب نے پارہ نمبر دس کی پہلی آیت کو پڑھ کر اپنی طرف اشارہ کرکے کہا ہے کہ "جان لو کہ اللہ کے رسول تمہارے درمیان میں موجود ہیں۔" اس طرح کذاب نے اس آیت کو اپنی ذات پر منطبق کیا جو واضح طور پر نہ صرف دعویٰ نبوت ہے بلکہ اپنے رسول ہونے کا بھی اقرار ہے اور اس مفہوم کی تحریریں بھی موجود ہیں۔ پولیس انکوائری میں بھی کذاب اس بات کا اقرار کرچکا ہے اور اس سے متاثرین (جو توبہ کرچکے ہیں) بھی بطور گواہ موجود ہیں۔ انہوں نے کہا یوسف کذاب نے اپنے دفاع کے لئے جو وکیل کیا تھا اس نے بھی اس کی وکالت سے یہ کہہ کر دستبردار ہونے کا اعلان کر دیا ہے کہ یوسف کذاب نے واقعی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا میں اس کا دفاع کرکے حقیر رقم کی خاطر قیامت کے دن رسول اللہ کی شفاعت سے محروم نہیں ہونا چاہتا۔ انہوں نے کہا مولانا نیازی اور مفتی غلام سرور قادری سے یہ بیان دلوا کر باقاعدہ ایک سازش کے ذریعے یہ کیس جو ہائی کورٹ میں ہے سبوتاژ کرانے اور عدالت پر ناجائز دباؤ ڈالنے کے لئے کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا ہم حکومت اور اس کے حاشیہ بردار لوگوں کو یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ گرفتار کرنے یا تادیبی کارروائیاں کرنے کے لئے اپنے سرکاری حلیف درباری مولویوں کا جو استعمال شروع کیا ہے وہ شوق ضرور پورا کرلیں مگر یہ بات اچھی طرح ذہن میں رکھیں کہ پاکستان کی سرزمین پر کملی والےؐ کی نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والوں اور اس کی حمایت کرنے والوں کو کسی صورت برداشت نہیں کیا جائے گا اور حضورؐ کی عزت و ناموس کی خاطر ایک حکومت نہیں بلکہ ایسی ہزار حکومتوں کو ٹھکرانے کا حوصلہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہمارا عقیدہ ہے کہ جو لوگ عوام کو گمراہ کرنے کے لئے ایسی باتیں کرتے ہیں وہ حضورؐ کی امت سے خارج ہو کر "رتن ہندی" کے گروہ میں شامل ہو جاتے ہیں کیونکہ اسلام میں مثالی صحابی یا مثالی نبی کا کوئی تصور نہیں۔ انہوں نے کہا اگر مولانا نیازی مثالی صحابی کو مانتے ہیں تو مرزا غلام احمد قادیانی کو مثالی نبی مان لیں۔ انہوں نے دونوں علماء سے مطالبہ کیا کہ وہ فوری طور پر اپنے ان بیانات کو واپس لے کر توبہ کریں ورنہ ان کے خلاف بھی مواخذہ کی تحریک شروع کی جائے گی۔ (روزنامہ خبریں لاہور: ۱۰ جولائی ۱۹۹۷ء)

(۱۰۶)

پاکستان توہین رسالتؐ کا قانون ختم کرے: امریکہ

پاکستان میں کئی بار غیر مسلموں سے زیادتی ہوئی لیکن پولیس ذمہ داروں کو سزا دینے میں ناکام رہی غیر مسلموں کو عدم تحفظ کا احساس ہوا ہے غیر مسلم مذہب بدل سکتے ہیں لیکن مسلمانوں کا ایسا کرنا غیر قانونی ہے امریکی وزارت خارجہ کی رپورٹ

واشنگٹن (اے پی پی) امریکہ نے پاکستان پر زور دیا ہے کہ توہین رسالت کا قانون ختم کردیا جائے وزارت خارجہ کی ایک رپورٹ میں دنیا کے مختلف علاقوں میں جہاں عیسائی اقلیت میں ہیں کی حالت بیان کی گئی ہے رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان میں غیر مسلموں کو اپنا مذہب تبدیل کرنے کی اجازت ہے لیکن مسلمانوں کا کوئی دوسرا مذہب اختیار کرنا غیر قانونی ہے رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ کئی بار دیکھنے میں آیا کہ غیر مسلموں سے کوئی زیادتی ہوئی تو پولیس ذمہ داروں کو سزا دینے میں ناکام رہی اور ضروری حفاظتی اقدامات نہیں کئے گئے اس سے غیر مسلموں میں سخت مایوسی پھیلی ہے اور عدم تحفظ کا احساس ہوا ہے رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام ہے ۱۹۸۶ء میں ۲۹۵ سی قانون متعارف کرایا گیا جس کے تحت توہین رسالت کی سزا موت مقرر کی گئی انسانی حقوق کمشن پاکستان کے مطابق ۱۹۹۶ء میں ایک غیر مسلم ایوب مسیح کے خلاف توہین رسالت کا مقدمہ قائم کیا گیا جبکہ اس سے پہلے کے سالوں میں درجنوں افراد پر اس قانون کے تحت مقدمے درج ہوئے رپورٹ میں فروری ۹۶ء میں سانحہ شانتی نگر کے بعد وزیراعظم نواز شریف کے اقدامات کی تعریف کی گئی ہے رپورٹ کے مطابق مشتعل مسلمانوں نے گھر اور چرچ تباہ کر دیئے مقامی پولیس انہیں روکنے میں ناکام رہی ہزاروں افراد بے گھر ہوگئے وزیراعظم نواز شریف اور دیگر حکومتی عہدے داروں نے علاقے کا دورہ کرکے متاثرین کی بحالی کا وعدہ کیا اور اقلیتوں کے حقوق کے حق میں اعلانیہ آواز بلند کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ امریکہ نے بار بار پاکستانی حکومت سے توہین رسالت کا قانون منسوخ کرنے کے لئے کہا ہے گذشتہ چند سالوں میں پاکستانی حکام کے ساتھ یہ

معاملہ کئی بار اٹھایا جاچکا ہے۔ (روزنامہ جنگ لاہور: ۲۴ جولائی ۱۹۹۷ء)

(۱۰۷)

توہین رسالتؐ کا قانون: امریکہ کو تبصرہ کرنے کا حق حاصل ہے: ترجمان دفتر خارجہ

ہر ملک خود مختار ہے کسی ملک کے قوانین میں کوئی مداخلت نہیں کرسکتا، توہین رسالت کا قانون قرآن و سنت کی روشنی میں ہے، ہم اس کے بارے میں کسی اور سے ڈکٹیٹ کیسے ہوسکتے ہیں، محض قانون پر تبصرہ سے کوئی فرق نہیں پڑتا

اسلام آباد (وقائع نگار خصوصی/ ایس این آئی) دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ ہر ملک خود مختار ہے کسی دوسرے ملک کے قوانین کے بارے میں کوئی ملک مداخلت نہیں کرسکتا وہ توہین رسالت کے قانون کے بارے میں امریکی حکومت کے موقف پر تبصرہ کر رہے تھے۔ ترجمان نے کہا کہ اس طرح پاکستان کے توہین رسالت کے انسداد کے قانون کے بارے میں کسی کو مداخلت کا اختیار نہیں ہمارا قانون قرآن و سنت کی روشنی میں ہے، ہماری اسلامی نظریاتی مملکت ہے ہم اس قانون کے بارے میں کسی اور سے ڈکٹیٹ کیسے ہوسکتے ہیں۔ کہیں کوئی بھی ملک کسی دوسرے ملک کے قانون پر تبصرہ کرے تو یہ داخلی امور میں مداخلت نہیں۔ ترجمان نے کہا کہ محض کسی قانون پر کسی دوسرے ملک کے تبصرے یا اس کے خاتمے کے مطالبے سے فرق نہیں پڑتا ہے پاکستان میں توہین رسالت کے انسداد کا قانون نافذ ہے اور اسے اس وقت تک کوئی ختم نہیں کرسکتا جب تک ۱۳ کروڑ عوام کی منتخب کردہ پارلیمنٹ نیا قانون منظور نہ کرے۔ (روزنامہ جنگ لاہور: ۲۵ جولائی ۱۹۹۷ء)

امریکی ہدایت پر توہین رسالت ایکٹ واپس نہیں لیں گے: لغاری

خفیہ ایجنسیاں دہشت گرد عناصر پر نگاہ رکھیں، ملی یکجہتی کونسل پنجاب کے وفد سے گفتگو

اسلام آباد (نامہ نگار خصوصی) صدر فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ خفیہ تحقیقاتی ایجنسیوں کا کام سیاسی امور میں مداخلت نہیں ہے بلکہ ان کے فرائض میں یہ بھی شامل ہے کہ ملک میں فرقہ واریت کی آڑ میں دہشت گردی کرنے والے عناصر پر نگاہ رکھیں جس میں ایجنسیوں نے خاطر خواہ کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت نے پاکستان کو دل سے تسلیم نہیں کیا اور ملک میں دہشت گردی کے واقعات کا منبع بیرون ملک میں ہے۔ صدر فاروق خان لغاری نے کہا کہ امریکہ سپرپاور ہے لیکن اس کی خواہش یا ہدایت پر ہم تحفظ ناموس رسالت ایکٹ جیسے اقدامات واپس نہیں لیں گے اور نہ قومی اور ملکی مفادات کے منافی کوئی ڈکٹیشن لیں گے۔ صدر فاروق خان لغاری نے ان خیالات کا اظہار جمعرات کو ملی یکجہتی کونسل پنجاب کے ایک بیس رکنی وفد سے ملاقات کے دوران کیا جس نے کونسل کے پنجاب کے صدر لیاقت بلوچ کی سربراہی میں ایوان صدر میں صدر فاروق لغاری سے ملاقات کی ملاقات کے بعد لیاقت بلوچ نے کونسل کے اراکین کے ہمراہ اسلام آباد میں ایک پریس کانفرنس میں اس ملاقات کی تفصیلات بتائیں۔ لیاقت بلوچ نے بتایا کہ صدر لغاری نے کہا کہ بھارت نے پاکستان کو ابھی تک دل سے تسلیم نہیں کیا اور اس ضمن میں بھارتی ایجنسی را کا کردار ڈھکا چھپا نہیں سارے فساد کا اصل منبع ملک سے باہر ہے دنیا کے مختلف ممالک اپنی لڑائیاں پاکستان کی سرزمین پر لڑنا چاہتے ہیں۔ (روزنامہ جنگ لاہور: ۲۵ جولائی ۱۹۹۷ء)

توہین رسالت امریکی مطالبہ پر غور کی ضرورت نہیں:

نواز شریف

امریکہ کی جانب سے توہین رسالت کا قانون واپس لینے کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں نواز شریف نے کہا کہ بات یہ ہے کہ اس معاملے کو سرے سے ہی کسی جگہ زیر غور لانے کی ضرورت ہی نہیں نہ ہی اخبارات کو یہ موضوع زیر بحث لانا چاہیے۔ (روزنامہ جنگ لاہور: ۲۵ جولائی ۱۹۹۷ء)

امریکہ کو ہمارا کوئی قانون بدلنے کی ہدایت دینے کا اختیار نہیں، ایڈووکیٹ جنرل

لاہور (خبر نگار خصوصی) ایڈووکیٹ جنرل پنجاب خواجہ شریف نے کہا ہے کہ امریکہ کو اس بات کا کوئی اختیار نہیں کہ وہ پاکستان کو کسی قانون کو بدلنے کی ہدایت کرے۔ وہ گزشتہ روز رانا مشہود ایڈووکیٹ کی طرف سے اپنے اعزاز میں منعقدہ تقریب میں بات چیت کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ پاکستان خود مختار ملک ہے اور کوئی بھی مسلمان توہین رسالت ﷺ کے مرتکب شخص کو برداشت نہیں کر سکتا نہ ہی توہین رسالت ﷺ کے قانون کو ختم کرنے کا سوچ سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ کو اپنے داخلی معاملات پر توجہ دینی چاہیے، پاکستان کی حکومت اور عوام اپنے اندرونی معاملات کو نمٹانے کے خود ذمہ دار ہیں۔ (روزنامہ جنگ لاہور: ۲۵ جولائی ۱۹۹۷ء)

"توہین رسالت کے قانون میں امریکی مداخلت کا جواز نہیں نظر ثانی ضروری ہے"

امریکہ کو ہمارے معاملات میں دخل نہیں دینا چاہیے تاہم پارلیمنٹ

اس قانون کا جائزہ لے: سید افضل حیدر، تمام خرابیوں کا ذمہ دار امریکہ ہے حکومت یہ قانون ختم کرے یا اس کی خامیاں دور کرے: عاصمہ جہانگیر، امریکی عدالتیں اس قانون کے حق میں ہیں اپنی لابی کا شخص بچانے کے لئے واویلا ہو رہا ہے: اسماعیل قریشی

لاہور (خبر نگار خصوصی) امریکہ کی طرف سے پاکستان پر توہین رسالت کا قانون ختم کرنے پر زور دینے کے بارے میں ماہرین قانون نے مختلف آراء کا اظہار کیا ہے سابق وزیر قانون سید افضل حیدر نے کہا کہ امریکہ کو ہمارے ذاتی معاملات میں دخل نہیں دینا چاہیے۔ یہ مطالبہ ملک کے اندر سے ہو تو پھر مقننہ کو اس پر غور کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ پارلیمنٹ کو چاہیے کہ وہ اس قانون کا جائزہ لے اور اس کی خرابیاں دور کرے ہیومن رائٹس کمیشن پاکستان کی چیئرپرسن عاصمہ جہانگیر نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ تمام خرابیوں کا ذمہ دار خود امریکہ ہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو چاہیے کہ وہ اس قانون کو ختم کرے یا پھر اس کی خامیاں دور کرے۔ ورلڈ مسلم جیورسٹس پاکستان کے سربراہ اسماعیل قریشی نے کہا کہ خود امریکی عدالتوں نے یہ فیصلے دیئے ہیں کہ توہین رسالت کا قانون بنیادی حقوق کے منافی نہیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ پاکستان کے اندرونی معاملات میں دخل دے۔ انہوں نے کہا کہ امریکی لابی کے ایک آدمی پر توہین رسالت کا ٹرائل ہو رہا ہے۔ امریکہ اسے بچانے کے لئے واویلا کر رہا ہے۔
(روزنامہ جنگ لاہور: ۲۵ جولائی ۱۹۹۷ء)

توہین رسالت کے مقدمات خصوصی عدالتوں میں چلیں گے: ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل

یوسف علی کی درخواست ضمانت کی سماعت کے دوران ایڈیشنل اے

جی کے دلائل

لاہور (نامہ نگار) انسداد دہشت گردی و فرقہ واریت کے نئے قانون کے مطابق توہین رسالت کا مقدمہ خصوصی عدالت میں چلے گا۔ یہ انکشاف حکومت پنجاب کے ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل رانا محمد عارف نے لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس احسان الحق چودھری کے روبرو نبوت کے جھوٹے دعویٰ کے مقدمہ میں ملوث یوسف علی کی درخواست ضمانت کی سماعت کے دوران کیا۔ ایڈیشنل اے جی نے کہا کہ نئے قانون کے مطابق تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵ کا مقدمہ خصوصی عدالت کے دائرہ اختیار میں ہے اور ملزموں کی ضمانت کے سلسلہ میں خصوصی عدالت کو محدود اختیارات حاصل ہیں۔ ایڈیشنل اے جی نے کہا کہ جب ٹرائل کورٹ کو کوئی اختیار نہ ہو تو اپیلانٹ کورٹ کو بھی اختیار نہیں ہوتا۔ فاضل عدالت نے یوسف علی کی درخواست ضمانت پر سماعت ۱۵ ستمبر تک ملتوی کر دی اور ہدایت جاری کی کہ فریقین ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل کے دفتر میں وی سی آر پر ویڈیو کیسٹیں دیکھیں جن میں مبینہ طور پر درخواست دہندہ نے نبوت کا دعویٰ کیا اور توہین رسالت کا ارتکاب کیا۔ (نوائے وقت لاہور: ۱۰ ستمبر ۱۹۹۷ء)

(۱۰۹)

توہین رسالت ابوالحسنین یوسف کی درخواست ضمانت مسترد

مقدمہ انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت کو بھیجا جا رہا ہے اس کو درخواست ضمانت کی سماعت کا اختیار ہے

لاہور (خبر نگار خصوصی) لاہور ہائی کورٹ نے توہین رسالت کے مقدمہ

میں ملوث ابوالحسنین یوسف کی درخواست ضمانت مسترد کر دی اور قرار دیا کہ نئے قانون کے تحت اس قسم کے مقدمات کی سماعت کا اختیار خصوصی عدالت کو ہے۔ حکومت کی طرف سے عدالت کو بتایا گیا کہ یہ مقدمہ انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت کو منتقل کیا جا رہا ہے لہٰذا ضمانت کی سماعت کا اختیار بھی خصوصی عدالت کو ہی ہے۔ مقدمہ کے مدعی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا اسماعیل شجاع آبادی کے وکیل اسماعیل قریشی نے عدالت کے دائرہ اختیار کو چیلنج کرتے ہوئے موقف اختیار کیا کہ توہین رسالت ان جرائم کے زمرہ میں آتی ہے جس کی سماعت دہشت گردی ایکٹ ۹۷ء کے تحت صرف خصوصی عدالت کر سکتی ہے اور ہائی کورٹ کو درخواست ضمانت کی سماعت کا اختیار نہیں ہے‘ حکومت کے لاء آفیسر نے عدالت کو بتایا کہ یہ مقدمہ خصوصی عدالت میں بھیجا جا رہا ہے۔ دلائل کے بعد عدالت نے درخواست ضمانت مسترد کر دی۔ (روزنامہ جنگ ۲۰ ستمبر ۱۹۹۷ء)

(۱۱۰)

ہائی کورٹ سے یوسف علی کی درخواست ضمانت مسترد

لاہور (نامہ نگار) لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس احسان الحق چوہدری نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کرنے کے الزام میں ملوث یوسف علی کی درخواست ضمانت مسترد کر دی۔ فاضل عدالت نے قرار دیا کہ انسداد دہشت گردی و فرقہ واریت کے نئے قانون کے مطابق دفعہ ۲۹۵ کے تحت درج مقدمہ خصوصی عدالت کے دائرہ اختیار میں ہے۔ اس لئے درخواست دہندہ خصوصی عدالت سے رجوع کرے۔ حکومت پنجاب کے ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل رانا محمد عارف نے عدالت کو بتایا کہ حکومت یوسف علی کے خلاف مذکورہ مقدمہ خصوصی عدالت میں بھجوا رہی ہے۔ (روزنامہ نوائے وقت: ۲۰ ستمبر ۱۹۹۷ء)

توہین رسالت کے ملزم ابوالحسنین یوسف کی

درخواست ضمانت مسترد

مقدمہ خصوصی عدالت میں منتقل ہو چکا ہے‘ اب وہی فیصلہ کرنے کی مجاز ہے‘ ہائی کورٹ کے ریمارکس

لاہور (نامہ نگار) لاہور ہائی کورٹ نے توہین رسالت کے ملزم ابوالحسنین محمد یوسف کی ضمانت پر رہائی کی درخواست مسترد کر دی ہے۔ عدالت نے قرار دیا کہ عدالت عالیہ کو اب ایسے مقدمات کے ملزم کی ضمانت کی درخواستوں پر سماعت کا اختیار نہیں جو خصوصی عدالتوں میں زیر سماعت ہوں عدالت نے اپنے حکم میں کہا کہ یہ مقدمہ چونکہ اب خصوصی عدالت میں منتقل ہو چکا ہے اس لئے اب اس میں ملوث کسی بھی شخص کی درخواست ضمانت پر خصوصی عدالت ہی فیصلے کی مجاز ہے۔ ہائی کورٹ میں یہ درخواست ضمانت ملزم یوسف کذاب کی بیوی نے دائر کی تھی۔ مدعی کے وکیل اسماعیل قریشی نے عدالت میں پیش ہو کر یہ قانونی نکتہ اٹھایا کہ اب فاضل عدالت (ہائی کورٹ) کو اس درخواست کی سماعت کا اختیار حاصل نہیں جس سے فاضل عدالت نے اتفاق کرتے ہوئے درخواست مسترد کر دی۔ (روزنامہ دن: ۲۰ ستمبر ۱۹۹۷ء)

ضمیمہ

۳۰ ستمبر ۱۹۹۷ء تک مطبوعہ مواد کتاب میں شامل ہے اس کے بعد تا اشاعت کتاب، شائع ہونے والی رپورٹیں اور خبریں بطور ضمیمہ شامل ہیں۔

○

(۱۱۱) ملعون یوسف کی نئی خرافات، جیل میں اللہ سبحانہ کے ساتھ چھ ماہ سے خلوت کا دعویٰ۔ معتقدین کے نام جیل سے بھیجے گئے خط میں خواتین کے ساتھ معاملات پر نیا فلسفہ پیش کر دیا۔ (ہفت روزہ "تکبیر" کراچی، اشاعت ۳ تا ۹ اکتوبر ۱۹۹۷ء)

(۱۱۲) کذاب یوسف کا بیمار ہاتھ چل پڑا، منحرفین کو منانے کے لئے خط لکھ دیا۔ تھانہ مسلم ٹاؤن کی حوالات میں بیان لکھنے سے انکار کر کے موقف اختیار کیا تھا کہ ہاتھ میں رعشہ ہے۔ اڈیالہ جیل میں آتے ہی مختلف لوگوں کو ۱۲ صفحات کا خط لکھ کر اپنے جھوٹ کا پول کھول دیا (روزنامہ خبریں لاہور، ۴ اکتوبر ۱۹۹۷ء)

(۱۱۳) توہین رسالت کیس کے سابق جج عارف اقبال بھٹی کو قتل کر دیا گیا، توہین رسالت کیس کے بعد انہیں اکتوبر ۹۷ء میں قتل کی دھمکی ملی تھی۔ (روزنامہ دن لاہور، ۱۱ اکتوبر ۱۹۹۷ء)

جسٹس (ر) عارف توہین رسالت کیس کے فیصلے پر مطمئن نہیں تھے۔ (روزنامہ خبریں، ۱۱ اکتوبر ۱۹۹۷ء)

سب سے اہم فیصلہ: عارف اقبال بھٹی نے توہین رسالت کے ملزم بری کئے تھے۔ (روزنامہ نوائے وقت، ۱۱ اکتوبر ۱۹۹۷ء)

توہین رسالت کیس کے ملزم چھوڑنے کا فیصلہ میرا سہاگ اجڑنے کا سبب بنا: نسیم بھٹی (روزنامہ جنگ، ۱۱ اکتوبر ۱۹۹۷ء)

(۱۱۴) یوسف کذاب کی اہلیہ نے ہائی کورٹ اور انسداد دہشت گردی کے احکامات کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل دائر کر دی۔ (روزنامہ خبریں لاہور: ۲۶۔ اکتوبر ۱۹۹۷ء)
یوسف کذاب کیس کی سماعت آج سپریم کورٹ میں شروع ہو گی۔ (روزنامہ خبریں: ۴ نومبر ۱۹۹۷ء)

(۱۱۵) کذاب یوسف نے برنکس کمپنی کے مینجر زید زمان کو خلیفہ اول مقرر کر دیا۔ (روزنامہ خبریں لاہور ۸ نومبر ۱۹۹۷ء)
کذاب یوسف کی ضمانت کا فیصلہ آج ہو گا۔ ملک سے فرار کرانے کی تیاریاں (روزنامہ خبریں لاہور ۴ دسمبر ۱۹۹۷ء)

(۱۱۶) ظفرالحق نے چرچ آف انگلینڈ کے وفد کو لاجواب کر دیا' مسلمان توہین رسالت برداشت نہیں کر سکتے ہمارے قانون نے تو ملزم کو صفائی اور اپیل کا حق بھی دیا ہے۔ (روزنامہ خبریں لاہور ۶ دسمبر ۱۹۹۷ء)

رپورٹ: جناب محمد طاہر

(۱۱۱)

ملعون یوسف کی نئی خرافات

جیل میں اللہ سبحانہ کے ساتھ چھ ماہ سے خلوت کا دعویٰ' معتقدین کے نام جیل سے بھیجے گئے خط میں خواتین کے ساتھ معاملات پر نیا فلسفہ پیش کر دیا۔

نبوت کے مبینہ طور پر جھوٹے دعویدار یوسف علی کا معاملہ اب منطقی انجام کی طرف بڑھ رہا ہے۔ حقائق واضح اور دعوے دو ٹوک ہیں جنہیں رد کرنا یا مفاہیم میں رد و بدل کر کے اسے دوسرے معنی پہنانا خود یوسف علی کے لئے بھی ممکن نہیں رہا۔ چنانچہ یوسف علی اور اس کے کٹر چیلوں کے درمیان بھی اب عدالتی مشق کے نتیجے میں رونما ہونے والے تازہ ترین حالات سے سراسیمگی پھیل رہی ہے۔ جس کی وجہ ۲۲ اگست کو یوسف علی کی درخواست ضمانت کا مسترد ہونا بتائی جاتی ہے۔ لاہور ہائی کورٹ کے جج جسٹس چوہدری احسان الحق کی عدالت نے یوسف علی کی درخواست ضمانت کو جب مسترد کر دیا تو کراچی تا پشاور یوسف علی کے چیلوں میں چہ مگوئیاں شروع ہو گئیں کیونکہ ایک طویل عرصے سے مریدین کے حلقوں میں یہ باور کرایا جا رہا تھا کہ "ضمانت کا فیصلہ ہو چکا ہے" اور عنقریب "حضرت" کو جیل سے لا کر اس ملک سے فرار کرا دیا جائے گا۔ ابھی ان جملوں کی بازگشت سے بندھنے والی امیدیں مستحکم بھی نہیں ہوئی تھیں کہ عدالت نے درخواست ضمانت مسترد کر دی لیکن اس دوران درخواست ضمانت پر ہونے والی سماعت کافی دلچسپ تھی۔ تفصیلات کے مطابق ۲۱ اگست کو یوسف علی کے خلاف سینئر ایڈووکیٹ جناب اسماعیل قریشی نے ۱۹۹۶ء میں سپریم کورٹ کی ملزم برکت علی پر ہونے والی رولنگ کا حوالہ دے کر واضح کیا کہ مذکورہ ملزم بھی کم و بیش ان ہی جرائم میں ملوث تھا اور اس کی

درخواست ضمانت سپریم کورٹ نے ملزم کے ملک سے فرار ہونے کے اندیشے کی بنا پر خارج کر دی تھی۔ اگلے روز اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ اور اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل رانا عارف نے اعتراض اٹھاتے ہوئے کہا کہ ۲ اگست ۱۹۹۷ء سے پاکستان میں انسداد دہشت گردی کا قانون نافذ ہو چکا ہے۔ جس کے تحت زیر دفعہ ۲۹۵ اے اور زیر دفعہ ۲۹۸ اے کی سماعت اور ضمانت لینے کا اختیار صرف اسپیشل کورٹ کو دیا گیا ہے۔ اس لئے اب سیشن کورٹ یا عدالت عالیہ دفعہ ۴۹۷ یا ۴۹۸ ضابطہ فوجداری کے تحت ملزم کی ضمانت لینے کی مجاز نہیں ہیں جس پر ملزم کے وکلاء نے ایک مجہول کتاب "انسائیکلوپیڈیا آف ٹیررازم لاء" پیش کر کے فاضل عدالت کو باور کرانے کی کوشش کی کہ انسداد دہشت گردی کے موجودہ قانون میں دفعہ ۴۹۷ ضابطہ فوجداری شامل نہیں کیا گیا ہے اس لئے اس دفعہ کے تحت ہائی کورٹ کو ملزم کی ضمانت لینے کا اختیار حاصل ہے۔ اس پر اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ نے عدالت عالیہ کو حکومت پاکستان کا گزٹ نوٹیفکیشن دکھایا جس میں دفعہ ۴۹۷ ضابطہ فوجداری کے تحت ایسے ملزم کی ضمانت لینے کا اختیار صرف اسپیشل کورٹ کو حاصل ہے۔ فاضل وکیل نے اپنے دلائل میں کہا کہ اس صریح غلط بیانی کا عدالت سختی سے نوٹس لے۔ انتہائی معتبر ذرائع کے مطابق ایک روز قبل ہی ممکنہ صورت حال کو بھانپتے ہوئے یوسف علی کے چیلوں نے اپنے وکلاء سے صلاح مشورے کے بعد مذکورہ مجہول کتاب راتوں رات چھپوائی تھی اور اس میں سے دہشت گردی کے قانون سے پیوستہ دفعات کو نکال دیا گیا تھا تاکہ فاضل عدالت کو گمراہ کر کے ضمانت حاصل کی جا سکے۔ مگر بھانڈا پھوٹتے ہی یوسف علی کے وکلاء نے فوراً ہی کہا کہ مذکورہ کتاب بازار میں دستیاب ہے لہٰذا کتاب میں پیش کردہ مواد کے عدالت میں اظہار کو قابل گرفت نہ سمجھا جائے۔ بہرحال عدالت نے دو طرفہ دلائل سننے کے بعد یوسف علی کی درخواست ضمانت اس بنا پر خارج کر دی کہ ملزم یوسف علی کا مقدمہ انسداد دہشت گردی کی عدالت میں منتقل ہو چکا ہے۔ اس لئے اس کی درخواست ضمانت کا فیصلہ بھی وہی عدالت کرے گی۔

انتہائی موثق ذرائع کے مطابق مذکورہ حالات کی نزاکتوں کو یوسف علی اور اس کے کٹر چیلوں نے قبل از وقت ہی بھانپ لیا تھا اور وہ اپنی رائے بنا چکے تھے کہ معاملہ دہشت گردی کی عدالت میں جانے کے بعد ان کے پاس فرار کا کوئی راستہ

نہیں ہوگا اور پیش آمدہ ان حالات میں منحرفین کی گواہیاں حتمی اور فیصلہ کن ثابت ہوں گی لہٰذا یوسف علی نے ایک طویل عرصے کے بعد اپنے سابقہ معتقدین یا بالفاظ دیگر منحرفین سے ایک بار پھر رابطہ کر کے انہیں رام کرنے کی ٹھان لی۔ اس سلسلے میں یوسف علی نے ۱۴ صفحات پر مشتمل ایک طویل خط اپنے دس منحرفین کے نام مشترکہ طور پر لکھا مذکورہ خط پر ۲۱ ستمبر کی تاریخ اڈیالہ جیل کے پتے کے ساتھ تحریر ہے۔ یہ خط نہایت پراسرار طور پر مذکورہ دس منحرفین کے گھر کے دروازوں پر چسپاں کر دیا گیا تھا۔ اطلاعات کے مطابق یہ فرائض کراچی میں موجود یوسف علی کے مریدوں نے انجام دیے۔ تمام منحرفین کو اصل خط کی فوٹو اسٹیٹ پہنچائی گئی ہے۔ مذکورہ خط چشم کشا بھی ہے اور عبرت انگیز بھی۔ خط کے متن سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یوسف علی اپنے کمزور عقیدہ منحرفین کو ایک بار پھر اعتقاد میں لے کر پھانسنا چاہتا ہے تاکہ ممکنہ طور پر انہیں دہشت گردی کی عدالت میں گواہی دینے سے روکا جا سکے۔ یہ کوشش بجائے خود دھمکی کا بھی ایک پہلو رکھتی ہے اس سے قطع نظر خط کا متن از خود یوسف علی کے نئے دعووں اور خرافات سے اٹا پڑا ہے اور صاف واضح کرتا ہے کہ اب بھی موصوف کی کیفیت "صاف چھپتے بھی نہیں' سامنے آتے بھی نہیں" جیسی ہے مذکورہ خط ذیل میں ناموں کو حذف کر کے قارئین تحبیر کے لئے من و عن شائع کیا جا رہا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۱ ستمبر اڈیالہ جیل

بہت ہی پیارے اور محترم حضرت الف صاحب!

بہت ہی پیارے اور محترم حضرت ص صاحب!

بہت ہی پیارے اور محترم حضرت ر صاحب!

بہت ہی پیارے اور محترم حضرت ب صاحب!

بہت ہی محترمہ آپی!

بہت ہی پیارے ن!

میری بیٹی جیسی میری بہن غ!

بہت ہی پیارے اور محترم حضرت الف صاحب!

بہت ہی پیارے "الف" اور راجی بہنا!

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ'

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علیٰ سید المرسلین رحمتہ للعالمین خاتم النبین رؤف و رحیم سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ امابعد۔

شروع ہی سے خط لکھنا چاہ رہا تھا لیکن اجازت نہیں مل رہی تھی۔ الحمد للہ آج اللہ سبحانہ' و تعالیٰ نے ہمارے آقا حضور سیدنا محمدؐ رسول اللہ کے ذریعے اجازت دی تو مخاطب ہوں:

1. Alhamdolillah I loved you all when you all used to love me. I loved You when you hated me and let thehell loose on us and blamed me for blasphemy and what not. Insha allah I will love you all no matter what you have done are doing or will do because love is not love if it changes when it finds time to change.

میری یہ تحریر دو حصوں پر مشتمل ہوگی۔

(۱) اللہ سبحانہ' و تعالیٰ کی مدد سے جس بہت بڑی غلط فہمی کا آپ شکار ہوئے ہیں اس کا ازالہ تاکہ میں ان کا دل مطمئن کرسکوں جن سے مجھے پیار ہے۔

(۲) مجھ سے جو آپ کی خدمت ہوئی عین کمال کے قریب آپ پہنچنے لگے تو ہم بچھڑ گئے۔ انسان کے آغاز اور عروج کی جو حقیقت ہے وہ پیش خدمت کردوں گا۔

غلط فہمی کا ازالہ

مسئلہ نبوت

واللہ واللہ میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتا نہ میں نے کبھی آپ کو کہا کہ میں نیا نبی ہوں نہ میں نے یہ کہا کہ میں خدانخواستہ محمدؐ رسول اللہ ہوں بہت بڑی عطا کو آپ نے خطا کے تحت میری خطا بنا دیا۔ لعنت ہو اس پر جو بالواسطہ یا بلاواسطہ نبوت کا دعویٰ کرے اور ہدایت دے اللہ اس کو جو الزام لگائے' نبی کا منکر کافر ہوتا

ہے کیا ہم نے آپ کو کافر کہا؟ چونکہ ہم آپ ہی جیسے ہیں اس لئے کافر نہیں کہہ سکتے الحمدللہ جو عطا اس فقیر پر ہے وہ ہے اس کا اعتراف کرتا ہوں کرتا رہوں گا اور کرتا رہا ہوں چاہے جان بھی چلی جائے جان کا کیا ہے جس کاغذ پر قرآن چھپ جائے وہ اپنے آپ کو قرآن نہ کہے تو کیا کہے۔ الحمد للہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس فقیر کو حضرت سیدنا غوث الاعظم کی طرح بلاواسطہ حضور سیدنا محمدؐ رسول اللہ النبی الامی ﷺ سے تربیت دلوائی۔ اپنی زبان سے اپنا تعارف کراؤں تو میں اپنے آقا کی جوتی ہوں۔ اللہ سبحان و تعالیٰ کی طرف سے تعارف کراؤں تو وارث النبی الامیؐ ہوں نائب محمدؐ مصطفےٰ ہوں اور اس میں کوئی انوکھی بات نہیں ہے حضرت غوث الاعظمؒ کو بھی یہ اعزاز مل چکا ہے کہ بلکہ ہر مسلمان کو وارث النبی الامی اور نائب محمدؐ مصطفےٰ ہونا چاہیے لیکن چونکہ مقصد حیات یعنی تکمیل شخصیت نہیں کرپاتا لہٰذا نیابت سے محروم رہتا ہے الحمد للہ ہم نے تو آپ کو نیابت کے نزدیک پہنچا دیا تھا ـــــــ الف صاحب کتنی دفعہ ہم نے آپ کی امامت میں ص صاحب' غ صاحب اور دوسرے صاحبان کی امامت میں نماز پڑھی نبیؐ کی امامت تو غیرنبی نہیں کروا سکتا۔ صدیق اکبرؓ امامت کرواتے کرواتے پیچھے ہٹ گئے تھے جب انہوں نے حضورؐ کو دیکھا تھا پھر صدیق اکبرؓ مکبر بن گئے تھے۔ کتنی دفعہ ہم نے کہا ہم آپ کے نوکر ہیں. کتنی دفعہ ہم نے آپ کو کہا ہم میں اور آپ میں کوئی فرق نہیں کتنی دفعہ ہم نے کہا

I am nothing کتنا خوبصورت وقت ہم نے گزارا۔ نظر لگ گئی محترم الف صاحب آپ اپنے ساتھ نقشبندی قادری کی مبارک نسبت لگاتے ہیں۔ ہمارا خیال تھا کہ آپ قادریہ سلوک اور نقشبندیہ سلوک سے بخوبی واقف ہیں اس لئے ہم نے کبھی اس وضاحت کی ضرورت نہ سمجھی آپ اپنی ترقی کے لئے حضرت خواجہ باقی باللہ کے اسم گرامی اور ارشادات پر غور کرلیں مثلاً حضرت مجدد الف ثانی مکتوب نمبر ۳۰ دفتر دوئم حصہ اول (صفحہ ۱۰۱) ملاحظہ فرمالیں۔ الحمد للہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے جب اپنے حبیب سیدنا محمد رسول ﷺ کے ذریعے ان کی نیابت و وراثت دی اور ان کے حکم سے سلسلہ حقیقت محمدیہؐ کا آغاز کیا تاکہ ۱۔ عاشق ایک ہو جائیں ۲۔ مسلمان متحد ہو جائیں ۳۔ وحدت انسانی کے ذریعے امن عالم ہو جائے۔ یہی فقیر کا تعلق ہے اور فقیر سیاست میں حصہ تو نہیں لیتا۔ فقیر سے بڑا بادشاہ کون ہوتا ہے؟ ۱۹۹۲ء میں

آپ ضد کرکے ہم سے سلسلہ حقیقت محمدیہؐ میں بیعت ہوئے ہم نے آپ کو خبردار کیا تھا کہ ہمارے ہاں بیعت ٹوٹ نہیں سکتی اور سخت مراحل ہیں جہاں دوسرے سلاسل کی انتہا ہے وہاں ہماری ابتدا ہے۔ آپ تو یہ بھی بھول گئے ہوں گے کہ حضرت غوث الاعظمؓ نے ہمیں بہ نفس نفیس اپنی خلافت "تحفلہ" عطا فرمائی اور ظاہراً حضرت ڈاکٹر محمد عطا اللہ قادری سے بھی خلافت دلوائی اس وقت ہم آپ سے Low Profile میں بات کر رہے ہیں یاد کریں ب صاحب کے گھر ہم نے روشنی بجھا کر کہا تھا کہ سخت وقت آنے والا ہے۔ جس نے چھوڑ کر جانا ہے' چلا جائے روشنی کرنے پر آپ سب بیٹھے ہوئے تھے۔ کچھ بھی ہوگیا تھا وضاحت مانگ لیتے۔ یہ سارا فتنہ کیوں برپا کیا؟ تاریخ اسلام کا جائزہ لے لیں مسلمان تقسیم کیوں ہوئے؟ زوال پذیر کیوں ہوئے؟ کیا شریعت کو چھوڑا نہیں؟ پھر کیا وجہ ہوئی؟ صرف بنیادی وجہ ایک ہے کہ وارث النبی الامیؐ کی قدر نہیں کی اور نہ ہی ان کی عزت و حرمت کا قانون بنا؟ آج ہم سیدنا عثمانؓ سیدنا علیؓ بارہ امامؓ یا کسی کا بھی نام لیں آپ عزت بھی کریں گے اور ادب بھی لیکن جب یہ زندہ تھے تو انہیں ا۔ قتل کرنے والے ۲۔ قید کرنے والے ۳۔ تنگ کرنے والے بہ ظاہر بڑے ہی پرہیزگار مسلمان تھے۔ آپ کو اعتراف ہے ناکہ ہم الحمد للہ گھاٹے کا سودا نہیں کرتے۔ ہمارا جیل میں رہنا بھی الحمد للہ خسارہ نہیں رہا بلکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ورئی الوریٰ بے صورت بے مثل بے مثال کے ساتھ چھ ماہ سے خلوت ہے حضور سیدنا محمدؐ رسول اللہ سے روزانہ ملاقات دیگر ہستیاں خصوصاً" حضرت غوث الاعظمؓ سے کئی ملاقاتیں ہوتی ہیں۔ آپ کو مبارک ہو آج آپ کا نام لیا گیا پھر آپ سب کا اس لئے حاضر ہوں بطور ایک قادری کے اپنے گرینڈ شیخ کے عطا کردہ تحائف میں سے تین تحفے پیش کرتا ہوں انہی پر عمل کرتے ہوئے آپ سب کے خلاف کسی قسم کا بغض، کینہ اور غصہ نہیں ہے نہ کبھی بددعا کی ہے نہ انشاء اللہ کروں گا۔

1. To hide the faults of man and rest of the creation, not only from others but even from themselves.
2. To have compassion and forgiveness for even worse of sins.
3. The good ones are devoted to me and I am devoted to saving the bad ones.

لڑکیوں خصوصاً" غ صاحبہ (میری اچھی بہن) کی غلط فہمی درج بالا عطا کردہ خصوصیات کے تحت میں اپنی صفائی کے لئے کسی کا نقص یا تحریر وغیرہ بیان نہیں کروں گا بلکہ اپنا بیان دوں گا۔

۱۔ واللہ واللہ واللہ میں نے آج تک کسی لڑکی کو اپنے شوہر سے طلاق لینے کا نہیں کہا۔

۲۔ سورہ مبارک النور کی آیات مبارکہ ۱۲ اور ۱۳ کے تحت ا۔ واللہ ۲۔ واللہ ۳۔ واللہ میں محمد یوسف علی نے آج تک اپنی اکلوتی بیوی ام حسنین سیدہ طیبہ یوسف علی کے علاوہ کسی لڑکی کے ساتھ میاں بیوی والا تعلق نہیں رکھا تعلق تو دور کی بات ہے ایسی نظر سے بھی نہیں دیکھا اگر میں نے ایسا کیا ہو تو مجھ پر لعنت اگر کوئی الزام لگائے تو اسے اللہ ہدایت دے (آمین)

(غ) میری بیٹیوں جیسی بہن ہیں ان کے پاس (ن) کے علاوہ کبھی کوئی نہیں آیا ان کی پاکیزگی کے ہم گواہ بھی ہیں اور حلفاً" بھی کہتے ہیں

She experienced an exceptional miracle and it was all spiritual. Miracle is performed by Allah (SWT) and man is not even aware of it.

اگر اللہ سبحانہ و تعالیٰ جبرائیلؑ کو وحیہ کلبی کی شکل میں بھیج سکتے ہیں تو (ن) کا النفس ہماری شکل کیوں نہیں اختیار کرسکتا؟ عام لوگوں کے احاطہ شعور سے یہ بات بہت بالاتر ہے۔ البتہ عالم حق اسے جانتے ہیں۔ اولیاء اللہ بیک وقت کئی جگہ کیسے ہوتے ہیں؟ یہ ان کی بشریت نہیں ہوتی بلکہ ان کی شکل پر کوئی اور ہوتا ہے۔

۳۔ پیارے (ن) اس وقت مجھ پر یقین کرنا آپ لوگوں کے لئے بہت مشکل ہے لیکن قرآن پر تو یقین ہے نا۔ اپنی زندگی کا جائزہ لیں کیا آپ نے کبھی زنا کیا؟ ہاں یا ناں؟ اگر کیا ہے تو اس کی معافی حاصل کریں اور اگر نہیں کیا طیب ہیں تو یقین کریں "غ" بھی طیب ہے کیونکہ قرآن کا اعلان ہے کہ بدکار مرد ہی بدکار عورت سے نکاح کرتا ہے (النور ۳) پاک

خواتین پاک مردوں کے لئے ہیں (النور ۲۶) زندگی کا مقصد تکمیل شخصیت
یعنی سواد اعظم یعنی پھر سے احسن تقویم بننا ہے۔ اس کے دو طریقے ہیں۔
۱۔ مجاہدہ مع حقیقت قرآن و سنت ۲۔ عشق یہ عطا ہے۔ مرشد سے فیض
دو طریقوں سے پہنچتا ہے۔ ۱۔ ذاتی ۲۔ روحانی ذاتی یکدم ہوتا ہے روحانی
رفتہ رفتہ روحانی فیض، عام فہم ہوتا ہے ذاتی یکدم ہوتا ہے پتہ بھی نہیں
چلتا۔ "غ" عشق کی مسافر فیض ذاتی ملا یکدم تکمیل شخصیت اور الحمد للہ
ایسا مقام کہ بڑے بڑے پیر ابھی راہ میں ہیں "غ" میرے لئے محترم
تھیں ہیں اور انشاء اللہ رہیں گی۔ میں نے انہیں بہن اس لئے بنایا کہ
مجھے "ن" سے پیار تھا اور رہے گا انشاء اللہ اس لئے یہ وضاحت ہے
آپ سب کو خصوصاً "ن"، الف صاحب "ش" صاحب اینڈ فیملی کے دل کو
مطمئن کر سکوں۔

آخری بات۔ پیارے اللہ! آپ کے علم میں سب کچھ ہے نیت بھی عمل
بھی چھپا بھی ظاہر بھی۔ آپ کے اس عاجز بندے آپ کے رسول پاکؐ کے اس
مسکین غلام محمد یوسف علی پر آج تک جو الزام لگے ہیں جو جو جھوٹ اور زیادتی
تہمت اور بہتان لگائے گئے ہیں اگر سچ ہیں تو اسی وقت اس تحریر کی تکمیل سے پہلے
محمد یوسف علی کو موت دے دے اور اگر یا اللہ آپ کے فضل و کرم سے محمد یوسف
علی سچا ہے تو میں حضرت "الف" اور ان کے ساتھی، حضرت اسماعیل شجاع آبادی
اور ان کے ساتھی، محترم ضیاء شاہد اور ان کے ساتھیوں کے لئے خصوصی رحم اور
ہدایت کی درخواست کرتا ہوں۔ اب تک اللہ پاک آپ نے زندہ رکھا ہوا ہے تو
میں اپنے مان اور اعتماد میں آگیا ہوں آپ نے محبوب بنایا ہوا ہے آپ کے محبوب
کی خواہش ہے کہ ان سب زیادتیاں کرنے والوں سے میرا بدلہ نہ لینا بلکہ مجھ سے
پہلے انہیں جنت عطا کرنا اسلم ملک صاحب رانا اکرم صاحب اور ان کے ساتھیو! یہ
ساری وضاحت دو رخ رکھتی ہے۔

۱۔ قبول ہوگئی تو نعمت ہے۔

۲۔ رد کر دی گئی تو اتمام حجت ہے۔

اس کے باوجود ہم نے اللہ سے رحم کی درخواست کر دی ہے۔ چند نکات:
ایک بار امام شافعیؒ اپنے شاگردوں کو درس دے رہے تھے تو یہ بات

شاگردوں کے دیکھنے میں آئی کہ آپ درس کے دوران بار بار کھڑے ہو جاتے ہیں۔
جب ان سے وجہ دریافت کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ مدرسے کے باہر چند بچے کھیل
رہے تھے ان میں سے ایک بچہ سید خاندان سے تعلق رکھتا تھا جب وہ بچہ گیند
اٹھانے کے لئے ہمارے قریب آتا ہے تو ہم احتراماً کھڑے ہو جاتے ہیں۔ سبحان اللہ

حضرت جنیدؒ بغدادی جو اپنے پہلے ایام میں شاہی پہلوان تھے ایک سید کے
ساتھ کشتی میں احتراماً ہار گئے تو حضور ﷺ نے اسی روز خواب میں حضرت جنید
بغدادی سے فرمایا (مفہوم) تم نے ہماری آل کی عزت فرمائی لہٰذا ہم نے آپ کے
اس احترام کے باعث تمہیں تمام اولیاء میں سید الطائفہ کا مقام دیا الحمد للہ۔

الف صاحب "ر" صاحب شکایت آپ کو مجھ سے تھی میرے سید خاندان
نے آپ کا کیا بگاڑا تھا؟ ہماری بیٹی کو آپ نے دو دفعہ اغوا کرنے کی کوشش کی۔
ہمیں فون پر مسلسل گالیاں اور قتل کی دھمکیاں دیں "ن" نے ایم کیو ایم کی
دھمکیاں دیں پھر آپ کس طرح درود ابراہیمی پڑھتے وقت محمدؐ و آل محمدؐ کا نام لیتے
ہو" ہم الحمد للہ اس شرف سے مشرف ہیں ہم نے کیا بگاڑا؟ التفات خاص سے
بدگمان ہوگئے۔ عطا اتنی اعلیٰ تھی آپ سب پر کہ احاطہ شعور سے بالاتر تھے آپ علماء
سے ہماری تعلیمات چیک کرواتے رہے ارے مدارج النبوۃ اٹھا کر دیکھ لیں حضور
سیدنا محمد ﷺ کی معرفت تمام انبیاء اور دنیا کے تمام دانشور مل کر بھی نہیں کر سکتے
ہم الحمد للہ اس عالی مرتبت آقا کی نگاہ کرم سے سیراب ہیں ان کے وارث ہیں
ہمیں عام لوگ کیسے پرکھ سکتے ہیں؟ ہم نے تو آپ کی انفرادی کامیابی اور استحکام
پاکستان و ملت اسلامیہ کے احیاء کی خاطر حقائق بیان کئے آپ کو اپنی شاخ پر کیا بٹھایا
آپ نے شاخ ہی کاٹ دی ارے گرے آپ خود شاخ کو درخت نے ٹوٹنے نہیں دیا
الحمد للہ اپنے ساتھ جوڑے رکھا ہے۔ اپنے دل صاف کر لیں ہمیں آج بھی آپ
سے پیار ہے۔ کیوں فتنہ پھیلا دیا ہے فتنہ قتل سے شدید ہوتا ہے۔

حقیقت ابدی ہے مقام شبیریؓ
بدلتے رہتے ہیں انداز کوفی و شامی

الف صاحب آپ امتی جن کی وجہ سے زندہ ہیں جن آقا کی جوتیوں کے
صدقے کھا پی رہے ہیں ان کی آل دربدر ہے۔ کس منہ سے نماز پڑھتے ہیں؟ کس
طرح آپ اپنے گھروں میں آرام سے رہ رہے ہیں؟ یہ تو عام انسان عام مسلمان کو

زیب نہیں دیتا آپ تو ولایت کے مسافر ہیں۔ کیا ہمارے کسی پیارے نے آپ کی شان میں گستاخی تک کی؟ کیا آپ نے ہمیں کمزور سمجھا ہوا ہے۔

میں گدائے مصطفےٰ ہوں میری عظمتیں نہ پوچھو
میں چاہوں تو جنم کو بھی آ جائے پسینہ
میری آرزو محمدؐ میری جستجو ہے اللہ
مجھے دشمنو نہ چھیڑو میرا ہے کوئی جہاں میں

الف یارا ہم میں بہت پیارا تھا آپ تو میری جان تھے بلائے جان کیوں ہوگئے؟ الف اتنے ذہین اور باصلاحیت سارا جہاں پھرا وقت وسائل برباد کئے پیارے ہمیں مل لیتے۔ ذرا مراقبے میں بیٹھ کر سوچیں آپ لوگوں نے کتنا جھوٹ بولا ہے۔ ہم نے ابھی تک اللہ سبحان و تعالیٰ کے حضور آپ کی شکایت نہیں کی کیونکہ ہمیں آپ سے پیار ہے۔ بند کرو یہ سب فتنہ فساد جھوٹ اور الزام، ملت اسلامیہ پہلے ہی بہت کمزور ہے انسانیت پہلے ہی پستیوں میں گر چکی ہے۔

آپ ظالم ہو پر ہمیں پیارے ہو بتاؤ کس طرح خوش ہوتے ہو؟

اس دنیا سے واپس چلے جائیں؟ بسم اللہ حاضر ہیں۔ مرنے سے پہلے خواہش کافر بھی پوری کردیتے ہیں۔ آپ سب آئیں یہیں جیل میں آئیں اکٹھے ہو کر ہمیں جو سب سے زیادہ پیارے ہیں وہ ہماری جان الف اور ہماری شان ص ہیں دونوں مل کر جس طرح چاہیں ہمیں مار ڈالیں؟ Welcome

جیل میں بند رہیں ٹھیک وہ تو ہیں اور دعا کرتے ہیں پر آپ سے اداس ہیں لہٰذا آپ کو بھی بلوا لیتے ہیں۔

پاکستان چھوڑ دیں حاضر آپ کو ساتھ چلنا ہوگا۔

گلے شکوے ختم آئیں ایک دوسرے کو معاف کردیں آئیں حق و صداقت کا سفر طے کریں صراط مستقیم پر چلیں!!

انسان کے آغاز و عروج کی حقیقت
لہو خورشید کا ٹپکے گا اگر ذرے کا دل چیریں

حقیقت کے تحت ہم سب انسان ایک ہیں۔
بنیادی حقیقت کلمہ طیبہ۔
لا الہ الا اللہ مقصد زندگی۔

محمدؐ رسول اللہ طرز زندگی
انسان کی حقیقت احسن تقویم (سورہ التین)
ظلومی جہولی (سورۃ الاحزاب)
شیئت سے دوری (سورۃ الدھر)
زندگی کا مقصود:

Complete colseness with the Essence of Allah Subhanahu wata Ala in Hereafter.

آخرت میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ بے صورت بے مثال بے خیال کا دیدار مثلاً یہاں ظاہری آنکھ سورج کو دیکھنے کی کوشش کرتی ہے تو کیفیت یہ ہو جاتی ہے کہ نہ سورج دکھائی دیتا ہے نہ اپنا آپ اس مقام پر الحمد للہ سرور محض ہے —— یہ صرف اشارہ ہے۔

باقی قادر یہ ذکر تو آپ کو معلوم ہوگا؟

ہم دہرا دیتے ہیں ۱۔ لا الہ الا اللہ ۲۔ اللہ ۳۔ ھو ۴۔ حق ۵۔ حی ۶۔ قیوم ۷۔ قہار ۸۔ وھاب ۹۔ فتاح ۱۰۔ واحد ۱۱۔ احد ۱۲۔ صمد

معیار مطلق حضور سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ مثلاً پوری زندگی آپ کی اطاعت (۴:۱۹) (۴:۸۱) میں گزرے۔ اطاعت اپنی معراج پر پہنچتی ہے۔ اتباع رسول کریمؐ عطا ہو جاتا ہے۔ (۳:۳۱) اس مقام پر انسان عبادت (۵۱:۵۶) تقویٰ (۲:۲۱) الکتاب کے نزول (۲:۲) سے اپنی معراج حاصل کرکے اسفل سافلین (التین) کے وہم سے ایمان و عمل صالح کی برکت رب کریم کی عطا سے واپس اپنی حقیقت احسن تقویم (التین) بن جاتا ہے یہی تکمیل شخصیت ہے اب خصوصی انعام یہ ہے کہ ایسا صاحب نصیب انسان کاملؐ کا پر تو بن کر وارث النبی الامیؐ نائب مصطفےٰ ہوتا ہے انسانیت کے لئے محبوب آئینہ ہوتا ہے جس میں ہر انسان اپنی خود شناسی اور بیداری کا دیدار کرتا ہے حتی کہ وہ بھی احسن تقویم ہو جاتا ہے جس کا انعام اللہ کی رضا قرب اور دیدار ہے۔ ہر انسان اپنے آپ سے پیار کرتا ہے اپنے آپ میں وہ جہاں تک پہنچتا ہے اپنے بشری وجود کے باہر اور اندر وہی اسے پیارا ہوتا ہے۔ حدیث قدسی ہے انسان کے اندر ۱۔ ایک پارۂ گوشت ہے ۲۔ پارۂ گوشت کے اندر دل ہے ۳۔ دل کے اندر فواد ہے ۴۔ فواد کے اندر روح ہے ۵۔ روح کے اندر

سر ہے ۶۔ سر کے اندر خفی ہے ۷۔ خفی کے اندر اخفیٰ ہے ۸۔ اخفیٰ کے اندر انائے حقیقی ہے۔

With Love for all of you through Hazrat Aslam Malik.

زندگی میں ہماری کسی بھی بات سے غلط فہمی یا تکلیف پہنچی ہو تو معاف کر دیجئے گا عام انسانوں کا نوکر خاص انسانوں کا حضرت اصلی حقیقی انسانوں کا محبوب اپنے اللہ کا عبد اپنے آقا سیدنا محمد رسول اللہ کا ادنیٰ غلام

محمد یوسف علی

(ہفت روزہ "تکبیر" کراچی: جلد ۲۰ شمارہ ۴۱: اشاعت ۳ تا ۹ اکتوبر ۱۹۹۷ء)

(۱۱۲)

کذاب یوسف کا بیمار ہاتھ چل پڑا، منحرفین کو منانے کے لئے خط لکھ دیا

تھانہ مسلم ٹاؤن کی حوالات میں بیان لکھنے سے انکار کر کے موقف اختیار کیا کہ ہاتھ میں رعشہ ہے، اڈیالہ جیل میں آتے ہی مختلف لوگوں کو ۱۲ صفحات کا خط لکھ کر اپنے جھوٹ کا پھول کھول دیا

ملتان (سٹاف رپورٹر) نبوت کے جھوٹے دعویدار کذاب یوسف نے جیل سے اپنے منحرفین کو خط لکھ کر اپنے ہی جھوٹ کا پول کھول دیا ہے۔ تھانہ مسلم ٹاؤن لاہور کی حوالات میں ریمانڈ ختم ہونے سے قبل جب سابق ایس پی صدر میجر مبشر اللہ اور ایس ایچ او ملت پارک ملک خوشی محمد نے متعدد علمائے کرام کی موجودگی میں کذاب یوسف کو کاغذ قلم اور گتہ فراہم کیا تھا اور کہا تھا کہ اپنا بیان لکھ کر دے مگر کذاب یوسف نے انکار کرتے ہوئے کہا تھا وہ لکھ نہیں سکتا کیونکہ اس کے ہاتھ میں رعشہ ہے جس پر ایس پی صدر نے اسے بیان دینے کے لئے کہا تو اس نے موقف

اختیار کیا تھا کہ وہ عدالت میں بیان دے گا۔ اس نے گزشتہ تین سال سے اپنا نام تک نہیں لکھا مگر جیل میں آتے ہی اس کا ہاتھ کام کرنے لگ گیا اور اس نے ۲۱ ستمبر کو اڈیالہ جیل سے ۱۲ صفحات پر مشتمل خط کراچی، لاہور اور اسلام آباد میں ان تمام لوگوں کو لکھا جو اس کے سحر سے نکل کر منحرف ہو چکے ہیں اور اسے بے نقاب کرنے والوں میں شامل ہیں۔ کذاب یوسف کے اس خط کی تحریر اور انداز بھی وہی ہے جو اس نے دوسری شادی کی اجازت کے لئے سابق رکن قومی اسمبلی میاں محمد عثمان کو لکھی تھی اور جو اس نے اپنے مریدوں کو مختلف خطوط میں لکھی تھی۔ (روزنامہ خبریں لاہور: ۴ اکتوبر ۱۹۹۷ء)

یوسف کذاب کی "خبریں" کو سالگرہ پر مبارک باد میرے خلاف جھوٹ لکھا گیا، حقائق جاننے کے لئے میرے پاس آئیں، اڈیالہ جیل سے ضیاء شاہد کو خط

لاہور (پ ر) محمد یوسف علی المعروف یوسف کذاب نے اڈیالہ جیل سے چیف ایڈیٹر "خبریں" ضیاء شاہد کو خط لکھا ہے جس میں "خبریں" کی پانچویں سالگرہ پر مبارک باد دی گئی ہے۔ یوسف کذاب نے لکھا ہے "خبریں" کا ماٹو "جہاں ظلم وہاں خبریں" ہے لیکن میرے خلاف جھوٹ لکھا گیا اور تہمتیں لگائی گئیں جس سے مجھے اپنے بے داغ کردار پر جو مان تھا، وہ ٹوٹ گیا۔ مجھے پہلے خط لکھنے کی اجازت نہیں تھی مگر اب اجازت مل گئی ہے اس لئے میں آپ کو خط لکھ رہا ہوں تاکہ آپ اپنے جھوٹ کی تلافی کر سکیں اور حق جاننے کے لئے میرے پاس آئیں، میرے دل میں آپ کے لئے ذرا بھی بغض نہیں ہے، اپنے ساتھ اپنا پسندیدہ ترجمے والا قرآن اور نوٹ بک ضرور لائیں۔ ملاقات میں ان اسباب کی نشاندہی کروں گا جو امت کے زوال کا باعث ہیں۔ آپ کا اخبار سچ لکھ کر انشاء اللہ پاکستان کا ہی نہیں بلکہ دنیا کا بہت بڑا اخبار بن جائے گا۔ انسانیت خصوصاً" مسلمان غلط فہمی کا شکار ہیں، آپ اسے دور کریں۔ (روزنامہ خبریں لاہور: ۵ اکتوبر ۱۹۹۷ء)

(۱۱۳)

توہین رسالت کیس کے سابق جج عارف اقبال بھٹی کو قتل کر دیا گیا

ہائی کورٹ کے سابق جسٹس کوٹرز روڈ پر واقع ان کے چیمبر میں نشانہ بنایا گیا' جمعہ کی صبح ساڑھے نو بجے ایک داڑھی والے نوجوان نے ان کے چپڑاسی سے پوچھا کہ بھٹی صاحب کہاں ہیں انہیں قتل کا مقدمہ دینا ہے چپڑاسی زاہد کے جواب پر نوجوان چلا گیا اور سوا گھنٹے بعد دوبارہ آکر ان کے متعلق دریافت کیا اور دروازہ کھول کر چیمبر میں گھس گیا اور فائرنگ کر دی' عارف بھٹی زخمی ہو کر کرسی سے نیچے گر پڑے عارف اقبال کو نازک حالت میں میو ہسپتال لے جانا چاہا تو پولیس نے انہیں مال روڈ کراس کرنے کی اجازت نہ دی جس پر انہیں سروسز ہسپتال لے جایا گیا جہاں ڈاکٹروں نے ان کی موت کی تصدیق کر دی فائرنگ سے چیمبرز میں موجود وکلاء میں بھگدڑ مچ گئی' اطلاع ملتے ہی آئی جی برکی اور دیگر اعلیٰ افسر موقع پر پہنچ گئے' توہین رسالت کیس کے بعد انہیں اکتوبر ۱۹۹۷ء میں قتل کی دھمکی ملی تھی' بیٹے کا بیان

لاہور (نامہ نگار' کرائم سیل) ہائی کورٹ کے عقب میں ٹرنر روڈ پر ایک شخص نے اندھا دھند فائرنگ کر کے ہائی کورٹ کے سابق جسٹس عارف اقبال بھٹی کو

ان کے چیمبر میں قتل کر دیا اور اطمینان سے فرار ہو گیا۔ فائرنگ سے وہاں شدید خوف و ہراس پھیل گیا دیگر چیمبروں میں بیٹھے وکلاء میں بھگدڑ مچ گئی تمام افراد نے جانیں بچانے کے لئے دوڑیں لگا دیں۔ بعد ازاں وہاں راہگیر اور وکلاء جمع ہو گئے۔ انہیں فوری طور پر ہسپتال لے جایا گیا مگر وہ راستے میں ہی ہلاک ہو چکے تھے۔ اطلاع ملنے پر انتظامیہ پولیس اور اعلیٰ حکام ہل کر رہ گئے۔ آئی جی پنجاب' ڈی سی لاہور' ڈی آئی جی اور دیگر اعلیٰ پولیس افسران اور انتظامیہ کے افراد موقع پر پہنچ گئے۔ پورے لاہور کی ناکہ بندی کر دی گئی اور مشکوک افراد کی گرفتاریاں شروع ہو گئیں۔ پولیس نے لاش پوسٹ مارٹم کے لئے مردہ خانہ میں بھیج دی ہے۔ علاوہ ازیں دیگر وکلاء نے اپنے چیمبر بند کر دیئے۔ بتایا گیا ہے کہ مقتول سابق جسٹس لاہور ہائی کورٹ عارف اقبال بھٹی کا چیمبر ٹرنر روڈ پر واقع ہے۔ ان کے دفتر میں گزشتہ صبح ان کا چپڑاسی زاہد موجود تھا جبکہ ان کا منشی طارق ابھی تک دفتر میں نہیں آیا تھا۔ زاہد کے مطابق تقریباً" ساڑھے نو بجے کے قریب ایک داڑھی والا شخص چیمبر میں آیا اور زاہد سے پوچھا کہ بھٹی صاحب بیٹھے ہیں تو زاہد نے کہا کہ وہ ابھی نہیں آئے۔ آپ کو کیا کام ہے جس پر اس شخص نے کہا کہ میں نے انہیں قتل کا ایک مقدمہ دینا ہے۔ میں تھوڑی دیر تک دوبارہ آ جاؤں گا۔ اس کے بعد وہ چلا گیا تقریباً" پونے گیارہ بجے وہ شخص دوبارہ آیا زاہد کے مطابق میں برآمدے میں کھڑا تھا اس نے پوچھا کہ بھٹی صاحب آگئے ہیں تو میں نے کہا ہاں وہ اندر ہیں۔ جس پر وہ شخص اندر چلا گیا اور اس بنے جاتے ہی سابق جسٹس عارف اقبال بھٹی پر فائرنگ کر دی فائرنگ کی آواز سن کر باہر کھڑا زاہد خوف میں مبتلا ہو گیا۔ اتنے میں داڑھی والا شخص باہر آیا تو اس نے زاہد کو دیکھ کر اس کی طرف بھی اسلحہ تان لیا تو زاہد نے جان بچانے کے لئے دوڑ لگا دی اور ملزم پراسرار طور پر بغیر کسی کی نظروں میں آئے روپوش ہو گیا۔ فائرنگ کی آواز سن کر دیگر چیمبرز میں موجود وکلاء حضرات باہر آگئے بلڈنگ کے نیچے اور باہر ٹرک پر راہگیر جمع ہو گئے فوری طور پر تمام لوگ کمرے میں گئے سابق جسٹس عارف اقبال بھٹی خون میں لت پت پڑے تھے۔ لوگوں نے انہیں فوری طور پر گاڑی میں ڈالا اور میو ہسپتال لے جانے لگے مگر مال روڈ پر ملکہ برطانیہ کے این سی اے میں جانے کے لئے ٹریفک پولیس نے ٹریفک کا نظام اپنی مرضی سے چلایا ہوا تھا جس کے باعث وہ ٹریفک میں پھنس گئے اور پھر لوگوں نے

انہیں بجائے میو ہسپتال لے جانے کے وہ انہیں سروسز ہسپتال لے گئے جہاں ڈاکٹروں نے ان کی موت کی تصدیق کر دی۔ ان کی ہلاکت کی اطلاع پورے شہر میں پھیل گئی۔ ٹرنر روڈ اور اس سے ملحقہ وکلاء حضرات کے چیمبرز بند ہو گئے۔

مقتول سابق جسٹس عارف اقبال حسین بھٹی کے بیٹے ایکسائز انسپکٹر علی عارف کے مطابق مشہور توہین رسالت کیس کے بعد انہیں کئی بار دھمکی آمیز سنگین نتائج کے خط اور ٹیلی فون موصول ہوتے رہے۔ جن میں خاص طور پر ایک گمنام خط میں ستمبر ۱۹۹۷ء تک ان کے بیٹے اور پوتے کو مار دیئے جانے کا اشارہ دیا گیا جبکہ انہیں اکتوبر ۱۹۹۷ء تک ختم کرنے کی دھمکی دی گئی تھی مگر پھر بھی وہ کبھی بھی ان دھمکیوں سے خوفزدہ نہ ہوئے تھے۔

جسٹس (ر) عارف اقبال حسین بھٹی کو توہین رسالت کے معروف مقدمہ سے عالمی شہرت حاصل ہوئی جس میں انہوں نے ملزمان سلامت مسیح وغیرہ کو بری کر دیا تھا۔ اس مقدمے کا فیصلہ سنانے سے قبل انہوں نے یہ الفاظ کہے کہ عدالت کے اس فیصلہ سے یقیناً خدا اور اس کے رسولؐ خوش ہوں گے اس فیصلہ کے بعد ختم نبوت کے ایک رہنما غش کھا کر گر گئے تھے۔ (روزنامہ دن: ۱۱ اکتوبر ۱۹۹۷ء)

جسٹس (ر) عارف توہین رسالتؐ کیس کے فیصلے پر مطمئن نہیں تھے

اکثر افسوس کا اظہار کرتے، ریٹائرمنٹ کے بعد اسماعیل قریشی سے ملنے گئے اور بتایا میرے دل کو قرار نہیں آتا مقدمے کے دوران دھمکیاں ملیں تو سیکورٹی کا انتظام کیا، دھمکیاں ملنا بند ہوئیں تو سیکورٹی بھلا بیٹھے

لاہور، ملتان (سپیشل رپورٹر، سٹاف رپورٹر، ایجنسیاں) جسٹس (ر) عارف اقبال بھٹی نے گوجرانوالہ کے مشہور توہین رسالت کے مقدمے کے ملزمان سلامت

مسیح، منظور مسیح اور رحمت مسیح کی سزائے موت ختم کرتے ہوئے انہیں بری کر دیا تھا۔ یہ فیصلہ ہائی کورٹ کے دو رکنی بنچ نے کیا تھا، جس میں دوسرے جج (ر) چودھری محمد خورشید تھے۔ پیپلز پارٹی کے دور میں مقرر ہونے والے جسٹس (ر) چودھری خورشید فارغ کر دیئے گئے جبکہ جسٹس (ر) عارف اقبال بھٹی ۶۲ سال کی عمر پوری ہونے پر ریٹائرڈ ہو گئے تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ جسٹس عارف اقبال بھٹی مرحوم اکثر اوقات توہین رسالتؐ کے حوالے سے کئے گئے اپنے فیصلے پر افسوس کا اظہار کرتے تھے اور ہائی کورٹ کے جج کے عہدے سے ریٹائرمنٹ کے بعد جسٹس (ر) عارف اقبال بھٹی ایک مرتبہ کیس کے مدعی کے وکیل اسماعیل قریشی سے اس حوالے سے خصوصی طور پر ملنے گئے۔ اس ملاقات میں جسٹس (ر) عارف اقبال بھٹی نے اسماعیل قریشی کو اپنے فیصلے پر کھل کر رائے دینے کے لئے کہا، جس پر اسماعیل قریشی نے بتایا کہ مکی دور میں نبی کریم حضرت محمد ﷺ ان کی شان میں گستاخی کرنے والے کو برداشت کرتے ہوئے درگزر فرماتے تھے جب اسلامی ریاست کا قیام عمل میں آگیا تو توہین رسالتؐ کی سزا موت مقرر ہوئی جس پر جسٹس (ر) عارف اقبال بھٹی نے کہا کہ ان کے علم میں یہ بات نہ تھی۔ اسلامی ریاست تو پاکستان بھی ہے، اس لئے میرا دل مطمئن نہیں رہتا۔ اس بارے میں اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ نے "خبریں" کو بتایا کہ سلامت مسیح، منظور مسیح اور رحمت مسیح توہین رسالتؐ کے مجرم ثابت ہو چکے تھے مگر عدالت کے فیصلے پر ہم نے توبوجھل دل سے خاموشی اختیار کر لی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ بطور جج جب توہین رسالتؐ کے ملزمان کے کیس کی سماعت کرتے تھے تو ان دنوں انہیں نامعلوم افراد کی جانب سے متعدد بار سنگین نتائج کی دھمکیاں موصول ہوئیں تھیں۔ ان دھمکیوں کا ذکر انہوں نے اپنے بعض قریبی دوستوں سے کیا تھا۔ مزید براں مذکورہ کیس کی سماعت کے دوران انہوں نے اپنی سیکورٹی کے انتظامات بھی کئے تھے۔ توہین رسالتؐ کے جج کے عہدے سے ریٹائر ہونے کے بعد انہوں نے اپنی سیکورٹی کے لئے کوئی انتظام نہیں کئے تھے اور وہ معمول کے مطابق شہر میں اپنا کام کرتے تھے۔ جی این این کے مطابق ۲۳ فروری ۱۹۹۵ء کو جب ایڈیشنل اینڈ سیشن جج لاہور محمد مجاہد حسین کی طرف سے ملزموں رحمت مسیح، سلامت مسیح کو سزائے موت دی گئی، اس وقت کی وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے سزا پر شدید دکھ اور حیرت کا اظہار کیا اور پھر مسٹر جسٹس عارف

اقبال بھٹی کی طرف سے سنائے گئے فیصلہ میں دونوں ملزموں کو بری کر دیا گیا۔ استغاثہ کی طرف سے پیش ہونے والے وکیلوں رشید مرتضیٰ قریشی اور اسماعیل قریشی نے جسٹس عارف کے فیصلے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا یہ فیصلہ امریکہ کے دباؤ اور پاکستانی حکومت کے ایماء پر کیا گیا۔ پاکستانی حکمرانوں نے امریکہ بہادر سے ایکسٹنشن لینا تھی جبکہ ججوں نے حکومت سے کنفرمیشن لینی تھی۔ سب لوگوں نے اپنے اپنے آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے فیصلہ دیا ہے جبکہ ہم نے اپنے آقا کی حرمت بچانے کے لئے مقدمہ لڑا۔ انہوں نے کہا میں نے ۳۵ سالہ پریکٹس میں ایسا کوئی موقع نہیں دیکھا کہ استغاثہ کے وکیل کو دلائل کے لئے وقت نہ دیا گیا ہو۔ یہ انوکھا مقدمہ تھا جسے یورپی ممالک گولڈن بک میں لکھیں گے اور مسلم مورخ اسے تاریخ کا سیاہ باب قرار دیں گے۔ (روزنامہ خبریں لاہور: ۱۱ اکتوبر ۱۹۹۷ء)

سب سے اہم فیصلہ: عارف اقبال بھٹی نے توہین رسالت کے ملزم بری کئے

ہائی کورٹ کے دو رکنی بنچ میں سینئر تھے' رات نو بجے فیصلہ سنایا جسے عالمی سطح پر شہرت ملی' مذہبی حلقوں نے تنقید کی اور زبردست مظاہرے کئے ماتحت عدالت نے رحمت اور سلامت مسیح کو سزائے موت سنائی تھی۔ فیصلہ اصولوں اور ضمیر کے مطابق دیا' آج اور روز قیامت خدا کے سامنے جوابدہ ہوں عارف اقبال' اللہ اور رسول ﷺ کے سامنے سرخرو ہوں گے' فیصلے سے قبل ریمارکس: توہین عدالت کرنے والے وکیل کو معاف کر دیا۔

لاہور (نامہ نگار) عارف اقبال بھٹی نے اپنی دو سالہ جج شپ کے دوران سب سے اہم فیصلہ توہین رسالت ﷺ کے ملزموں کے بارے میں کیا۔ ہائی کورٹ

کے دو رکنی بنچ میں وہ سینئر تھے جبکہ جسٹس چودھری خورشید احمد بنچ کے دوسرے رکن تھے۔ اس بنچ نے توہین رسالت ﷺ کے دو عیسائی ملزموں رحمت مسیح اور سلامت مسیح کو بری کر دیا تھا۔ ماتحت عدالت نے دونوں کو سزائے موت کا حکم سنایا تھا۔ یہ فیصلہ بین الاقوامی سطح پر مشہور ہوا مگر مذہبی حلقوں نے اس فیصلہ کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا اور احتجاجی مظاہرے کئے جسٹس عارف اقبال بھٹی نے ۲۳ فروری ۱۹۹۵ء کو جسٹس خورشید کے ہمراہ رات نو بجے یہ مشہور فیصلہ سنایا اس وقت بعض حلقوں نے اس خدشہ کا اظہار کیا تھا کہ پیپلز پارٹی کی حکومت توہین رسالت کے ان ملزموں کو بری کروانا چاہتی ہے۔ جسٹس عارف اقبال بھٹی نے فیصلہ سنانے سے قبل اس تاثر کا جواب دیتے ہوئے ریمارکس دیئے تھے "ہم نے یہ فیصلہ اصولوں اور اپنے ضمیر کے مطابق دیا ہے اور ہم آج اور قیامت کے روز خدا کے سامنے جوابدہ ہیں۔ ہم اللہ اور رسولؐ کے سامنے سرخرو ہوں گے اور ہم توقع رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں شاباش دے گا۔ جسٹس عارف اقبال نے کہا تھا کہ توہین رسالتؐ پر مبنی دو چٹیں انتہائی قابل اعتراض اور اشتعال انگیز ہیں مگر یہ ثابت نہیں ہوتا کہ یہ چٹیں مذکورہ ملزموں نے لکھیں۔ محسوس ہوتا ہے کہ یہ چٹیں کسی تجربہ کار اور بڑی عمر کے آدمی نے لکھی ہیں جبکہ سلامت مسیح کم عمر کا ہے۔ جسٹس عارف اقبال نے کہا تھا کہ ہمارے ملک میں مختلف مذاہب اور فرقوں کے درمیان اشتعال اور فساد برپا کرنے کے لئے عناصر پھیلے ہوئے ہیں جن کی پکڑ بہت ضروری ہے۔ جسٹس عارف اقبال بھٹی نے حکومت کو اس واقعہ کی انکوائری کرنے کا حکم دیا تھا۔ جسٹس عارف اقبال بھٹی نے توہین رسالت کیس کی سماعت کے دوران توہین عدالت کا ارتکاب کرنے والے وکیل رشید مرتضیٰ قریشی کو معاف کر دیا تھا دوران سماعت مقدمہ کے مدعی مولوی فضل حق کے وکیل رشید مرتضیٰ قریشی نے انتہائی جذباتی انداز میں دلائل دیتے ہوئے کہا تھا کہ حکومت اس کیس میں مخالفت کر رہی ہے۔ بے نظیر بھٹو نے یہ قسم کھا کر الیکشن جیتا کہ وہ برسر اقتدار آکر توہین رسالت کا قانون ختم کر دیں گی۔ وکیل نے کہا تھا کہ یہ "کنگرو کورٹ" ہے مجھے اس عدالت سے انصاف کی توقع نہیں ہے۔ وکیل نے کہا تھا کہ میں احتجاجاً" عدالت کا بائیکاٹ کرتا ہوں بے شک مجھے توہین عدالت کے جرم میں جیل بھجوا دیں۔ اس موقع پر جسٹس عارف اقبال بھٹی نے کہا کہ رشید قریشی توہین عدالت کے مرتکب ہوئے ہیں مگر انہیں حضورؐ کی سنت

پر عمل کرتے ہوئے معاف کیا جاتا ہے۔ (روزنامہ نوائے وقت: ۱۱ اکتوبر ۱۹۹۷ء)

توہین رسالتؐ کیس کے ملزم چھوڑنے کا فیصلہ میرا سہاگ اجڑنے کا سبب بنا، نسیم بھٹی

کچھ دن پہلے دو موٹر سائیکل سوار ہماری گاڑی کے گرد گھومتے رہے،

چند روز ہوئے خط ملا کہ سلامت مسیح کیس کے فیصلے پر گھر والوں سمیت قتل کر دیا جائے گا عارف نے فائرنگ اور دھمکی بھرے خط کی تھانے میں رپورٹ نہ کی، وہ سمجھتے تھے کہ خدا نے مارنا ہے تو کوئی بچا نہیں سکتا: "جنگ" سے گفتگو کافی عرصے سے دھمکیاں مل رہی تھیں مگر والد ہمیں حوصلہ دیتے رہتے: عارفہ بھٹی، میرے باپ کے قتل کے پیچھے گہری سازش ہے فائزہ بھٹی، سسر نہیں باپ تھے: شازیہ "خدائی فوجدار" کے نام سے دو خط ملے کہ توہین رسالت کیس کے ملزموں کو بری کرنے پر ۱۹ اکتوبر تک انہیں بیٹے اور پوتے سمیت قتل کر دیا جائے گا

لاہور (لیڈی رپورٹر + ویمن رپورٹر + خصوصی رپورٹر سے) لاہور ہائی کورٹ کے سابق جج جسٹس (ر) عارف اقبال بھٹی کی بیوہ نسیم بھٹی نے بتایا ہے کہ جب بے نظیر بھٹو وزیراعظم تھیں تو ان سے درخواست کی تھی کہ ہمیں تحفظ دیا جائے لیکن انہوں نے پرواہ نہیں کی۔ اب نواز شریف کی حکومت سے بھی کہا کہ ہمیں جان کا خطرہ ہے لیکن کوئی توجہ نہیں دی گئی اور آج میرا سہاگ اجڑ گیا ہے تو میں بھی کہوں گی کہ میرے جج شوہر کو توہین رسالتؐ کیس کا فیصلہ سنانا مہنگا پڑا۔ وہ "جنگ" سے گفتگو کر رہی تھیں۔ نسیم بھٹی نے کہا کہ دو سال قبل جب عارف نے

سلامت مسیح کیس کا فیصلہ کیا تو تب سے اب تک ہمیں مسلسل دھمکی آمیز خطوط مل رہے تھے شروع میں ٹیلی فون کالز بھی آتی رہیں لیکن عارف نے کبھی پرواہ نہ کی۔ میں اس سارے عرصے میں ذہنی اذیت میں مبتلا رہی۔ کچھ دن پہلے میں اپنے شوہر کے ساتھ بیکری پر گئی تو دو لڑکے دو موٹر سائیکلوں پر ہماری گاڑی کے گرد گھومتے رہے میں بہت خوفزدہ تھی یوں لگتا تھا کہ یہ ابھی حملہ کر دیں گے میں نے بھٹی صاحب سے کہا کہ پتہ نہیں کیوں مجھے ڈر لگ رہا ہے تو انہوں نے کہا "اگر مجھے خدا نے مارنا ہے تو کوئی مجھے بچا نہیں پائے گا۔ اگر خدا نے مجھے بچانا ہے تو کوئی مار نہ پائے گا۔" انہوں نے بتایا پرسوں رات ہمارے گھر پر فائرنگ ہوئی تو لیٹے مسکراتے رہے۔ میں ڈر گئی تو کہنے لگے "اگر تم اتنی خوفزدہ ہو تو اندر جو بھی آئے اور جو مانگے اسے دے دینا ہماری جان لے کر کسی نے کیا کرنا ہے آج کل لوگوں کو مال چاہیے ہوتا ہے۔" انہوں نے بتایا کہ چند روز پہلے ہمیں دھمکی آمیز خط موصول ہوا جس میں لکھا تھا کہ سلامت مسیح کیس کے فیصلے پر تمہیں معاف نہیں کریں گے۔۔ ۱۶ اکتوبر شام ۴ بجے تمہیں تمہارے گھر والوں سمیت قتل کر دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا جب وہ جج تھے تب بھی تنخواہ کے سوا کچھ نہیں لے کر آتے تھے ساری زندگی شرافت سے گزاری یہی شرافت ان کی جان لے گئی۔ انہوں نے گھر پر فائرنگ ہونے سے لے کر گالیوں اور دھمکیوں بھرے خطوط تک کی تھانے میں رپورٹ نہ کی۔ انہوں نے بتایا کہ عارف کی والدہ کی تاریخ وفات بھی دس اکتوبر تھی۔

(روزنامہ جنگ لاہور: ۱۱ اکتوبر ۱۹۹۷ء)

(۱۱۴)

یوسف کذاب کی اہلیہ نے ہائی کورٹ اور انسداد دہشت گردی کے احکامات کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل کر دی

اسلام آباد (نامہ نگار) کذاب یوسف علی کی اہلیہ طیبہ یوسف نے لاہور ہائی کورٹ اور انسداد دہشت گردی کے خصوصی جج کے احکامات کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل دائر کر دی ہے۔ کیس کی سماعت ۲۷ اکتوبر سوموار کے روز جسٹس سعید الزمان صدیقی کی سربراہی میں جسٹس جناب محمد بشیر جہانگیری اور جسٹس جناب اعجاز نثار پر مشتمل تین رکنی بنچ کرے گا۔ کذاب یوسف علی کی اہلیہ کی طرف سے سلیم اے رحمان ایڈووکیٹ نے اپیل دائر کی ہے۔ جس میں فاضل عدالت سے استدعا کی گئی ہے کہ کذاب یوسف علی کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۵ بی، ۲۹۴ سی، ۲۹۸، ۲۹۸ اے، ۲/۵۰۵، ۵۰۸، ۴۰۶، ۴۲۰ اور دوسرے مقدمات کو ختم کیا جائے اور یہ کہ مدعیہ کے خاوند کے خلاف انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت کے جج کے احکامات اور لاہور ہائی کورٹ کے احکامات کو غیر قانونی قرار دیا جائے۔ (روزنامہ خبریں لاہور: ۲۶ اکتوبر ۱۹۹۷ء)

کذاب یوسف کیس کی سماعت آج سپریم کورٹ میں شروع ہوگی

اسلام آباد (نامہ نگار) سپریم کورٹ آج یوسف کذاب کیس کی ابتدائی سماعت شروع کرے گی۔ یوسف علی کذاب کی طرف سے تین پٹیشن دائر کی گئی ہیں۔ ایک درخواست میں انسداد دہشت گردی سے متعلق عدالتوں کو چیلنج کیا گیا ہے جبکہ دوسری درخواست میں ضمانت کی استدعا کی گئی ہے جبکہ تیسری درخواست میں اس کیس کو حاکم علی زرداری اور آصف علی زرداری کی انسداد دہشت گردی سے متعلق خصوصی عدالتوں کے خلاف درخواستوں کے ساتھ سننے کے لئے اپیل کی گئی ہے۔ کیس کی سماعت چیف جسٹس جناب سجاد علی شاہ کی سربراہی میں تین رکنی بنچ کرے گا۔ (روزنامہ خبریں لاہور: ۴ نومبر ۱۹۹۷ء)

(۱۱۵)

کذاب یوسف نے برنکس کمپنی کے مینجر زید زمان کو خلیفہ اول مقرر کر دیا

زید زمان ۲۸ فروری کو ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی کے اجلاس میں خصوصی طور پر شریک ہوا، کذاب یوسف نے اسے (نعوذ باللہ) ابوبکر صدیقؓ کا خطاب دیا کذاب یوسف نے آج کل اڈیالہ جیل میں عبادات ترک کر دی ہیں اور زیادہ تر وقت خط و کتابت میں مصروف رہتا ہے تاکہ روٹھے مان جائیں۔

ملتان (سٹاف رپورٹر) نبوت کے جھوٹے دعویدار کذاب یوسف جو توہین رسالت کے الزام میں گزشتہ ۸ ماہ سے جیل میں بند ہے، نے اپنی غیر موجودگی میں برنکس کمپنی اسلام آباد کے مینجر زید زمان کو خلیفہ اول مقرر کر دیا ہے اور تمام چیلوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ زید زمان کے احکامات کے مطابق کام کریں۔ زید زمان کو اس سے قبل ۲۸ فروری کو کذاب یوسف کی نام نہاد ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی کے لاہور میں ہونے والے اجلاس میں خصوصی طور پر بلایا گیا تھا اور تقریباً ۱۰۰ افراد کی موجودگی میں کذاب یوسف نے اسے صحابی قرار دیتے ہوئے (نعوذ باللہ) حضرت ابوبکر صدیقؓ کا خطاب دیا تھا اور کہا تھا کہ ہم نے زید زمان کو حقیقت عطا کر دی ہے۔ اس پروگرام کی ویڈیو اور آڈیو کیسٹ بھی تیار ہوئی جو پولیس کے ریکارڈ میں محفوظ ہے اور مقدمہ کا حصہ ہے۔ اس اجلاس میں صحابی قرار پانے کے بعد زید زمان نے تقریر کی اور کذاب یوسف کی تعریف اور عظمت میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیئے تھے۔ زید زمان ان دنوں کذاب یوسف کی رہائی کے سلسلہ میں سرگرم ہے اور عدالت میں ہر تاریخ پر موجود ہوتا ہے۔ کذاب یوسف کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ اڈیالہ جیل میں اس نے عبادات ترک کر دی ہیں اور آج کل خط و

کتابت کے ذریعے روٹھے مریدوں کو منانے کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ (روزنامہ خبریں لاہور: ۸ نومبر ۱۹۹۷ء)

کذاب یوسف اڈیالہ جیل کے سپرنٹنڈنٹ کو ۴۵ خط لکھ چکا ہے' کئی بشارتیں دیں' ملاقات کا وقت مانگا' بی کلاس کے لیے درخواست پھر مسترد

راولپنڈی (خصوصی رپورٹ) اڈیالہ جیل میں توہین رسالت کے الزام میں بند نبوت کے جھوٹے دعویدار کذاب یوسف کو کبھی کبھار معرفت کا دورہ پڑتا ہے اور وہ دیواروں کو تبلیغ شروع کر دیتا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ وہ اڈیالہ جیل کے سپرنٹنڈنٹ عبدالستار عاجز کو ۴۵ سے زائد خط لکھ چکا ہے جس میں ان کے چہرے کو نورانی قرار دے کر مختلف قسم کی بشارتیں دیتا رہتا ہے اور ہر خط میں ایک ہی مطالبہ کرتا ہے کہ ملاقات کا وقت درکار ہے معرفت کی باتیں کرنا ہیں اور چند دینی مسائل پر گفتگو کرنی ہے جس پر جیل انتظامیہ نے اسے اپنا وعظ اپنے تک ہی محدود رکھنے کا حکم دیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ کذاب یوسف کی جیل میں بی کلاس حاصل کرنے کی درخواست سیکرٹری داخلہ نے پانچویں مرتبہ بھی مسترد کر دی۔ (روزنامہ خبریں لاہور: ۸ نومبر ۱۹۹۷ء)

کذاب یوسف کی ضمانت کا فیصلہ آج ہو گا' ملک سے فرار کرانے کی تیاریاں

پشاور فلائنگ کلب کے چیف انسٹرکٹر جلال الدین نے یوسف کے خلاف مقدمہ میں گواہوں کو دھمکیاں دینا شروع کر دیں خواتین کو

ٹیلی فون پر اس وقت دھمکیاں دی جاتی ہیں جب ان کے شوہر گھر سے باہر ہوتے ہیں حضرت کا مقام بلند ہونے والا ہے' وہ الزام لگانے والوں کو معاف نہیں کریں گے: جلال الدین

ملتان (سٹاف رپورٹ) نبوت کے جھوٹے دعویدار اور توہین رسالتؐ کے الزام میں اڈیالہ جیل میں قید کذاب یوسف کی ضمانت کے لئے اپیل کی سماعت آج سپریم کورٹ میں ہوگی۔ اس سلسلے میں اس کی اہلیہ طیبہ یوسف نے ہائی کورٹ سے رٹ خارج ہونے کے بعد سپریم کورٹ میں اپیل کر رکھی ہے۔ کہا گیا ہے کہ ضمانت ہونے کی صورت میں یوسف علی کو دو گھنٹے کے اندر اندر ملک سے فرار کرا دیا جائے۔ (وزنامہ خبریں: ۴ دسمبر ۱۹۹۷ء)

(۱۱۶)

ظفر الحق نے چرچ آف انگلینڈ کے وفد کو لاجواب کر دیا

سلمان رشدی پر مقدمہ اس لئے نہیں بنا کہ برطانیہ میں صرف حضرت عیسیٰؑ کی توہین پر سزا ملتی ہے اقلیتی آرٹسٹوں کو ایوارڈ دیتے ہیں' دنیا میں کہیں بھی اقلیتوں کی اتنی پذیرائی نہیں ہوتی پاکستان میں اقلیتی شہری صرف تین فیصد ہیں پھر بھی قومی اسمبلی میں ۱۰' صوبائی اسمبلی میں ۲۳ ارکان ہیں مسلمان توہین رسالت برداشت نہیں کر سکتے' ہمارے قانون نے تو ملزم کو صفائی اور اپیل کا حق بھی دیا ہے

اسلام آباد (نامہ نگار) خصوصی) چرچ آف انگلینڈ کے سربراہ آرچ بشپ آف کنٹربری نے اپنے گیارہ رکنی وفد کے ہمراہ وفاقی وزیر مذہبی امور راجہ محمد ظفرالحق سے ملاقات کی۔ ملاقات میں چرچ آف انگلینڈ کے وفد نے یہ سوالات اٹھائے کہ پاکستان میں توہین رسالت کا قانون ختم کیوں نہیں کیا جاتا اور مخلوط انتخابات کیوں نہیں کرائے جاتے۔ وفاقی وزیر مذہبی امور کی جانب سے ان سوالات کے تسلی بخش جواب سن کر چرچ آف انگلینڈ کے وفد کے پاس کوئی سوال نہیں رہا۔ بعد ازاں یہ وفد جب قائم مقام صدر وسیم سجاد سے ملا تو ایجنڈے کے مطابق ان دو سوالوں پر بات نہیں کرسکا۔ جمعہ کو ملاقات کے دوران وزیر مذہبی امور راجہ ظفرالحق نے وفد کو بتایا کہ پاکستان میں اقلیتوں کی تعداد کل تین فیصد ہے جبکہ ہر ضلع کونسل سے یونین کونسل تک میں اقلیتوں کی نشستیں موجود ہیں اور اب تو ہر اقلیتی رکن اسمبلی کو ان کے حلقوں میں کام کے لیے ۶۵ لاکھ روپے کے ترقیاتی فنڈ بھی دیئے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ہولی اور کرسمس کے موقع پر ان کے غریب لوگوں کے لیے وزارت مذہبی امور اور گورنر کی جانب سے دس لاکھ روپے دیئے جاتے ہیں۔ اس طرح اقلیتی آبادی کے بچوں کے لیے خصوصی تعلیمی وظائف بھی مختص ہیں۔ ان اقلیتوں کے آرٹسٹوں کو ہر سال ایوارڈ دیئے جاتے ہیں اور ایک ایوارڈ کی مالیت پچاس ہزار روپے ہے۔ راجہ ظفرالحق نے کہا کہ دنیا میں ایسا کوئی ملک نہیں جو اقلیتوں کی اس طرح سے پذیرائی کرتا ہے۔ راجہ ظفرالحق نے چرچ آف انگلینڈ کے سربراہ کو توہین رسالت کے قانون کے بارے میں بتایا کہ یہ قانون ہو یا نہ ہو مسلمان اپنے رسول کریمؐ کے بارے میں توہین برداشت نہیں کرسکتے اور ان کا ردعمل اس پر بہت شدید ہوتا ہے۔ تاریخ میں ایسی بے شمار مثالیں ہیں جس میں اس جرم کے مرتکب افراد کو سزا لوگوں نے خود دی راجہ ظفرالحق نے کہا کہ توہین رسالت کا قانون بن جانے کے بعد ملزم اپنی صفائی قانونی حق کے طور پر دیتا ہے اور اسے وکیل مقرر کرنے اور سزا پر دو اپیلیں کرنے کا حق بھی ہے۔ اگر قانون نہ ہو تو ایسی کوئی سہولت اسے نہیں مل سکے گی۔ انہوں نے کہا تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵ کے تحت تو مذہبی تفریق کے بغیر کسی بھی پیغمبر کی توہین کرنے والا شخص سزا کا مرتکب ہوتا ہے۔ سارے پیغمبر ہمارے لیے یکساں ہیں اور یہ ہمارے ایمان کا جز ہے۔ راجہ ظفرالحق نے کہا کہ اس کے مقابلے میں جب سلمان رشدی نے توہین

آمیز کتابیں لکھیں اور مسلمانوں نے احتجاج کیا تو لندن میں اس پر اس لئے کوئی موثر اقدام نہیں بنا کہ وہاں جو قانون ہے اس کے مطابق صرف حضرت عیسیٰ کی توہین کرنے والے کو ہی سزا دی جاسکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلکہ سلمان رشدی کی تو حوصلہ افزائی ہوئی اور تحفظ دیا گیا۔ راجہ ظفرالحق نے کہا کہ یورپ اور امریکہ کے سربراہان نے تو سلمان رشدی ہو یا بنگلہ دیش کی ڈاکٹر تسلیمہ نسرین انہیں پیغمبر اسلامؐ کے بارے میں توہین آمیز تحریریں لکھنے پر پناہ دی اور حوصلہ افزائی کی، جس کی وجہ سے دنیا بھر کے مسلمانوں کے دل انتہائی رنجیدہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم امید کرتے ہیں کہ اس دورے کے نتیجے میں چرچ آف انگلینڈ کے سربراہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان بہتر انڈر سٹینڈنگ پیدا کرنے میں معاون ثابت ہوں گے۔

(روزنامہ خبریں ۶ دسمبر ۱۹۹۷ء)

حرف آخر

کتاب تالیف و اشاعت کے آخری مراحل میں تھی کہ اکتوبر میں اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی کہ یوسف کذاب نے ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ میں تین درخواستیں دائر کر دی ہیں جس میں ضمانت کی استدعا کی درخواست بھی شامل ہے' یہ درخواستیں ابھی تک سپریم کورٹ میں زیر بحث ہیں جس کی وجہ سے کتاب کی اشاعت بھی ڈیڑھ دو ماہ معرض التواء میں رہی' اب طے کیا ہے کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کے انتظار میں کتاب کو مزید موخر نہ کیا جائے تاکہ کتاب سال رواں ہی میں زیور طبع سے آراستہ ہو کر منصہ شہود پر آسکے اور یوسف کذاب کے خلاف عدالتی کارروائی اور فیصلوں پر مشتمل اس کتاب کی الگ جلد شائع کر دی جائے۔ وماتوفیقی الا باللہ (مولف)

(تاریخ تحریر: ۱۶ دسمبر ۱۹۹۷ء بمطابق ۱۵ شعبان المعظم ۱۴۱۸ھ)